Islamic History (Urdu)

ASL - 17

Molvi Waris Ali Sahib Akbarabadi
Shams-ut-tawarikh (Agra)
Alnoor Press Agra
1317 H – 960 Pages

شمس التواریخ

النور پریس آگرہ

محمد وارث علی اکبرآبادی

1317 H

960 Pags

35 –
25
35
23 –
27 – ½

114

M. A

23/3 → 24/4/1959

M. Ashf

۲۲۳

(62)

[redacted]

شاہ

محمد اشرف فاضلی

M.D

[redacted]

یہ کتاب بذریعہ محمد یاسین صاحب فاضلی ۲۱
نے ورکنگ دوکان پی چھاپہ گھڑی سازی
کی دوکان چلاتے تھے۔ وہاں کسی صاحب نے
بیچ ڈالا کر یاسین صاحب نے خریدی ہے
اور مجھے عطا فرمائی ہے۔ M.D
مرسلہ محمد اشرف فاضل

M.D M.D M.D M.D M.D M.D M.D

اتوار ۱۳ اگست ۱۹۹۳ء

محمد اشرف فاضلی

M.A.F

M. Ashraf Fazli

M. Ashraf Fazli

M.A.F

محمد اشرف کا

[redacted]

M.D

عمل محمد اکرم

۲۰.۹.۱۲ ذوالحجہ

M.D

الله محمد

الله محمد

M. Ashraf Fyli

M.A.F

M. Ashraf

محمد اشرف

MOD

M.D

این کتاب

223

رب سلّم علی رسولك النبی صلّی الله علیه

بحمد خالق انام و رسوله الکرام که کتاب مستطاب تاریخ اسلام یعنی

شمس التواریخ
سنه ۱۳۱۷ھ

مؤلفهٔ نیّر برج ادب و کلام مهر سپهر تحریر و ارقام جناب مولوی واثر علی صاحب

در مطبع النورگاه طبع منوّر شد

M.D

یا علیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السعی منی والاتمام من اللہ

لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

یارب خلاق ہر دو عالم تو ہے ظاہر ہے کہ اسرار کا محرم تو ہے

تو وہ ہے کہ بے نیاز کہتے ہین تجھے تحقیق ہے ثابت ہے مسلم تو ہے

جل جلالہ اللہ اکبر

حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ حبیب رب جل و علا کی شان احاطۂ تحریر سے باہر ہے ۵

کریم السجایا جمیل الشیم نبی البرایا شفیع الامم

امام رسل پیشوائے سبیل امین خدا مہبط جبرئیل

شفیع الورٰی خواجہ بعث و نشر امام الہدیٰ صدر دیوان حشر

کلیمے کہ چرخ فلک طور اوست ہمہ نورہا پرتو نور اوست

بعد حمد و نعت کے خاکسار ازلی **وارث علی اکبر آبادی** خدمت مین ناظرین باتمکین [illegible] التماس کرتاہی کہ تاریخ اسلام میری زبانی چھوٹا موہنہ بڑی بات ہی مگر اس زمانہ کی تحریرین جہانتک میری نظر سے گذری ہین وہ خواہمخواہ اور بالضرورت انگریزی رنگ پکڑتی جاتی ہین مینے اس اہم بیان کو اوسی طرح لکھاہی جیسے کہ ہماری سلف صالح ابتدا سے کہتے چلے آتے ہین تاکہ تصنع کے باعث اسکے کسی اصلی خط و خال مین فرق نہ آوے اور مسلمانونکی موجودہ اور آئیندہ نسلون پر اسکا پاک و ربانی اثر پڑے جسکی نہایت ضرورت ہی نہ یہ کہ رفتہ رفتہ اسلام کی تاریخ بہی اور قومون کے عروج و زوال کی تاریخ کے مثل بنکر اپنا خاص جاہ و جلال جو محض خدا کیطرف سے ہی کہووے۔ میری رائے مین نئی تاریخین میرے بیان کا حسن اور بڑہائینگی اور میری تحریر اون سبکی اصلیت کو قایم رکھیگی۔ یہی بڑا سبب ہی جو مین نے اسکے لکھنے کی جرات کی ہی ورنہ میرا [illegible] ہے۔ مین عربی فارسی اردو انگریزی کچہہ کچہہ جانتا ہون اور ان چارون زبانون سی اپنا [illegible] خال لیتا ہون۔ انہین سے جہان تک مجھکو مدد ملی ہے مین نے لی ہے۔ لمبی فہرست ماخذ [illegible] ون کی لکھدینا بے سود ہے۔ ناظرین کو جہان میری خطا نظر پڑے ازراہ ہمدردی مجھے مطلع [illegible] ین فقط

یکم محرم ۱۳۱۷ ہجری

مقام آگرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تاریخ اسلام کے لئے اگرچہ تمام جہان کے جغرافیہ کی ضرورت ہے لیکن سردست ہمکو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور چارون خلفائے راشدینؓ کی سوانح عمریان لکھنا منظور ہین کیونکہ یہی پانچون صاحب منبع اسلام اور چشمہ دین متین ہین اور ان حضرات کا طلوع خاص ملک عرب ہوا اس لئے پہلے ہمکو ملک عرب کا جغرافیہ لکھنا چاہیئے۔

پس جب آپ پُرانی دنیا یعنے نصف کرۂ شرقی کے نقشہ پر نظر ڈالینگے تو بحر احمر کے پورب اور فلسطین کے ٹہیک جنوب مین ایک عجیب و غریب قطعہ زمین دکھائی دیگا جو سرسری نظر سے نہ تو ایشیا سے متعلق معلوم ہوگا نہ افریقہ سے نہ یوروپ سے سب سے ملا ہوا اور سب سے الگ گویا وہ پُرانی دنیا کی ناف ہے۔ تین طرف اوسکے چٹانی ساحل پر سمندر اپنا سر ٹکرا ٹکرا کے زبان حال سے یہہ کہہ رہا ہے ”افسوس میرے ہوتے ہوئے اس دُرِ یتیم بحر ہدایت و شفاعت نے صدف بطن آمنہ سے خروج کیا“

اور چوتھی سمت کو ایک بے نام ونشان ریگستان ہے جس پر نہ کسی کا قبضہ ہے اور نہ کوئی اوسے اپنے تحت مین رکھنے کا آرزومند - نہ اوس مقام پر کوئی ایسی حد جس سے یہ پتا لگے کہ کہان ایک سلطنت کی عملداری ختم ہوئی ہے اور دوسری قوم کی زمین شروع ہوتی ہے - سارا ملک ریتیلے اور پتھریلے میدان سے بھرا ہوا ہے نہ جہان کوئی دریا ہی نہ جھیل - تعریف تو اسکی ہے کہ بہت سے ملک کا حال نامعلوم - یہی وہ پاک اور مقدس ملک ہے جسے لوگ عرب کہتے ہین اور یہین -

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا		دعائے خلیل اور نوید مسیحا	

حدود اربعہ اس ملک کے یہ ہین - اوتر مین فلسطین اور ملک شام - پورب مین خلیج فارس اور ایران - دکھن مین بحر عرب - پچھم یعنی آبنائے باب المندب و بحر احمر جسکے دوسرے طرف افریقہ ہے - یہہ ملک پہلے گوشہ شمال ومغرب مین بوسیلہ خاکنائے سوئیز براعظم افریقہ سے ملا ہوا تھا اب نہر سوئیز کے کھد جانے سے علیحدہ ہوگیا ہے -

لمبائی اس ملک کی سترہ سو میل اور رقبہ دس لاکھہ میل مربع ہے باشندے ایک کرور ۲۰ لاکھہ بتائے جاتے ہین - اس حساب سے فی مربع میل ۱۲ آدمیون کی آبادی ہوئی -

زمین عرب کی تقسیم اب یون کیگئی ہے - حجاز - یمن - حضرموت - عمان - لحسا یا ہجار - نجد - اور پرانی تقسیم یہ تھی - زرخیز اور سرسبز حصہ عرب - اور ریگستان وکوہستان - عرب کے ۲ دو حصہ تہامہ و یمامہ بھی تھے -

حجاز - حضرموت - لحسا - نجد کو خود مختار کہنا چاہیئے - حضرت امیر المومنین سلطان روم خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ ناز برداری کے باعث ان لوگون کی بڑی خاطر کرتے ہین اور انکو بالکل تکلیف نہین دیتے -

وسطی پہاڑی ملک نجد مین ۲ دو ریاستین ہین **اول** جبل شومر جسکا خاص شہر حائل ہے

دوم ملک وہابیان جسکا خاص مقام ریاض ایک خوبصورت شہر ہے۔

خرما یعنے چھوہارے کی پیدائش بہت ہے یہان کی کافی یعنی قہوہ بھی بہت مشہور ہے۔ سنا بھی اچھی ہوتی ہی۔ عمدہ کافی یمن مین ہوتی ہے اور مخہ سے روانہ کیجاتی ہی اسلئے اوسکو مخہ کا قہوہ بولتے ہین۔ اور مختلف خوشبودار اور گوند دینے والے درخت ہوتے ہین عمان کی سرزمین بہت زرخیز اور سرسبز ہے وہ ملک عرب کا حصہ نہین معلوم ہوتا بلکہ اوسے ہندوستان کا تختہ کہنا چاہیئے۔ یہان کی آبادی کا بڑا حصہ خانہ بدوش ہے اور خصوصًا شمالی ریگستان کے توسب لوگ ایسے ہی ہین اونکو بدوی یا گنوار کہتے ہین۔

پالتو جانور عرب مین اونٹ۔ گھوڑا۔ بکری۔ بھیڑ ہین۔ گھوڑا یہان کا بے مثل ہوتا ہے عرب اوسکو اپنے بچون کی طرح پالتے ہین اور وہ سوائے حضرت سلطان المعظم اور شریف مکہ کے اور کسی کو میسر نہین ہو سکتا۔

تجارت کثرت سے ہوتی ہے قہوہ۔ گوند۔ ادویہ نباتی۔ اور موتی یہان سے دور دور جاتے ہین۔ اور سوداگری ہی پر عربون کی گذران ہے۔ مسقط سے مال تجارتی جہازون پر لدلد کے ہندوستان اور فارس اور افریقہ کے مشرقی ساحل پر جاتا ہے غرضکہ یہ ملک مقدس تجارت کے لئے بہت اچھی جگہہ واقع ہوا ہے۔ خلیج فارس کے مغربی ساحل پر اور جزیرۂ بحرین کے پاس موتی نکالا جاتا ہے۔

اس ملک مین کوئی دریا نہین پس کشتی کس مین چلے لہذا اونٹ کے ذریعہ مال ادہر سے اودہر ہوجاتا ہے اور یہ حضرت ملک عرب کے لئے ایک نعمت خداداد ہین جنکی اوصاف خداوند کریم بھی خوش ہوکر کلام مجید مین یون فرماتا ہے ؎ افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت ؏

بندرگاہ یہان کے۔ مسقط۔ عدن۔ مخہ۔ لحیہ۔ کامران۔ اور جدّہ ہین۔ عدن پر

سنہ ۱۸۳۸ء سے انگریزون کا قبضہ ہے - اور بمبئی سے جو جہاز سوئیز کو جاتے ہین وہ عدن ہی مین مقام کرکے کوئلہ اور پانی لیتے ہین -

ساحل عرب سے ڈیڑہ میل کی فاصلہ پر آبنائے باب المندب مین ایک جزیرہ پیرم انگریزون کے قبضہ مین ہے جسکے قلعہ مین ایک روشنی کا مینار ہے -

بستیان عرب کی - مکہ - مدینہ - عرفات - طائف - ینبوع - اور یمن کا خاص شہر صنعائے ہے جسکی بندرگاہ کو حُدیدہ کہتے ہین -

مکہ ایک درۂ کوہ مین آباد ہے جسکے چارون طرف چھوٹی چھوٹی پہاڑیان ہین مکہ کے گرد کوسون تک سبزہ کا نام نہین ہے وہان سے ستر میل طائف ایک مقام ہے جہان سے ترکاریان اور میوے مکہ مین آتے ہین - اور جتنا ٹکڑا زمین کا قابل زراعت وہان تہا بہی وہ شریف مکہ نے اپنے باغ اور مکان کے لئے لیلیا - دو پہاڑیان صفا - مروہ قرب مکہ مین ارکان حج کے لئے مشہور ہین -

عرب پانی کنوؤن کا پیتے ہین جنمین بہت سے کہاری ہین یا اوس نہر سے جو زبیدہ خاتون ہارون رشید کی ملکہ نے کسی پہاڑی سے لاکر یہان ڈالدی ہے -

مکہ کے اوتر کو ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر مدینہ ہے جسکے گرد میوہ دار درخت ہوتے ہین زمین اگرچہ وہان کی بہی پتہریلی ہے مگر مکہ کیطرح اوسرو بنجر نہین - مکہ مین جاڑے کا نام بہی کسی نے نہین سُنا مگر مدینہ مین خاصی سردی پڑتی ہے - غلہ عرب مین بالکل نہین پیدا ہوتا -

یہ تو ہم نے نقشہ ملک عرب کا آپکو ملاحظہ کرایا اب اگر کوئی بمبئی سے دخانی جہاز مین وہان کی سیر کو روانہ ہو تو کم سے کم آٹھہ ۸ نو ۹ دن مین اور زیادہ سے زیادہ گیارہ ۱۱ بارہ ۱۲ دن مین عدن پہونچیگا یہی وہ جگہہ ہے جسکی نسبت کہتے ہین کہ حضرت ہود علیہ السلام کے وقت مین شداد نے بہشت

بنائی تھی۔ اوس بہشت کا تو اب پتا نہین رہا مگر دوزخ البتہ موجود ہے یعنی ایک عمیق کھوہ پہاڑ کی ہے جس مین سے ہمیشہ دہوان نکلتا رہتا ہے ایک دفعہ چند مسافر اوسکے پاس چلے گئے تھے کہ وہان کی حدت سے مر گئے اس لئے اوس خوفناک گڑہے کے گرد بڑے فاصلہ سے اونچا احاطہ بنا دیا گیا ہی جسکا دروازہ مقفل رہتا ہے اور بغیر اجازت گورنر کے اوسکے اندر کوئی نہین جانے پاتا۔ عدن بہت بڑی لبستی ساحل سمندر سے بڑے فاصلہ پر پہاڑ مین بسی ہے۔ قلعہ یہان کا بہت مضبوط اور سامان حرب سے آراستہ ہی اور بندرگاہ پر انگریزون کی کوٹھیان ہین۔

عدن سے چلکے دوسرے دن جزیرۂ کامران مین پہونچتے ہین یہان پرفی زمانا قرنطینہ کے لئے جہاز کی سواریون کو اوتار لیتے ہین یہان بہی آبادی بہت او راونچے اونچے مکانات ہین۔ مگر خبر ہے کہ حضرت امیر المومنین سلطان روم خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ حاجیون کی رفع تکلیف کے لئے جدہ کو قرنطینہ کا مقام قرار دینے والے ہین۔ خدا ایسے شفیق بادشاہ کی عمر مین برکت اور سلطنت کو قوت دے۔ مصرع۔ این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد۔

کامران سے روانہ ہونے کے ڈہائی تین پہر بعد جہاز کوہ یلملم کے مقابل آجاتا ہے اور معلم جہاز پکار دیتا ہے کہ اب سب لوگ احرام باندہ لین۔ اس پہاڑ کو جہاز ران دوربینون سے دیکہ لیتے ہین ورنہ اتنا چھوٹا ہے کہ بسبب فاصلہ کے خالی آنکہ سے نہین دکہائی دیتا۔

دوسرے دن قبل از دوپہر جہاز جدے کے بندرگاہ مین پہونچکے لوگون کو کنارے پر اوتار دیتا ہے۔ یہان کے گہاٹ پر اٹہارہ آنہ فی کس ادا کرنے سے سلطانی پاسپورٹ ملجاتا ہی اور مسافرون کے مال کی تلاشی لیجاتی ہے اگر کسی کے پاس مال تجارتی یا محصولی ہوگا تو اوسے محصول دینا پڑیگا۔ ان سب مدارج کے بعد لوگ خوشی بخوشی شہر مین داخل ہوجاتے ہین۔ یہ ہمارے مقدس عرب کی سرزمین کا پہلا مقام ہے۔

وجہ تسمیہ اس شہر کی یہ ہے کہ یہان سے ایک میل کے فاصلہ پر میدان مین حضرت حوّا علیہا السلام کا مزار ہے۔ جدّہ کہتے ہین دادی کو اور جناب حوّا ہم سب کی دادی ہین اسی سبب سے اس مقام کا نام جدّہ ہوا۔ بہشت سے بموجب حکم اللہ جل شانہ کے حضرت حوّا یہان پہونچا دی گئی تہین اور حضرت آدم علیہ السلام کو لنکا مین ڈالا تہا۔ دو سَو یا تین سَو برس تک ان دونون بزرگوارون مین قطعی جدائی رہی کسیکو کسیکے حال کی خبر نہ تہی آخر الامر ایکدن بحکم خداوندی حضرت جبرئیل ع حضرت آدم ع کی خدمت مین حاضر ہوئی اور کہا کہ یا حضرت آپکو زمین عرب مین خانہ کعبہ تعمیر کرنے کا حکم ہوا ہے آپ حضرت جبرئیل کے ہمراہ مکہ کو روانہ ہوئے اور وہان پہونچکر فرشتون کی مدد سے خانہ کعبہ تعمیر کیا اور حجر اسود جسکو بہشت سے جبرئیل امین ساتہہ لائے تہے وہان نصب کیا پہر حضرت جبرئیل نے آپکو مناسک وطواف ومسائل حج تعلیم فرمائے بعد فراغ مراسم طواف آپ حضرت جبرئیل اور ملائکہ کے ساتہہ عرفات گئے اور وہان حج ادا کیا۔ ادہر حضرت حوّا بہی جو حضرت آدم کی جستجو مین اتنی مدت کے بعد جدہ سے نکل کہڑی ہوئی تہین عرفات پہونچگئین۔ مگر مصائب دنیا اور یہان کی حدّت نے دونون کے چہرون کو ایسا متغیر کر دیا تہا کہ ایک نے دوسرے کو نہ پہچانا پس حضرت جبرئیل نے دونون مین تعارف کرایا اسی لئے اس مقام کا نام عرفات ہوا۔

عرفات سے روانہ ہوکر تین میل کے فاصلہ پر دونون صاحبون نے رات کو قیام کیا اُس مقام کا نام مزدلفہ رکہا گیا۔

جدّہ بہت بڑا شہر ہے۔ مکانات چہہ چہہ سات سات منزل کے ہوتے ہین۔ بازار بڑے بڑے اور وسیع ہین اور ہر طرف اور ہر ملک کا اسباب وہان ملسکتا ہے اکثر بازار پٹے ہوے ہین اور ہر وقت چہڑکاؤ ہوا کرتا ہے۔ نان بائیون کی دوکانین بکثرت ہین عمدہ سے عمدہ کہانے ہمیشہ موجود رہتے ہین پراٹہا یہان کا مشہور ہے۔ قہوہ اور چائے فروشون کی دوکانین بہی ہین

اونٹون پر بیٹھنے کے لئے ۲ طرح کی نشست گاہین یہان تیار ہوتی ہین ایک کا نام شغدف ہی جسکی قیمت بارہ ۱۲ روپیہ سے اٹھارہ ۱۸ روپیہ تک ہوتی ہے اور دوسرے کو شبری کہتے ہین جو ایک روپیہ سے ۲ دو روپیہ تک ہوتی ہے۔ چونکہ جدّہ سے مکہ شریف تک اور وہان سے مدینہ منورہ تک سفر اونٹ ہی پر طی کرنا پڑتا ہی اس لئے شغدف یا شبری اپنے دامون سے خرید کر کرایہ کے اونٹ پر کسوانے پڑتے ہین تعریف انکے کسنے ہی کی ہے اگر عمدہ طور سے کسنے جائین گے تو ایسے پہونچو گے جیسے پالکی پر سفر کیا ورنہ چھٹی کا دودھ یاد آجائیگا اور یہ کساوٹ اور راہ کا آرام کچھ خرچ کرنے سے حاصل ہوسکتا ہے۔ کارخانہ جنمین شغدف اور شبری بنائے جاتے ہین جدّہ مین بہت ہین اور اون دونون پر پکی سیاہی سے ۲ دو جگہہ اپنا نام لکھوا دینا ضرور ہے ورنہ چوری جانی یا بدلجانی کے باعث بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ مکہ اور مدینہ مین لاکھون شغدف اور شبریان باہر شہر کے ایک احاطے مین جمع کردی جاتی ہین اور جائے قیام پر اونکی سمائی نہین ہوسکتی۔

جدّہ مین بہت بڑے بڑے کاریگر ہر قسم کے ہین مثلاً سنگ یشب وغیرہ کے کاٹنے اور اون سے تلوار و پیش قبض کے قبضہ و دستہ بنانیوالے اور اونکی سلائی کو خراد پر اوتارنیوالے اور لکڑی پر منبت کاری کرنے والے۔

مسجدین بھی جدہ مین بہت ہین عرب مین اذان دینے کا طریقہ ہندوستان سے جدا ہی وہ طرز یہین سے شروع ہوجاتا ہے۔ موذن اللہ اکبر اللہ اکبر بہت کشش سے کہکر خاموش ہوجاتا ہی۔ پھر چند منٹ کے بعد اوسی طرح کھینچ تان کر اوس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا۔ یون ہی منٹون کا وقفہ دے دیکر ہر کلمہ اذان کو ادا کیا۔ دوسری بات یہ ہی کہ پہلی دفعہ شمال مین کھڑے ہوکر کہا ہی تو دوسری بار جنوب مین جاکر کہیگا اور پھر پورب اور پچھم مین۔ غرضکہ اوسکو ایک جگہہ قرار نہین ہوتا اور اذان بہت دیر مین تمام ہوتی ہے۔

کنوئین سارے شہر کے کہاری ہین - بارش کا پانی پیا جاتا ہی - لہذا پانی مین یہان بہت دام خرچ کرنا پڑتے ہین - ایک روپیہ کی مشک آتی ہے جسے ساٹ آدمی احتیاط کے ساتھہ پیئین تو ایک دن مین پی جاتی ہین - مکانات کا کرایہ بہی مہنگا ہے -

جدہ کی شہر پناہ پختہ مع چند دروازون کے ہی اور ہر پہاٹک پر سپاہیون کا پہرہ رہتا ہے اور شہر مین کبہی کیلی کا کہٹکا نہین ہوتا ڈاکہ اور چوری تو درکنار - شب و روز دوکانین اور مکانونکے دروازہ کہلے پڑے رہتے ہین بیرون شہر قریب آبادی ایک سلطانی قلعہ بہی ہے اور اوسی کے متصل صاحب قنصل جدہ کی کوٹہی ہے - جدہ سے مکہ چالیس ۴۰ میل ہے -

جدہ سے مطوفان خانہ کعبہ کے نائب ساتھہ ہو جاتے ہین - وہان سے مکہ تک پہاڑ رستہ کے دونون طرف چلے گئے ہین - ایسا معلوم ہوتا ہی کہ راہ کی حفاظت کے لئے قدرت نے دائین بائین فصیل بنا رکہی ہے اور راستہ کی چوڑائی ہر جگہہ یکسان نہین ہی کہین نصف میل کہین پاؤ میل کہین اس سے بہی کم و بیش - اور زمین بہی راہ کی ناہموار اور پہاڑی ہی - سر راہ تین ۳ تین ۳ کوس پر ایک ایک چوکی سوارون کی ہے اور ہر چوکی کے سامنے ایک دوکان قہوہ کی ہوتی ہے - چونکہ سفر یہان رات کو ہوتا ہے اور دن بہر کہین مقام کر دیتے ہین اسلئے چوکی اور دوکانون پر رات بہر خوب روشنی رہتی ہے لالٹینین صبح تک روشن رہتی ہین -

جدہ سے چلکر صبح مقام ہدہ پر ہوتی ہے جہان بہت سے چپہر حاجیون کے اوترنے کے لئے پڑے رہتے ہین - یہان ایک بڑی مسجد پختہ بہی ہی مگر پانی بارش کا اور گران ملتا ہے - اس گانون کی آبادی قافلہ کی فرودگاہ سے دور ہے -

ہدہ سے قریب شام کے روانہ ہو کر صبح ہوتے ہوتے مکہ کے قریب جا پہونچتے ہین شہر سے تین میل کے فاصلہ پر لمبی لمبی سیڑہیان بنی ہین وہان تک تمام مطوف قافلہ کی پیشوائی کو

آتے ہین اور سب لوگ اپنے اپنے اونٹون سے اوترکر حرم شریف کی تعظیم کے باعث پا پیادہ ہو لیتے ہین البتہ جو بیماری یا ضعف کے باعث معذور ہو اوسکا اونٹ پر بیٹھا رہنا کوئی مضائقہ کی بات نہین

مکانات مکہ مین بہت گران کرایہ پر ملتے ہین۔

تعمیر خانہ کعبہ

(۱) خانہ کعبہ کو پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا اور وہ عمارت طوفان حضرت نوح علیہ السلام تک قائم رہی۔ طوفان مین عمارت تو منہدم ہوگئی مگر حجر اسود کو جبریل ع نے جبل ابو قبیس مین قریب خانہ کعبہ حفاظت سے رکھدیا تھا بعد فرو ہو جانے طوفان کے کعبہ کے مقام پر ایک ٹیلہ سرخ رنگ کا نمودار ہو گیا تھا۔

(۲) پھر اونہین بنیادون پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی مدد سے بحکم خدا کعبہ کو بنایا۔ اور جس پتھر پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کام کرتے تھے وہ ابھی تک وہان موجود ہے جسے مقام ابراہیم علیہ السلام کہتے ہین۔ یہ مقام آنحضرت ؐ کے وقت مین متصل خانہ کعبہ تھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک مین بھی وہین رہا۔ مگر جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تنگی مطاف کے باعث اوسکو وہان سے اوٹھوا کر اوسکی پہلی جگہہ کے مقابل مطاف کی حد پر رکھوا دیا ہے۔ چنانچہ جب سے آجتک اوسی جگہہ ہے۔ جبریل ع امین کے بتانے سے جناب خلیل علیہ السلام نے حجر اسود کو بھی رکن شرقی مین رکھدیا۔

(۳) جب ایک پہاڑی نالہ کے ادہر آجانے کے باعث وہ عمارت بھی منہدم ہو گئی تو عرب کے ایک قبیلہ جرہم نے اوسے جون کا تون بنا دیا۔

(۴) پھر وہ عمارت بھی گری اور چوتھی بار قوم عمالیق نے جو ایک قبیلہ بنی حمیر کا تھا اوسے تعمیر کیا۔

(۵) پانچوین دفعہ قصی بن کلاب نے اوسے بنایا اور اوسپر غلاف سیاہ ڈالا یہ عمارت آنحضرتؐ کی دش بارہ ۱۲ برس کی عمر تک قایم رہی اوسوقت ایک عورت پردہ کے پاس کہڑی ہوئی بخور جلا رہی تہی کہ پردہ مین آگ لگی اور تمام عمارت جلگئی۔

(۶) پہر اہل قریش نے خانہ کعبہ کو بنایا مگر کئی تصرف کر دئے۔ اور وہی صورت حضرت عمر فاروق رضؓ کے زمانہ تک قایم رہی یعنی دایرہ مطاف ہی حد حرم تہا اور آمد و رفت باب بنی شیبہ سے ہوتی تہی جسے اب باب السلام کہتے ہین۔ حضرت عمر رضؓ نے ۱۴ھ مین مطاف کے گرد کے مکان لوگون سے مول لیکر صحن حرم بڑہا دیا اور گرد اوسکے قدآدم دیوار کہڑی کر دی۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ مین اور مکان خرید کے صحن کو کشادہ کیا۔

(۷) عبداللہ بن زبیر نے اپنے عہد مین بدستور قدیم خانہ کعبہ کو بنایا اور حطیم کی زمین کو پہر اندر لیلیا۔ اور ۲ دو دروازے زمین کی برابر بناکے بہرت کو اندر سے نکالدیا۔ ۲۷ رجب ۶۴ھ کو یہ عمارت تیار ہوچکی۔ اور گرد حرم کے مکان خرید کے مسجد الحرام مین شامل کر دئے۔

(۸) اونکے بعد بنی امیہ کا دور ہوا حجاج بن یوسف نائب عبدالملک بن مروان نے عبداللہ بن زبیر کی عمارت کو ناپسند کرکے بناے قریش پر بنادیا پورب کی طرف صرف ایک دروازہ رکہا اور اندر سے قدآدم بہرت کرکے دروازہ کو اونچا کر دیا۔ اور چہت اور کواڑ ساج کی لکڑی کے بناے اور حطیم کی زمین کو باہر کر دیا۔ یہ تعمیر ۷۴ھ مین ہوئی۔ پہر ولید بن عبدالملک نے صحن بڑہایا۔ بعد ازان ابوجعفر منصور نے ایکدفعہ ۱۶۰ھ مین اور دوبارہ ۱۶۷ھ مین صحن کو بڑہایا اور ۱۶۹ھ مین اوسکی تعمیر ختم ہوئی۔ پہر معتضد عباسی نے صحن کو بڑہایا اور محلہ دار الندوہ کو حرم مین داخل کرکے ایک دروازہ قایم کیا جسکا نام باب الزیادہ رکہا۔ چنانچہ یہ تعمیر حجاج بن یوسف کی سلطان مراد خان بن احمد خان سلطان روم کے عہد تک قایم رہی۔

(۹) سلطان مراد خان اول کے زمانہ مین باب ابراہیم ؑ کے قریب ایک رباط مین آگ لگی اور سارا حرم جلگیا تو سلطان ممدوح نے از سر نو تعمیر کرایا اور سواے اوس گوشہ کے جسمین حجر اسود لگا ہے موافق بنیاد حجاج بن یوسف کے بنادیا۔ فرش اور دیوارون مین سنگ مرمر لگادیا۔ اور دیوارون پر آیات قرآنی خوشخط کندہ کرائی گیئن۔ اور اندر خانہ کعبہ مین دو ستون صندل کے بہت موٹے منبت کاری کے اور منقش لگوادئے۔ اور دونون طرف کی دیوار عرضی تک ان دونون صندل کے ستونون پر ہوتا ہوا ایک چاندی کا لٹھا ڈہلا ہوا رکہا ہے جو دو فٹ گول ہے اور اوسمین بہت موٹی موٹی چاندی کی زنجیرین بطور لہرئے کے لٹکادی ہین جنمین سونے کے ظروف مثل عود سوز وروشنی کے لٹکتے ہین۔

ساج کی لکڑی کے کواڑون پر چاندی کے پترے چاندی کی کیلون سے جڑے ہوئے ہین اور سب پر سونیکا ملمع ہے۔ اور چہت پر ایک پر نالہ گز بہر لمبا اور ایک بالشت چوڑا سونیکا لگا ہے جسکو میزاب رحمت کہتے ہین۔ اور کلام مجید کی آیتین بہی اوسپر کندہ ہین پانی اس پر نالہ کا حطیم مین ایک سیاہ پتہر پر پڑتا ہے جسکے نیچے حضرت اسماعیل علیہ السلام مدفون ہین۔

خانہ کعبہ کی دیوارین باہر سے سنگ سرخ اور چونے کی ہین۔ بیرونی دیوارون سے لگا کے گرداگرد خانہ کعبہ کے سنگ مرمر کا فرش ہے جسکو مطاف یعنی طواف کی جگہہ کہتے ہین۔ حطیم مین بہی جو مطاف سے ملی ہوئی ہے سنگ مرمر لگا ہے۔ اور حطیم کے گرد بہی سنگ مرمر کی دیوار بشکل نصف دائرہ بلندی مین آدمی کے سینہ تک اور آثار مین ایک ہاتہہ بنائی ہے۔ اور اوس دائرہ کے دونون طرف دیوار کعبہ سے ملے ہوئے آمد و رفت کے دو دروازے ہین۔

وہ دروازہ جو ابتداً حد مطاف تہا اور جسے اب باب السلام کہتے ہین تمام و کمال سنگ مرمر کا ہے۔ دو پایون پر ایک محراب بہت بڑی اور خوشنما رکہی ہوئی ہے اور کواڑ اوسمین نہین ہین۔

باب السلام کے پاس ہی ایک ممبر بہت شاندار اور عجیب خوبی کا بالکل سنگ مرمر سے بنا ہوا ہی جسمین ۲۱- سیڑھیان چار چار فٹ لمبی اور ایک ایک فٹ چوڑی ہین اوپر کی سیڑہی لمبائی کی مربع ہے اور ہر سیڑہی کے دائین بائین ایک دیوار ایک ہاتھہ اونچی بطور کٹھرے کے ہی - اوپر کی سیڑہی پر ایک گنبد ہے اور نیچے کی سیڑھی کے پاس دروازہ معہ کواڑون کے ہے - اسپر خطبہ پڑہا جاتا ہی - یہ ممبر ۳۱ برس مین بڑی کاریگری سے بنایا گیا ہی یعنی ہمیشہ دن کے بارہ بجے پر ۲۰ منٹ جا کی خطبہ پڑہا جاتا ہی چاہے کوئی موسم ہو اسوقت اوس چہتری یعنی گنبد کا سایہ خطیب پر ہوتا ہی کیا مجال جو اوسپر ذرا بہی دہوپ پڑ جائے - اللہ اکبر کیا صنعت ہے ہم روضہ تاجگنج کے کتبہ پر عش عش کرتے تہے کہ جیسا حرف برابر کا پڑہا جاتا ہے ویسا ہی تین سو فٹ بلندی کا نظر پڑتا ہے یہ اوس سے بہی بڑہ گئی کہ اوستاد نے وقت اور سورج کی رفتار کو قبضہ مین کیا ہے - سبحان اللہ -

اس ممبر کے قریب ہی مقام ابراہیم ع ہے یعنی جس پتھر پر حضرت ابراہیم ع نے کہڑے ہو کر خانہ کعبہ کو بنایا ہے وہ یہان پر ایک صندوق مین رکھا ہوا ہے - اور زمین پر سنگ مرمر کا حوض بنا کے صندوق کو اوسمین اوتار دیا ہی - اور حوض کے چارون کونون پر چار چوبی ستون کہڑے کر کے اوپر لکڑی کا گنبد بنایا ہی جسکی چہت پر لاجوردی منقش کام ہے اور چہت شیشے کی ہے - اور چارون درون مین چار ٹٹیان جالی دار ہشت دہات کی لگی ہین - مقام ابراہیم ع کے قریب ہی چاہ زمزم ہے -

میدان مطاف کے گرد بطور حد کے ۳۸ ستون ہشت دہاتی ڈہلے ہوئے کہڑے کر دئے ہین اور ہر ستون سے دوسرے ستون تک اوپر کے سرون پر لوہے کی سلاخین لگا دی ہین جن پر دو دو ستونون کے درمیان سات سات ہانڈیان روشنی کے لئے آہنی کنڈون مین لٹکتی ہین یہ ستون اسبات کو بہی بتاتے ہین کہ پہلے حد حرم یہین تک تہی -

ان ستونون سے ملا ہوا باہر کیطرف چبوترہ سنگ خارا کا ہے جسکے اوپر سنگ مرمر کا فرش ہی اوسکی چوڑائی مطاف کے برابر اور اونچائی تین طرف ایک بالشت اور چوتھی طرف جدہر دروازہ خانہ کعبہ ہے برابر صحن مطاف کے ہے۔ یہ چبوترہ یہ بات بتاتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہان تک زمین بڑہائی تہی۔ اسی چبوترہ پر حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی چارون مصلےٰ ہین۔

حنفی مصلے پر دو دالان آگے پیچھے تین۳ تین۳ محرابون کے ہین اور سب محرابین اونکی ۹۰ ہین اور بجانب خانہ کعبہ کہلی ہوئی ہین۔ اور دائین بائین ہر دالان کے ایک ایک محراب دونون طرف کے صحن کی جانب کہلی ہے۔ ہر ایک دالان مین علاوہ امام کے دو۲ دو۲ صفین بیس۲۰ بیس۲۰ آدمیون کی کہڑی ہوسکتی ہین یہ مصلیٰ دو منزلہ ہے اوپر کی منزل پر ایک وسیع کمرہ ہے اوسمین بہی جماعت کی صفین ہوتی ہین اور امام کے اوپر کی چہت کٹی ہوئی ہے جسمین آہنی جنگلہ لگا ہے اوس جنگلہ مین سے امام کی آواز سنکر اوپر کے مکبرؔ جو تین ہوتے ہین تکبیر کہتے ہین۔ پہلے ابو جہل کی کچہری اسی جگہہ تہی اور اوسکے رہنے کا مکان حرم شریف کے باہر تہا وہان اب ساکنان حرم کا پائخانہ ہے۔ اوسکے مکان کی مرمت ہوتی رہتی ہے اور وہ اپنی ہیئت قدیم پر قایم رکہا گیا ہے۔ اور زمانہ جہالت مین جو بت خانہ کعبہ کے اندر رکہے ہوئے تہے وہ توڑ پہوڑ کے ادہر ہی دروازہ حرم شریف پر بطور سیڑہیون کے اوندہے ڈال رکہے ہین لوگ اونپر جوتے پہنے گذرتے ہین۔

اور باقی مصلون کی صورت یہ ہے کہ چار چار ستون پتہر کے ایک مربع قطعہ کے چارون کونون پر استادہ ہین اور اونپر لکڑی کا پٹاؤ بطور گنبد کے رنگ برنگ کا ہورہا ہے ہر ایک مصلے پر سوائے امام کے آٹہ آٹہ آدمیون کی دو۲ دو۲ صفین ہوسکتی ہین۔

اس چبوترہ کے اوسطرف وہ زمینین ہین جو بعد حضرت عمرؓ کے لوگون نے خانہ کعبہ مین ملائین مگر اونکی کوئی علامت نہین بنائی گئی کیونکہ جہان جسکو جتنی زمین میسر ہوئی اوسنے اودہر ہی

کھینچ تان کے خانہ کعبہ کو بڑہا دیا ہے۔

واضح ہو کہ چارون طرف جہان خانہ کعبہ مین زمین مربع پائی ہے اوسیکو صحن قرار دیکر حاشیہ پر دالان در دالان ایک بالشت کرسی کے بنا ڈالے ہین اور کہین تین تین اور چار چار دالان آگے پیچھے ہین۔ ستون اونکا ایک ڈال اور ایک قسم کے یکسان ہین بلندی ۱۵ فٹ اور موٹائی ۲ فٹ کے قریب ہے۔ اور محرابین بہی ۱۵ فٹ اونچی ہین پس ہر ورانتہا سے محراب سے زمین تک دش گز بلند ہے۔ اور ہر دالان مین چار چار ستونون کی محرابون پر لداؤ بطور گنبد کے کیا ہے جس سے سیکڑون برجیان خوشنما چہت پر معلوم ہوتی ہین۔ اور پچہلے دالانون مین اکثر جگہہ حجرے یا کمرے علماء اور مطوفون کے لئے ہین اونمین سے اکثر حجرے دو منزلے ہین اور دونون منزلون کے دروازے حرم شریف کے دالانون کے دروازون کی طرف ہین تاکہ جماعت کے وقت ہر جگہہ کے آدمی وہین نماز پڑہ لین۔ یہان تک جس تعمیر کا ذکر ہوا وہ پہلی ہے۔

اب سلطان المعظم نے حرم شریف کے چارون طرف دو منزلے اور سہ منزلے مدرسے بنوا دیئے ہین جنکے دروازے باہر وار کو بہی ہین اور حرم شریف کی طرف بہی۔

پہر ایک احاطہ حرم کے گرد کہنچوا کے اوسمین چالیس دروازے آمد و رفت کے لئے رکہے ہین اس احاطے کے چارون کونون پر اور باب النبی پر اور باب القاضی پر اور باب الزیادہ پر ایک ایک سہ منزلہ مینار اذان کے لئے ہے۔ ان ساتون میناروں کی ہر منزل پر ایک ایک گز چوڑا حلقہ لگا کے آہنی جنگلہ لگا دیا ہے اوسمین قندیلین رکہنے کی جگہین بنی ہوئی ہین۔ حرم شریف کی چہت سے ان مینارون پر جاتے ہین اور ۱۲ موذن اون پر اذانین دیتے ہین دروازون سے لگا کے چارون طرف چند راستے صحن مین سڑک کے طور پر نو نو فٹ

چوڑے اور ایک بالشت اونچے سنگ خارا کے دالانون کے آگے بنے ہین اور یہ راستے مطاف تک چلے گئے ہین پس ان راستون کے درمیان کی ایک بالشت نیچی زمینین چمن کی کیاریان معلوم ہوتی ہین جنمین رنگ برنگ کی کنکریان کٹی ہوئی ہین اور وہ راستے بطور روشون کے ہوگئے ہین ان نشیبی قطعات مین تین تین درخت کھجور کے قد آدم سے زیادہ اونچے لگے ہین [لگے) ہمنے اسلئے کہا کہ نظر سے جاہے اونکو کتنے ہی پاس سے دیکھو وہ قدرتی معلوم ہونگے البتہ چھونے سے خبر ہوگی کہ لوہے کے ہین] غرض اونکے نصب کرنے سے یہ ہی کہ دنکو سبزہ آنکھون کے سامنے رہے اور رات کو اونمین قندیلین لٹکا دی جائین۔

مخفی نہ رہے کہ حرم شریف کی چارون دیوارین ایک دوسرے کے محاذی نہین ہین اسلئے دروازون کی تقسیمین سمتون کے لحاظ سے نہین ہوسکتین البتہ چارون مصلے ایک ایک دیوار کی طرف ہین اسلئے ہم مصلون کے ساتھ دروازون کو بیان کرتے ہین۔

شافعی مصلے کے پیچھے اور محاذی باب خانہ کعبہ پانچ دروازہ یہ ہین۔

باب السّلام تین در کا ہے۔ باب النبی دو در کا ہے۔ باب العباس تین در کا۔ باب العلی تین در کا۔ اور ایک دروازہ چھوٹا سا ایک در کا باب النبی اور باب السّلام کے درمیان ہے۔

حنبلی مصلے کے پیچھے سات دروازے ہین جن کے نام یہ ہین۔

باب الصفا پانچ در کا بہت بڑا دروازہ ہے اس سے بڑا دروازہ حرم شریف مین کوئی نہین اوسکے سامنے کوہ صفا واقع ہے۔ باب الجیاد تین در کا۔ باب الشریف دو در کا ہے۔ باب الحاکم دو درہ۔ باب اجہائی کے بھی دو در ہین۔ باب النعوش کے دو در ہین اور اوسپر دو مینار سبز ہین جنکو میلین اخضرین کہتے ہین۔ ایک دروازہ متوسط درجہ کا باب اکیط ہے۔

مالکی مصلے کے پیچھے چھ دروازے ہین تین بڑے اور تین چھوٹے۔ تین بڑے

دروازون کے نام یہ ہین- باب الوداع بہت بڑا ہے مگر درد وہی ہین- باب ابراہیمؑ کی عمارت بہت عالی شان ہے مگر در ایک ہی ہے اور بڑا نامی دروازہ ہے- باب العمرہ بہی بہت مشہور دروازہ ہے-

حنفی مصلے کے پیچہے ساٹ دروازے ہین تین بڑے اور چار چہوٹے- باہر ان دروازون کے محلہ شامیان ہے باب الزیادہ تین درکا جسکے بغل مین باب القطبی ہے باب الباسطیہ بڑا ہے مگر ایک درکا- باب العتیق بہی ایک درکا اور بڑا ہے-

محکمہ قاضی کے پاس کا دروازہ باب القاضی اور باب الرباط ایک رباط کی طرف ہے- اور بازار سولیقہ کے پاس کے دروازہ کو باب السولیقہ کہتے ہین-

کعبہ کی چہت کا پانی جو میزاب رحمت سے نیچے گرتا ہے اوسے خدام لوگ شیشون مین بہر لیتے ہین اور بطور تبرک کے بیچتے ہین اور صحن کے پانی کے نکاس کے لئے جابجا پتہر کی جالیان لگی ہوئی ہین اونہین سے نیچے ہی نیچے نکلجاتا ہی- فصیل کعبہ پر ۱۳۵۲ کنگورے ہین-

مکہ شریف کے مشہور بازارون کے نام- سولیقہ- صفامروہ- باب ابراہیم- یک رویہ- سوے عرفات- سوے جنت المالا- صرافہ سوے عمرہ و مدینہ منورہ- علاوہ انکے ہر گلی کوچہ بازار ہے اور کوئی چیز دنیا کی ایسی نہین جو وہان نہ ملتی ہو ماشا اللہ بڑا پررونق شہر ہے-

دیگر زیارت گاہین جو مکہ معظمہ مین ہین

(۱) مکان مولد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم- یہ جائے مقدس بیت اللہ سی پانچ سو قدم کے فاصلہ پر واقع ہے اسکے تین طرف تین تین محرابین اور چوتہی طرف دو محرابین ہین

حضور کی جاے ظہور کے گرد کٹہرا لگا ہی اور اوپر برجی بنی ہے - یہ مکان حضرت عبد اللہ آپکے والد بزرگوار کا ہے -

(۲) مکان سکونت آنحضرت صلعم جسمین جناب فاطمہؓ پیدا ہوئین یہ ایک دالان در دالان ہے اور ان دالانون کے بازو پر ایک لمبا کمرہ ہے اس کمرہ مین جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئی ہین - اوس مقام کے گرد بہی کٹہرا لگا ہے اور اوپر برجی ہے - اور کمرے کے سرہانے کی طرف حضرت فاطمہؓ کی چکی دہری ہے مگر اب اوسکے نیچے کا پاٹ رہگیا ہے - اور اس کمرہ کی دروازہ کے مقابل دوسری طرف آنحضرتؐ کے بیٹھنے کا حجرہ ہے - یہ مکان حضرت خدیجہؓ کا ہی بعد شادی کے آپ یہان آن رہے تھے -

(۳) مکان پیدائش حضرت علی کرم اللہ وجہ - یہ بہی دالان در دالان ہے مگر بہت لمبے چوڑے اور اونچے - اندر کے ایک دالان کے گوشہ مین آپکے پیدا ہونیکی جگہہ ہے جسکے ایک طرف دیوار اور تین طرف کٹہرا ہی - یہ تینون مکان پاس پاس محلہ تقی مین نیلام گاہ یعنی مکان حراج کے قریب ہین -

آنحضرتؐ کے مکان اور حرم شریف کے درمیان ایک چھوٹا سا بازار انگوٹھی بنانیوالونکا ہی اوسمین ایک پتھر ہے جسنے آنحضرتؐ سے باتین کی تہین اور اوسی کے پاس آپکی کہنی کا نشان ہے ان دونون کی بہی زیارت ہوتی ہے -

(۴) حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی بزازی کی دوکان - وہ مکانات مذکورہ بالا اور حرم شریف کے درمیان ہے - ایک دالان جسکے دائین بائین حجرے ہین اور آیات قرآنی سنہری حرفون مین جابجا دیواروں پر لکہی ہین -

(۵) مکان پیدائش ابوبکرؓ - بیت اللہ سے ایک میل کے فاصلہ پر محلہ مسفلہ مین واقع ہے

جسکے دو احاطے ہین باہر کے احاطے مین صرف میدان ہے اور اندر کے احاطے مین آپکی جائے ولادت ہے جسکے گرد کٹہرا اور اوپر برجی ہے۔ اوس کے آگے ایک وسیع چبوترہ اور چبوترہ کے نیچے چمن ہین اور چمن کے گرد اور خانہ داری کے مکانات ہین۔

(۶) مکان حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ۔ بیت اللہ سے مغرب کی طرف نصف میل کے فاصلہ پر جبل عمر پر واقع ہے اور مکان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسکے سامنے ہے۔ جبل عمر کی بلندی ایک میل ہوگی اوسکے اوپر ایک چبوترہ مربع جائے ولادت آپکی ہے۔ اوس پہاڑ کے دامن مین محلہ جبل عمر آباد ہی۔

(۷) جبل ابو قبیس یہ پہاڑ حرم شریف کے قریب ایک میل بلند ہے یہان معجزہ شق القمر ہوا تہا اوس جگہہ ایک قناتی مسجد بنادی ہے اور اس مسجد کے پاس ایک اور پختہ مسجد تین گنبد کی کسی بمبئی والے کی تعمیر سے ہے۔

مزارات بیرون شہر

مکہ سے کوس بہر کے فاصلہ پر سڑک کے ادہر اودہر دو پختہ احاطے دو تین کوس کے گرد مین بنے ہوئے ہین اور جنت المعلاۃ کہلاتے ہین۔ انمین مزار بی بی آمنہ۔ مزار حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مزار بی بی اسماء بنت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہا۔ مزار حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مزار عبد اللہ رضی اللہ عنہ ابن زبیر جو عشرہ مبشرہ مین ہین۔ مزار محمود شبلی و مزار سید عبدروس جو اولیاء اللہ ہین اور دو پختہ قبرین سڑک کے ادہر اودہر اور ہین۔ علاوہ ان مزارات کے ان دونون احاطون مین اور بہی بہت سی قبرین ہین۔

اور ان احاطون کی حدود سے باہر پہاڑ کی طرف مزارات حضرات ابو طالب و عبد المطلب و عبد مناف ہین۔

عمرہ و مدینہ کے رستہ مین بیرون شہر جو مزارات ہین

مزار شیخ محمود ابن ابراہیم ادہم رح - مزار عبداللہ بن حضرت عمر رض - مزار حضرت میمونہ رض زوجہ رسول اللہ - جبل نور ایک پہاڑ مکہ سے تین کوس ہے جہان سورہ الم نشرح اور اقرا نازل ہوئین - جبل ثور مین غار حرا ہے جسمین آنحضرت صلعم معہ صدیق رض اکبر کے ہجرت کرنے کے وقت پوشیدہ ہوئے تھے -

علاوہ انکے اور مقامات بھی زیارات کے ہین مگر یہ مشہور مزارات اور مکانات لکھے گئے -

مکانات شہر مکہ کے بالکل پختہ چھ۶ چھ اور سات سات منزل کی ہین اور دو منزلہ سے کوئی کم نہین - مسجدین شہر بھر مین بارہ۱۲ تیرہ۱۳ ہونگی کیونکہ حرم شریف مین نماز پڑھنا موجب سعادت دارین ہے -

شہر مین ۵۱ رباطین یعنے سرائین ہین - سلطانی ۴ - اہل عرب کی بنائی ہوئی ۱۲ - ہندوستانیون کی تعمیر کردہ ۳۵ ہین -

دو لنگر خانے ایک سلطانی اور دوسرا مصری ہے جنمین سے دونون وقت محتاجون کو کھانا ملتا ہے اور عمدہ عمدہ کھانے ہوتے ہین -

شہر لمبا آباد ہے یعنے چوڑائی بہت کم ہے - عمارتین اور حمام اور رباطین بکثرت ہین -

جبل عرفات مکے سے نو کوس ہے وہین حج ہوتا ہے اثنائے راہ مین مکہ سے تین کوس چلکر ایک مقام منا ملتا ہے جہان رات بھر قیام کرتے ہین کیفیت وہان کی یہ ہے

کہ تعمیرات پختہ اور بلند دومنزلی اور سہ منزلی بنی ہوئی ہین- یہ مکانات ایام حج مین آباد ہوجاتی ہین اور باقی سال بھر خالی پڑے رہتے ہین- زیارات یہان کی یہ ہین-

(۱) مذبح حضرت اسماعیل علیہ السلام ایک پہاڑی پر ہے اور اوسی کے پاس ایک غار قدآدم نیچا ہے جسمین حضرت ابراہیمؑ عبادت کیا کرتے تھے-

(۲) مسجد الکوثر ایک مختصر سی مسجد ہے یہان سورہ کوثر نازل ہوئی تھی-

(۳) مسجد الخیر یا مسجد حضرت آدمؑ بہت بڑی مسجد ہے اسمین ستر نبیون نے علاوہ آنحضرت کے عبادت کی ہے وہ مقام وسط مسجد مین ایک برج کے نیچے واقع ہے-

(۴) مسجد المرسلات- مسجد الخیر کے پیچھے ویرانہ مین ہے اس مسجد مین سورہ مرسلات نازل ہوئی تھی-

منا مین رات بھر حاجیون کا مقام رہتا ہے صبح کو عرفات کی طرف روانہ ہوتے ہین- جبل عرفات ایک مربع پہاڑ چارون طرف سے ترشا ہوا معلوم ہوتا ہے مگر قدرتی صورت اوسکی یہی ہے اوسپر ایک مسجد ہے- بلندی اس پہاڑ کی زیادہ نہین ہے اوسکے گرد ونواح مین اوس سے اونچے اونچے پہاڑ ہین مگر بزرگی خدا نے اسی کو دی ہے- سامنے اوسکے کوسون تک وسیع میدان چلا گیا ہے جسے میدان عرفات کہتے ہین- نہر زبیدہ پتھرون سے ڈہکی ہوئی اسی میدان مین جاری ہے حجاج اوسکے کنارون پر اوتر پڑتے ہین اور پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو پتھر اوٹھا کر لے لیتے ہین اور اپنی حاجت رفع کر کے پھر ڈہکدیتے ہین دو تالاب پختہ اور تین چار حوض پہاڑ کے نیچے واقع ہین وہ بھی اوسدن نہر کے پانی سے لبالب کردئے جاتے ہین- اسی میدان مین نہر کے اسطرف ایک بہت بڑی مسجد ہے جسے حضرت آدمؑ کی مسجد کہتے ہین- ۹ ذی الحجہ کو قاضی صاحب عصر کی نماز اول وقت پڑھ کے پہاڑ پر

پر چلے جاتے ہین۔ اور اسی مسجد کے دروازہ کے سامنے ناقہ پر سوار ہوکر خطبہ پڑھتے ہین۔ اور چند آدمی جھنڈیان ہاتھون مین لیکر ناقہ کے گرد کھڑے ہوجاتے ہین۔ گرداگرد پہاڑون اور میدانون مین لاکھون آدمی ہوتے ہین۔ خطبہ مین لفظ لبیک بار بار آتا ہی جہان وہ آیا جھنڈی والے جھنڈیان ہلادیتے ہین اور سب لوگ لبیک لبیک کہنے لگتے ہین۔ جب جھنڈیان نیچی ہوتی ہین تو خاموشی طاری ہوجاتی ہے اور یہی کیفیت تا غروب آفتاب رہتی ہے خطبہ کے بعد لوگ مزدلفہ روانہ ہوجاتے ہین رات کو عرفات مین قیام کا حکم نہین۔ یہ مقام عرفات سے تین کوس ہے۔

مزدلفہ کے پاس وادی محسّر ہے اوس سے قافلہ بہت جلد گذر جاتا ہے آنحضرتؐ ہمیشہ حج کے بعد شب بھر وہان قیام کرکے عبادت کرتے تھے اور صبح کو خطبہ پڑھ کی منا کو تشریف لیجاتے تھے۔ یہان ایک چھوٹی سی مسجد ہے جسکے آگے نہر زبیدہ روان ہی اور یہ مقام بہت سرسبز اور شاداب ہے۔

مزدلفہ سے چلکے پھر منا مین آجاتے ہین جو وہان سے تین کوس ہے اور منا ہی مین احرام کھولکر قربانی ہوتی ہے۔ اور شیاطین پر کنکریان ماری جاتی ہین۔

بارہوین ذی الحجہ کو پھر احرام باندھ کے اور مکہ معظمہ مین طواف وسعی صفا ومروہ کرکے فرودگاہ پر آجاتے ہین اور احرام کھول ڈالتے ہین۔

اب تیاری مدینہ منورہ روانہ ہونیکی ہوتی ہے جو مکہ شریف سے بارہ منزل ہے نام منزلون کے حسب ذیل ہین۔

(۱) وادی فاطمہ۔ یہان آب شیرین کی نہر ہے پانی مفت ملجاتا ہے۔

(۲) بیر عصفان۔ یہ چار کوئین میٹھے پانی کے ہین جتنا پانی چاہو لیلو۔

(۳) منتوکا۔ یہان میٹھا پانی دور ہے بدّو لاکر بیچتے ہین۔

(۴) گدیمہ یعنی قدیمہ۔ یہان بہی پانی قیمت سے ملتا ہی اگرچہ ۵ اکنوئین میٹھی ہین۔

(۵) رابق۔ سمندر کے کنارے پر ہی سلطانی قلعہ مین فوج رہتی ہے۔ پانی
کہاری بکتا ہی مگر دور سے میٹھا پانی بہی گران قیمت پر آسکتا ہے۔

(۶) بیر ستورہ۔ پانی کنوؤن کا گدلا ہی مگر مفت ملجاتا ہے۔

(۷) بیر الشیخ۔ یہ ایک کنوان گدلے پانی کا ہے۔

(۸) بیر احسان یا بینار بن حصانی۔ یہان گدلا پانی مفت ملجاتا ہے۔

(۹) آبیار خلط۔ پانی شیرین ہے۔

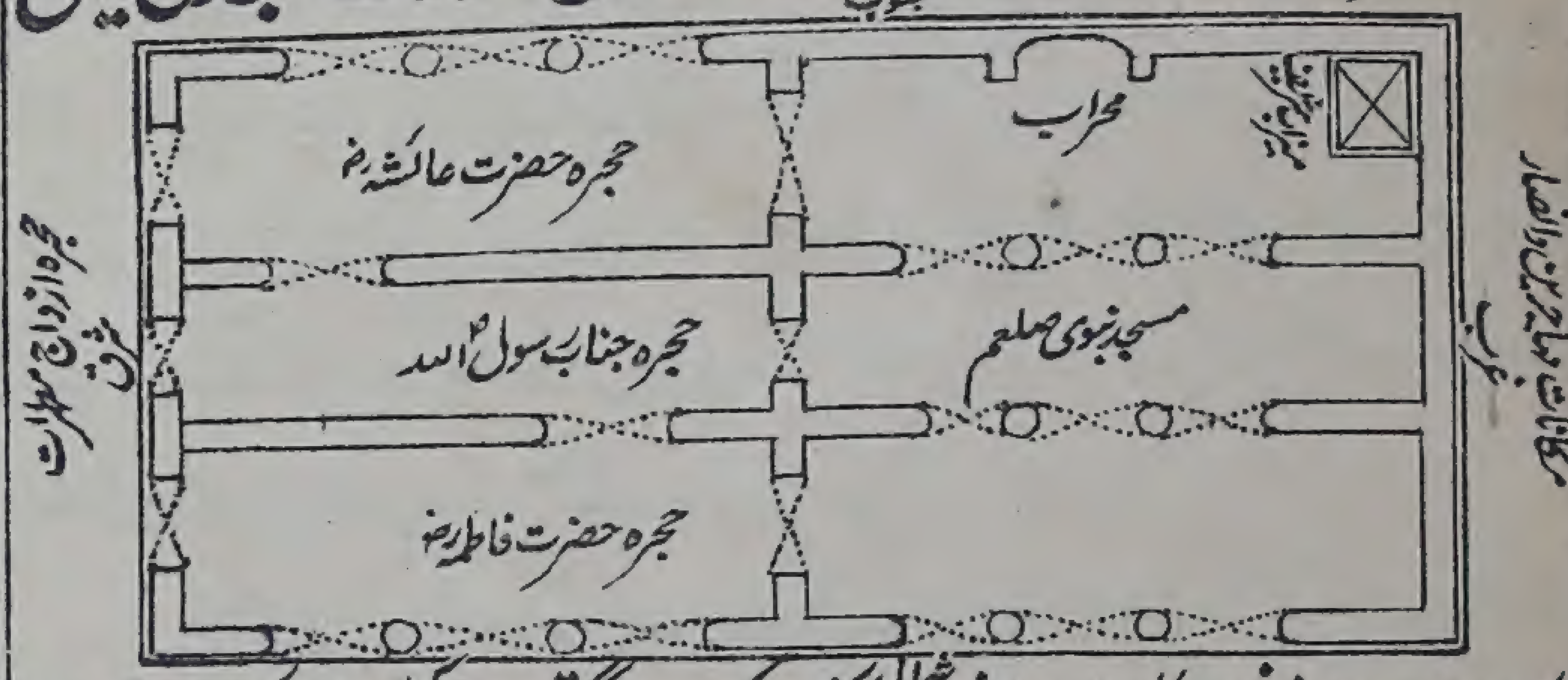
(۱۰) بیر عباس۔ پانی گدلا قیمت سے ملتا ہے۔

(۱۱) قرش۔ پانی نایاب ہے گذشتہ منزل سے مشکیزون اور صراحیون مین بہر لاتی ہین

(۱۲) مدینہ منورہ۔

گیارہوین منزل یعنی قرش سے روانہ ہوکر ایک پہاڑ ملتا ہے جسکو کوہ مفرح کہتے ہین اوس سے مدینہ سات کوس رہجاتا ہی وہین سے روضہ مبارک نظر آنے لگتا ہے۔ جن لوگو نمین پہاڑ پر چڑہنے کی طاقت ہے وہ تو یہین سے زیارت کرلیتے ہین ورنہ چار کوس آگے بڑہ کے تو رستہ ہی سے دکھائی دیتا ہے یہان سے لوگ اونٹون سے اوتر کے پیدل ہولیتے ہین۔ مدینہ جب کوس ڈیڑہ کوس رہجاتا ہے تو پہاڑون کے سلسلے ختم ہوجاتے ہین اور بہت لمبی لمبی سیڑھیان ملتی ہین اونسے اوترتے ہی اکابرین شہر اور افسران سلطانی معہ فوج کے اور معلمان روضہ شریف کھڑے ہوتے ہین اور مصافحہ کرکے ۔۔۔ کے ساتھ شہر مین لیجاتے ہین۔

آنحضرتؐ کے عہد سعادت مہد مین صورت مسجد کی یہ تہی



(۱) پہر حضرت عمر رضؓ نے سنہ ۱۷ھ مین پانچ درجہ کی مسجد کردی - مگر تعمیر وہی کچی اینٹ کی اور چہت و ستون کہجور کی لکڑی کی رہے۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا پورا مکان اور حضرت جعفر رضؓ بن ابی طالب کا نصف مکان مسجد مین شامل کرلیا۔ (۲) مرتبہ حضرت عثمان رضؓ نے حضرت جعفر رضؓ کا باقی نصف مکان بہی خرید کے اوسمین ملادیا اور سات درجہ کی مسجد بہت خوبصورت اور پختہ بنوادی اور در و دیوار و ستون سب پتہر کے کرادئے۔ اور چہت درخت ساج کی بنوادی اور گارے کی جگہہ لوہے اور سیسے کو کام مین لائے۔ اور ممبر کے چہہ درجے زیادہ کرکے اوسپر پوشش چڑہائی اور ربیع الاول سنہ ۲۹ھ سی شروع کرکے محرم سنہ ۳۰ھ مین تعمیر کو ختم کردیا - آپ خود بہی مزدورون کے ساتہہ کام کرتے تہے

(۳) سنہ ۸۸ھ مین عمر بن عبد العزیز نے ولید بن عبد الملک بن مروان کی حکم سے مسجد شریف کے چارونطرف کے مکانات خرید کے اور حجرہ ہائے ازواج مطہرات اوس مین ملادئے اور طول مسجد کا دوسو ۲۰۰ گز اور عرض ۱۶۷ گز کردیا اور چالیس ۴۰ معمار رومی اور چالیس ۴۰ قبطی جو بہت کاریگر اور اوستاد تہے تعمیر مین مشغول ہوئے۔ اور چاندی کی زنجیرون کی قندیلین بنوائین - اب چہت اور دیوارین اور ستون ہمہ تن سنہری ہوگئی- اور چارون کونون پر چار مینار بنوائے - یہ تعمیر سنہ ۹۱ھ مین ختم ہوئی -

(۴) خلیفہ مہدی عباسی نے سنہ ۱۶۱ھ مین دس ستون منقش اور سنہری شمال کی طرف اور بڑہائے۔

(۵) مامون الرشید نے ۲۰۲ھ مین کچھہ زیادتی کی۔

(۶) سلطان روم عبدالمجید خان نے سات کرور روپیہ صرف کرکے مسجد اور روضہ کو از سر نو ایسا بنا دیا اور وہ وہ سامان کیئے جن کے دیکھنے سے عقل حیران ہے مگر منبر جواب ہے وہ سنگ مرمر کا ہی اور اوس پر ایک قبہ ہشت دہات کا ڈہلا ہوا لگا ہے ادسے سلطان روم مراد خان نے ۹۹۸ھ مین بنوایا تہا۔

غرضکہ یہ مسجد بارہ۱۲ درجہ کی ہے یعنی بارہ۱۲ دالان در دالان سامنے کو ہین۔ ستون ۱۵ فٹ بلند اور دو دَر مین ۶ فٹ ہین اور محراب کی بلندی بہی ستون کی بلندی کے برابر ہے اور چار چار ستونون پر ایک ایک گنبد لداؤ کا ہے۔ اور ہر گنبد کے دور مین آیات قرآنی اور رنگ برنگ کے نقش و نگار ہین۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ کے تینون درجون مین سنگ رخام کے ستون۔ اور عہد فاروقی اور عثمانی کے درجون مین سنگ مرمر کے۔ اور باقی درجون مین سنگ سماق اور سنگ سُرخ کے ہین سنگ مرمر اور سنگ رخام کے ستون سراسر مطلا و منقش ہین۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ کے ستونون مین ایک ایک یاقوت سُرخ چار انگل مربع اور حضرت عمرؓ کے زمانہ کے درجون کے ہر ستون مین ایک ایک زمرد اس طرح سے جڑا ہے کہ پتہر کا جزو معلوم ہوتا ہے۔

اور عثمانی درجون کے آگے تمیز کے لئے ہشت دہاتی جنگلہ سنہری جالیدار بہت خوشنما ایک ایک گز بنا دیا ہے اور تین دروازے آمد و رفت کے لئے رکہے ہین جنمین جالیدار کواڑے سنہری لگے ہین۔

سب دیوارین سنگ مرمر کی مطلا اور میناکار ہین جنپر آیات قرآنی اور آنحضرت صلعم کے نام سنہری حرفون سے لکھے ہین۔

سنگ سماق و سنگ سرخ کے ستونون پر سر بسر کام نہین ہے صرف ڈیڑھ فٹ نیچے اور ڈیڑھ فٹ اوپر کام کیا گیا ہے۔ مگر ہر قسم کے ستونون کی محرابین مطلا منقش و نگار کی ہین۔

صحن کے باقی تین طرف بہی دالان ہین اونکی ستون بہی نہایت عمدہ و نفیس ہین اور چار چار ستونون پر ایک ایک گنبد ہے۔

صرف ممبر اس مسجد کا پچاس ہزار روپیہ کی لاگت کا ہے اگرچہ سنگ مرمر کا ہے لیکن سُنہری کام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی سادہ کار اسے ڈہال کے گئے ہین۔

پانچ مینار بہت بلند اور سہ منزلے اس مسجد مین ہین چار تو چارون گوشون پر اور ایک پچھم کیطرف بیرونی دیوار کے بیچ مین باب الرحمان کے پاس ہے یہ پانچون مینار بہی سنگ مرمر کے مطلا و منقش ہین اور تین تین حلقہ روشنی کے ہر مینار پر ہین۔ اور ہر حلقہ مین چالیس گلاس روشن ہوتے ہین۔

پہلے یہ چار دروازہ تہے۔ باب الرحمن۔ باب السلام۔ باب جبریل۔ باب النساء۔ اب پانچوان دروازہ باب المجید۔ سلطان عبد المجید خان نے بنوادیا ہے۔ یہ پانچون دروازے نہایت نفیس اور شاندار ہین اور بہت عمدہ طلائی کام اونپر ہو رہا ہے۔

مسجد کے مشرقی درجون مین روضہ مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہے اسمین ایک حجرہ حضرت عائشہ صدیقہ رض کا اور دوسرا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض کا اور تیسرا جناب فاطمہ رض کا یہ تینون درجے ہمہ تن سنگ مرمر کے اور سُنہری کام سے مغرق ہین اور آیات و احادیث جلی قلم سے طلائی حروف مین لکھی ہوئی ہین۔ اسّی لاکھ روپیہ صرف ان تینون حجرون مین صرف ہوا ہے

پہلا درجہ ہم ہم امربع گز ہے اوسمین آنحضرت صلعم اور صدیق اکبر رض اور فاروق اعظم رض کے مزار ہین

ان تینون مزارات مقدس کے گرد پانچ گز اونچا مجحر ہشت دہات کا ہی جسپر غلاف حریر وغیرہ کا چڑہا ہے اور کلمہ طیبہ لکہا ہے۔ اندر اوسکے کوئی نہین جا سکتا۔ صرف خدام صفائی اور روشنی کے لئے صبح شام اندر جاتے ہین سو وہ بہی قبور سے دور دور مجحر سے لگی لگے رہتے ہین۔ اس کے دکہن رخ تین دروازہ ہین جنہین ڈہلی ہوئی ہشت دہاتی جالیان لگی ہین جو نہایت مضبوط اور خوشنما ہین اونہین مین سے لوگون کو زیارت کرادی جاتی ہے۔ اور ہر جالی کے وسط مین ایک بالشت لمبی چوڑی کہڑکی ہے جس سے بخوبی اندر کی کیفیت معلوم ہو جاتی ہے۔ اس درجہ مین ایک ایک دروازہ غرب و شرق مین بہی ہے مگر اونمین جالی کے علاوہ کواڑے بہی ہین اسلیئے اندر کی کوئی شے نہین دکہائی دیسکتی۔ اور ایک دروازہ شمال کی طرف حجرۂ فاطمہ رضی اللہ عنہا مین ہی جس سے خدام اس درجہ مین داخل ہوتے ہین۔

مزار عالی جناب فاطمۃ الزہرا رضہ کا جنت البقیع مین ہے مگر صاحبان مکاشفہ نے جب دیکہا تو حضور کو اپنے والد بزرگوار کے مزار منورہ پر پایا اس لئے آپکا مزار بہی بڑے تکلف کے ساتھ اس دوسرے درجہ مین بنا دیا گیا جو کمخواب مغرق کے غلاف اور چادر زرین سے ہمیشہ مزین رہتا ہے اور مقیش کا مقنع سرخ او سپر پڑا رہتا ہی جسکی جہلک مشرقی دروازہ کی جالی سی معلوم ہوتی ہی۔ اسی حجرہ کا ایک بہت بڑا دروازہ پچہم مین مسجد کے اندر ہے جسکی چوکہٹ کواڑ زنجیر مین اور قفل سب خالص سونے کے ہین۔

تیسرے درجہ مین نادر و عجیب و غریب چیزین بہت بیش بہا مثل جواہرات کے و مشک و عنبر و عود و کافور و عطریات بکثرت صندوقون اور عطر دانون مین رکہے ہین اور ظروف و سامان طلائی بہی اوسی مین رکہے جاتے ہین شرق و غرب مین اسکے ایک ایک دروازہ۔ اور شمال مین تین دروازہ ہین جنکے آگے ایک چبوترہ جناب فاطمہ رضہ کی مسجد کے نام سے مشہور ہے

یہ قناتی مسجد بھی سنگ مرمر کی ہے اور ان تینون دروازون مین بھی ہشت دہاتی جالی لگی ہین جنسے اندر کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔

تمام مسجد کے فرش کا حال بباعث قالینون کے معلوم نہین ہو سکتا۔ مگر دونون عثمانی درجون مین اور تینون طرف روضہ مبارک کے نہایت عمدہ سنگ مرمر کا فرش ہے۔ اور بہت مکلف بنا ہوا ہے۔ باقی درجون مین بیش بہا استنبولی قالینون کا فرش بچھا ہوا ہے موسم گرما مین قالینون کو اوٹھوا کے شطرنجی کا فرش کرا دیا جاتا ہے۔

گنبدون مین جھاڑ اور محرابون مین رنگ برنگ کی ہانڈیان ہمیشہ رات بھر روشن رہتی ہین۔ سو سو گلاسون کے جھاڑ ہین جنکی ڈالین ڈہلی ہوئی خالص چاندی کی ہین اور محرابہاے نبوی و فاروقی و عثمانی کے دائین بائین دو دو موم بتیان چار چار گز لمبی اور ڈہائی فٹ موٹی چاندی کے حلقون مین جو سنگ مرمر مین جڑے ہین روشن ہوتی ہین یہ بتیان مغرب و عشا و فجر کی نمازون کے وقت سیڑہی لگا کے روشن کر دی جاتی ہین اور بعد جماعت کے گل کر دیتے ہین کیونکہ اونکی روشنی اس غضب کی ہے کہ اونکے سامنے جھاڑ و فانوس و ہانڈیان سبکی روشنی ماند ہو جاتی ہے۔ اور یہی حال روشنی کا صحن کے گرد کے دالانون مین رہتا ہے۔

روضہ مبارک کے اندر جواہرات اور سونے کے فرشی جھاڑون کی روشنی ہوتی ہے روضہ مبارک کے گنبد پر ہر سال نیا سبز رنگ پھیرا جاتا ہے۔ روضہ کے باقی دو درجون مین فرش پر بھی روشنی ہوتی ہے اور چھت سے بھی جھاڑ و فانوس بلوری آویزان ہین اور سب چیزین روشنی کی طلائی ہین۔

صحن مسجد مین باریک باریک کنکریان مثل صحن کعبہ شریف کے کٹی ہوئی ہین۔ اور ایک جانب کو مقابل روضہ کے چمن ہے جسکو چمن فاطمہ کہتے ہین۔ اس چمن کے گوشہ پر ایک کنوان ہے

جس سے درختون کو پانی دیا جاتا ہے روایت ہے کہ ہجرت کے بعد جناب فاطمہؓ چاہ زمزم کیلوسطے بہت کڑھتی تہین آنحضرتؐ نے اونکی خاطر یہ کنوان کہدوادیا۔ پانی اسکا بہت عمدہ ہے زائرلوگ تبرگا پیتے ہین۔

مسجد کے پیچھے بہی ۲۲ بیس گز چوڑا فرش سنگ مرمر کا ہے۔

شہر مدینہ کی مکانات کی تعمیر کا ڈہنگ مکہ کے مکانات کا سا ہے۔ اور پانچ بازار بہت پر رونق ہین ہر قسم کی چیز بہم پہونچسکتی ہے اور سب بازارون مین صبح و شام چہڑکاؤ ہوا کرتا ہے۔ نہر اس شہر مین ہر جگہہ ہے مگر ڈہکی رہتی ہے۔ جا بجا گہرے گہرے اور عمیق حوضون مین اوسکا پانی آکے گرتا ہے اور سقے وہان سے لیکر سب جگہہ پہونچا دیتے ہین کنوئین سرد اور میٹھے پانی کے یہان ہر گہر مین ہین۔ شہر کے گرد پختہ اور خوبصورت شہر پناہ بنی ہوئی ہے جسکے پانچ چہ۶ دروازے ہین جن پر سلطانی سپاہیون کے پہرے رہتے ہین۔

دیگر زیارات اندرون شہر

(۱) آبادی کے کنارے پر ایک قبہ مین آنحضرتؐ کے والد ماجد حضرت عبداللہ کا مزار ہے وہان بہی اچہی تیاری رہتی ہے۔

(۲) آنحضرتؐ کے علمدار حضرت مالکؓ بن سنان کا مزار بہی حضرت عبداللہ کے مزار مبارک کے پاس بڑی تیاری کے سے بنا ہے۔

بیرون شہر

(۱) جنت البقیع۔ یہ ۲ دو قطعہ دو نام سے مشہور ہین اور بیچ مین انکے سڑک ہے اور احاطے دونون کے الگ الگ ہین۔ ایک قدیم کے نام سے مشہور ہے۔ دوسرا جدید کہلاتا ہے اور یہ دونون شہر سے باہر شہر پناہ سے لگے ہوئے ہین۔ ان احاطون مین ہزارہا

صُفۂ‌۔ ناقۂ رسول کے بیٹھنے کی جگہہ۔

محراب نبی۔ مساجد مذکورہ کی بابت آیتین اسی جگہہ نازل ہوئین۔

علاوہ انکے مسجد قبا کی قرب مین یہ مقامات بہی قابل زیارات ہین

مسجد حضرت علی۔ مسجد حضرت فاطمہ۔ مسجد العمرہ۔ مسجد بیر خاتم۔ بیر خاتم۔
باغ حضرت فاطمہ۔ جبل احُد۔ مزار حضرت امیر حمزہ عم رسول کریم۔ گنج شہداے غزوہ احد۔

دیگر مقامات مقدسہ

(۱) بیت الحزن۔ یہ ایک مسجد جنت البقیع مین بیرون دروازہ شہر ہے اسمین بعد وفات آنحضرت جناب فاطمہ بیٹہہ کے رویا کرتی تہین۔

(۲) مسجد ابی بن کعب۔ یہ بہی بقیع مین ہے۔

(۳) مسجد الاجابۃ۔ یہان آنحضرت کی دو دعائین مقبول ہوئی ہین۔

(۴) مسجد بنی ظفر۔

(۵) مسجد الجمعہ۔

(۶) مسجد الفضیح یا مسجد الشمس۔ یہان آیت حرمت شراب نازل ہوئی تہی۔

(۷) مسجد بنی قریظہ۔ محاصرہ بنی قریظہ کے دن آنحضرت نے یہان قیام فرمایا۔

(۸) مسجد مشیر بہ اُم ابراہیم۔ یہان باغ حضرت ماریہ قبطیہ والدۂ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ کا تہا۔ حضرت ابراہیم یہین پیدا ہوے تہے۔

(۹) مسجد الفتح۔ یہ جگہہ مدینہ مین قبولیت دعا کے لئے مشہور ہے۔

(۱۰) مسجد القبلتین۔ اسمین ایک محراب بیت المقدس کیطرف اور دوسری کعبہ کی جانب ہے۔ وحی تحویل قبلہ یہین نازل ہوئی۔

(۱۱) مسجد الفسح - اس مین سورۂ مجادلہ کے دوسرے رکوع کی ایک آیت نازل ہوئی -

(۱۲) مسجد عنیین - جبل عینین پر ہے - جنگ احد مین حضرت حمزہ کو زخم یہین لگا تھا

(۱۳) مسجد الوادی یا مسجد العسکر - حضرت امیر حمزہ کے شہید ہونے کی جگہہ ہے -

(۱۴) مسجد ابی ذر -

(۱۵) مسجد طریق السافلہ -

(۱۶) مسجد السقیا - آنحضرت نے اہل مدینہ کے لئے برکت کی دعا کی - یہان کے کنوئین کا نام سقیا ہے -

(۱۷) مسجد الرایہ - کوہ ذباب پر ہے -

(۱۸) مسجد مصلائے عید -

(۱۹) مسجد سلمان فارسی - مسجد ابوبکر - مسجد علی - یہ تینون مسجدین جبل سلع سے مغرب کی سمت جنگ احزاب کی جگہہ پر بنی ہین -

(۲۰) مسجد بنی حرام - اسکے متصل ایک غار ہے جسمین ایام جنگ خندق مین آنحضرت نے رات کو قیام فرمایا تھا -

(۲۱) مدینہ کی متبرک کوئین جنمین لعاب دھن آنحضرت کا پڑا ہے

بیر حار - بیر بضاعہ - بیر بصہ - بیر الریس یا خاتم - بیر غرس - بیر عہن - بیر رومہ -

(۲۲) - زیارات ہفت جام -

ایک چھوٹی سی پہاڑی مدینہ سے تین میل ہے اوپر ایک پکا مکان دو دروازون کا ہے

جسکے فرش پر سات پیالے بنے ہوئے ہین - ایک دن جناب امام حسین کہیلتے کہیلتے یہان چلے آئے لڑکپن توتہا ہی بڑی دیر تک کہیلا کئے آپکو شدت کی بہوک معلوم ہوئی خداوندکریم نے سات پیالے جنت کے کہانون کے حضور کے لئے بہجوائے جنکو آپنے خوب سیر ہوکے کہایا - اسکی یادگاری مین یہان نشانات بنادئے گئے ہین -

(۲۳) سم خچر کے نقش کی زیارت - زیارت نقش پائے ناقہ - زیارت غار ناقہ -

(۲۴) زیارات کہجورون کے افتادہ درختون کی - مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہزارون درخت کہجور کے زمین پر ٹوٹے پڑے ہین اور بخوبی سبز ہین اور پہل دیتے ہین کہتے ہین کہ آنحضرت نے جناب فاطمہ کی خاطر سے دعا کی آپ کی دعا سے یہ زمین دوز ہوگئے ہین -

(۲۵) وادی بطحا یا میدان خاک شفا -

(۲۶) شیخ السادات کے خاندان مین حضرت خالدؓ بن ولید کی کمان تبرکاً رکہی چلی آتی ہے -

(۲۷) وادی صغریٰ مین حضرت ابوذر غفاری صحابی اور اونکی صاحبزادی کا مزار ہے -

ناظرین فرمائین گے بڑی سمع خراشی کی - یہ شخص تاریخ شروع کرتے کرتے کیا بکنے لگا حضرات معاف فرمائیے سمع خراشی تو البتہ ہوئی مگر اس سے دو فائدے ہین - **اوّل تو** ہزارون ہندوستانی حاجیون کو جو ہر سال وہان جاتے ہین بڑا فائدہ ہوگا - اور جغرافیہ کا کام یہی ہے **دوم** آج کے دن روے زمین پر کسی مذہب کے ہادی یا بادشاہ کے مقبرے اور یادگارون کی یہ شان و شوکت اور عظمت نہوگی جو ہادی اسلام کے مزار مقدس کی ہے پہر آگے چلکے تاریخ دیکہئے کہ ان لوگون کی اصل کیا تہی - کیا سے کیا ہوگئے - اور وہ بہی صدیون

مین نہین صرف ایک تہوڑے سے زمانہ مین جو تینتیس ۳۳ برس سے زیادہ نہ تہا - اسے تائید آلہی نہین کہتے تو کیا کہوگے - یزدجرد شاہ فارس کا قول جو فردوسی نے نقل کیا ہی بالکل حیرت کی تصویر ہے جسکو نقل کئے بغیر ہم نہین رہ سکتے ۵

ز شیر شتر خوردن و سوسمار	عرب را بجائے رسید است کار ٭
کہ ملک عجم را کنند آرزو ٭ ٭	تفو بر تو اے چرخ گردان تفو ٭

بلحاظ ریاست کے عرب کے لوگون کی دو قسمین ہین - شہری اور جنگلی - انہین جنگلیونکو بدّو کہتے ہین اور یہی لوگ عرب مین ہمیشہ سے بہت ہین جو کنجرون کی طرح جنگلو مین رہتی پہرتے ہین اور نسب کے اعتبار سے دریافت کیجئے تو عربون کی تین قسمین ہین - عرب قدیم - اصل عرب - متعرب -

قدیم عربون مین سے جن قبیلون کا پتا چلتا ہے وہ عاد - ثمود - تسم - جادس - جرہم سابق اور عمالقہ ہین -

عاد حضرت نوح ؑ کے پوتے کا پوتا حضرموت مین بادشاہ ہوا - قبیلہ عاد اسی کی اولاد ہے شداد جسنے جنت عدن بنائی اور جسکو ہر مسلمان جانتا ہے - اسی عاد کا بیٹا تہا - اسی قوم کی ہدایت کے واسطے ہود نبی مبعوث ہوئے حضرت ہود ؑ کے سامنے ہی یہ قوم برباد ہوگئی اور جو بچے کچھے رہ بھی گئے تہے بعد مین لقمہ اجل ہوگئے -

ثمود بہی حضرت نوح کے پوتے کا پوتا تہا اسکی اولاد مین قبیلہ ثمود ہے حضرت صالح ؑ جنکی اونٹنی کا قصہ مشہور ہے - اسی قوم کے ہادی تہے وہ پہلے یروشلم تشریف لے گئے پہر مکہ مین آکر سکن گزین ہوئے - قبیلہ ثمود اونکے ہی سامنے بے نام ونشان ہوگیا تہا -

قبیلہ تسم اور جادس نے ترقی کی معراج مین باہم لڑائی ٹہانی اور مر کہپ گئے -

جرہم سابق کو لوگ اون اسّی آدمیون مین سے کسی کی اولاد بتاتے ہین جو حضرت نوح کی کشتی مین بیٹھکر طوفان سے بچ رہے تھے - یہ قبیلہ قوم عاد کا ہمعصر تھا اور نیست و نابود ہوگیا اور اون اسّی ہمراہیان نوح مین سے کسی کی اولاد نہ رہی اس لئے حضرت نوح کو آدم ثانی کہتے ہین -

عمالقہ حام بن نوح کی اولاد مین تھے - انہون نے بڑے زور و شور سے حکومت کی اور مصر جنوبی کو فتح کرلیا - آخر کار بنی اسرائیل کے ہاتھہ سے اونکا خاتمہ ہوگیا -

قدیم عرب کے بعد جو لوگ عرب مین آکر بسے وہ اصل عرب کہلائے - اور اونکے بعد جو لوگ اس ملک مین آئے وہ متعرب ہین -

اصل عرب کا پتہ قحطان تک چلتا ہے - قحطان کے ۲ دو بیٹے تھے جرہم اور یعرب - اسی یعرب کے نام سے ملک عرب مشہور ہوا - جرہم حجاز کا حکمران تھا - اور بنی یعرب نے یمن مین تین ۳ ہزار برس تک سلطنت کی - آنحضرت کی ولادت سے ستر برس قبل تک انہین لوگونکی حکومت یمن مین تھی - پہر ساحل پر عیسائی مذہب حاوی ہوا جو نجّاشی شاہ حبش کی ماتحت تھا - اسی اثنار مین صنعا دار السلطنت یمن مین ایک بہت بڑا معبد کعبہ کے مقابل مین بنایا گیا اور عیسائیون کے بادشاہ ابرہہ بن صباح نے ہاتھی نشین فوج اپنے ساتھہ لیکر کعبہ ڈہانے کے لئے مکہ پر چڑہائی کی چنانچہ کلام مجید مین یہی لوگ اصحاب فیل سے تعبیر کئے گئے ہین جنکا حال کتب سیر مین اس طرح مرقوم ہے -

واقعہ اصحاب فیل

یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے جو آنحضرت صلعم کی ولادت سے پچپن ۵۵ دن پہلے ہوا جس سے خداوند کریم کی قدرت اور اوسکے حبیب کی عزت ظاہر ہوتی ہے - یہ ایک علامت آپ کے

ظہور کی من جانب اللہ تہی جس نے اہل عرب پر منکشف کردیا کہ آنحضرت ہی کی آمد آمد کی برکت سے خانہ کعبہ کی حمایت ہوئی۔ الحق۔

محمد عربی کابروے ہر دو سراست	کسے کہ خاک درش نیست خاک برسراو

جب نجاشی شاہ حبش کی طرف سے ابرہہ یمن کا حاکم ہوکے آیا تو اوس نے دیکھا کہ میری عملداری کے لوگ چارون طرف سے تحفے اور نذرین لئے ہوئے بڑی خلوص نیت سے کعبہ کو جاتے ہین تو رشک وحسد سے جل بہن کے کباب ہوگیا اور ایک عبادتخانہ بہت تزک واحتشام سے خانہ کعبہ کے مقابلہ مین صنعا مین بنوایا مکان کیا تہا ایک تصویر تہا در و دیوار مرصع جواہرات سے آنکھون کو چکا چوندھ ہوتی تہی تمام سُنہری کام عطر وخوشبوؤن سے معطر سب ساز وسامان سونے چاندی کا تہا اور اوسکے گرد مین اور مکان بہی زیب وزینت کے لئے نہایت عمدہ تعمیر کرائے اور اہالیان یمن کو حکم دیا کہ اسکا طواف کیا کرو مگر اہل قریش اور مکہ والون کو یہ بات بہت شاق گذری۔

چنانچہ قبیلہ بنی کنانہ کا ایک دل جلا مین پہونچا اور ابرہہ سے میل پیدا کرکے اوس جگہہ کی جاروب کشی اور فراشی کیخدمت حاصل کرلی ایک روز موقع جو پایا تو اس مکان پر تکلف مین بول وبراز کرکے چلدیا جب لوگ طواف کو آئے تو اس مقام کو بالکل نجاست سے مملو پایا اور سبھون نے ناک بھوین چڑہائین جب یہ خبر رفتہ رفتہ ابرہہ کو پہونچی سمجھہ گیا کہ کسی مکہ والی کا کام ہے چاہا کہ اسکے عوض مین خانہ کعبہ کی ہتک کرے اسی فکر مین تہا کہ ایک اور گل کھلا یعنی حرم کا ایک قافلہ صنعا پہونچکے اوسی عبادتخانہ کے پاس قیام پذیر ہوا۔ لوگون نے آگ جلائی خدا کی قدرت سے ایسی آندھی آئی کہ آگ نے اوڑ کر تمام مکان کو خاک سیاہ کردیا۔ قافلہ والون نے یہ غضب الٰہی جو دیکھا تو ابرہہ کے خوف سے بھاگ نکلے۔

لہذا یہ جرم بہی مکہ والون ہی کے سر پڑا اب تو ابرہہ سے نہ رہا گیا اور بڑا لشکر ساتھہ لیکر کعبہ پر دہاوا کر دیا اوسکی فوج مین بارہ ۱۲ ہاتہی بہی تہے اور ایک ہاتھی محمود نام بڑا قوی ہیکل اور مہیب وست سب کے آگے چلتا تہا۔ راہ مین جو گانون اور قصبہ یا شہر ملتا تہا اوسکے باشندے ابرہہ کے پاس حاضر ہوکے اس حرکت سے اوسکو باز رکہنا چاہتے تہے۔ مگر وہ کسی کی نہین سُنتا تہا کیونکہ سر پر موت سوار تہی وہ کب کانون مین قوت شنوائی اور دماغ مین طاقت پذیرائی چہوڑتی ہے کشان کشان بربادی کے گڑہے مین لئے چلی جاتی تہی سچ ہے ؏

تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ

لوگون نے بہت کچہہ کعبہ کے عوض مین دینا بہی چاہا مگر اوسنے نہ مانا اور وادی مُحَسَّر تک پہونچگیا۔ یہان سے مکہ پانچ چہہ کوس رہجاتا ہے۔ بے سرے لوگون سے ایک بادشاہ کا مقابلہ کیسے ہوسکتا تہا اس خبر کے ساتہہ ہی پیٹون مین پانی پڑ گئے۔ اچہے اچہے رستم خانون کو دست آنیلگے یہانتک کہ مکہ چہوڑ پہاڑیون مین جا چہپے صرف عبدالمطلب آنحضرت کے دادا شہر مین باقی رہ گئے۔ آپنے جب ابرہہ کے غلبہ کا یہ حال دیکہا تو وہ بہی نہایت مضطرب و پریشان اور سراسیمہ و حیران تہے کہ یکایک پردۂ غیب سے مدد کے سامان نظر آنے لگے یعنی غول کے غول سبز رنگ کے پرندون کے جدّہ کی طرف سے آنے شروع ہوئے ہر پرندے کے پاس تین ۳ تین کنکریان مسور سے بڑی اور چنے سے چہوٹی ایک ایک چونچ مین اور دو ۲ دو ۲ پنجون مین تہین۔ ان جانورون نے ابرہہ کے لشکر پر کنکریونکا مینہہ برسادیا خدا کی قدرت جس کے اوپر کنکری پڑتی تہی آر پار ہو جاتی تہی اور جسم اوسکا جہلس کے کوئلے کو شرمانے لگتا تہا کیا خوب کہا ہے ؎ دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست کیون نہو تین نبیون نے اس گہر کو وحدہٗ لا شریک لہٗ کی پرستش کے لئے بنایا تہا

اور چوتہے صاحب التاج والمعراج کی آمدآمد تہی کمبخت ابرہہ یہ نہ سمجھا کہ جسے پی چاہے وہی سہاگن گو اس مین تین سو ساٹہہ ۳۶۰ بت اب پڑے بج رہے ہین مگر بنا تو عالی ہے ازل سے توحید کی منادی کے لئے خدا نے اسی کو تاکا ہے۔ آخر اپنے کئے کو بھگتا۔ کہتے ہین کہ محمود ہاتہی جسپر سب مخالفین کو ناز تہا بلکہ اوسکے ساتہہ کے سب ہاتہی مکہ کی شہر پناہ کے سامنے بہیگی بلی کی طرح دبک کر بیٹہہ گئے۔ یمن کی طرف تو سونڈین اوٹہا اوٹہا کے بہاگتے تہے مگر مکہ کی جانب مونہہ کرنے مین موت آتی تہی فیلبان ہانکتے ہانکتے تہک گئے لیکن ایک نہ چلی ابرہہ فیلبانون پر خفا ہوتا تہا کہ یہ سب تمہاری شرارت ہے تم لوگ چاہتے ہو کہ مین کعبہ کا معتقد ہو جاؤن۔ قصہ مختصر جب بیچارے بے زبانون کی اس حالت سے اوس مغرور مست نے سبق نہ حاصل کیا بلکہ غریب فیلبانون پر آن بنی تو ان طائران سبز نے کنکریون سے آڑے ہاتہون لیا یہان تک کہ سارا لشکر تباہ ہوگیا ایک بہی نہ بچا کہ گہر پر جا کے خبر کرتا۔ اب تو وہ لوگ جو اس فوج جرار کے خوف سے پہاڑون پر جا چہپے تہے خوشیان مناتے ہوئے لشکر کے مال و متاع پر ٹوٹ پڑے اور دہڑی دہڑی کرکے لوٹ لیا قریش اسی مال سے متمول ہوگئے۔ آنحضرت کی ولادت کے بعد تک وہ کنکریان باقی تہین اور اکثر صحابہ نے اونہین دیکہا تہا۔ یہ واقعہ آنحضرت کی آمدآمد کا پیش خیمہ تہا جسکی نسبت خدا تعالی فرماتا ہے۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝

ترجمہ۔ اے محمدؐ تو نے نہین دیکہا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کے ساتہہ کیا کیا۔ اب پہر ہم اصل مضمون کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔

جرہم کی نوین پشت مین مداد ہوا جسکی بیٹی حضرت اسمعیل بن حضرت ابراہیم کے

عقد مین آئی۔ اس عقد سے جو نسل پہیلی اوسکا نام متعرب ہوا۔ حضرت اسماعیل سے عدنان ثانی تک نسب نامہ مین راویون کو اختلاف ہے۔ اور وجہ اس اختلاف کی یہ ہی کہ اکثر ایک نام کے جو دو آدمی آگئے ہین اونکو لوگون نے ایک ہی سمجھکے درمیانی نام چھوڑ چھوڑ دئے ہین۔ عدنان ثانی کی دسوین پشت مین فہر ہوا جسکا دوسرا نام قریش ہے اور اسی سے یہ قبیلہ قریش کہلایا بعضون کے نزدیک نضر کا نام قریش ہے اور ایک روایت مین کنانہ کو قریش کہا ہی۔ غرضکہ اسی قبیلہ قریش مین خدا کے رسول محمدؐ بن عبداللہ پیدا ہوئے۔

آنحضرت کا نسب نامہ معد بن عدنان ثانی سے پہلے کا بوجہ مذکورۃ الصدر مختلف ہے اسلئے ہم اوسے ترک کرتے ہین اور عدنان ثانی سے لکھتے ہین جنکو آدم علیہ السلام کی اڑسٹھوین[۶۸] پشت مین بتاتے ہین یعنی حضرت آدم سے شروع کرکے عدنان ثانی تک گن جاؤ تو او نہتر[۶۹] نام ہونگے۔ اس شجرہ مین نیچے والا اپنے اوپر والے کا بیٹا ہے۔

۶۹۔ عدنان دوم۔

۷۰۔ مُعَدُّ یا مُعُد یا مَعَدّ۔ یہ نام تین طرح سے پڑھا جاتا ہے۔

۷۱۔ نزار یا نذار۔

۷۲۔ مُضَر

۷۳۔ الیاس۔

۷۴۔ مُدرِکہ۔

۷۵۔ خُزَیمہ

۷۶۔ کنانہ

۷۷۔ نضر۔

۷۸- مالک

۷۹- فہر

۸۰- غالب

۸۱- لوئیؒ

۸۲- کعب-

۸۳- مرہؒ

۸۴- کلاب

۸۵- قصیؒ

۸۶ عبدمناف-

۸۷- ہاشم

۸۸- عبدالمطلب

۸۹- عبداللہ

۹۰- محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرتؐ کی والدۂ ماجدہ کا سلسلہ نسب نامہ — مرہؓ ۸۳

ان کا سلسلہ مرہ سے اس طرح ملتا ہے ...... کلاب ۸۴

زہرہ

عبدمناف

وہب

حضرت آمنہ والدہ ماجدہ آنحضرتؐ

اگرچہ آنحضرت کا نسب نامہ ہمنے حضرت آدمؑ تک بوجہ اختلاف کے نہین لکھا مگر یہ ثابت ہے کہ حضور کے اجداد مین سوائے حضرت آدم کے یہ چھ پیغمبر ضرور شامل تھے-

شیثؑ - ادریسؑ - نوحؑ - ہودؑ - ابراہیمؑ - اسماعیل علیہما السلام-

واضح ہو کہ عبدالمطلبؓ کے تیرہ۱۳ بیٹے اور چھ۶ بیٹیاں تھین جن کے نام یہ ہین-

بیٹے ابولہب۱ - عباس۲ - قثم۳ - غیداق۴ یا غیداف یا فحل - عبدالکعبہ۵ - ابوطالب۶ ضرار۷ یا ابوطاہر - مقوم۸ - اور حمزہ۹ ایک ہی مان سے تھے - عبداللہ۱۰ - حرث۱۱ - حجل۱۲ - زبیر۱۳

بیٹیان عاتکہ[1]۔ صفیہ[2]۔ بیضا[3] یا ام حکیم۔ امیمہ[4] یا عمیمہ۔ برہ[5] یا بریہ۔ اروی[6]۔
انمین سے تین[3] بیٹے زبیر[13]۔ ابو طالب[6]۔ عبداللہ[1] اور چار[4] بیٹیان امیمہ۔ برہ[5]۔
بیضا[3]۔ اروی[6] عبدالمطلب کی ایک ہی بیوی فاطمہ کے بطن سے تھین جو آنحضرت کی دادی کا
نام تھا۔

یاد رکھو کہ عبدالمطلب کے ان اونیس[19] بیٹا بیٹیون کی اولاد ۵۹ تھی بدین تفصیل

ابولہب کی اولاد۔ عتبہ[1]۔ عتیبہ[2]۔ خالد[3]۔ ببیعہ[4]۔

حضرت عباس[2] واقعہ اصحاب فیل سے تین[3] برس پہلے پیدا ہوئے اور ۸۶ برس کی عمر مین
خلافت حضرت عثمان کے زمانہ مین مدینہ مین انتقال فرمایا اونکی اولاد کے نام یہ ہین۔
عبداللہ[1]۔ فضل[2]۔ کثیر[3]۔ امینہ[4]۔ صفیہ[5]۔ ام حبیبہ[6]۔ صبیح[7]۔ مشہر[8]۔ عبیداللہ[9]۔ تمام[10]۔ حرث[11]۔
قثم[12]۔ معبد[13]۔ عبدالرحمن[14]۔

ابوطالب[6] کی اولاد۔ علی[1]۔ طالب[2]۔ عقیل[3]۔ جعفر[4]۔ ام ہانی[5]۔ طلبون[6]۔ حجانہ[7]۔
مقوم[8] کی اولاد۔ ہند[1]۔

حمزہ[9] کی اولاد مین ایک بیٹا عمارہ[1] اور ایک بیٹی فاطمہ[2] یا ام الہاد۔ عبداللہ[10] کی اولاد۔
آنحضرت[1]۔ حرث[11] کی اولاد۔ عبداللہ[1]۔ ابوسفیان[2]۔ امیہ[3]۔ نوفل[4]۔ حجل[12] کی اولاد۔ مرۃ[1]۔
زبیر[13] کی اولاد۔ عبداللہ[1]۔ ام الحکیم[2]۔ ضباعہ[3]۔ طاہر[4]۔
عبدالمطلب کی بیٹی عاتکہ[1] کی اولاد۔ عبداللہ[1]۔ زہیر[2]۔ قریبہ[3]۔
صفیہ[2] کی اولاد۔ زبیر[1]۔ سائب[2]۔ عبدالکعبہ[3]۔ صفیہ[4]۔ ام حبیبہ[5]۔
بیضا[3] کی اولاد۔ عامر[1]۔ اروی[2]۔ ام طلحہ[3]۔
امیمہ[4] کی اولاد۔ عبداللہ[1]۔ ابو احمد[2]۔ عبیداللہ[3]۔ زینب[4]۔ ام حبیبہ[5]۔ حمنہ[6]۔

برۃ کی اولاد - ابوسلمہ[1] - ابوسیرہ[2] -

اروہی[6] کی اولاد - طلیبہ[1] - فاطمہ[2] -

آنحضرت صلعم کے چار بیٹے اور چار بیٹیان تہین -

بیٹے - طیب[1] - طاہر[2] - ابراھیم[3] - قاسم[4] -

بیٹیان - رقیہ[1] - زینب[2] - ام کلثوم[3] - فاطمہ[4] -

طیب وطاہر کو الطیب والطاہر یا مطیب ومطہر بہی کہتے ہین یہ غالبًا توام پیدا ہوئے اور بہت کم زندہ رہے اور یہ بہی نہین معلوم کہ خدیجہ رضہ سے تہے یا عائشہ رضہ سے

ابراہیم[3] ماریہ قبطی سے تہے اور سات برس کے ہوکر مرے -

اور باقی پانچون اکثرون کے قول کے بموجب حضرت خدیجہ رضہ کے بطن سے تہے -

قاسم[4] قبل نبوت مکہ مین تولد ہوئے اور دو برس کی عمر مین انتقال فرمایا -

آنحضرت کی صاحبزادیون مین سے زینب[2] کا نکاح ابوالعاص سے ہوا -

رقیہ[1] پہلے عتبہ ابن ابولہب سے بیاہی گیئن پہر عثمان بن عفان کو جب رقیہ کا انتقال ہوگیا توام کلثوم[3] کا نکاح حضرت عثمان سے ہوا - حضرت فاطمہ[4] کا نکاح علی ابن ابی طالب سے ہوا -

آنحضرت کی دخترون کی اولاد کے نام نامی یہ ہین -

زینب[2] کی اولاد - علی[1] - امامہ[2] -

رقیہ[1] کی اولاد - عبداللہ -

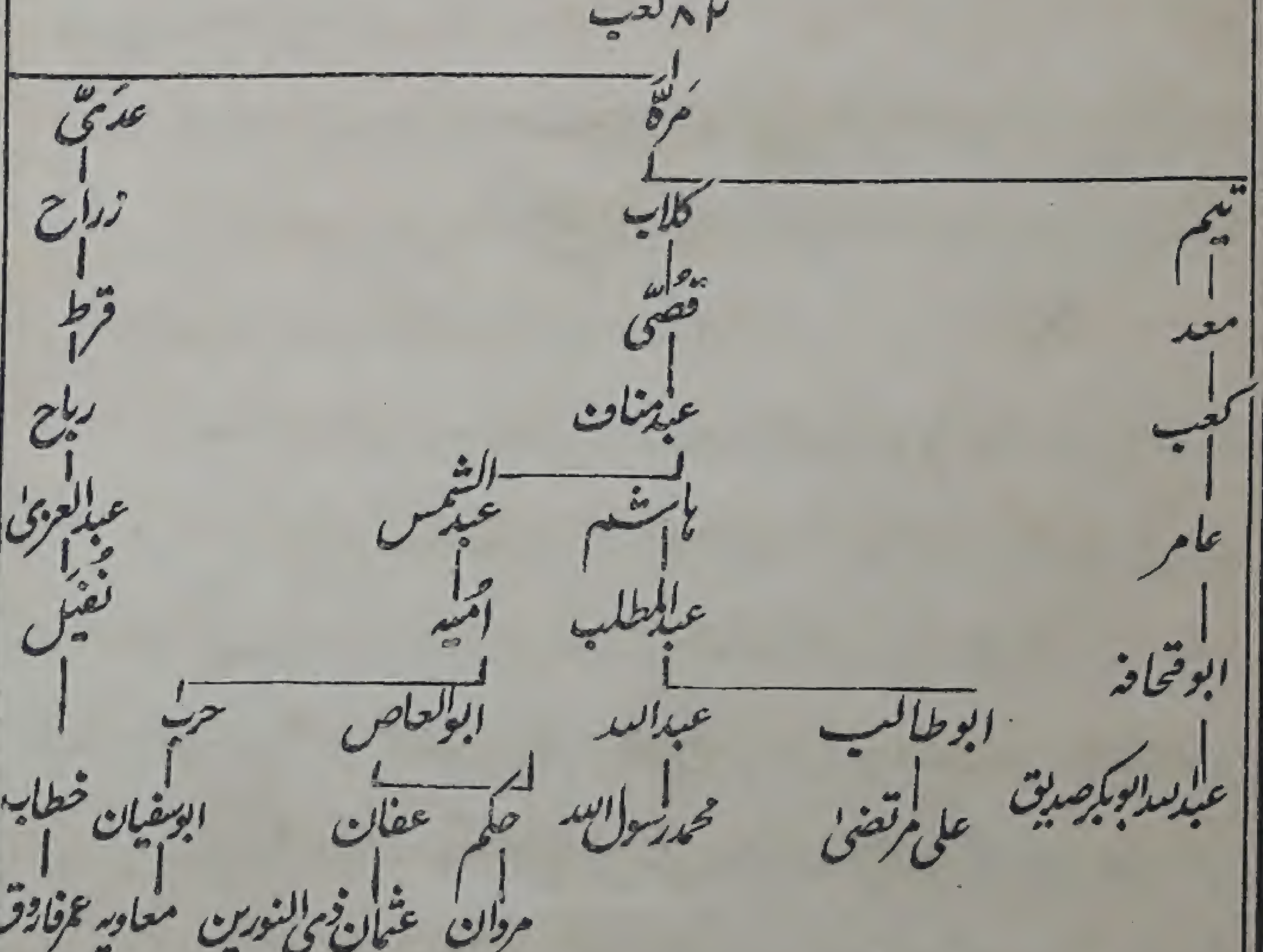
فاطمہ کی اولاد - حسن[1] - حسین[2] - زینب[3] - محسن[4] - ام کلثوم[5] -

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد - یہان بہی پچہلے صاحب اپنے اگلے کے بیٹے ہین -

حسین[1] ابوعبداللہ شہید کربلا - علی[2] ابومحمد زین العابدین - محمد[3] باقر ابوجعفر - جعفر[4] صادق

ابو عبداللہ ۔ موسیٰ کاظم ۵ ابو ابراہیم ۔ علی رضا ۶ ابو الحسن ۔ محمد تقی ۷ جواد ابو جعفر ثانی ۔ علی ۸ ہادی ابو الحسن ۔ حسن ۹ زکی یا عسکری ابو محمد ۔ محمد ۱۰ مہدی ۔

چونکہ آنحضرتؐ اور چارون اصحاب کبار اور حضرت معاویہ اور مروان بن حکم یہہ ساتون صاحب قبیلہ قریش سے ہین اسلیئے ہم ان سب کا نسب نامہ ملا کے اس جگہہ لکھے دیتے ہین تاکہ اصحاب کبار کے بیان مین اوسکی ضرورت نہ رہے ۔



آنحضرت کا حال لکھنے سے پہلے ضرور ہے کہ ہم اونکے آبا و اجداد اور خاندان کے حالات سے لوگونکو مطلع کرین تاکہ معلوم ہو جائے کہ آپکا خاندان عرب مین قابل التعظیم اور بڑا نامی گرامی تھا ۔

ذکر حضرت عبداللہ آپکے والد بزرگوار کا

آپ نہایت شیرین گفتار نیک کردار مجمع اوصاف حمیدہ صاحب اخلاق پسندیدہ تھے

رعب و داب حضور کا سب پر چھایا رہتا تھا علاوہ ان سب باتون کے حسن و جمال بھی خداداد تھا نور کوکب محمدی اور شعاع آفتاب رسالت احمدی آپکے چہرہ منورہ سے ہویدا تھی۔

یہودیون کے پاس ایک جبۂ سفید صوف کا تھا جو خون حضرت یحییٰ علیہ السّلام سے آلودہ تھا اونکی کتب مقدسہ صاف بتا رہی تھین کہ جب اس جبّہ سے خون ٹپکنے لگے تو جان لینا کہ نبی آخرالزمان کے والد نے دنیا مین قدم رکھا چنانچہ حضرت عبداللہ کی ولادت کے بعد وہ جبہ خون سے تر ہو گیا تھا۔

جب عبداللہ جوان ہوئے تو نازنینان عرب آپکے حسن و جمال پر جان فدا کرنے لگین اور آپکے پاس پیام آئے کہ ہمین اپنے عقد نکاح سے مشرف فرمایئے مگر توفیق الٰہی آپکی شامل حال تھی آپنے کسی طرف توجہ نہ کی۔

ادھر شتر یہودی نہایت جرار اور نامور اپنے علما اور احبار سے پتا لگا کے آپکو قتل کرنے کے لئے ملک شام سے روانہ ہوے اور حوالی مکہ مین پہونچ کے گھات مین بیٹھے تھے کہ ایکدن حضرت عبداللہؓ تن تنہا شکار کے واسطے شہر مکہ سے باہر نکلے اون لوگون نے اکیلا پاکے آپ پر حملہ کیا ناگاہ وہب بن عبد مناف بھی معہ اپنی ملازمون اور یار دوستون کے شکار کے لئے آنکلا اوس نے بوجہ قربت قرابت کے آپکی حمایت کا ارادہ کیا دیکھتا کیا ہے کہ غیب سے ایک گروہ بہت سے لوگون کا جنکی صورتین اس دنیا کے لوگون سے مشابہت نہ رکھتی تھین نمودار ہوا اور یہودیون کے گروہ کو بھگا دیا۔ جب وہب اپنے گھر پہونچے تو اپنے قرابت دارون سے اس عجیب واقعہ کو بیان کر کے کہا کہ مین اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح عبداللہ سے کرنا چاہتا ہون سبھون نے منظور کیا لہذا عبدالمطلب کے پاس پیغام بھیجا گیا چونکہ حضرت آمنہ کی عصمت و عفت آفتاب نصف النہار سے زیادہ روشن

تہی اس لئے یہ بات منظور ہوگئی اور حضرت آمنہ حضرت عبداللہ کے نکاح مین آئین - کہتے ہین
کہ جب تک نور محمدی پیشانی نورانی عبداللہ سے رحم آمنہ مین منتقل نہوا عجیب وغریب حالات
حضرت عبداللہ کے دیکہے جاتے تہے -

بعض مورخین نے لکہا ہی کہ حضرت آمنہ وہب بن عبد مناف کی بہتیجی تہین مگر
وہب نے مثل اپنی بیٹی کے پرورش کیا اسلئے اونکو بیٹی کہتا تہا - اور ہالہ بنت وہب کا نکاح عبدالمطلب
سے ہوا تہا جس سے جناب سید الشہدا حمزہ رضی اللہ پیدا ہوئے حضرت عبداللہ مدینہ سے
خرما خریدنے کو شام تشریف لیگئے تہے وہان سے مدینہ کو آتے جاتے مین یا مدینہ ہی مین
انتقال فرمایا اور دار النا بغہ مین مدفون ہوئے اوسوقت آپکی عمر ۲۳ یا ۲۵ برس کی تہی -
بعضے تو کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم کی ولادت سے پہلے عبداللہ مر چکے تہے اور بعضون کا قول
ہے کہ ہمارے حضور دو برس کے ہولئے ہین جب وفات پائی ہے -

ذکر حضرت عبدالمطلب

آپکے سر کے بال پیدائش ہی سے سفید تہی اس لئے آپکا نام شیبہ ہوا - آپکی جلالت اور عظمت و
شان اور اخلاق و اوصاف اور فصاحت دور دور مشہور تہی - چاہ زمزم مدتون سے اٹا پڑا
تہا آپ ہی نے خواب مین اوسکا حال معلوم کرکے پہر کہدوایا - آپنے منت مانی تہی کہ اگر
میرے دس بیٹے ہون تو مین ایک بیٹے کو خدا کی راہ مین قربانی کرونگا قدرت آلہی سے دس
بیٹے ہوگئے تو آپ نے وعدہ پورا کرنے کے لئے بیٹون کے نام پر قرعہ ڈالا حضرت عبداللہ
کے نام کا قرعہ نکلا دونون باپ بیٹے مستعد ہوگئے جب یہ خبر حضرت عبداللہ کے مادری
رشتہ دارون کو پہونچی تو اونہون نے بلوا کیا اور کہا کہ ہم ہرگز عبداللہ کو ذبح نہ ہونے دینگے
ناچار اس جہگڑے کو ایک کاہن کے پاس لے پہونچے اوس نے یہ فیصلہ کیا کہ دیت تمہاری

قوم مین دس اونٹ مقرر ہین اسلئے عبد اللہ اور دس اونٹون پر چٹھی ڈالو اور اسی طرح دس دس
اونٹ بڑہاتے جاؤ جب تک کہ اونٹون پر قرعہ نہ نکلے پس دس اونٹون سے شروع کیا یہان تک
کہ سو اونٹون پر نوبت پہونچگئی اوس وقت حضرت عبد اللہ کا پیچھا چھوٹا اور سو اونٹ آپکے
عوض مین ذبح کئے گئے اس لئے آنحضرت فرمایا کرتے تہے کہ مین ابن ذبیحین ہون یعنی
اول حضرت اسماعیل علیہ السلام جنکو اونکے والد ماجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کی
راہ پر ذبح کرنے کا قصد کیا تہا۔ اور دوسرے حضرت عبد اللہ۔

جب ابرہہ نے کعبہ ڈہانے کے لئے مکہ پر چڑہائی کی جسکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہین
تو اوس نے سو اونٹ عبد المطلب کے گرفتار کر لئے اور قبیلہ قریش کے پاس ایلچی کی معرفت
یہ کہلا بہیجا کہ مجھکو تم سے کچہہ پرخاش نہین ہے کعبہ سے دشمنی رکھتا ہون اگر تم کو کعبہ کی حمایت
منظور ہے تو خیر لڑو۔ قریش نے اپنی طرف سے عبد المطلب کو اوسکے پاس روانہ کیا۔ ابرہہ نے
اون کے چہرہ سے شوکت و جلالت کے آثار جو دیکھے تو رعب کے مارے تخت سے نیچے
اوتر بیٹھا اور ہاتھ پکڑ کے عبد المطلب کو اپنے برابر بٹھایا اونکی شیرین کلامی اور فصاحت نے
ابرہہ کو بُت بنا دیا اوس نے اپنے دل مین کہا کہ اگر عبد المطلب خانہ کعبہ کی شفاعت کرینگے
تو مین اپنے ارادہ سے باز آجاؤنگا مگر اونہون نے ایک حرف بہی اس مطلب کا اپنی زبان
سے نہ نکالا اور اپنے اونٹون کے واپس ہونے کی درخواست اوس سے کی۔ ابرہہ بہت
برہم ہو کے بولا کہ تم سردار قریش ہو اور قریش کی سرداری صرف کعبہ پر منحصر ہے تم نے اوسکا
کچہہ خیال نہ کیا اور ایسی خفیف بات مجھسے کہہ بیٹھے عبد المطلب مسکرائے اور کہا کہ اوسکا
حافظ خداوند عالم ہے وہ خود تم سے سمجھ لیگا میرا جو مطلب ہے مین نے تم سے بیان کر دیا۔
ابرہہ نے اونٹ اونکے واپس کر دئے آپ نے مکہ مین آکر اہالیان شہر کو باہر جانیکا حکم دیدیا۔

اور خود دروازہ کعبہ کی کنڈی سے لٹک کے رونا شروع کیا جسکا نتیجہ آپ واقعہ اصحاب فیل مین پڑھ چکے ہین۔

سیف بن ذوالیزان خاندان شاہان حمیری مین تہا جب سیف نے فارسیون کی مدد سے یمن کو فتح کیا اور مسروق بن ابرہہ مارا گیا تو اطراف وجوانب سے عمائد وصنا ویدمبارکباد کے لئے ابن ذوالیزان کے دربار مین آئے چنانچہ اہل قریش کی طرف سے عبدالمطلب اور وہب اور امیہؔ وطلحہ بن خویلد وعبداللہ بن خدعان وغیرہ مبارکباد دینے کو گئے اونہون نے تحائف دربار مین پیش کئے اور عبدالمطلب نے سیف بن ذوالیزان سے نہایت خوش اسلوبی سے گفتگو کی کہ سارا دربار دنگ رہ گیا جب بادشاہ نے حسب ونسب عبدالمطلب کا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت عبدالمطلب اپنی مان کی طرف سے بادشاہ کے رشتہ دار ہین اسلئے سیف بن ذوالیزان نے اونکی بہت عزت کی اور خلوت مین اونہین بشارت دی کہ تمہاری اولاد مین نبیؐ آخرالزمان پیدا ہون گے اور زمانہ اونکے ظہور کا بہت قریب ہے۔

آنحضرتؐ اپنے دادا صاحب کے حیات مین پیدا ہو گئے تہے اور والد بزرگوار کا انتقال ہو چکا تہا جب عبدالمطلب پر زیادتی مرض نے غلبہ کیا اور صورت زندگی نظر نہ آئی تو آپنے اپنے سب بیٹون کو جمع کر کے فرمایا کہ مین اس جہان فانی سے کوچ کرتا ہون اور محمدؐ سے مجہکو بہت محبت ہے یہ بچہ بے مان باپ کا قابل الرحم ہے اس لئے میری خواہش ہے کہ تم مین سے کوئی اسکو مثل باپ کے پرورش کرے اور کبہی میل اسکی خاطر پر نہ آنے دے آنحضرتؐ کے کئی چچاؤن نے چاہا کہ ہم رکہین منجملہ اون کے ابولہب نے بہی درخواست کی مگر شفیق دادا نے پیارے پوتے کو اونکے پاس رکہنا منظور نہ کیا سب کے بعد ابوطالب نے التماس کی کہ اگر مین اس خدمت باسعادت کے لائق ہون تو یہ گوہر گرانمایہ مجہے مرحمت ہو مین اپنے

حتی المقدور کوئی دقیقہ شفقت وخاطرداری کا فروگذاشت نہ کرون گا عبدالمطلب نے ابوطالب
کی التجا قبول کی اگرچہ آنحضرت اوس وقت نہایت ہی صغیر سن تھے لیکن عبدالمطلب نے آپکو
بھی گلے سے لگا کے پوچھا کہ اے میرے آنکھون کے تارے تم کون سے چچا کی پاس رہنا
چاہتے ہو۔خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم دادا کے پہلو سے نکل کے جھٹ ابوطالب کی گود مین جا بیٹھے
اور اون سے لپٹ گئے عبدالمطلب نے وصیت کی کہ اے ابوطالب اسکی رعایت و خاطر
و دلجوئی مین ہرگز پہلوتہی نہ کرنا یہ جگر گوشہ میرا سید عالم اور فخر بنی آدم ہے۔ابوطالب نے
بھی باپ سے اقرار واثق کرلیا پھر تو عبدالمطلب نے روے مبارک پر بوسہ دیکے ایکسو بیس ۱۲۰
یا بیاسی ۸۲ برس کی عمر مین سفر آخرت اختیار کیا۔آنحضرت کا سن شریف اس زمانہ مین ہشت ۸ سالہ تھا
ابوطالب نے بھی اپنے اخیر دم تک آپکو کلیجے کا ٹکڑا سمجھا اور باپ کی وصیت پر خوب ہی عمل کیا
کہتے ہین کہ عبدالمطلب اور نوشیروان اور حاتم طائی ایک ہی سال مرے ہین اور اوسی سال
ہرمز بن نوشیروان فارس کے تخت پر بیٹھا ہی۔

ذکر ہاشم کا

یہ عبدالمطلب کے باپ تھے۔ بہ سبب بزرگی اور اخلاق کے قریش انکی بہت
عزت کرتے تھے ایک دفعہ مکہ مین قحط سخت پڑا اور لوگ بھوکے مرنے لگے آپ نے شام کا
سفر کیا اور بے شمار اونٹون پر غلہ لادکے لے آئے ہر روز دو ۲ اونٹ ذبح کرکے شہر بھر کو کھلاتے
تھے اور ہر کسیکی دلجوئی کرتے تھے۔چونکہ آپ نے اپنے ہموطنون کی سخت مصیبت کو توڑا اسلئے
آپکا لقب ہاشم ہوا۔لغت مین ہاشم کے معنی سخت چیز کے توڑنے والے کے ہین۔ہاشم کی سخاوت
مثل حاتم کے دور دور مشہور تھی۔اسی لئے دنیا کے عمائد انکی عزت کرتے تھے چنانچہ ہرقل
بادشاہ نے اپنی بیٹی کا عقد اون سے کرنا چاہا تھا مگر ادہر سے انکار ہوا۔نکاح انکا سلمہ سے

مدینہ مین ہوا جو قبیلہ بنی النجار مین سے تہین اور مدینہ ہی مین عبد المطلب اپنی مان کے گہر پیدا ہوئے ہاشم نے ملک شام مین انتقال فرمایا اور وصیت کی کہ کمان حضرت اسماعیل علیہ السّلام اور زنار کا علم اور خانہ کعبہ کی کنجی عبد المطلب کے سپرد رہے۔

ذکر عبد مناف کا

نام انکا مغیرہ ہی یہ بہت وجیہا اور خوبصورت تہے۔ عبد مناف کے چار بیٹے تہے۔

(۱) ھاشم کا حال اوپر لکہا جا چکا ہے۔

(۲) عبد الشمس جسکی اولاد مین بنی اُمیہ اور حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ ہین۔

(۳) نوفل جبیر بن مطعم کا دادا۔

(۴) مطلب جو امام شافعی کا جد اعلیٰ ہی۔

واضح ہو کہ ہاشم اور عبد الشمس توام پیدا ہوئے تہے اور پیشانی دونون کی جڑی ہوئی تہی تلوار سے الگ کئے گئے۔ اوس زمانہ کے عقلا مین سے ایک نے اس معاملہ کو سُنکر کہا کہ ان دونون لڑکون کی اولاد مین باہم تنازعہ رہے گا۔ اور اوس جہگڑے کا فیصلہ تلوار سے ہوا کریگا چنانچہ یہی ہوا کیونکہ آنحضرت اور ابو سفیان مین جنگ ہوئی۔ اور حضرت علی اور معاویہ مین تلوار چلی پہر یزید اور جناب امام حسین کی لڑائی تو ہر گلی کوچہ مین مشہور ہے۔

ذکر قصے کا

نام اون کا زید ہے اور مجمع اور قصی لقب ہین۔ کسی زمانہ مین بنی خزاعہ نے قریش کو لڑ بہڑ کے مکہ سے نکالدیا تہا۔ انہون نے اپنی مادری رشتہ دارون کی مدد سے اور ایک جماعت عرب کو جمع کر کے بڑے مجمع کے ساتھ بنی خزاعہ کو شکست دی اور قریش کو پہر مکہ مین آباد کیا اس لئے اپکا لقب مجمع ہوا۔

قصی نے اپنی مرنے کے وقت گھر والون کو بہت عمدہ عمدہ نصیحتین کین اور سرداری مکہ عبدمناف کو دی۔

حضرت زبیر کا نسب آنحضرت ﷺ سے یہین آکے ملگیا ہے۔ زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔

ذکر کلاب کا

یہ سردار قریش تھے جب قصی پیدا ہوے تو اونہون نے قریش کو بشارت دی کہ میری اولاد مین ایک صاحب عظمت وجلال پیدا ہوگا جو کوئی اوسکی اطاعت کریگا اوسکی عاقبت بنجائیگی اور جو اوس سے منحرف ہوگا اوسکا دین ودنیا مین موہنہ کالا ہوگا۔ چنانچہ عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص کا سلسلہ کلاب سے ملتا ہی۔

(۱) عبدالرحمن بن عوف بن حارث بن زہرہ بن کلاب۔

(۲) سعد بن ابی وقاص بن مالک بن وہیب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب۔

ذکر مُرّہ کا

یہ بہت عقلمند دوراندیش سخی اور فقیر دوست تھے سب اہل قریش انکے کہنے پر چلتے تھے قحط کے زمانہ مین سارے شہر کی خبر رکھتے اور اپنے فرزندون کو نیکی کی طرف مائل کرتے تھے وفات کے وقت انہون نے بہی آنحضرت ﷺ کے تولد کی خوشخبری لوگون کو سنائی تھی۔

حضرت طلحہ کا نسب مُرّہ سے ملتا ہی۔ اس طرح پر کہ۔

طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرّہ۔

ذکر کعب کا

کعب نے اپنی ساری عمر جمہور کی خدمت مین بسر کی۔ اور مرتے وقت اپنی قوم کو وصیت کی

کہ مین نے اپنی زندگی مین تمہاری سرداری کی اور کوئی کسر تمہاری بہبودی اور بہتری مین نہ رکھی تم کو چاہیئے کہ میرے بعد نیک چلن رہو جب سید المرسلین صاحب طٰہٰ ولیسین میری اولاد مین ظاھر ہون تو اون سے سرکشی نہ کرنا۔

لوئیؒ اونکے باپ بہی حاکم قریش اور معزز تھے تمام عرب اونکی اطاعت کرتا تہا لوئیؒ کے باپ غالب اور غالب کے باپ فہر تھے۔ اور فہر کی اولاد مین ابو عبیدہ جراح ہین۔

ابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن جراح بن ہلال بن وہب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔

اور فہر کے باپ مالک نے اپنے بیٹے سے وقت مرگ یہ فرمایا کہ اے بیٹے مصیبت آنے سے پہلے مصیبت سے پرہیز کر مگر جب وہ تیرے سر پر آجائے تو صبر کر اور مردانگی سے اوسکا مقابلہ کر اور قناعت کو اپنی دولت اور خدا کے شکر کو اپنا فرض تصور کر۔

ذکر نضر کا

نضر کو لوگ قریش کہتے تھے اور اونہین کے باعث یہ قبیلہ قریش کے نام سے مشہور ہوا۔ لفظ قریش کے معنی ہین ”تجسس اور تفتیش حال“ چونکہ آپ بڑی خاطر اور اخلاق کے آدمی تھے اور ہر شخص کا حال معلوم کرنیکی جستجو آپکو رہتی تہی تا کہ اوسکی خبر گیری اور عزت اوسکے مرتبہ کے موافق کرین اس لئے لوگ اونکو قریش کہنے لگے۔

دوسری وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ تجارت بہت کرتے تھے اور قریش کے معنی کاسب بہی ہین۔

اور قریش فراہم کرنے کو بہی کہتے ہین چونکہ آپ نے اپنی قوم کو ہمیشہ فراہم رکہا اس لئے قریش کہلائے۔

کنانہ نے اپنی اولاد کو یہ وصیت کی کہ انصاف کی صفت اللہ کو بہت پیاری ہے تم لوگ ہمیشہ منصف بننے کی کوشش کرنا اور کبھی ناانصافی سے کام نہ لینا۔

ذکر خزیمہ کا

خزیمہ نے مرنے کے وقت اپنی اولاد کو جمع کرکے کہا کہ تم حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی اولاد ہو بزرگی اور سرداری تمہارا ورثہ ہے۔ پروردگار عالم نے تمہین عرب کا سردار کیا ہے اسکے شکریہ مین تم کو چاہیئے کہ نیک چلن اور بندگان خدا کے خیر خواہ بنو اور افعال بد سے دور بھاگو۔

ذکر مدرکہ کا

نام انکا عامر تھا انھون نے اپنے آبا و اجداد کی شرافت و نجابت و مراتب کو اچھی طرح دریافت کیا تھا اور اونہین کے قدم بقدم چلتے تھے اس لئے لقب انکا مدرکہ ہوا۔

ذکر الیاس کا

انکے والدین کو اولاد کی طرف سے مایوسی ہوگئی تھی جب یہ متولد ہوئے تو انکا نام الیاس رکھا گیا انھون نے فضائل و علوم حاصل کرنے کے بعد اپنی قوم کی ہدایت شروع کی اور اولاد اسمٰعیل کو جو طریقہ ابراہیمی سے منحرف ہوگئی تھی سیدھی راہ کی طرف بلایا۔ تمام ملک عرب الیاس کی عزت اور اطاعت کرتا تھا۔ شعرائے عرب نے بہت سے قصیدے ان کی مدح مین لکھے ہین۔

ذکر مُضَر کا

مضر نے ملت ابراہیمی کو تقویت دیکر اوسے رائج کیا۔ یہ بہت دبدبہ اور جلال کے آدمی تھے۔

ذکر نزار کا

کینت انکی ابوربیعہ ہے۔ انکے والد نے انکی ولادت کے وقت ہزار اونٹون کی قربانی کی اور بڑی دہوم دہام سے سارے حجاز کی دعوت کی تہی۔ نزار بڑے امیر تھے۔

ذکر معد کا

تازہ پہل کو معد کہتے ہین۔ چونکہ معد نے بہت تازہ روئی اور طراوت رخسار پائی تہی لہذا اونکا نام معد رکہا گیا۔ کینت انکی ابو قضاعہ تہی۔ فرزندان معد نہایت شجاع اور دلیر تھے۔ انکا بیٹا ضحاک چالیس ہزار آدمیون کی جماعت سے بنی اسرائیل پر چڑہ گیا اور سبکو زیر کر کے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا۔ بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے فریاد کی کہ بنی عدنان کے حق مین بد دعا فرمایئے وہ ہمارے بہت سے آدمی قید کر لیگئے ہین اور ہمین نہایت ستایا ہے پیمبر نے آسمان کیطرف ہاتہ اوٹہائے تہے کہ حکم خدا ہوا خبردار اس قوم کے لئے ہرگز بد دعا نہ کرنا انمین نبی آخر الزمان پیدا ہونے والا ہے تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔

ذکر عدنان کا

عدنان ایک دفعہ کہین جاتے تہے کہ ایک درۂ کوہ مین گذر ہوا۔ اسّی سوارون نے جو عدنان سے جانی دشمنی رکہتے تہے اونہین گہیر لیا۔ آپ تن تنہا اون سے لڑنے لگے یہان تک کہ گہوڑا بہی ٹہوکر کہاکے گرا اور مر گیا۔ پیدل بہی بڑی دیر تک مقابلہ کیا مگر آپ جانتے ہین کہ اسّی کے سامنے اکیلا کیا کر سکتا ہے۔ عدنان نے عالم یاس مین آسمان کی طرف دیکہا دیکہتے ہی ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے ہاتہ سے اوٹہاکے پہاڑ کی چوٹی پر رکہدیا اور ایک آواز مہیب اس زور شور سے ہوئی کہ پہاڑ اور زمین سب ہل گئے۔ اور وہ سوار مردہ ہوکر نیچے گر پڑے یہ جو کچہ ہوا وہ سب آنحضرت کی خاطر سے ظہور مین آیا۔

غرض اس بیان سے یہ ہے کہ ناظرین دیکھہ لین کہ یہ عالی خاندان ہمیشہ مورد مراحم آلہی رہا ہی جسکے باعث یہ کہہ سکتے ہین کہ این خانہ تمام آفتاب است۔ تو پہر اس معدن جواہر سے کیون نہ ایسا لال شب چراغ برآمد ہوتا۔

اس جگہہ شاید ہم سے یہ پوچہا جائے کہ آپکی بعثت سے قبل ملک عرب کی اخلاقی اور تمدنی حالت کیا تہی؟ حضرات اسکا جواب یہ ہی کہ نہایت ردی شراب نوشی سود خواری قماربازی جنگ زرگری زنا بت پرستی ستارون کی پوجا دختر کشی۔ انتقام لینے کی بری عادت سبہی کچہہ تہا۔ مردون کا غیر عورتون کو اغوا کرنا اور عورتون کا حسین مردون کو قابو مین کر لینا ایک فخر کی بات تہی۔ عام مجمعون اور بڑے بڑے جلسون مین مرد و عورت اس قسم کے معرکے جوش و خروش سے بیان کرتے تہے اور بیحیاؤن کو شرم نہ آتی تہی بلکہ جسکے کارنامے سب سے بڑہکر ہوتے تہے وہی تعریفون کے ہار پہنتا تہا۔ کسی گہوڑ دوڑ مین گہوڑا دوڑانے یا چشمۂ آب پر مویشیون کے پانی پلانے پر جو جہگڑا ہو جاتا تہا تو صدیون چلا جاتا تہا اور طرفین کے ہزارون آدمی کام آجاتے تہے۔ کعبۃ اللہ مین ۳۶۰ بت رکہدئے گئے تہے اور ہر روز ایک نئے بت کی پرستش ہوتی تہی۔ اور اس پر بہی بس نہ تہی ہر قبیلہ کا ایک ایک بت علیحدہ بہی تہا۔ اور بت پرستون ہی کے مذہب کی یہ حالت نہ تہی بلکہ مذہب عیسوی اور موسوی کا بہی ستیاناس ہو گیا تہا اونہون نے بہی اپنی اصلی کیفیت کو باقی نہ رکہا تہا اور عرب ہی پر کیا منحصر ہے تمام دنیا پر اندہیرا تہا۔ فارس مین آتش پرستی۔ ہندوستان مین مورت پوجا۔ چین و جاپان مین بودہون کا زور شور۔ یورپ کی وحشت۔ مصر کی توہم پرستی زبان زد خاص و عام ہے جس سے تاریخ کی کتابین مالا مال ہین انگریزی دان خوب جانتے ہین کہ انگریزی مہینون اور دنون کے نام مذہب کی کیا اچہی صورت دکہاتے ہین غرضکہ ایسے تاریک وقت مین

عنایت الٰہی کا جوش ہوا اور ابر رحمت کا شامیانہ سرزمین حجاز پر چھا گیا ٥

یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت
ادا خاک بطحا نے کی وہ ودیعت

بڑھا جانب بوقبیس ابر رحمت
چلے آتے تھے جسکی دیتے شہادت

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

الغرض ایام حج مین جمعہ کے دن آمنہ حاملہ ہوئین اوسی رات ملائکہ کو حکم الٰہی ہوا کہ سارے عالم کو منور کرین فرشتے اس حکم سے نہایت خوش ہوئے رضوان نے دروازہ بہشت کھولکر زمین وآسمان کو خوشبوؤن سے معطر کردیا۔ ملائکہ نے ارض وسما کے ساری طبقات مین منادی کی کہ آج نور محمدی نے آمنہ کے بطن پاک کو منور کیا اور سپہر رسالت کا آفتاب برج حمل مین آیا۔ اور شبستان نبوت کی شمع دل افروز پردۂ فانوس مین حجلہ گزین ہوئی۔ اوس سال قحط وخشک سالی سے قریش پر بڑی مصیبت نازل ہورہی تھی اس حمل کی برکت سے خداوند کریم نے اپنے بندون پر رحم فرمایا اور ابر رحمت ایسا برسا کہ سوکھے درخت سرسبز ہوگئے اور جڑی بوٹی لہلہانے لگین سارے نباتات وحیوانات پر خوشی کا عالم چھا گیا اس لئے قریش نے اوس سال کا نام سنۃ الفتح والابتہاج رکھا ہی جس کے معنی خوشی اور کشائش کا سال ہین۔

آنحضرت پورے نو مہینے بطن مادر مین رہے اس مدت مین حضرت آمنہ کو کسی طرح کی تکلیف نہ معلوم ہوئی نہ کبھی طبیعت مبارک منغص ہوئی پائی آپ فرمایا کرتی تہین کہ عرصہ حمل مین مجھے مثل اور عورات کے کبھی یہ نہ معلوم ہوا کہ میرے پیٹ مین بچہ ہے مین ایک شب کچھ سوتی اور کچھ جاگتی تھی میرے کان مین آواز آئی کہ تو حاملہ ہی اور بہترین خلایق تیرے پیٹ مین ہے اور ہر مہینے میرے کان مین یہ آواز آیا کرتی تھی کہ اے آمنہ مبارک تیرے بیٹے ابوالقاسم کے

ظہور کا وقت آن پہونچا۔

آنحضرت کا ظہور دوشنبہ کی دن صبح صادق کے وقت ہوا۔ حضرت عبداللہ اور آمنہ کے اور کوئی اولاد نہ تھی اور نہ عبداللہ و آمنہ نے دوسرا نکاح کیا۔ اصحاب فیل کی چڑھائی اور تباہی سے جسکا اوپر مذکور ہوا پچپن ۵۵ دن گذر چکے تھے۔ ربیع الاول کا مہینا تھا۔ تاریخ مین اختلاف ہے کوئی بارہوین ۱۲ بتاتا ہے اور کوئی آٹھوین اور دوسری ۲ و تیسری ۳۔ انگریزی کتب تاریخ کی طرف جو نظر پڑتی ہے تو کسی نے ۵۶۸ء لکھے ہین اور کسی نے ۵۶۹ء اور آتھر گلمن ایم اے اور مسٹر عبداللہ کوئیلم صاحب لورپولی حضور کی ولادت کی تاریخ ۲۰ اپریل ۵۷۱ء بتاتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کو روزہ رکھا کرتے تھے صحابہ نے وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ آپ کا تولد اور آغاز وحی و نبوت دوشنبہ کو ہوا ہے۔ اور ہجرت مکہ سے مدینہ کو اور نزول سورۂ بقرا اور وفات آنحضرت بہی دوشنبہ ہی کو ماہ ربیع الاول مین ہوئی۔

عبداللہ ابن عمرو ابن عاص سے روایت ہی کہ ملک شام مین ایک راہب تھا عیص نام وہ ہمیشہ کہا کرتا تہا کہ اے مکہ کے لوگو تم مین ایک لڑکا پیدا ہوگا عرب و عجم سب اوسکی اطاعت کرینگے اور وقت ولادت اوسکا قریب ہے پس جو لڑکا مکہ مین پیدا ہوتا تہا اوسکا سارا حال عیص دریافت کرلیا کرتا۔ جب ہمارے حضرت پیدا ہوے تو راہب مذکور نے کہا کہ یہ وہی لڑکا ہے جسکی مین نے تمہین خبر دی تہی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہین کہ مکہ مین ایک یہودی سوداگر تہا جب آنحضرت پیدا ہوے تو اوس نے قریش سے کہا کہ آج رات کو تم مین ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اوسکے دونون شانون مین بال مجتمع ہین اس طرح سے جیسے کہ گھوڑے کی رگین ہوتی ہین۔ پس قریش اوس یہودی کو آمنہ کے گھر لے گئے اور کہا کہ اپنے لڑکے کو باہر بہیجد یجے

جب آپکو لوگ باہر لائے تو بعینہ وہی نشان پایا گیا جو یہودی نے بتایا تھا۔ پس یہودی بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا جب ہوش مین آیا تو کہا ہاے نبوت بنی اسرائیل سے منتقل ہوگئی۔

عثمان ابن العاص کی مان نے کہا ہی کہ مین وضع حمل کے وقت آمنہ کے پاس موجود تہی مین نے ایک نور دیکہا جس سے سارا گہر منور ہوگیا تہا۔

حضور کی والدہ ماجدہ فرماتی ہین کہ آپ نے پیدا ہوتی ہی سجدہ کیا اور انگشت شہادت آسمان کی طرف اوٹہائی۔ اور ایک آواز میرے کان مین آتی تہی کہ کوئی یون کہتا ہی کہ اس لڑکے کو آدم کا خلق۔ شیث کی معرفت۔ نوح کی شجاعت۔ ابراہیم کی خلت۔ اسماعیل کی زبان۔ اسحق کی رضا۔ صالح کی فصاحت۔ لوط کی حکمت۔ موسیٰ کی شدت۔ ایوب کا صبر یونس کی طاعت۔ یوشع کا جہاد۔ داؤد کی خوش آوازی۔ دانیال کی محبت۔ الیاس کا وقار یحییٰ کی عصمت۔ اور عیسیٰ کا زہد دیدو اور سارے پیمبرون کے اوصاف واخلاق اس مین بہردو۔ سبحان اللہ کیا ذات مستجمع صفات تہی۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

جناب آمنہ فرماتی ہین کہ پہر مین نے سنا کہ کوئی کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونون جہان کے حاکم بنائے گئے سب انکے مطیع ہین۔ اسکے بعد جو مین نے روے مبارک پر نظر کی تو چودہوین رات کا چاند نظر آیا۔ اور آنحضرت مین مشک کی بو آتی تہی۔ پہر ایک شخص نے ایک انگوٹہی نکالی اور آپ کے دونون شانون کے بیچ مین مہر کردی اور اونکو میری گود مین دیدیا۔

حضرت عبدالمطلب فرماتے ہین کہ جس شب کو آپ پیدا ہوے مین نے اپنے کانون سے سُنا کہ در و دیوار کعبہ سے یہ آواز آتی تہی۔

"الله اکبر الله اکبر رب محمد المصطفیٰ الآن قد طہرنی ربی من انجاس الاصنام وارجاس المشرکین"، یعنی محمد مصطفیٰ کا خدا بہت بڑا ہی اوس نے مجھے اب بتون کی نجاست اور مشرکون کی خباثت سے پاک کیا۔

اور منادی غیب ندا کرتا تہا کہ اے لوگو جانو اور آگاہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو تمہارا قبلہ بنایا کیونکہ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا مین قدم رکہا۔

یا عاشقین تواجدوا بتعشق للمصطفیٰ	
صلوا علیہ وسلموا متواترا ومتوالیا	

جس وقت آپ پیدا ہوئے خانہ کعبہ کا سب سے بڑا بت ہبل اوندہے موہنہ گر پڑا۔

تواتر سے ثابت ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے تو نوشیروان کا محل زلزلہ مین آیا اور چودہ کنگورے اوسکے گر پڑے۔ دریاے ساوہ جو بڑے زور و شور سے جاری تہا بالکل سوکھ گیا۔ اور وادی سماوہ کا دریا جو ہزار برس سے سوکہا پڑا تہا جاری ہوا۔ پارسیون کا آتشکدہ ہزار برس کا جلتا ہوا بجہہ گیا۔ نوشیروان بہت رویا۔ ایک موبد نے خواب مین دیکھا کہ چست و چالاک اونٹ۔ عربی گہوڑون کو کہینچتے ہوئے لئے چلے جاتے ہین یہان تک کہ دریاے دجلہ سے پار اوتر گئے اور سارے شہرون مین پہیل پڑے۔ موبدون نے بالاتفاق اسکی یہ تعبیر دی کہ عرب کے ملک مین کوئی ایسا حادثہ ہوگا جس سے عجم کا ملک مغلوب ہو جائیگا۔ نوشیروان نے انکشاف حال کے لئے کاہنون کے پاس آدمی بہیجے اونمین سے ایک عجیب الخلقت کاہن سطیح تہا ایلچی نے نوشیروان کا پیام و سلام اوس سے جاکے کہا سطیح بولا اے نوشیروان کے ایلچی جس وقت قرآن خوانی شروع ہوگی اور لاٹھی والا یعنی محمد رسول اللہ پیدا ہوگا اور دریاے سماوہ مین پانی جاری ہو جائیگا اور دریاے ساوہ خشک ہوگا اور فارس کے آتشکدہ کی آگ ٹہنڈی ہو جائیگی

توسطیح مرجائیگا اتنا کہتے ہی کاہن مرگیا اور یہ سب باتین وقوع مین آئین جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔

اور ۳۱ھ مین سعد ابن ابی وقاص نے حضرت امیرالمومنین عثمان ابن عفان کے عہد خلافت مین فارس کو یزدجرد سے لے لیا اور یزدجرد مرو کے جنگل مین مارا گیا۔

جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم عالم بطون سے عالم ظہور مین تشریف لاسے تو تین یا سات دن اپنی والدہ ماجدہ کا دودہ پیا بعد ازان ثویبہ ابولہب کی لونڈی نے چند روز دودہ پلایا۔ اس طرح جناب سید الشہدا حمزہ اور ابوسلمہ مخذومی اور عبداللہ بن جحش اسدی آنحضرت صلعم کے رضاعی بہائی ہوے کیونکہ ان تینون نے بہی ثویبہ کا دودہ پیا تہا مگر ثویبہ کے خاص بیٹے کا نام مسروح ہے۔ یہ وہی ثویبہ ہے جس نے آنحضرت صلعم کی ولادت کی خبر ابولہب کو پہنچائی تہی اور ابولہب نے خوش ہوکر اوسے آزاد کردیا تہا۔ آنحضرت صلعم ثویبہ کی بہت تعظیم کرتے تہے اور مدینہ سے اکثر اوسکو تحائف بہیجا کرتے تہے۔ اوس نے ۸ھ مین بعد فتح خیبر انتقال کیا۔

ثویبہ کے بعد حلیمہ سعدیہ کے دودہ سے آپنے پرورش پائی چونکہ شہر کی بہ نسبت باہر کی آب و ہوا اچہی ہوتی ہے اس لئے عرب مین بہی یہ دستور تہا کہ بچون کو پرورش کے لئے باہر بہیجدیا کرتے تہے اور بدوی عورتین سال مین ۲ دو دفعہ یعنے فصل ربیع وخریف مین مکہ مین آتین اور بچون کو پرورش کے لئے لیجاتی تہین اور جو لوگ بچون کو باہر بہیجنے کی استطاعت نہ کہتے تہے وہ حقیر سمجہے جاتے تہے۔

ابن اسحاق ابن راہویہ اور ابو یعلی وطبرانی اور بیہقی اور ابونعیم نے حلیمہ سعدیہ سے روایت کی ہے کہ جب مین قبیلہ سعد بن بکر کی عورتون کے ساتہ جو شیر خوار بچون کی تلاش مین نکلی تہین مکہ مین آئی تو اوس سال قحط عظیم پڑا ہوا تہا میرے پاس ایک مادہ خر اور ایک بڈہی اونٹنی تہی جو ایک قطرہ بہی دودہ نہ دیتی تہی اور میرا شیر خوار بیٹا عبداللہ اور میرا خاوند میرے ساتہ تہے میری

چھاتیون مین اتنا دودہ نہ تہا کہ میرے بچہ کا بہی پیٹ بہرے- تنگدستی سے ہم لوگون کا
یہ حال تہا کہ بہوک کے مارے نہ رات کو نیند آتی تہی نہ دن کو چین تہا جب شہر مکہ مین پہونچے
توسب عورتون نے اپنے حسب دلخواہ مالدارون کے لڑکے دودہ پلانے کو لی لئے اور آنحضرت کے
سوا کوئی دودہ پیتا بچہ مکہ مین نہ رہا اور اوہر باہر سے آئی ہوئی عورتون مین صرف مین
رہگئی- آنحضرتؐ کی یتیمی کے باعث کسی عورت نے اونکو نہ لیا تہا خیر مجہے اپنی خاوند کی صلاح
سے اون ہی کو لینا پڑا- کیا کرتی خالی گہر پہر جانا تو اچہا نہین معلوم ہوتا تہا- اے
حلیمہ تو ہی سب سے زیادہ خوش قسمت ہے دونون جہان کی نعمت اپنی بغل مین داب کے
لئے جاتی ہے ٥

خدا کی دین کا موسئی سے پوچھیئے احوال	کہ آگ لینے کو جائین پیمبری ہوجائے

حضرت حلیمہ فرماتی ہین کہ مین لاچار ہوکر حضرت آمنہ کے گہر پہونچی کیا دیکھتی ہون کہ فخر دوعالم
ایک سفید کپڑے مین پلٹے ہوئے خواب ناز مین خرّاٹے لے رہے ہین اور جسم مبارک
سے مشک کی لپٹین آتی ہین جس سے سارا مکان مہک رہا ہے میرا دل اوس موہنی
مورت کو دیکہہ کے لوٹ پوٹ ہی تو ہوگیا- مین نے ہولے ہولے پاس جا کر اپنا ہاتہہ سینہ
فیض گنجینہ پر جور کہا تو جہٹ آنکہین کہولدین اور میری صورت دیکہہ کے تبسم فرمانے لگے
مین نے کمال پیار سے دونون آنکہین چومین اور گود مین لیکر پستان راست موہنہ مین
دی جب اوسکا دودہ پی چکے تو مین نے چاہا کہ پستان چپ سے بہی دودہ پلاؤن
آپ نے ہرگز نہ پیا اور ایام رضاعت مین کبہی اوس پستان کو موہنہ مین نہ لیا- سبحان اللہ
کیا عدل وانصاف تہا کہ ایام طفلی مین بہی عدل کو ہاتہہ سے نہ جانے دیا اوسے اپنے
برادر رضاعی کے لئے چہوڑ دیتے تہے آخرش حلیمہ آپکو گود مین لئے ہوئے اپنی فرودگاہ پر

پہونچین اون کے خاوند بہی آپکا جمال جہان آرا دیکھہ کے عاشق ہو گئے۔

ہونہار پوت کے پیر پالنے مین اور ہونہار ورخت کے چکنے چکنے پات پہلے ہی سی معلوم ہو جاتے ہین جسکا ثبوت یہ ہی کہ حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتے ہین کہ گو مین یتیم بچے کو اپنے گھر مین لے آئی تہی اور کسی طرح کی بہبودی کی ظاہرا امید نہ تہی مگر گھر مین آتے ہی رحمت کا مینھہ برسنے لگا میری سوکھی ساکھی اونٹنی کے تہن دوده کے بوجہہ سے زمین پر آن رہے گھر والے نے جو دوہا تو افراط سے دودھ ہوا اور ہمنے خوب سیر ہو ہو کے پیا اور رات جو بہوک سے ایڑیان رگڑ رگڑ کے کٹتی تہی بڑے آرام سے بسر ہوئی اور ہم سب نیند بہر کے سوئے۔ میرے خاوند نے مجہہ سے کہا کہ ای حلیمہ یہ لڑکا بہت مبارک ہوا اسکا قدم ہمارے لئے بہت سعید ہوا۔ قصہ کوتاہ چند روز کے بعد حلیمہ حضرت آمنہ سے رخصت ہو کے اپنے وطن کو روانہ ہوئین اور آنحضرت کو مرکب پر اپنے آگے بٹہا لیا۔ خدا کی قدرت دیکھو کہ وہی جانور جس سے لاغری کی باعث ایک قدم نہ رکہا جاتا تہا اب خوشی سے پہولا نہ سماتا تہا اور ایسا چست وچالاک ہو گیا کہ کسی کا مرکب اوس سے آگے نہ جا سکا۔ کیون نہو وہ جانتا ہی کہ صاحب براق و رفرف میرا راکب ہے قافلہ کے لوگ اوسے دیکہتے تہے اور تعجب کرتے تہے کہ یکایک اس مردے مین جان کہان سے آگئی۔

حضرت حلیمہ فرماتی ہین کہ اثنائے راہ مین دائین بائین سے میرے کانون مین یہی آواز آتی تہی کہ اے حلیمہ اب تو غنی ہو گئی تجہے کسی چیز کی کمی نہ رہیگی۔ حالانکہ بہت سخت قحط تہا مگر جس منزل پر مین اوترتی تہی وہ سبز اور شاداب ہو جاتی تہی جدہر نظر اوٹہا کے دیکہتی تہی سبزۂ زمردین کے فرش بچہے ہوے معلوم ہوتے تہے۔ بیشک۔

سرسبز سبزہ ہو جو ترا پائمال ہو	ٹھہرے تو جس شجر کے تلے وہ نہال ہو

اے حلیمہ رحمت للعالمین باعث ایجاد آسمان وزمین تیری گود مین ہی پہر زمین اپنے خزانے تیرے لئے کیون نہ اوگلدیتی اور آسمان اپنی رحمت تجھپر کیون نہ برساتا ۵

	محمدؐ سیر وحدت ہی کوئی رمز اوسکی کیا جانے شریعت مین تو بندہ ہی حقیقت مین خدا جانے	

حلیمہ کہتی ہین کہ جب مین نے اپنی گہر مین قدم رکھا ہے تو میرا گہر جو پہلے مفلسی و ناداری سی کلبۂ احزان تہا اب رونق اور آبادی سے جگمگا اوٹھا ہر چیز مین برکت ہی برکت نظر آنے لگی۔ بکریان چراگاہ سے خوب سیر وآسودہ ہوکر آتی تہین اور بکثرت دودہ دیتی تہین یہانتک کہ اس بات کو دیکہہ دیکہکر ساری قوم نے اپنے اپنے چرواہون سے تقاضا شروع کیا کہ تم بہی ہماری بکریان اوسی چراگاہ مین لیجایا کرو جس مین حلیمہ کی بکریان جاتی ہین۔ مگر چراگاہ سے کیا ہوتا تہا حلیمہ کے تو گہر مین چشمہ فیض ہے۔

حلیمہ کہتی ہین کہ جب حضور مین طاقت گفتار آئی تو اکثر مین نے سنا کہ زبان اقدس سے یہ الفاظ جاری ہوا کرتے تہے۔

"اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین وسبحان اللہ بکرۃ وصیلا"

آپ نے کپڑون پر کبہی بول وبراز نہین کیا جیسے عام لڑکے کیا کرتے ہین آپکا ایک وقت معین تہا مین اوسی وقت حاضر ہوجاتی تہی۔

جب آپ مین قوت رفتار آئی تو خرامان خرامان گہر کے دروازہ تک چلے جاتے تہے مگر لڑکون کے کہیل کود مین کبہی شامل نہوتے بلکہ اور لڑکون کو منع کرتے تہے اور اپنے رضاعی بہائی کا ہاتہہ پکڑکے اونمین سے کہینچ لاتے اور فرماتے کہ ہم کہیلنے کے واسطے نہین پیدا کئے گئے ہین۔

آپکی نشو و نما کا بھی نرالا ڈھنگ تھا جس سے اور لڑکون کو کچھہ نسبت نہین جتنا اور لڑکے
ایک مہینہ مین بڑھتے آپ ایک دن مین بڑھتے تھے اور جتنا اور لڑکے سال بھر مین بڑھتے وہ
بات آپکو ایک مہینے مین حاصل ہو جاتی تھی - کبھی آپ نہ روئے نہ روٹھے نہ مچلے - یہ باتین
آپکو چھو بھی نہ گئی تھین - جو کام کرتے تھے پہلے بسم اللہ کہہ لیتے تھے -

حلیمہ فرماتی ہین کہ مین اوس سرو بستان خیر و برکت کو ایک دم کے لئے بھی آنکھہ
سے اوجھل نہ ہونے دیتی تھی - ایکدن آپ اپنی رضاعی بہن شیماء کے ساتھہ باہر نکلگئے
اوسوقت دہوپ بھی تیز تھی اور ہوا بھی نہایت گرم چل رہی تھی مجھے جو ہوش آیا مین نے
ان دونون بچون کو گھر مین نہ پایا بیچین ہو کر ڈھونڈھنے کو باہر چلی تو دیکھتی کیا ہون کہ آپ
معہ شیماء تشریف لا رہے ہین - مین شیمار پر بہت خفا ہوئی اور سخت سست کہا کہ تو
اس شدت کی دہوپ اور گرمی مین انکو کیون باہر لیگئی تھی اوس نے جوابدیا کہ نہین اماجان
ان پر ذراسی بھی دہوپ نہین پڑنے پائی ہے جدہر یہ جاتے تھے ایک ابر کا ٹکڑا انکے
سر پر سایہ کئے رہتا تھا اور جہان یہ کھڑے ہوتے تھے وہ بھی انکے سر ہی پر قیام کرتا تھا انکو ذرا
بھی زحمت نہین پہونچی ہے - اللہ اللہ کیا کیا خاطر اپنے حبیب کی منظور تھی - دو برس کے بعد حلیمہ
آنحضرت کو آمنہ کے پاس مکہ لیگئین اور اپنے ساتھہ ہی واپس لے آئین اس دوبارہ تشریف آوری
کے دو تین مہینے بعد یہ ماجرا گذرا جسکا ذکر آگے آتا ہے -

آپکے شق صدر اور غسل قلب کے حال فرخندہ فال کو ابو یعلی و ابو نعیم و ابن عساکر نے
شداد ابن اوس سے یون بیان کیا ہے کہ ایکدن آپ نے حلیمہ سے فرمایا کہ اے مادر مہربان تم
مجھے میرے رضاعی بھائیون کے ساتھہ بکریان چرانے باہر چراگاہ مین کیون نہین بھیجتی ہو تاکہ میرا
دل بہلا رہے اور سیر بھی کر آیا کرون گھر مین بیٹھے بیٹھے اوکتا گیا ہون اور باہر کی تازہ ہوا

میری صحت کے لئے بہی مفید ہوگی یہ معقول گفتگو سن کے حلیمہ راضی ہوگیئن دوسرے دن بناؤسنگہار کرا اور کپڑے بدلوا بالون مین کنگہا اور آنکھون مین سرمہ لگا آپکو بہی اپنے لڑکون کے ہمراہ چراگاہ کو روانہ کیا۔ ملائکہ مقربین ہاتھون سے کلیجے تہام کے اون قدمون کے نیچے اپنی آنکھین بچہانے کو دوڑے اور کہنے لگے ؎

	تو بدین جمال وخوبی سر طور اگر خرامی ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی	

آنحضرتؐ دوپہر تک جنگل مین رہے اور ہنسی خوشی بہائیون کے ساتہہ بکریان چرایا کئے جب دوپہر ہوئی تو حلیمہ کا بیٹا ضمرہ روتا اور چلاتا ہوا گہر آکے کہنے لگا کہ ہم لوگ محمدؐ کے ساتہہ ایک جگہہ کہڑے تہے ناگاہ ایک آدمی آیا اور اونھین گود مین اوٹہا کر پہاڑ پر لیگیا اور پیٹ چاک کرڈالا پہر نہین معلوم اونکا کیا حال ہوا۔ حلیمہ اور اونکا شوہر یہ حال پرملال سُنکر نہایت بیچین ہوئے اور گریبان پہاڑتے اور سر پر خاک ڈالتے ہوئے جنگل کی طرف روانہ ہوئے۔ وہان جاکر جو دیکھا تو آپ بہلے چنگے بیٹھے ہوئے آسمان کی طرف دیکہہ رہے ہین۔ جب ان دونون میان بیوی کو حیران وششدر اور سراسیمہ ومضطر باحال تباہ اپنی طرف آتا دیکھا تو تبسم فرمایا اور دوڑ کر حلیمہ سے لپٹ گئے اونھون نے دل کہولکر پیار کیا اور پوچھا کہ اے میری جان مین تجہپر سے قربان میری تو روح قالب سے پرواز کرنیکو تہی بتا تو سہی یہ کیا ماجرا ہے آپنے جوابدیا کہ امّان جان کچہہ بہی نہین آپ تو ناحق ہول کہاتی ہین۔ تین آدمی میرے پاس آئے تہے ایک کے پاس تو ایک طشت برف کے پانی سے بہرا ہوا تہا۔ اور دوسرے کے ہاتہہ مین ایک آفتابہ تہا۔ اونھون نے مجہے پکڑ لیا اور ساتہہ کے لڑکے خوف سے اپنے اپنے گہرون کو بہاگ گئے۔ اونمین سے ایک نے مجہے آہستہ سے زمین پر لٹا کے میرا سینہ چاک کیا

تعجب ہی کہ مجھے ذرا بہی تکلیف نہین ہوئی - پہر میرے تمام اعضائے اندرونی برف کے پانی سے خوب ہی دہوئے اور میرے دل کی سیاہی نکالڈالی اور کہا یہی شیطانی حصہ تہا اور ایک چیز جو اوسکے پاس تہی میرے دل مین بہردی - بعد ازان ایک بڑے آب وتاب کی انگوٹھی جسکی چمک سے آنکھین خیرہ ہوتی تہین جیب سے نکالی اور میرے دل پر مُہر کردی اسکے ساتھہ ہی میرا قلب حکمت ونبوت سے معمور ہوگیا اب مین ایک ایسی خوشی اور سردی دل مین پاتا ہون جسکا اثر اسوقت تک مجھہ مین ہے پہر ایک شخص نے اپنا ہاتھہ میرے سینہ پر پہیرا تو معاً زخم اچہا ہوگیا اور اونہون نے مجھہ سے کہا کہ اے دوست توکچہہ خوف نہ کہا اب تیری آنکھین روشن ہوجائینگی اور دل خوش رہے گا - اسکے بعد وہ تینون مجھے اس جگہہ چہوڑکر نظرون سے غائب ہوگئے - حضرت انس رضی نے روایت کی ہے کہ ہم نے بارہا اوس زخم کے نشان کو سینۂ مبارک پر دیکہا ہی وہ ایک لمبا اور باریک سا خط تہا -

حلیمہ فرماتی ہین کہ اس واقعہ ہوش ربا کے بعد میرے شوہر اور ہمسایون نے بصلاح دی کہ اس لڑکے کو اوسکی مان اور دادا کے پاس پہونچا دو ابکی توخیر گذرے خدانخواستہ کوئی اور مضرت وآسیب اس معصوم کو پہونچے - مین بہی اس بات کو سمجھہ گئی اور چار وناچار اپنے گہر سے اوجالے کو لیکر مکہ کو چلی حلیمہ نے پانچ برس آپکو اپنے پاس رکہا اور اس عرصہ مین دو برس کے بعد بہی آمنہ کو دکہا لیگئی - جب شہر قریب آگیا تو آپکو ایک جائے محفوظ مین بٹہا کی قضائے حاجت کیواسطے گئی آکے جو دیکہتی ہون تو آپ غائب ہین ہاتہہ کے طوطے اوڑگئے اور مثل ماہی بے آب تڑپ تڑپ کے چارون طرف دوڑنیلگی تمام گرد ونواح کی خاک چہانی مگر اوس یوسف گم گشتہ کا پتا نہ چلا - آخر مایوس ہوکر ہاے محمد ہاے بیٹا کہتی ہوئی مکہ مین پہونچی اوس چاند سے مکہڑے کی جدائی سے کچہہ سوجہائی نہ دیتا تہا آفتاب میرے لئے بالکل

کالا توا ہوگیا تہا اور کلیجہ کہتا تہا کہ اب مین موہنہ کو آیا سو سو شبہے دل مین آتے تہے ہر ہر قدم پر سر کو پیٹتی اور بال نوچتی تہی اسی خستہ حالی سے گرتی پڑتی چلی جاتی تہی ناگاہ کسی نے میرا ہاتہہ پکڑ لیا اور خوب جہنجہوڑا جب مجہی کچہہ ہوش آیا اور آنکہین پہاڑ پہاڑ کے دیکہا تو معلوم ہوا کہ ایک بڈہا عصا لئے ہوئے میرے پاس کہڑا ہی اور پوچہتا ہے کہ اے سعدیہ تجہپر کیا گذری جو ایسی مضطرب ہے مین نے ہچکیان لے لیکر اپنی مصیبت بیان کی اوس نے کہا کیون روتی ہے کچہہ غم نہ کہا عالی قدر بت ہبل کے پاس جا کے پوچہہ وہ تجہے پتا بتاویگا اور تو وہان سی اپنے بچہ کو لی آئیگی مینے کہا افسوس تجہپر کیا تو نے نہین دیکہا یا نہین سُنا کہ جس بچہ کی مین تلاش مین ہون اوسکی ولادت کے وقت یہ بت اوندہے موہنہ فرش خاک پر گر پڑے تہے اب بہلا وہ اپنے دشمن کا نشان کیون دینگی مگر اوس بڈہے نے میری ایک نہ مانی اور زبردستی مجہے گہسیٹ کے لیگیا اور بڑے بت کے سامنے کہڑا کر کے طواف کیا اور میری حاجت بیان کی ہبل آنحضرتؐ کا نام سُنکے بید کی طرح لرزا اور زمین پر آن رہا اور ایک آواز آئی کہ اے بڈہے دور ہو یہان سے نکل جا اور اوس لڑکے کا نام یہان نہ لی خدا ہر حال مین اور ہر جگہہ اوسکا محافظ ہے آخرش مین اوسی طرح ڈاڑہین مارتی ہوئی عبد المطلب کے پاس گیئ اونہون نے حیران ہوکر میرا حال دریافت کیا مین نے اونکو بہی تمام وکمال مرثیہ پڑہ سُنایا۔ وہ مضطرب الحال ہوئے اور کوہ صفا پر چڑہکے یا آل غالب یا آل غالب کہکے سب قریش کو جمع کیا اور اون سے کہا کہ میرا بیٹا محمدؐ گم ہوگیا ہے۔ تم سب لوگ اوسے تلاش کرو۔ عبد المطلب اور قریش اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوکے چارون طرف منتشر ہوگئے اور اعلی مکہ سے اسفل تک کی خاک چہان ڈالی کہین پتہ نہ پایا جب نا امیدی کے پہاڑ نے دل پر گر کے اوسکو پیس ڈالا تو عبد المطلب مسجد حرم مین گئے اور طواف کر کے مناجات کی اوسی وقت غیب

سے آواز آئی کہ اے لوگو رنج نہ کرو محمدؐ کا خدا محمدؐ کے ساتھ ہے عبدالمطلب نے دریافت کیا کہ اے
آواز دینے والی ہمین بتا دے کہ وہ کہان ہین۔ آواز آئی کہ وادی تہامہ مین ایک درخت کے
نیچے صحیح وسالم تشریف فرما ہین۔ سب لوگ یہ مژدۂ روح افزا سُنتے ہی معہ عبدالمطلب کے
وادی تہامہ کی طرف دوڑے راہ مین ورقہ ابن نوفل بہی اونکے ہمراہ ہوگیا جب وہان پہونچے
تو آنحضرتؐ کو ایک درخت کے نیچے اوسکے پتے چنتے پایا۔ عبدالمطلب نے اون سے
دریافت کیا کہ "من انت یا غلام" یعنی اے لڑکے تو کون ہے۔ آنحضرتؐ نے جواب دیا
کہ "انا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب" یعنی مین محمدؐ عبداللہ کا بیٹا اور عبدالمطلب کا پوتا
ہون عبدالمطلب نے دوڑ کر حضور کو اپنے گلے سے لگا لیا اور کہا کہ اے میری جان مین ہی تو
عبدالمطلب ہون۔ اور سید المرسلین کو اپنے مرکب پر بٹہا کے گہر لے آئے سارے گہر مین
خوشی مچگئی۔ بہت سی خیرات ہوئی اور متعدد اونٹ صدقے کئے گئے۔ حلیمہ کو بہت سا انعام
واکرام دیکر بڑی عزت وحرمت سے رخصت کیا۔ حلیمہ بنت عبداللہ بن ابی ذویب بن الحارث
بن جابر بن زرام بن ناصرہ بن سعد بن بکر تہین اونکے خاص بیٹے کا نام عبداللہ بن الحرث ہے

واضح ہو کہ بعض مفسرین نے آیہ کریمہ "ووجدك ضالا فهدى" کی تفسیر
مین اسی قصہ کو بیان کیا ہے اور لکہا ہے کہ آنحضرتؐ کا گم ہو جانا اور پہر رستہ پا لینا اسی قصہ
سے مراد ہے۔ آنحضرت کا گم ہوجانا اور سراغ نہ ملنا اور تمام قریش کی ہلچل اور سارے
گہر کا کہرام۔ اور ملنے کی کوئی صورت نظر نہ آنا۔ آخر غیب سے اوسکی تدبیر ہونا ایسا ہیبت خیز
امر تہا کہ خدائے جل شانہ کو اوسکی یاد وحی سے دلانی پڑی۔ یہ عاشق ومعشوق کی بے تکلفی
اور راز و نیاز کی باتین ہین یعنی خداوند کریم آنحضرتؐ سے اپنے احسان کا اظہار کرتا ہے کہ
میرے پیارے تم ایک دفعہ بچپنے مین کہو گئے تہے تمہارے گہر والے بہی ڈہونڈہ ڈہونڈہ کی

ہار گئے آخر ہم ہی کوتمہین رستہ بتانا پڑا۔

پہر ام ایمن آپکی والد عبد اللہ کی لونڈی نے جو آپکو ترکہ پدری مین ملی تہین آپکی خدمت اختیار کی۔ آنحضرت صلعم نے بڑے ہوکر ام ایمن کو جنکا نام برکت بہی تہا آزاد کر کے زید بن حارثہ سے بیاہ دیا تہا۔

ام ایمن فرماتی ہین کہ مین نے آنحضرت کو کبہی بہوک پیاس کی شکایت کرتے نہین دیکہا۔ آپکی چہہ سات برس کی عمر مین حضرت آمنہ آپکو معہ ام ایمن کے مدینہ لیگئین اور اوس مکان مین قیام فرمایا جسکو دار النابغہ کہتے ہین وہان چہینے بہر رہ کر پہر مکہ کو مراجعت فرمائی۔ راہ مین ایک موضع ابوا مدینہ کے قریب ہے وہان حضرت آمنہ نے وفات پائی۔ اور وہین دفن ہوئین۔ اور صاحب قاموس مدفن اونکا دار رآلیعہ مکہ مین بتاتے ہین شاید ایسا ہوا ہو کہ پہلے آپکو ابوا مین دفن کیا ہو پہر لاش مکہ مین لے آئے ہون۔

ابن عباس نے روایت کی ہے کہ آنحضرت کو مدینہ جانے اور آنے کا اور حضرت آمنہ کے انتقال اور جس گہر مین جاکر مدینہ مین رہے تہے اوسکا ہو بہو نقشہ یاد تہا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تہے کہ رستہ مین یہودی کاہن مجہے دیکہہ دیکہکے کہتے تہے کہ یہ لڑکا پیمبر ہوگا اور مدینہ اسکی ہجرت گاہ قرار پائے گا۔

غرض کہ جب آمنہ نے انتقال کیا تو آپکی تربیت وکفالت عبد المطلب کے ذمہ ہوئی وہ اپنے بیٹون سے زیادہ آنحضرت کو پیار کرتے تہے۔ کبہی بغیر اونکے کہانا نہ کہاتے۔ اور آنحضرت صلعم کے سوا کوئی اونکی مسند پر نہ بیٹہہ سکتا تہا۔ اگر کوئی آپکو منع کرتا تو عبد المطلب کہتے کہ یہہ میرا لخت جگر نور نظر ہے اسی میری جگہہ بیٹہنے سے نہ روکو۔ جہان اسکا جی چاہے بیٹہے اسکے نفس مین ایک بزرگی ہے جسے بجز اسکے اور کوئی نہین جانتا۔ میرے اس پوتے کی

چہرہ سے فر شاہی عیان ہی۔

ایک دفعہ عبد المطلب شرفاے قریش کے ساتھہ یمن تشریف لے گئے جب وہان سے مراجعت فرمائی تو مکہ مین آکے قریش کو سخت قحط کی بلا مین گرفتار دیکھا اور وہ قحط بھی ایسا لمبا چوڑا ہوا کہ کئی سال تک رہا۔ ناگاہ عبد المطلب کو غیب سے ہدایت ہوئی کہ آنحضرت صلعم سے باران رحمت کی دعاء کراؤ۔ وہ حضور کو کندہے پر چڑہا کے پہاڑ پر لے گئے دیکھو آپکی مستجاب الدعواتی کہ دعاؤن کا قبول کرنیوالا تیار بیٹھا ہوا تھا ادہر ہمارے حضرت صلعم نے دعا کی اودہر باران رحمت نے جل تہل بہر دئے اور ابرایسا برسا کہ کئی سال کی خشک سالی کی تلافی ہوگئی۔

جب تک عبد المطلب بقید حیات رہی آپکی ہوا داری اور خدمتگذاری بدل و جان کرتے تھے۔ جب آنحضرت صلعم ۸ برس ۲ مہینے ۱۰ دن کے ہوئے تو دادا کا بھی سایہ سر سے اوٹھہ گیا۔ اور آپکے حقیقی چچا ابو طالب آپکی تربیت و پرورش کے کفیل ہوئے اور آنحضرت صلعم کی ایسی حفاظت اور پاسداری کی کہ قبل از نبوت اور بعد از نبوت ہر حال اور ہر وقت اپنی حامی و مددگار رہتے اور تمام امور مین آنحضرت صلعم کی رضا اور خوشنودی کو مقدم سمجھتے کبھی بغیر آپکے کھانا نہین کھایا اور رات کو اپنی چارپائی کے پاس آپکا پلنگ رکھا۔ اور فرط محبت مین اکثر آپکی مدح مین اشعار موزون کیا کرتے چنانچہ یہ شعر ابو طالب ہی کا ہے ؎

وشق لہ من اسمہ لیجلہ	فذو العرش محمود وھذا محمد

حسان ابن ثابت نے اس شعر کو یون تضمین کیا ہی قطعہ

الم تران اللہ ارسل عبدہ	بآیاتہ واللہ اعلی وامجد

وشق لہٗ من اسمہ لیجلہ		فذوالعرش محمود وھذا محمد	

ترجمہ اردو اس قطعہ کا کسی اوستاد نے اس طرح کیا ہے قطعہ

ذرا دیکھو تو لوگو حق نے اپنے خاص بندے کو		بنایا اپنا پیغمبر کہ حق اعلیٰ و امجد ہے
نکالا اپنے نام پاک سے نام بزرگ اوسکا		خدا کا نام ہے محمود نام اوسکا محمدؐ ہے

ابن عساکر نے عرفطہ سے روایت کی ہے کہ ابوطالب کی عہد کفالت مین میرا مکہ مین آنیکا اتفاق ہوا اوس زمانے مین قریش قحط سے مرے جاتے تہے۔ چونکہ ایک دفعہ پہلے ایسے ہی وقت مین آنحضرت صلعم کی دعا سے پانی برس چکا تہا۔ لوگون نے ابوطالب کو آگھیرا کہ اپنے بہتیجے کو تکلیف دو۔ ابوطالب شہر کے بچون کا ایک گروہ اپنے ساتھ لیکر باہر نکلے۔ عرفطہ کہتے ہین کہ اون لڑکون مین ایک ایسا لڑکا مجھے نظر آیا کہ آفتاب معلوم ہوتا تہا۔ ابوطالب نے لیجا کے اوسکی پیٹھہ دیوار کعبہ سے لگادی اور اوسنے اپنی اونگلی سے آسمان کیطرف اشارہ کیا۔ اوسوقت بادل کا کہین نام ونشان نہ تہا۔ اشارے کے ساتھہ ہی ابر گھر آیا اور وہ دہوان دہار بارش ہوئی کہ جنگل و بیابان بہر گئے دریا بہ نکلے اور قحط رفع ہوگیا۔

ابوطالب مالدار نہ تہے عیالداری کا بار آپ پر بہت تہا مگر آنحضرتؐ کے قدوم میمنت لزوم کی وہ برکت تہی کہ جس دسترخوان پر حضور تشریف رکہتے تہے اوسپر سے گھر بہر مین کوئی بہوکا نہ اوٹھتا اور اگر اتفاقاً کسی دن آپ نہوتے تو اوتنے ہی کہانے مین سب بہوکے رہجاتے تہے۔ ابوطالب اکثر فرمایا کرتے تہے کہ اے میرے نور نظر تو بڑی برکت والا ہے۔

جب آنحضرت صلعم ۱۲ برس ۲ دو مہینے ۱۰ دن کے ہوئے تو ابوطالب نے سفر شام کا ارادہ کیا۔ جب مال تجارت لیکر چلنے لگے تو آپنے دلگیر ہوکر فرمایا کہ چچا جان آپ تو سوداگری کو جاتے ہین مجھے تنہا کسپر چھوڑے جاتے ہین۔ یہ سُنتے ہی ابوطالب کی آنکھون سے

آنسو روان ہوگئے اور از راہ شفقت آپکو بہی ہمراہ لیلیا - جب ملک شام کے ایک گانون مین
پہونچے جسکا نام بُصریٰ ہے - وہان بحیرا جیسا راہب کا صومعہ تہا - جب قافلہ کا گذرا ودہر سے
ہوا تو راہب نے دیکہا کہ ایک ابر قافلہ پر سایہ کئے ہوئے چلا آتا ہی اور جب آنحضرت صلعم
معہ ابو طالب کے ایک درخت کے نیچے ٹھہر گئے تو وہ ابر بہی اوسی مقام پر جمگیا اور شاخین
درخت کی سمٹ کے نیچے جہک گیئن اور دونون صاحبون پر خوب گہنا اور ٹہنڈا سایہ
ہوگیا - بحیرا یہ حال دیکہکر متعجب ہوا - اور اہل قافلہ کی ضیافت کرکے سب کو بلایا - ابو طالب نے
آنحضرت کو تکلیف ندینا چاہی آپکو فرودگاہ ہی پر چہوڑ کے سب کہانا کہانیکو گئے - بحیرا نے
اونکی منزل گاہ پر جو نظر کی تو ابر کو وہین قایم پایا پوچہا کہ تم مین سے کوئی قیام گاہ پر رہ گیا ہی
لوگون نے جواب دیا کہ صرف ایک لڑکے کو وہان چہوڑ آئے ہین - بحیرا نے آپکو بہی بلوالیا
وہ ابر کا ٹکڑا رحمت کا سائبان بنا ہوا ساتہہ ساتہہ چلا آیا - بحیرا جیسا آثار و علامات
دیکہکر حضور کا معتقد ہوا - اور ابو طالب کو تاکید کی کہ انکو یہود و نصاریٰ کے ہاتہہ سے بچانا اور
شام مین ہرگز نہ لیجانا کیونکہ یہودی انکے دشمن جانی ہین - مین تمہارا مال یہین بکوا ئے
دیتا ہون پس ابو طالب اپنا مال بہت نفع سے بصریٰ مین فروخت کرکے بخیر و خوبی گہر واپس
آئے - اور مکہ مین چند مدت تک آپکے فضل و کمال کے آثار مشاہدہ ہوتے رہے -
ابو طالب اون عجائبات قدرت کو دیکہہ دیکہہ کے متحیر ہوتے تہے اور آپکو طبیبون اور کاہنون
کے پاس لیجاتے تہے اور اون سے دریافت کرتے تہے کہ یہ کیسی باتین اور کیا معاملات
ہین وہ سوچ بچار کے جواب دیتے تہے کہ یہ ہرگز شیطانی وسوسے نہین ہین نہ انکو ہم امراض
جسمانی کہہ سکتے ہین بلکہ ان دونون امور کے سوا یہ معاملہ ہی کچہہ اور ہے جو ہماری سمجہہ مین
نہین آتا - الغرض ۲۵ برس کی عمر تک فضائل و کمالات کا اتنا ظہور ہوا کہ حساب سے باہر ہے -

واضح ہو کہ سترہ برس کی عمر مین آپ نے زبیر بن عبد المطلب یا عباس بن عبد المطلب کے ساتھہ یمن کا سفر کیا تھا اور وہ بھی خدا کے فضل سے خیر و عافیت کے ساتھہ انجام کو پہونچا۔

آنحضرت صلعم جب ۲۰ سال سے گذر چکے تو لوگون مین وقار بڑہنے لگا۔ مُسن اور تجربہ کار لوگ آپکی عزت کرتے اور عقلا آپکا لحاظ رکہتے تہے۔ خاص و عام مین یہ بات مشہور ہو گئی کہ آنحضرت صلعم نے اپنی زبان دروغ گوئی کے گناہ سے کبھی آلودہ نہین کی ہے۔ امانت مین خیانت آپ سے ہرگز نہین ہوئی۔ کسی عورت کو آپنے بدنظر سے نہین دیکھا غیبت نہین کرتے تہے۔ نہ کبھی کسی حالت مین ترش ہو کے گفتگو کی۔ ان نیک صفات کے باعث باشندگان مکہ ایک زبان ہو کر آپ کے ثنا خوان تھے۔ اور مکہ کا ہر متنفس آپ کی نیک چلنی کا معتقد ہو گیا اور ایک خاص عقیدت آپ سے رکہنے لگا۔ اور ان اوصاف کے باعث قبیلہ قریش نے آپکو ”امین“ کا لقب دیا۔

عبد المطلب کا خاندان شریف مکہ تھا اور متمول بھی تھا۔ مگر سرداری کے ساتھہ بہت سی نمایشی باتین اور جھگڑے لگے ہوتے ہین اس لئے کچھہ تو سرداری کے خرچ اور کچھہ سخاوت اور کچھہ کثرت اولاد نے یا یون کہلو کہ خدا کی مرضی نے آنحضرتؐ کی پیدائش سے پہلے اس خاندان مین مفلسی کو بھیجدیا تھا۔ اس لئے پچیس ۲۵ برس کی عمر مین ابوطالب نے ہمارے حضرت صلعم کو صلاح دی کہ خدیجہ کا تجارتی مال باہر لیجایا کرو۔

حضرت خدیجہؓ بنت خویلد بہت مالدار اور عقیل و فہیم و شریف تھین۔ لوگ آپ کو قریش کی عورتون مین بہتر اور اعلےٰ اور معزز و ممتاز سمجھتے تہے۔ حضرت خدیجہ کو تلاش تھی کہ اگر کوئی امین شخص ملجائے تو مین اپنا مال اوسکے سپرد کردون اوس سے وہ تجارت کرکے کچھہ آپ لے اور کچھہ مجھے دے۔ جب اونہون نے آنحضرت صلعم کے اوصاف حمیدہ سُنے تو

دل مین سوچا کہ آپ سے بہتر کوئی امین نہ ملیگا اس لئے بہ کمال خواہش اپنا مال آنحضرت صلعم کیخدمت مین بھیجکے کہلا بہیجا کہ اگر تم تجارت کرنا چاہتے ہو تو میرا مال لیجاؤ جو فائدہ ہو اُسمین سے جتنا چاہو مجھے دینا۔ اور اپنا ایک غلام میسرہ خدمتگذاری کے لئے ساتھہ کر دیا۔ اور ایک اپنا رشتہ دار خزیمہ ابن حکیم بہی ہمراہی مین رکھا۔ جب آنحضرت دوبارہ بُصری مین پہونچے تو ایک درخت خشک کے تلے جا کے بیٹھہ گئے وہ بالکل سرسبز ہو گیا اور کونپلین نکل آئین۔ نسطورا راہب جسکا صومعہ قریب تہا یہ ماجرا دیکھکر حیران رہ گیا۔ القصہ آنحضرت صلعم نے تگنے نفع پر اپنا سارا مال بُصری مین بیچڈالا اور سارے اہل قافلہ فائدے سے مالامال ہو گئے۔ جب معاودت فرما کے مکہ پہونچے تو حضرت خدیجہ نے اپنی بالاخانہ سے دیکھا کہ آنحضرت صلعم تشریف لا رہے ہین۔ اور دو جانور اونکے سر پر سایہ کئے ہوئے ہین یہ دو فرشتے جانورون کی صورتون مین متمثل ہو گئے تھے۔ پہر میسرہ اور خزیمہ نے وہ تمام خوارق اور کرامات سنائین جو راہ مین دیکہی تہین۔ خدیجہ سُنکر بہت خوش ہوئین اور آپسے نکاح کرنا چاہا۔

حضرت خدیجہ کا نکاح پہلے ہو چکا تہا مگر اس زمانہ مین بیوہ ہو گئی تہین اونکی دولت و حسن و عقل و سلیقہ پر فریفتہ ہو کے عمائد مکہ اون سے نکاح کے پیغام بہیجتے تھے مگر وہ منظور نہ کرتی تہین آخر نفیسہ نامی ایک عورت کی معرفت اونہون نے حضرت صلعم کے پاس پیام بہیجا۔ اوس نے آکے آپ سے دریافت کیا کہ حضرت آپ اپنا نکاح کیون نہین کرتے۔ آپنے جوابدیا کہ بےزری مانع ہے۔ نفیسہ بولی اگر کوئی شریف حسین اور عقیل نیک چلن عورت خود اپنی خواہش سے آپ کے ساتھہ نکاح کرنا چاہے تو آپکو کیا تامل ہوگا آپنے پوچہا ایسی عورت کون ہے نفیسہ نے خدیجہ کا نام بتا دیا آنحضرت صلعم نے جوابدیا کہ بہلا

خدیجہ مجھسے غریب کوکیون پسند کرینگی۔ نفیسہ اتنی گفتگو کر کے واپس آئی اور حضرت خدیجہ سے ساری تقریر بیان کی۔ طرفین راضی ہوئے اور نکاح ہوگیا۔

اس نکاح کے وقت حضرت خدیجہ کے چچا عمر وابن اسد اور آنحضرت ؐ کے چچا ابو طالب اور حمزہ و ابو بکر جلسہ مین شامل تھے ابو طالب نے نکاح کے وقت خطبہ بڑی شان و شوکت سے پڑھا جسکا ترجمہ یہ ہے۔

"حمد و شکر اوس خدا کو جسنے ہمین ابراہیم و اسماعیل کی اولاد مین پیدا کیا۔ اور مُعَد اور مُضَر کی اصل سے ہمین اوگایا۔ اور اپنے گھر کا نگہبان اور اپنے حرم کا پیشوا بنایا اور اوسکو ہمارے سپرد کردیا۔ جسکے طواف و زیارت کے لئے لوگ دور دور سے آتے ہین اور ہمین ایسا حرم عطا کیا کہ جو کوئی اوس مین داخل ہوا امن و امان سے رہی۔ اور قوم پر ہمین حاکم بنایا تحقیق محمد ابن عبد اللہ میرا بھتیجا ایسا جوان ہے کہ قریش مین کوئی مرد اوسکے مقابلہ کا نہین اور وہی سب پر غالب ہے۔ اگرچہ اوسکے پاس مال و متاع قلیل ہے۔ مگر یہ دولت دنیا ایک ڈہلتی پہرتی چہان ہے اور ایک حائل اور عارضی امر ہے اسکا کچھ اعتبار نہین۔ اے لوگو محمد وہ شخص ہے جو ہمارا قرابت مند ہے تم لوگ اس بات سے خوب واقف ہو۔ وہ خدیجہ بنت خویلد کی خواستگاری کرتا ہے اور میرے مال مین سے آٹھ اونٹ اوسکا مہر قرار دیتا ہے واللہ چند روز کے بعد اوسکی شان بڑی اور اوسکا کام بزرگ ہوگا۔"

اسکے بعد حضرت خدیجہ کے چچا ورقہ ابن نوفل نے خطبہ پڑھا جسکا ترجمہ یہ ہے۔

"حمد و سپاس اوس خدا کی جسنے اے ابو طالب ہمین بھی ویسی ہی فضیلت دی جیسی کہ تم نے بیان کی ہے۔ پس ہم عرب کے پیشوا اور سردار ہین۔ اور تم ایسی بزرگی اور فضیلتون کے مالک ہو کہ کسی قوم اور قبیلہ کے لوگ تم سے ٹکر نہین کہا سکتے۔ اور تمہارا ایسا شرف کسی کو

حاصل نہین ہوسکتا- اور بالتحقیق ہم نے تمہارے ساتھہ رشتہ داری کرنیکی خواہش کی اور اے قوم قریش تم گواہ رہو کہ مین نے خدیجہ بنت خویلد کو محمدؐ کے نکاح مین چارسو مثقال پر دیا-،،

تب ابوطالب نے فرمایا کہ اے ورقہ مین چاہتا ہون کہ خدیجہ کا چچا عمرو ابن اسد بھی نکاح کردینے مین تمہارا شریک ہو پس عمرو ابن اسد نے بھی یون کہا-

"اے قریش کے لوگو گواہ رہو کہ مین نے خدیجہ بنت خویلد کو محمدؐ ابن عبداللہ کے نکاح مین دیا-،، الغرض طرفین سے ایجاب وقبول متحقق ہوگیا-

جب نکاح ہوچکا تو حضرت خدیجہ نے اپنی لونڈیون سے دف بجوا کے بڑی خوشی منائی- اور کہا کہ اے محمدؐ تم بھی اپنے چچا سے کہو کہ اونٹ قربان کرکے لوگون کی ضیافت کرین- مطلب یہ ہے کہ دونون طرف سے خوشی وخورمی کا اظہار بخوبی ہوا- اور ابوطالب پھولے نہین سماتے تھے چنانچہ نہایت فرحناک ہو کے خداوند کریم کا شکر ادا کیا اور فرمایا- "الحمد للہ الذی اذھب عنا الکرب ودفع عنا الھموم،، یعنی شکر اوس خدا کا جسنے ہماری سختی اور رنج دور کیئے-

مفسرین نے آیہ کریمہ "ووجدك عائلا فاغنٰی،، کی تفسیر اسی قصہ سے کی ہے یعنی خداوند کریم اپنے حبیب سے فرماتا ہے کہ دیکھو دولت باطنی کا خزانہ توازل سے پہلے تمہارے نام کرہی دیا تھا مگر جب دولت دنیا کی طرف سے تمہین خالی ہاتھہ دیکھا تو بھی چین نہ آیا اور خدیجہ کی دولت منت کرکے تمہارے گھر بھیجدی اور تمہین دولہا بنا کے بھی دیکھہ لیا-

نکاح کے وقت حضرت خدیجہ کی عمر چالیس برس کی اور آنحضرت صلعم کا سن شریف

۲۵-سال کا تہا- مگر خدیجہ اپنے حسن وجمال اور درستی قوی کے باعث دیکھنے مین آنحضرتؐ سے
کم سن معلوم ہوتی تہین- حضرت صلعم اس نکاح سے بہت خوش ہوئے اور جب تک
حضرت خدیجہ زندہ رہین آپنے دوسرا نکاح نہین کیا اور جب آپنے انتقال فرمایا تو
آنحضرتؐ کو بڑا ہی رنج ہوا یہان تک کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ کے سامنے خدیجہ کا
تاسف کیا کرتے تہے- مسلمانون مین یہ چار عورتین نہایت قابل التعظیم گنی جاتی ہین-
(۱) حضرت مریم (۲) فرعون کی بی بی حضرت آسیہ (۳) حضرت خدیجہ (۴) حضرت فاطمہ-
جب آنحضرت صلعم کی عمر ۳۵ برس کی ہوئی تو ایک پہاڑی نالی کی طغیانی کے
باعث خانہ کعبہ مین پانی بہر گیا اور ساری عمارت گر پڑی قریش نے پہر بنانا چاہا اور باقوم نام
ایک رومی معمار کو تعمیر کے لئے مقرر کیا- تمام قریش پتہر ڈہوتے تہے اور آنحضرت صلعم بہی
اونکے ساتہہ مشغول تہے- جب عمارت بن چکی تو حجر اسود کو اوسکی قدیمی جگہہ پر رکہنی کی بابت
آپس مین جہگڑا ہوا ہر قبیلہ یہی چاہتا تہا کہ یہ کام ہم کرین یہان تک کہ تکرار ہوتے ہوتے
تلوار پر نوبت پہونچگئی اور یہ قرار پایا کہ جو کوئی مسجد حرم کے اندر پہلے قدم رکہے اوس سے
اس فساد کا فیصلہ کرالیا جائے ناگاہ آنحضرت صلعم سب سے پہلے مسجد مین داخل ہوئی
لوگون نے کہا ”جاء الامین“ امین سب سے پہلے آیا پس سب لوگ آنحضرتؐ کے حکم
پر راضی ہوئے حضرت نے اپنی ردائے اطہر بچہا دی اور حجر اسود کو اوسکے بیچون بیچ مین رکہا
اور فرمایا کہ ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی چارون طرف سے اسے پکڑ کے لیچلے اور اسکی جگہہ پر
پہونچکے سب لوگ مجہے اپنا وکیل کردین اور اجازت دین کہ حجر اسود کو مین اپنے ہاتہہ سے
اوٹہا کر اوسکی جگہہ پر رکہدون پس میرا ہاتہہ سب کے ہاتہون کا قایم مقام ہو جایگا حضور کی
اس تدبیر سے سب خوش ہوگئے اور ہاتہون ہاتہہ اوٹہا کے لیگئے جب وہان پہونچے

تو آنحضرتؐ کو وکیل کردیا آنحضرتؐ نے حجر اسود کو اوٹھاکر اپنے دست مبارک سے جگھہ پر جا دیا اور خانۂ کعبہ کے چھ ستون بنائے مورخون نے لکھا ہے کہ خانۂ کعبہ کو پہلے حضرت آدمؑ نے قایم کیا اونکی بنا طوفان نوح مین غرق ہوگئی پھر حضرت ابراہیمؑ نے بنایا بعدازان عمالقہ نے پھر قبیلہ جرہم نے بعدازان قبیلہ قریش نے جسمین ہماری حضرتؐ بھی شریک تھے پھر حضرت عائشہ سے ایک حدیث سُنکر عبد اللہ ابن زبیر نے کعبہ کی تعمیر کی اوسکو عبد الملک ابن مروان کے امیر الامرا حجاج نے تبدیل کیا بعدازان ہارون رشید نے چاہا کہ بنائے مروانیہ کو گراکے حدیث عائشہ کی بموجب بنا دیا جائے ہارون رشید کو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے صلاح دی کہ اے امیر المومنین کعبہ کو بادشاہون کا کھلونا نہ بناؤ اسی حالت مین رہنے دو۔ سلیمان ابن خلیل مکی نے لکھا ہے کہ تعمیر خانۂ کعبہ جو قریش سے وقوع مین آئی آپکی عمر کی پینتیسوین ۳۵ سال مین ہوئی اور بنائے ابن زبیر ۶۴ھ مین اوسکے بعد حجاج نے ۷۴ھ ہجری مین اپنی رائے سے تبدیلی کی۔ جب آنحضرت صلعم کی عمر شریف چالیس ۴۰ برس کی ہوئی تو ظہور وحی نے عالم کو منور کیا بقول صحیح اس نور کا ظہور دوشنبہ کے دن ربیع الاول کی آٹھوین یا تیسری تاریخ واقعہ اصحاب فیل سی اکتالیس ۴۱ برس بعد ہوا۔

جب ظہور نبوت کا وقت نزدیک آیا تو اللہ تعالی جلشانہ نے گوشہ نشینی اور خلوت گزینی کا شوق آنحضرتؐ کے دل مین زیادہ کردیا آپ کوہ حرا پر جسے جبل ثور بھی کہتے ہین خلوت نشین ہوئی یون تو آپ ہر سال ایکبار مکہ سے باہر تشریف لاتے اور ایک مہینے کامل غار حرا مین رہتی جب نزول وحی کا زمانہ نزدیک آیا تو اکثر خلوت نشینی فرمائی یہان تک کہ وحی آپ پر وارد ہوئی اور قرآن شریف نے نزول فرمایا اس سے کوئی یہ نہ سمجھے

کہ ظہور نبوت اور ورود وحی آنحضرتؐ کے مجاہدی اور ریاضت وعبادت کا نتیجہ تہا نبوت محض عنایت آلٰہی اور وہبی امر ہے کسبی چیز نہین جو عمل سے حاصل ہو۔

الحاصل جب فرشتہ وحی لیکر آنحضرتؐ کے پاس آیا تو کہا اے محمد مبارک ہو مین جبرئیل ہون اور خدا کا بہیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہون تم خدا کے رسول ہو لا الہ الا اللہ کہکر امت کی دعوت کرو اور اسے پڑہو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مین اُمّی ہون لکہنا پڑہنا نہین جانتا جبرئیل نے آپکو بغل مین دباکر تین بار ایسا بہینچا کہ طاقت طاق ہو ہوگئی اور ایک خاص نور دل مین سمایا اور کہا کہ اب پڑہو آپ نے اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ پڑہا ترجمہ (اے پیغمبر قرآن جو تم پر وقتاً فوقتاً نازل ہوگا اوسکو) اپنے پروردگار کا نام لیکر پڑہ چلو۔ جسنے (مخلوقات کو) پیدا کیا (جسنے) آدمی کو گوشت کے لوتہڑے سے بنایا۔ (قرآن) پڑہ چلو اور (خدا پر بہروسہ رکھو) کہ تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جسنے (آدمی کو) قلم کے ذریعہ سے علم سکہایا (اوس نے وحی کے ذریعہ سے بہی) انسان کو وہ باتین سکہائین جو اوسکو معلوم نہ تہین۔ ایک روایت مین آیا ہے کہ جبرئیل نے کہا کہ اے محمدؐ تم شر شیطان سے استعاذہ کرو پس آنحضرتؐ نے فرمایا۔ استعیذ باللہ من شر الشیطان الرجیم یعنی مین اللہ سے پناہ مانگتا ہون شیطان رجیم کے شر سے بعد ازان جبرئیل نے کہا کہ اب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہو اوس کے بعد اقرا پڑہی۔

بغل مین دبانا اور بہینچنا جبرئیل علیہ السلام کا آنحضرتؐ کے وجود شریف مین ایک تصرف تہا جس سے انوار ملکوتیہ وجود مبارک مین داخل ہوگئے اور ماسوا سے خالی ہوکر قبول وحی کی استعداد پیدا کردی

اسکے بعد جبرئیل ؑ نے زمین پر ایک لات ماری اور پانی کا ایک چشمہ نکل آیا اور جبرئیل ؑ نے اوس سے وضو کیا اور مضمضہ ور استنشاق اور مونہہ۔ ہاتھہ۔ پانوءن تین تین بار سب دہوئے اور ایکبار سر کا مسح کیا اور اس طرح آنحضرت کو وضو کرنا سکھایا پس آنحضرت صلعم نے بہی وضو کیا پہر حضرت جبرئیل ؑ نے آنحضرت صلعم کے آگے کہڑے ہوکر دو رکعت نماز پڑہی اور آنحضرت نے اونکی اقتدا فرمائی یعنی حضرت جبرئیل ؑ آپکو وضو کرنا اور نماز پڑہنا سکھلا گئے۔

اب آنحضرت صلعم مکہ کیطرف رجوع ہوئے راہ مین ہر شجر و حجر سے السلام علیک یا رسول اللہ کی آواز آتی تہی اور آپکا دل و جسم کانپتا تہا جسوقت آپ حضرت خدیجہ کے پاس پہونچے ہین تو فرمایا "زملونی زملونی" یعنی مجہے چہپاؤ مجہے چہپاؤ پس حضرت خدیجہ نے کمل آپ کے بدن مبارک پر ڈالدیا جب حضور اپنی اصلی حالت پر آئے تو سارا ماجرا خدیجہ سے کہا حضرت خدیجہ نے فرمایا کہ یا حضرت آپ اندوہگین ہنہون خداوند کریم آپ کے ساتہہ نیکی کریگا کیونکہ آپ خوش خلق اور نیک کردار عالی ہمت اور خوش گفتار ہین جس شخص مین یہ صفتین ہوتی ہین اوسکو خداوند کریم کبہی بدی مین نہین ڈالتا یہ امر حضرت خدیجہ کے کمال فراست پر دلالت کرتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آپ بڑی عاقلہ تہین اور حقائق امور معرفت کو اچہی طرح سمجہتی تہین۔

ایک اور روایت مین آیا ہی کہ خدیجہ آنحضرت کو تائید اور تقویت کے لئے اپنے چچیرے بہائی ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین جو دین نصارٰے کے رکن تہے اور انجیل کا علم رکہتے اور عبرانی زبان خوب جانتے تہے اور حضرت عبد اللہ آپکے والد بزرگوار کے ہم عمر تہے۔ ورقہ نے پوچہا کہ اے محمد تم کیا کہتے ہو آنحضرت صلعم نے اپنا سارا حال بیان کیا ورقہ نے جوابدیا کہ اے محمد یہ وہی ناموس ہی جو موسیٰ پر نازل ہوئی مبارک ہو تمہین کہ تم خدا کے رسول ہوا اور مین یہ گواہی دیتا ہون کہ تمہاری خبر عیسٰے نے دی تہی۔ اس گفتگو کے بعد جلد ہی ورقہ بن نوفل نے

وفات پائی حکمت آلہی اس مین یہ تہی کہ لوگون کو یہ گمان نہ ہو کہ ورقہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کے ہان کا عالم تہا اور آپ کے سسرالی رشتہ دارون مین بہی تہا آنحضرت صلعم اوس کے پاس آمدورفت رکہتے تہے اور وہ آپکو سکہایا کرتا تہا۔

پہر آنحضرت صلعم نے حضرت خدیجہ کو وضو اور نماز کی تعلیم فرمائی۔ واضح ہو کہ پہلے بعد توحید کے یہی دو رکعتین فرض ہوئین جو جبرئیلؑ کی اقتدا مین ہمارے حضرت نے پڑہی تہین اور شب معراج تک وہی دو رکعتین فجر اور عصر کے وقت پڑہی جاتی تہین۔ شب معراج مین نماز کے وقت پانچ مقرر ہوئے۔ فجر اور عصر کی نماز بموجب اس نص کے فرض ہوئی وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب۔ یعنی پاکی اور خوبیان اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور غروب کے بعد بیان کرا اور بعد توحید کے تہجد کی نماز آنحضرت پر بموجب اس آیت کے واجب ہوئی۔

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝

ترجمہ۔ اے محمدؐ تم جو وحی کی ہیبت سے چادر لپیٹے پڑے ہو۔ رات کے وقت نماز مین کہڑے رہا کرو سو بہی ساری رات نہین بلکہ ساری رات سے کم یعنی آدہی رات یا اوس مین سے بہی تہوڑا سا کم کرلیا کرو۔ یا آدہی سے کچہہ بڑہا دیا کرو اور قران کو خوب ٹہہر ٹہہر کے پڑہا کرو۔

آنحضرت نے ابتداے نبوت سے وفات تک ۱۳ برس مکہ مین اقامت کی اور دس برس مدینہ مین یہ کل ۲۳ برس ہوئے۔

واضح ہو کہ ورقہ نے انبیاء سابقہ کی بشارتین آنحضرت صلعم سے بیان کرکے کہا کہ اب آپکو جلد جہاد کا حکم ملنے والا ہے کاش مین اوس روز تک زندہ رہتا جسدن آپکی قوم آپ کو

شیخ ابن الصلاح کہتے ہین بہتر یہ ہے کہ یون کہا جاے کہ مردون مین حضرت ابوبکر صدیق اور لڑکون مین حضرت علی رضی مرتضی اور عورتون مین حضرت خدیجۃ الکبری اور موالی مین زید ابن حارثہ جو حضرت خدیجہ کے غلام تہے اور اب اونہون نے آزاد کر دیا تہا اور غلامون مین بلال رضی اللہ عنہ پہلے ایمان لائے۔ زید ابن الحارث قوم کلب سے تہے اونکو قریش کی ایک جماعت نے لڑکپن مین قید کرکے بیچڈالا تہا اور ورقہ بن نوفل نے خریدکر حضرت خدیجہ کے نذر کیا اونہون نے انحضرت کو دیدیا کئی برس کے بعد زید کے باپ کو خبر ہوئی تو اونہون نے حضور سے آکے فریاد کی آپ نے فرمایا تم شوق سے اپنے بیٹے کو لیجاؤ مگر زید کو آپ سے ایسی محبت ہوگئی تہی کہ گہر جانا پسند نہ کیا اس لیئے آپ نے اونہین اپنا بیٹا کرکے رکہا یہی زید ہین جن کی بیوی زینب کے نکاح کا قصہ آنحضرت کے ساتہہ قرآن مین آیا ہے۔

ابن عبدالبر نے لکہا ہے کہ اتفاق اسی پر ہے کہ حضرت علی پہلے ایمان لائے تہے لیکن بسبب صغر سنی اور خوف ابوطالب کے اسلام کو چہپایا اور حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے اسلام کو ظاہر کیا کیونکہ حضرت امام حسن کا قول ہے کہ مین نے اپنے والد بزرگوار سے سُنا ہے کہ ابوبکر چار باتون مین مجہپر فضیلت رکہتے ہین **اوّل** افشار اسلام **دوم** ہجرت **سوم** غار کی مصاحبت **چہارم** اقامت صلواۃ۔

بعد ازان عثمان ابن عفان۔ زبیر ابن العوام۔ عبدالرحمن ابن عوف۔ سعد ابن ابی وقاص۔ طلحہ ابن عبیداللہ کو جو عشرہ مبشرہ مین ہین حضرت ابوبکر صدیق نے مسلمان کیا۔ بعد اسکے دوسرے دن ابوعبیدہ عامر ابن عبداللہ ابن الجراح۔ ابوسلمہ ابن عبداللہ ابن عبدالاسد مخزومی ارقم بن ابی الارقم۔ عثمان ابن مظعون۔ عبداللہ ابن مسعود۔ سعید ابن زید۔ فاطمہ بنت الخطاب۔ جعفر بن ابی طالب۔ ابوذر عمار بن یاسر۔ اونکی مان سمیہ ایمان لائے پہر صہیب۔

خباب ابن ارث۔ ابو عبیدہ بن الحارث۔ خنیس بن خدافہ۔ مسلمان ہوئے۔
ابن سعد نے کہا ہے کہ جو عورتین حضرت خدیجہ کے بعد ایمان لائین اون مین سب سے پہلے
ام الفضل زوجہ عباس اور اسمار بنت ابی بکر ہین۔
الغرض تین برس تک یہی معاملہ رہا آنحضرت صلعم اس امر کے چھپانے اور صبر کرنے پر مامور
تھے اس لئے خفیہ دعوت کرتے یہان تک کہ یہ آیۃ کریمہ نازل ہوئی۔
فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ○ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ ○ الَّذِيْنَ
يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ (سورۃ الحجر)
ترجمہ۔ پس جو تم کو حکم دیا گیا ہے اوسکو کھول کر سنا دو اور مشرکین کی مطلق پروا نہ کرو۔
یہ لوگ جو تم پر ہنستے اور خدا کے ساتھ دوسرے معبود قرار دیتے ہین تمہاری طرف سے ہم انکی
سزادہی کے لئے کافی ہین انکو آگے چلکے معلوم ہو جائیگا۔
واضح ہو کہ یہ تمسخر کرنیوالے روسائے قریش مین سے پانچ آدمی تھے جنہون نے فوراً اپنے
کئے کی سزا پائی جسکی تفصیل یہ ہے کہ (۱) ولید بن مغیرہ مخزومی کی پنڈلی مین بھالا چبھا اور وہ
سوج پھول کے مرگیا (۲) عاص بن وائل سہمی کے پیر مین کوئی زہریلا کانٹا لگا جس کے زخم
نے اوسے جانبر نہونے دیا (۳) اسود بن عبد المطلب بن حارث اندھا ہو کے دیوارون سے
سر مار مار کے مرگیا (۴) اسود بن عبد یغوث مستسقی ہو کے مرا (۵) حارث بن قیس کے
سر مین پیپ پڑگئی اور مرگیا۔ اور ہر ایک نزع کے وقت کہتا تھا کہ ہائے مجھے محمدؐ کے رب نے مار ڈالا
اب تو آنحضرتؐ نے کھلم کھلا دعوت کرنی شروع کی اگر آپ قریش کے خداؤن کے منکر نہ ہوتے
تو کوئی کچھ تعرض نہ کرتا لیکن جب آپ نے فرمایا کہ بت اور بت پرست دونون جہنم مین ڈالے جاوینگے
تو قریش کے کان کھڑے ہوگئے اور چونکے اور متفق ہو کر آنحضرتؐ کے آزار دینے اور مخالفت و

عداوت پر آمادہ ہوئے یہ معاملہ نبوت سے چوتھے سال کا ہے۔

جب آنحضرت صلعم مستعد ہوکر خلق اللہ کو آشکارا دعوت اسلام کرنے لگے تو یہہ آیت نازل ہوئی

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(سورۃ الشعراء) - **ترجمہ** - اور خاص کر اپنے قریب کے رشتہ دارون کو عذاب خدا سے ڈراو - اور جو مسلمان تمہارے پیچہے ہو لئے ہین اون سے تواضع پیش آو۔

آنحضرت نے جناب علی مرتضی کو بلایا اور فرمایا اے علی مجہے اپنے قریب کے رشتہ دارونکو عذاب خدا سے ڈرانیکا حکم صادر ہوا ہے - مین جانتا ہون کہ جب اونسے کچہہ کہونگا تو وہ مجہے بڑی بڑی اذیتین دینگے اور برا بہلا کہین گے اسی لئے خاموش تہا مگر جبریل علیہ السلام پہر آئے اور یہ پیام خداوندی لائے ہین کہ اے محمد اگر تو ہمارے فرمان کے بموجب اپنے قرابت والون کو اسلام کیطرف نہ بلائیگا تو عقوبت الٰہی مین گرفتار ہوگا پس اے علی تم ایک صاع بہر کہانا تیار کروا اور ایک ران بکری کی اوسمین ڈالنا اور ایک پیالہ دودہ کا بہر رکہنا جناب علی فرماتی ہین کہ جب مین نے کہانا پکالیا تو حکم نبوی ہوا کہ اب جاکے بنی عبد المطلب کو بلالاؤ - اونسے کہنا کہ تمہاری ضیافت ہے - پس ۳۹ یا ۴۱ آدمی آئے اونمین ابو طالب - حمزہ - عباس - اور ابو لہب بہی تہے - آنحضرت نے وہ کہانا اور دودہ جو ایک آدمی کے سیر ہونے کے لائق بہی نہ تہا مجہسے منگایا اور ایک بوٹی اپنے دندان مبارک سے کاٹ کے طباق مین ڈالدی - اور اوس طباق کو سب کے سامنے رکہہ کے فرمایا کہ بسم اللہ کرو - سب کے پیٹ بہر گئے کوئی بہوکا نہ رہا اور وہ کہانا اور دودہ جیسا تہا ویسا ہی رہا - بعد کہانے کے آپ چاہتے تہے کہ اون لوگون سے کچہہ کہین کہ یکایک ابو لہب بول اوٹہا "اے لوگو محمد نے تم پر آج جادو کردیا" یہ سنتے ہی سب اوٹہہ کے چلدیئے اور آنحضرت اون سے کچہہ بہی نہ کہنے پائے۔

دوسرے دن آپ نے فرمایا کہ اے علی کل ابولہب نے کلام کرنے مین سبقت کی اور تم اوسکا
قول سن چکے آج پھر اوتنا ہی کہانا پکاؤ اور سبکو بلالاؤ - جب سب خوب سیر ہوکے کہا چکے تو
آنحضرت صلعم اونکی طرف مخاطب ہوئے اور یون فرمایا کہ اے نبی عبدالمطلب مین تمہارے پاس
دنیا اور آخرت کی خوبی لیکر آیا ہون اور خدا نے حکم کیا ہی کہ تم کو اوسکی طرف بلاؤن پس تم مین سے
کون ایسا ہے کہ اس امر مین میری مدد کرے اور میرا برادر و وصی و خلیفہ بنجائے کوئی نہ بولا جب سب
خاموش بیٹھے رہے تو مین حالانکہ خورد سال تہا اوٹھہ کہڑا ہوا اور کہا یارسول اللہ اس امر مین آپکا
مددگار بنتا ہون یہ سُنکر آپ نے میری گردن پکڑی اور فرمایا اے لوگو جانو اور آگاہ ہو کہ یہ میرا بہائی
و وصی اور خلیفہ ہے جو کچھہ یہ کہے اسکی سُنو اور اطاعت کرو اتنا سنتے ہی لوگ قہقہے لگاتے
ہوئے اوٹھہ کہڑے ہوئے اور ابوطالب سے مذاق کرتے تھے کہ تم نے اپنے بہتیجے کا حکم
سُن لیا اب علی کی فرمانبرداری سے کبھی باہر نہونا یہ سارا معاملہ جو مذکور ہوا آپکے گھر مین واقع ہوا
تہا دوسرے دن آپ نے کوہ صفا پر چڑہ کر پکارا یا معشر قریش - یا بنی فہر - یا بنی غالب - یا بنی
لوی - یا بنی عدنان - سب لوگ آکر وہان جمع ہوگئے اور جو اوس جگہہ نہ آسکا اوس نے کسی کو اپنی
طرف سے بہیجدیا - آپنے الگ الگ سب سے فرمایا کہ اے اولاد کعب بن لوی تم اپنی جانون کو آگ
سے بچاؤ کیونکہ خدا کے سامنے مین تمہارے لئے کچھہ نہین کرسکتا - اور اے اولاد مرّہ بن کعب
تم اپنی جانون کو آگ سے بچاؤ بیشک قیامت کے دن مین تمہارے کام نہ آؤنگا - اے اولاد
عبد شمس تم اپنی جانون کو دوزخ سے بچاؤ خدا کے سامنے بیشک میرا اختیار تم پر کچھہ نہوگا - اے
اولاد عبد مناف تم اپنی جانونکو آگ سے بچاؤ بیشک اللہ تعالے کے سامنے مین تمہارے
کام نہ آؤنگا اے اولاد ہاشم قیامت کے عذاب سے اپنی جانون کو بچاؤ خدا کے غضب کے سامنے
مین تمہارے لئے کیا کرسکتا ہون - اے اولاد عبدالمطلب خدا کے غضب سے ڈرو قیامت کے دن

میری رشتہ داری تمہارے کچہہ کام نہ آویگی - اے عباس میرے چچا قیامت کے دن مین تمہاری کچہہ
خدمت نہین کرسکتا اے صفیہ میری پہوپہی خدا کے سامنے میرا اختیار تم پر کچہہ نہوگا - اے رسول اللہ
کی بیٹی فاطمہ دنیا مین جو کچہہ مجہہ سے مانگنا ہی مانگ لے اللہ کے سامنے مین تیری حمایت نہین
کرسکتا یہ کہکے آپ نے لوگون سے پوچہا کہ اے لوگو اگر مین تم کو یہ خبر دون کہ اس پہاڑ کے
پیچہے ایک بڑا جرّار لشکر پڑا ہے اور ارادہ رکہتا ہے کہ تمہین لوٹ لے آیا اس خبر کو میری زبان
سے سُنکے تم سچا مانوگے یا نہین سبہون نے بالاتفاق جواب دیا ہان سچ سمجہین گے کیونکہ
تم نے آجتک ہماری سامنے کبہی جہوٹ نہین بولا یہ سنکر حضرت نے فرمایا تو خبردار ہو جاؤ کہ مین
تمکو آگے آنیوالے عذاب سخت سے ڈراتا ہون جو شخص عاقبت اندیش ہے کہے لا الٰہ الا اللہ
محمد الرسول اللہ - یہ سُنکر ابولہب لعین بول اوٹہا کہ اے محمد ہلاکت ہو تجہپر تو نے سارا دن
ہمارا خراب کیا اسیواسطے تو نے ہمین جمع کیا تہا اوسیوقت اوس کی شان مین سورۃ اللہب
نازل ہوئی -

تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ط مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰی نَارًا ذَاتَ
لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ ط حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِیْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ ترجمہ جیسے
ابولہب نے پیمبر کو کوساتہا اولٹے ابولہب ہی کے دونون ہاتہہ ٹوٹ گئے اور وہ آپ ہی
ہلاک ہوا نہ تو اوس کا مال ہی اوسکے کچہہ کام آیا اور نہ اوسکی کمائی نے اوسکو کچہہ فائدہ پہونچایا
وہ عنقریب دوزخ کی ڈیک مارتے ہوئے آگ مین جا داخل ہوگا اور اوسکے ساتہہ اوسکی جورو
بہی جو لکائی بجہائی کرتی پہرتی ہے اوسکی گردن مین بہنوار سی ہوگی -

یہین سے قریش اور آنحضرت مین حد سے زیادہ دشمنی کا آغاز ہوگیا اب وہی محمد جو تمام اہل مکہ
کے آنکہون کی روشنی تہی اور قوم نے اونکو امین کا خطاب دے رکہا تہا اسلام کی خاطر

امین کی جگہہ اونہین مجنون کا خطاب دیاگیا جدہر آپ نکل جاتے تھے لوگ آپس مین کہتے تھے
کہ افسوس یہ بہلا چنگا آدمی تہا وفعتاً اسکا دماغ خراب ہوگیا اب کہتا ہے کہ مین آسمان کی خبر
لاتا ہون اور فرشتے مجہہ سے باتین کرتے ہین بہلا دیوانہ ہونے تک تو کچہہ نقصان نہ تہا
مگر جب آپ نے بتون کو باطل کہنا اور قریش کے آبا و اجداد کو جو کفر پر رہے تھے دوزخی بتانا شروع کیا
اوسوقت سے جو بغض و عناد قریش کے دل مین پیدا ہوا اوسکی حد خدا ہی جانتا ہے ایکدفعہ
ابولہب اور عتبہ بن مُعیط آنحضرت ؐ کے گہر کے قریب عین گذرگاہ پر گندہی چیزین جمع کر گئے آنحضرت نے
دق ہوکے فرمایا کہ کیا حق ہمسائگی یہی ہے اور دوسری دفعہ جب نماز مین بہت دق کیا تو آپ نے
نام بنام ابوجہل بن ہشام۔ عتبہ بن ربیعہ۔ عتیبہ بن ربیعہ۔ ولید بن عتبہ۔ عتبہ بن ابی معیط۔ ابی
بن خلف۔ عمارہ بن عبید کے حق مین دعاے بد کی تہوڑے دنون کے بعد یہ سب مسلمانونکی
ہاتہہ سے جنگ بدر مین مارے گئے اور ذلّت کے ساتہہ گڑہے مین ڈالے گئے۔

ایکدن کا ذکر ہے کہ آنحضرت خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تہے کفار نے آوازے کسنے
شروع کئے اور چاہا کہ طواف نہ کرنے دین دو دفعہ تو حضور نے طرح دی تیسری مرتبہ جلال آہی گیا
فرمایا کہ اے ناہنجارو تم کسی طرح اپنی حرکتون سے چوکتے نہین قسم ہے خدا کی مین تم کو ذبح
کرنے آیا ہون اس گفتگو کی ہیبت مخالفین پر ایسی چہائی کہ آنحضرت کی خوشامد کرنے لگے اور معافی
چاہی۔ مگر دوسرے دن اپنی بزدلی پر تاسف کر کے ایک مجمع کا مجمع آپ پر چڑہ آیا اور بے ادبی
کرنے لگا حضرت ابوبکر صدیق نے حمایت کی تو لوگون نے اونکو خوب مارا اگر بنو تمیم جو صدیق
اکبر کے رشتہ دار تہے اونہین نہ بچاتے تو اون کے شہید ہونے مین کوئی کسر باقی نہ رہی تہی۔
کچہہ اوسوقت آپکو غصہ آہی گیا تہا ورنہ آپ نے ہمیشہ صبر کیا ہے اور یہ کہدیا ہے کہ "خدایا اِس جاہل
قوم کو ہدایت دے افسوس یہ نہین جانتے کہ ہم کیا کرتے ہین۔"

جب قریش نے دشمنی پر کمر باندہی تو آنحضرت کے چچا ابو طالب نے آپکی حمایت کی اور قریش کو آپکی ایذا رسانی سے روکا پہر تو قومون مین باہم جہگڑے پڑگئے اور سب کے سب دشمن بنگئے اور قریش نے اتفاق کیا کہ ہم مین سے جو کوئی مسلمان ہوگا اوسپر سخت تنبیہہ کرینگے اور جہان تک ہوسکیگا اوسے آزار پہنچائینگے مگر خداوند کریم نے اپنے فضل وکرم سے حضرت ابو طالب اور بنی ہاشم کو سوائے ابو لہب کے جناب رسالت مآب کا حامی بنادیا اور آنحضرت کو دشمنون کے شر سے بچایا ایک روز آنحضرت ابو طالب کے پاس بیٹھے ہوئے دعوت اسلام کر رہے تھے کہ قریش مجتمع ہوکر آپکی ایذا رسانی کے قصد سے ابو طالب پر چڑہ آئے اور کہا کہ محمد کو ہمین دیدو ابو طالب نے جواب دیا کہ اگر ناقہ اپنے بچہ بغیر رہ سکے تو مین بہی محمد کو تمہارے حوالہ کردون یہ کہکے ابو طالب نے چند اشعار پڑہے جنکا مضمون یہ ہے کہ خدا کی قسم اے محمدؐ یہ لوگ تمکو ہرگز ایذا نہین پہونچا سکتے تم بلا خوف وخطر اپنا کام کئے جاؤ تم اس ملک مین امین ہو تم نے وہ دین ظاہر کیا ہے جو دنیا کے سب دینون سے بہتر ہے اگر مجہے لوگون کی مذمت اور گالیون کا خیال نہوتا تو دل وجان سے اِس دین کو قبول کرلیتا۔

آنحضرت صلعم لوگون مین پہر پہر کے دعوت کرتے تہے اور کہتے تہے کہ اے لوگو خدا تعالی تمکو حکم دیتا ہے کہ تم اوسکی عبادت کرو اور کسی چیز کو اوسکا شریک نہ بناؤ ابو لہب آپکی باتین سنکے لوگون سے کہتا تہا کہ یہ شخص تم سے تمہارے باپ دادون کا مذہب چھڑانا چاہتا ہے تم اسکے پاس مت آؤ قریش کے بعضے لوگ آپکو ساحر بتاتے تہے اور بعضے شاعر اور بعضے کاہن اور بعضے مجنون کہتے تہے اب موسم حج قریب آیا قریش نے متفق ہوکر مشورہ کیا کہ چارون طرف سے لوگ آوینگے اور محمدؐ کا شہرہ سنکر ضرور اوسکے پاس جائینگے اوسکی باتین ایسی ہین کہ لوگون کو خواہ مخواہ اپنی طرف مائل کرلیتی ہین پس مصلحت یہ ہے کہ اوس کی

مذمت کرکے نقص اور عیب نکالو اور اون عیوب کو خوب مشہور کردو تاکہ لوگون کے دل اوس سے پھر جاوین اور اُسکی طرف رجوع نہون پس سب نے ملکر یہ تجویز کی کہ ہم محمد کو کاہن ٹھہرائے دیتے ہین ولید ابن مغیرہ جو عاقل معمر اور تجربہ کار تہا بول اوٹھا کہ مین نے سیکڑون کاہن دیکھہ ڈالے اونکے کلام مین زمزمہ اور سجع ضرور ہوتا ہے جو محمد کے کلام مین نام کو بھی نہین ہے۔ جو لوگ حج کو آئین گے اولٹا تمہین دروغ گو کہین گے۔ اونہون نے جواب دیا کہ اچھا مجنون مشہور کردو کہ لوگ ڈر کے مارے اونکے پاس جاوین ہی نہین۔ ولید نے جواب دیا کہ بھائیو یہ تو بالکل نہ پھبیگی اونکی کوئی بات جنون سے مشابہت نہین رکھتی وہ تو جبتی کہتے ہین سب پتے کی ہوتی ہین۔ پھر تو یہ ٹھہری کہ اونکو شاعر کہا کرو۔ ولید نے کہا کہ مین شاعر ہون اور نظم کے اوصاف اور اقسام سے خوب واقف ہون بھلا جو شخص پڑھا لکھا نہ ہوا ور نہ جانتا ہو کہ شعر کس چڑیا کا نام ہے اوسکو شاعر کیسے بنا سکوگے اتبو سارا جلسہ کھسیانا ہوکے کہنے لگا کہ بس ساحری کی سوا اب کچھہ نہین سوجھتی۔ ولید نے جواب دیا کہ یہ سب سے بڑہ کے ہوئی ساحرین یہ طہارت اور نظافت کہان وہ پلید اور نجس ہوتے ہین بھلا ایسی پاک وصاف صورت پر یہ جامہ کیسے ٹھیک بیٹھے گا اے لوگو محمد کے کلام مین عجیب حلاوت ہے جو کسی کے کلام مین نہین پائی جاتی البتہ اونکے کلام مین ایک ایسا تصرف ہے کہ باپ سے بیٹا اور بھائی سے بھائی اور جورو سے خصم جدا ہو جاتا ہے اس مناسبت سے چاہے اونکو جادوگر کہہ لو مگر یہ کہنا تمہین کچھہ مفید نہوگا اسی واسطے حق تعالیٰ نے ولید بن مغیرہ کے باب مین یون فرمایا ہے۔

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۙ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ ثُمَّ نَظَرَ ۙ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۙ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۙ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ؕ (سورۃ المدثر)

ترجمہ - کیونکہ جب اوس سے قرآن کی نسبت پوچھا گیا تو اوس نے سوچا اور اٹکل دوڑائی -
تو اوسکو خدا کی مار دیکھو تو کیسی اٹکل دوڑائی - پہر اوسکو خدا کی مار دیکھو تو کیسی اٹکل دوڑائی پہر دوبارہ
غور کیا پہر تیوری چڑہائی اور برا سا موںہہ بنایا - پہر پیٹہہ پہیر کر چلتا بنا اور شیخی مین آگیا - اور
لگا کہنے کہ یہ قرآن تو بس ایک قسم کا جادو ہے جو اگلون سے چلا آتا ہے - یہہ تو
بس کسی بشر کا کہا ہوا ہے -

ایک دن عتبہ بن ربیعہ نے آنحضرت صلعم سے آکے پوچہا - کیون صاحب تم اچہے یا عبد اللہ
حضور خاموش ہو رہے - پہر سوال کیا - کچہہ بتاؤ تو کہ تم اچہے ہو یا عبد المطلب - آپ نے
پہر بہی جواب نہ دیا آخر زچ ہو کے کہنے لگا کہ بولو اگر تمہارے آبا و اجداد اچہے تہے تو وہ
بہی بت پرست تہے اور ہم بہی - پہر ہم تمہاری رائے مین کیون برے ٹہر گئے اگر تمہاری سمجہہ
مین تمہارے بزرگ بہی کشتنی سوختنی گردن زدنی ہین اور تم ہی سب سے اچہے ہو - تو یہ بات ہی
دوسری ہے - اے محمد تم نے ہماری قوم مین ایک قیامت برپا کر رکہی ہے - غضب ہے نا
باپ کو بیٹے سے - بہائی کو بہائی سے - جورو کو خصم سے - غرضکہ ناخنون سے گوشت
جدا کر دئے - نفاق سے قوم کے انجر پنجر ڈہیلے کر ڈالے - ہمارے معبودون کی بے عزتی کی
ہمارے اسلاف کو کافر قرار دیا - جسکا نتیجہ یہ ہے کہ لوگ تمہارے خون کے پیاسے ہو گئے
اور تمکو مجنون - ساحر - اور کاہن کہنے لگے - اب اور کیا چاہتے ہو - اگر تم دولت کے خواستگار
ہو تو خزانہ مانگ لو ہم لوگ تمام دنیا مین کوڑی دو کان مانگین گے مگر تم کو تمہارا موںہہ مانگا خزانہ
جمع کر دینگے - اور تم اس ملک مین سب سے زیادہ امیر ہو جاؤ گے - اگر بادشاہت کی تمنا ہے
تو ہم لوگ جو سارے عرب کے مخدوم ہین تمہین ابہی ابہی تخت پر بٹہائے دیتے ہین پہر کون
ہے جو تمہاری حکومت سے موںہہ موڑے - اگر تم کو کوئی حسین عورت درکار ہے تو ہم اوسے بہی لا کے

تمہاری بغل مین بٹہا سکتے ہین۔ مگر جبہی جبکہ تم اپنی ان باتون سے توبہ کرو اور اپنے اس واہمہ
سے باز آؤ۔ اے شخص اگر تجہے کوئی مرض ہوگیا ہے اور تیرے دل پر تیرا قابو نہین رہا ہے
توبہی صاف صاف کہدے کہ ہم تیرا علاج کرین اور کہین نہ کہین سے کوئی طبیب حاذق ڈہونڈ کے
لائین۔ ہمین تیرے لئے سب جتن کرنا منظور ہین یہ روز کی مین مین توتو اور جوتی بیزار کی
شامت تو ہمارے سرون ہی ٹلے جہان تک عتبہ کی زبان اور جوش دلی نے مددگاری کی وہان تک
سب ہی کچہہ کہدیا۔ مگر ہوتا کیا۔ ۶ وان ایک خاموشی تیرے سب کے جواب مین ✽ آنحضرت نے
ساری کہانی سُنکے چپکے سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑہ کر سورہ حٰمٓ السجدہ کی شروع کی
تیرہ ١٣ آیتین۔ فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ط تک پڑہین جنکا
ترجمہ یہ ہے۔

حٰمٓ۔ یہ فرمان خدا اے رحمان ورحیم کے حضور سے صادر ہوتا ہے۔ یہ قرآن کتاب ہے
پڑہنے کے قابل جسکی باتین نہایت سلیس اور واضح زبان عربی مین سمجہنے والون کے لئے
تفصیل کے ساتہہ بیان کردیگئی ہین۔ ماننے والونکو خوشنودی خدا کی خوشخبری سُناتا اور منکرونکو
عذاب خدا سے ڈراتا ہے۔ اسپر بہی اون مین سے اکثرون نے موہنہ موڑلیا اور وہ اوسکو
سُنتے ہی نہین۔ اور اے پیمبر یہ لوگ یہ بہی کہتے ہین کہ جس بات کی طرف تم ہمین بلاتے ہو
ہمارے دل تو اوس سے پردے مین ہین کہ تمہاری بات دلکو نہین لگتی اور ہمارے کانون
مین ایک طرح کی گرانی ہے کہ تمہارا کہنا سُن نہین سکتے اور ہم مین اور تم مین پردہ حائل ہے
کہ تم ہم پر کسی طرح کا اثر نہین ڈال سکتے پس بہتر ہے کہ تم اپنے طور پر عمل کئے جاؤ اور ہم اپنے
طور پر عمل کر رہے ہین۔ اے محمدؐ تم ان لوگون سے کہدو کہ مین بہی تم ہی جیسا بشر ہون مجہپر وحی
آتی ہے کہ تمہارا معبود بس وہی ایک معبود ہے پس سیدہے اوسی کیطرف موہنہ کئے چلے جاؤ

اور اوس سے اپنے گناہون کی معافی مانگو - اور افسوس شرک کرنیوالون پر - جو زکوۃ نہین دیتے اور آخرۃ کے بہی منکر ہین - البتہ جو لوگ ایمان لائے اور اونہون نے نیک عمل بہی کیے اونکے لئے آخرت مین بڑا اجر ہے جو کبہی موقوف ہونیوالا نہین - اے پیغمبر تم ان لوگون سے کہدو کیا تم اوس قادر مطلق کی خدائی سے انکار کرتے ہو جس نے دو دن مین زمین کو پیدا کیا اور تم دوسرون کو اوسکا ہمسر بناتے ہو - یہی خدا تو سارے جہان کا پروردگار ہے - اور اوسی نے زمین کے اوپر بوجہل پہاڑ گاڑ دئے اور اوسمین ہر طرح کی برکت دی اور اوسی مین ایک اندازۂ مناسب کے ساتہہ اوسکے رہنے والون کے کہانے پینے کا بندوبست کردیا اور یہ سب کچہ چار دن مین - سب مانگنے والون کے لئے برابر - پہر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ اسوقت تک کہر کی طرح کا تہا تو اوس کہر اور زمین کو حکم دیا کہ تم دونون آؤ خوشی سے آؤ تو اور زبردستی آؤ تو اور جو حکم ہم دیتے ہین اوسپر کاربند رہو - دونون نے عرض کیا کہ ہم خوشی سے حکم بجا لانے کو حاضر ہین - اسکے بعد دو دن مین اوس کہر کے طبقات کے سات آسمان بنائے اور ہر ایک آسمان مین جو انتظام خدا کو کرنا منظور تہا وہ انتظام کارکنان قضا و قدر کو بتادیا - اور ورلے آسمان کو ہمنے ستارونکی قندیلون سے سجایا اور سجانے کے علاوہ حفاظت کے لئے بہی - یہ اندازے اوس خدا کے باندہے ہوئے ہین جو زبردست اور دانا ہے - پس اگر اتنے سمجہانے پر بہی کفار مکہ سرتابی کرین تو اے پیغمبر تم اون سے کہدو کہ جیسی کڑک عاد اور ثمود پر ہوئی تہی اوسی طرح کی کڑک سے مین تم کو بہی ڈراتا ہون -

یہان تک سن کے عتبہ نے کہا بس بس - اور پہر اپنی قوم سے جا کر کہا کہ خدا کی قسم آج مین نے وہ کلام سنا ہی جسکی مثل اسوقت تک کوئی کلام میرے کانون مین نہین پڑا - شاعری سحر اور کہانت کو بہلا اوس سے کیا نسبت - لوگو محمد کو اوسکے حال پر چہوڑ دو - والدیہ

کلام بڑے بڑے رنگ لائیگا اور کچہہ کردکہائیگا- اگر دوسرون نے محمدؐ کو زیر کرلیا تو بی درد سری کے ہمارا مطلب حاصل ہوجائیگا اوراگر یہ غالب رہا تو اوسکی عزت کے ساتہہ سب مکہ والون کو افتخار حاصل ہوگا- مگر ایسی صلاح قریش کب ماننے والے تہے- وہی ہوتا ہے جو قسمت کا لکہا ہوتا ہے- ؎

بآبِ زمزم وکوثر سفید نہ توان کرد

گلیمِ بخت کسے راکہ بافتند سیاہ

القصہ کفار برسر عناد وانکار تہے کبہی کوئی آنحضرت کی تکذیب کرتا اور کوئی عداوت سے اوس ماہ دوہفتہ کے سرمبارک پرخاک ڈالتا کبہی کوئی کافر آپ کے دروازہ پرخون پہیلاجاتا کوئی آنحضرت صلعم کی راہ مین کانٹے بچہاتا اور آپکو پتہر مارتا یہان تک کہ جب اشقیا آپکو سجدہ مین پاتے تو گردن مبارک پر پاؤن رکہہ دیتے اور قریب ہوتا کہ چشمہائے مبارک باہر نکل پڑین ایکدن ایک کافر نے آکر بڑے زور سے آنحضرت کا گلا گہونٹا حضرت ابوبکر یہ حال دیکہکر دوڑے اور آپکو چہوڑایا لوگون نے صدیق اکبرہی کو پکڑلیا اور خوب مارا حتیٰ کہ اونکے سراور ڈاڑہی کے بال منچ گئے اور سر پر ایسی ضرب آئی کہ بیہوش ہوکر گر پڑے اور جب ہوش آیا تو آپ نے اون لوگون سے کہا-

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ

(سورۃ المؤمن)- ترجمہ- کیا تم صرف اسی بات پر ایک شخص کے قتل کو درپے ہو کہ وہ خدا ہی کو اپنا پروردگار بتاتا ہے حالانکہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس معجزے لیکر بہی آیا ہے-

صیحح بخاری مین ابن عمر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کے ساتہہ صحن کعبہ مین کہڑے تہے

ناگاہ عُقبہ ابن ابی معیط آیا اور اپنی چادر آنحضرت کی گردن مبارک مین لپیٹ کے کہنیچ لی جس سے
آپکا گلا گہٹ گیا حضرت صدیق اکبر دوڑے اور دیکھا کہ آنحضرت بالکل بیہوش ہین۔
علما کہتے ہین کہ ابوبکر مومن آل فرعون سے افضل ہین کیونکہ ان لوگون نے صرف زبان ہی
سے حضرت موسیٰ کی مدد کی تہی اور جناب صدیق اکبر نے دست و زبان اور قول و فعل سب سے
آپکی مدد کی لکہا ہو کہ امیرالمومنین حضرت علی مرتضیٰ ان مقدمون مین حضرت ابوبکر کی شجعیت
کے قائل تہے۔

صحیح بخاری مین آیا ہے کہ ایک روز آنحضرت صلعم کعبہ کے متصل نماز پڑہ رہے تہے اور سامنے
قریش کی ایک پنچایت ہو رہی تہی اونمین سے ایک نے کہا دیکہو اوس شخص کیطرف وہ کیا کر رہا
ہے لوگ آپس مین بولے کہ ہے تم مین کوئی ایسا جو فلان مقام سے اونٹ کی اوجہڑی اوٹہا لائے
اور جب یہ شخص سجدے مین جائے تو اوسکے دونون شانون کے درمیان رکہدے عُقبہ
بدبخت اوٹہا اور جہان اونٹ ذبح کیا گیا تہا وہان سے اوسکی اوجہڑی اوٹہا لایا جب آپ
سجدے مین گئے تو اوسکو دونون شانون مین رکہدیا حضرت سجدہ کے سجدہ ہی مین رہ گئے
اور سر مبارک نہ اوٹہایا ادہر یہ اشقیا قہقہے لگا رہے تہے اور ہنسی کے مارے لوٹے جاتے تہے
آخرش حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا تشریف لائین اور آپکی پشت مبارک سے اوس آلایش کو
پاک کیا اور اون بدبختون کو بہت سی ملامت فرمائی اب ادہر کی شفقت اور رحمت ملاحظہ فرمایئے
کہ جب آپ نماز پڑہ چکے ہین تو قریش کے حق مین ہاتہہ اوٹہا کر دعا کی اور اون کی ایذا و عداوت
پر صبر فرمایا۔

کفار جس طرح آنحضرت صلعم سے پیش آتے تہے اسی طرح مسکین و ضعیف اصحابون کو
بہی ستاتے تہے تاکہ اونہین دین اسلام سے باز رکہین چنانچہ بعض صحابہ کو آہنی زرہ پہنا کر جلتی ریت

دہوپ مین کہڑا کردیتے تہے اور اون خدا کے نیک اور پاک بندون کے موہنہ سے سوائے کلمہ طیبہ کے اور کچہہ نہ نکلتا تہا۔

لکہا ہی کہ حضرت بلال کی گردن مین رسّی باندہ کر لڑکون کے ہاتہہ مین دیدیتے تہے تاکہ وہ مکہ کے اطراف وجوانب مین اونہین کہینچتے پہرین اور اون سے خوب کہیلین افسوس صد ہزار افسوس کہ اوس شیطانی لشکر کی کشمکش سے حضرت بلال کے تمام جسم مین زخم پڑگئے تہے اور خون کے پرنالے جاری رہتے تہے اون کے آقا کا نام امیہ بن خلف جحمی تہا وہ ظالم اونکو مکہ کے جنگل مین لے جاتا اور گرم ریت پر لٹا کے دہوپ سے جلتے ہوئے پتہر اونکے سینہ وشکم پر رکہتا اور پہرون یونہین چہوڑ دیتا تہا اور کبہی اونکو مردہ جانور کی کہال مین لپیٹ کے دہوپ مین ڈالدیتا اور لکڑیون سے خوب کوٹتا تہا مگر آپ تلخی عذاب کو شیرینی ایمان سے ملا کر گوارا کرتے اور دن بہر احد احد پکارتے تہے ایکدن اسی طرح لوگ اونپر عذاب کر رہے تہے۔ قضارا حضرت ابوبکر ادہر جا نکلے یہ اندوہناک معاملہ دیکہتے ہی آنکہون سے آنسو جاری ہوگئے اور فرمایا ارے کمبختو تم کیون اپنی عاقبت خراب کرتے ہو اونہون نے ازراہ طنز جواب دیا کہ اگر تم کو رحم آتا ہے تو ہم سے خریدلو آپ نے حضرت بلال کو خرید کے آزاد کردیا جب یہ خبر آنحضرت کو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ اے ابوبکر تم نے آپ ہی آپ یہ ثواب لوٹا ہمین ہمارے معشوق بلال کے خریدنے مین شریک نہ کرلیا حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین نے تو بلال کو آزاد بہی کردیا حضرت بولے کہ بارک اللہ سعید ازلی ایسے ہی ہوتے ہین۔

عمار ابن یاسر اور اونکے والدین کو کفار نے جو جو تکلیفین دی ہین اون کے بیان کرنے سے بہی کلیجہ موہنہ کو آتا ہے کہتے ہین کہ ایکدن اونکو دہوپ کے وقت جلتی

ریت مین ڈالکر تکلیفین دے رہی تھے خود آنحضرت کا گذر اوس طرف سے ہوا اون بڈھے
آدمیون کو اوس حال بد مین گرفتار دیکھکر فرمایا کہ ”صبرا یا آل یاسر فان موعدکم الجنۃ“
یعنی اے یاسر کے کنبہ والو صبر کرو تحقیق تمہارے واسطے جنت ہے۔ ابو جہل لعین نے
یہ بات سُنکر جلن کے مارے عمار کے مان باپ کو عذاب شدید سے فوراً مار ڈالا اور دین اسلام
مین حضرت یاسر عمار کے والد بزرگوار اور اونکی مان سُمیہ پہلے پہل کفار کے ہاتھہ سے شہید ہوئے
رضی اللہ عنہم اجمعین۔

لکھا ہے جب قریش نے دیکھا کہ یہ لوگ کسیطرح باز نہین آتے اور جتنی سختیان
ہم انپر کرتے ہین اوتنے ہی انکے اعتقاد زیادہ ہوتے ہین تو یہ سوجھی کہ یہودیون کے
پاس چلو اور نبوت کی نشانیان دریافت کرکے لاؤ یہود نے اونکو یہ تعلیم دی کہ تم جا کے
تین سوال اون سے کرو اگر جواب باصواب ملے تو سمجھنا کہ وہ نبی مرسل ہے۔ ورنہ مجنون۔
پہلے تو جا کے اون جوانمردونکا حال پوچھو جو خدا کی طلب مین نکلے تھے اور اونکو اصحاب
کہف کہتے ہین۔ دوسرے ذی القرنین کا حال دریافت کرو جو تمام روئے زمین پر پہرا ہے
تیسرے اون سے روح کی حقیقت دریافت کرو۔ قریش نے حضرت کی خدمت مین حاضر
ہوکر تینون باتین دریافت کین اصحاب کہف اور ذوالقرنین کا قصہ تو وحی مین نازل ہوا اور
آنحضرت نے اونکو پڑھ کر سُنایا مگر روح کی کیفیت مین ”وقل الروح من امر ربی،، (سورۂ
بنی اسرائیل) نازل ہوا یعنی اے محمد کہدو کہ روح میرے خدا کا حکم ہے اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ اللہ تعالےٰ کو خود اس بھید کا اخفا منظور تھا اس لئے اپنے حبیب کو حکم نہین دیا کہ
یہ راز قریش پر ظاہر کرین مگر اس اخفا پر بھی عقلمند لوگ سمجھہ سکتے ہین کہ روح کا مجرد اور غیر مادّی ہونا
ثابت ہے کیونکہ صرف حکم سے پیدا ہونا مجرد ہی کا خاصہ ہے اور مادّی شے سوائے حکم کے مادّی کی

بھی محتاج ہے۔

القصہ جب کفار تیرہ روزگار نے اصحاب پر حد سے زیادہ ظلم کرنا اختیار کیا تو رسولخدا نے اصحاب کو اجازت دی کہ حبش کو ہجرت کر جائین کیونکہ وہان امن وآمان تہا اور غربا پر کوئی ظلم نہ کرنے پاتا تہا یہ پہلی ہجرت نبوت کے پانچوین سال رجب کے مہینے مین ہوئی اوسمین گیارہ بارہ مرد اور چار عورتین مکہ سے روانہ ہوئین اوران لوگون کو پاپیادہ دریا کے کنارہ تک جانا پڑا تہا وہان سے کشتی مین بیٹہکر حبش گئے اور نجاشی کی عنایت سے امن مین رہنے لگے

اوّل حضرت عثمان ابن عفان اپنے اہل وعیال کے ساتہہ باہر نکلے اونکی بی بی رقیہ بنت رسول اللہ اون کے ہمراہ تہین مدت تک اونکی خیروعافیت نمعلوم ہوئی اس لئے آنحضرت صلعم کو بہت تشویش تہی آخر ایک عورت نے اگر خبر دی کہ یارسول اللہ مین نے عثمان کو سفر مین دیکہا تہا وہ اپنی بی بی کو اونٹ پر سوار کئے ہوئے چلے جاتے تہے اوسوقت آنحضرت نے فرمایا کہ عثمان اول شخص ہے جس نے حضرت لوط علیہ السلام کے بعد کافرون کے ظلم سے معہ اپنی بیوی کے ہجرت کی۔

جب اصحاب حبش مین پہونچکے بیخوف ہو گئے تو ایک مدت کے بعد جہوٹ موٹ کسی نے اون سے کہدیا کہ آنحضرت صلعم اور مشرکون مین صلح ہوگئی ہے آپ جانتے ہین کہ وطن کی محبت بڑہب ہوتی ہے سب کے سب مکہ کو روانہ ہوگئے یہان تک کہ جب مکہ کے قریب پہونچے ہین تو معلوم ہوا کہ وہ خبر جہوٹ تہی مگر وہ مہاجر بیدہڑک مکہ مین چلے آئے اور چند روز آنحضرت کی خدمت مبارک مین رہ کر پہر آپکے حکم سے واپس گئے اس دفعہ جماعت کثیر تہی یعنے بچون کے علاوہ اسّی مرد اور گیارہ عورتین تہین عبداللہ ابن مسعود بہی مہاجرین حبش مین شامل تہے مگر اس مین اختلاف ہے کہ پہلی دفعہ گئے تہے یا دوسری دفعہ ساتہہ ہو لئے تہے شاید لوگ یہہ

پوچھین کہ اب کے یہ کثرت کیسی ہوگئی اوسکا جواب یہ ہی کہ ہرچند کفار لوگ ایمانداروں کے دشمن تھے
اور مسلمانون کو حد سے زیادہ ایذا پہونچاتے تھے پھر بھی آنحضرت کا وعظ اور آیات قرآنی اور
معجزات و کشف و کرامات اپنا اثر لائے بغیر کب رہ سکتی تھی ہر طرف سے لوگ آپکے پاس
آآکے مسلمان ہوتے تھے اور کافرون کی عداوت اور مارکوٹ و قتل سے کچھ خوف نکرتے تھے
الغرض جس خوبی و لطافت اور اعتقاد و رغبت سے قبل از جہاد لوگون نے اسلام قبول کیا
اوسی طرح جہاد کے بعد بھی ایسا ہی ہوا ہے کہ ہزارون لاکھون آدمیون نے غریب سے لیکر
امیر تک اور گدا سے لیکر بادشاہ تک صرف برجوع قلب ہزار رغبت دل سے اسلام قبول کیا
نہ کہ جہاد اور لڑائی کے ڈر سے لوگ مسلمان ہوئے ہون جیسا کہ اکثر مکار اور مغالطہ باز دہوکا
دیا کرتے ہین اون بے ایمانون کو یہ نہین سوجہتا کہ لوگون کو بزور شمشیر مسلمان کرنے کے لئے جہاد
کا حکم نہین ہوا تھا بلکہ اوس سے غرض یہ تھی کہ جو لوگ خباثت باطنی سے مسلمانون کے
ساتھہ عداوت رکھتے ہین اور احکام اسلام کے جاری ہونے مین رخنہ انداز ہوتے ہین اور
وہ صاحب قدرت و شوکت اور مالک لشکر و حشم بھی ہین اونکی شوکت کو توڑ دینا چاہیئے تاکہ اونہین
غربا اور مساکین اہل اسلام کو ایذا پہنچانیکی طاقت نہ رہی اور تاثیر کفر گھٹ جاوے کیونکہ اکثر
لوگون کا میلان سردار یا بادشاہ کی طرف رہتا ہے اور زور آور کا کفر سب مین تاثیر کرجاتا ہے
پس جہاد کرنے سے یہ غرض تھی کہ کفار کو اس قابل نہ چھوڑا جاوے کہ وہ ترقی اسلام مین مخل ہون
الحاصل جب تک جناب سرور کائنات نے مکہ مین تشریف رکھی باوجود ایذا رسانی کفار اکثر
لوگ ایمان لاتے رہے جب کافر اونہین ستاتے تھے تو حبش کو ہجرت کرجاتے تھے اور اسلام
وخدا کے واسطے اپنا گھر بار عیش و آرام زن و فرزند سب چھوڑ دیتے تھے اور صرف خدا اور اوسکے
رسول کی خوشنودی کے لئے وہ مصیبتین اور تکلیفین سہتے تھے جو اون پر آشوب دنون مین

مسلمانون پر گذرتی تہین - جب کفار نے دیکھا کہ یہ لوگ حبش مین پہونچکر بڑے آرام سے زندگی بسر کرتے ہین اور چپ چاپ اودہر ہی کو چلے جاتے ہین تو پیچ وتاب کہایا اور عمر ابن العاص کو بہت سے تحائف دیکر نجاشی کے پاس بہیجا تاکہ بادشاہ کو پہسلا کے مسلمانون کو وہان سے نکلوا دے - جب عمر ابن العاص نجاشی کی مجلس مین پہونچا تو اوس نے اور اوسکے سب ساتہیون نے سجدہ کر کے تحفے پیش کیے اور بہت سی خوشامد اور چاپلوسی کے بعد عرض کیا کہ چند آدمی مکہ سے اپنا آبائی مذہب چہوڑ کر یہان بہاگ آئے ہین وہ ہمارے حوالے کر دئے جاوین نجاشی برہم ہوگیا اور کہا بہلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو لوگ مجہسے پناہ مانگین مین اونکو اپنے ملک سے نکال دون اور دشمنون کے ہاتہہ مین مار ڈالے جانیکے لئے حوالہ کر دون مگر اونکو میرے سامنے لاؤ تاکہ مین تمہارے باہمی نفاق کا حال معلوم کرون بس مظلوم خانہ بدوش مسلمان نجاشی کی مجلس مین آئے سجدہ تو نہین کیا مگر سلام کر کے بیٹہہ گئے بادشاہ کے مصاحبون نے پوچہا کہ تم لوگون نے سجدہ کیون نہین کیا جعفر تیار ابن ابی طالب بولے کہ ہمارے پیغمبر نے ہمین یہ تعلیم دی ہے کہ اپنے پروردگار کے سوا کسی مخلوق کو سجدہ نکرنا اس کلام سے نجاشی کے دل مین مسلمانون کی وقعت قائم ہوگئی اور پوچہا کہ تمنے اپنے بہائیون کا دین بہی چہوڑ دیا ہے اور یہود ونصارے کے مذہب مین بہی نہین ہو پہر تمہارا کیا دین ہے -

حضرت جعفر نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنا ایک رسول ہمارے پاس بہیجا ہے اوسکی تعلیم سے ہمنے اپنا آبائی مذہب ترک کر دیا اب ہم اوسیکے دین پر ہین اوس نے ہم کو اچہے کام کرنے اور برے کام سے باز رہنے کی تعلیم دی ہے اور فرمایا ہے کہ نماز پڑہو زکوٰۃ اور صدقہ دو اپنون اور ہمسایون سے باخلاق پیش آؤ اور اوصاف حسنہ اختیار کرو ہمنے ان سب باتون کو بہتر سمجہکے اوسکو سچا جانا اور اپنے باپ دادون کے مذہب کو چہوڑ دیا ہمارے بت پرست بہائی

ہمکو ستانے لگے ہم مین اونسے لڑنے کی طاقت نہ تھی ہم آپ کی عملداری مین بھاگ کر چلے آئے
یہ سُن کر نجاشی نے کہا کہ جو کلام تمہارے پیغمبر پر نازل ہوا ہے اوس مین سے کچھہ مجھکو سناؤ حضرت
جعفر نے سورۂ مریم سنا دی نجاشی اور اوسکے سب مُصاحب سنکر رو دیئے اور کہا خدا کی قسم یہ کلام
اور وہ کلام جو موسی پر نازل ہوا دونون ایک شمع کے نور ہین اسکے بعد نجاشی بولا کہ اے لوگو مین
گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ خدا کا رسول ہے اور وہی پیغمبر ہے جسکی بشارت حضرت مسیح نے دی ہے
پس قریش کے تحفے اور ہدیئے پھیر دیئے اور اونکے ایلچیون کو ذلیل کر کے اپنے دربار سے نکلوا دیا اکثر
مورخین نے وہ تقریر جو حضرت جعفر نے نجاشی کے دربار مین کی تھی لکھی ہے اوسکا ترجمہ یہ ہے۔

جعفر نے کہا اے بادشاہ ہم پہلے جاہل گمراہ بت پرست قوم تھے مُردار گوشت کھاتے بدکاریان کرتے
اور اپنی ہمسایون سے بری طرح پیش آتے تھے زبردست ہمیشہ کمزور کا مال کھا جاتے تھے یہ حالت ہماری
مدت مدید سے چلی آتی تھی یہان تک کہ خدا نے ہم پر رحم کیا اور ہماری ہی قوم مین سے ایک پیغمبر ہمارے
پاس بھیجا جسکی شرافت نسب راست بازی ایمان داری اور پاکدامنی سے ہم خوب واقف ہین اوس نے
ہمکو خدا کی طرف بلایا تاکہ ہم اوسی ایک خدا کو خدا جانین اور اوسکی عبادت کرین اور بتون اور پتھرون کی پرستش
چھوڑ دین جنکو ہم اور ہمارے باپ دادا پوجتے تھے اوس نے حکم دیا ہے کہ اور کسی چیز کو اوسکی ذات
اور صفات اور استحقاق عبادت مین اوسکے ساتھہ شریک نکرین اور سال بھر کے بعد بقیہ مال کا
چالیسوان حصہ صدقہ مین دین سوائے بیماری اور سفر کے رمضان مین روزے رکھین غرضکہ حضرت جعفر
نے تمام احکام اسلام ایک ایک کر کے بیان کئے اور کہا اوس پیمبر نے ہمکو سچ بولنے اور خیانت
نکرنی اور قرابت دارون کی رعایت اور مروت کرنی اور ہمسایون کے ساتھہ نیک سلوک کرنے
اور برُے اور حرام کامون اور خون خرابون سے بچنے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ بدکاری نکرنا جھوٹی
گواہی ندینا بے مان باپ کے بچون کا مال نہ کھانا پاکدامن عورتون پر تہمت نہ لگانا ہمنے اوس پیغمبر کو

سچا جانا اوسکی پیروی اختیار کی ہم صرف ایک ہی خدا کی عبادت کرتے ہین اور کسی کو اوس کا شریک نہین جانتے جو چیز خدا نے ہم پر حرام کردی ہے اوسکو حرام اور جو حلال کردی ہے اوسکو حلال جانتے ہین اے بادشاہ یہ باعث ہے ہماری اور انکی دشمنی کا انہون نے طرح طرح سے ہمکو دکھہ دیا اور چاہا کہ ہم پھر بت پوجنے لگین اور وہی پہلی سی بری باتین اختیار کرین جب انہون نے ہمارا دم ناک مین کردیا اور ہمارے دین مین ہمارے مزاحم ہوئے تو ہم نے جلاوطن ہوکر اور تجھکو اور بادشاہون سے اچھا جانکر تیری پناہ اختیار کی اور امید کرتے ہین کہ تیرے سامنے کوئی ہم پر ظلم نکر سکیگا۔

اس تقریر نے نجاشی پر بہت اثر کیا اور کہا مسلمانون تمپر اور تمہارے رسول پر مرحبا مین گواہی دیتا ہون کہ محمد وہی رسول ہے جسکی تعریف انجیل مین آئی ہے اگر انتظام مملکت میرے ذمہ نہوتا تو مین مکہ پہونچکر اوس نبی برحق کی جوتیان اوٹھاتا اور لوٹا پانی کا لیکر وضو کراتا غرضکہ قریش اپنا سا مونہہ لیکر واپس آئے اور اس ماجرے نے اونکی ضد کو اور بہی بڑہا دیا۔

روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی دوسری دفعہ حبش کا سفر کیا تہا مگر جب موضع برک الغماد مین پہونچے تو قبیلہ قارہ کے سردار مالک ابن الدغنہ نے اونہین اپنی پناہ مین لے لیا اور قریش کی دست اندازی اور ایذا رسانی سے بچایا اس لئے حضرت صدیق اکبر واپس آئے اپنے گھر پر عبادت و بندگی کیا کرتے اپنے مکان کے صحن مین ایک مسجد بنائی تھی اوسمین نماز و قرآن پڑہا کرتے تہے چونکہ آپ بہت نرم دل اور رقیق القلب تہے کلام مجید پڑہنے مین بے اختیار روتے۔ رونے کی آواز سنکر مشرکون کی عورتین لونڈیان اور غلام چارون طرف سے گھر آتے اور عبارت قرانی سنکر بڑا تعجب کرتے۔

یہ فضیلت ابوبکر صدیق ہی کا خاصہ تہا یعنی جن دنون مین اسلام مخفی تہا آپنے علانیہ مسجد بنائی اور قرآن پڑہا اور خدا کی عبادت کی پس صنادید قریش آپکی عبادت اور قرآن خوانی اور مسجد دیکھکر

ڈرے اور ابن دغنہ سے کہا کہ ہمین خوف ہے کہین ہماری عورتین اور لڑکے اس شخص کا قرآن سنکر
فریفتہ نہو جاوین پس تو قرآن پڑہنے سے انکو باز رکھہ اور جو یہ نہ مانین تو اپنی پناہ مین نہ رہنے دے
جب حضرت ابوبکر نے یہ بات سنی تو ابن دغنہ سے بولے کہ مین نے تیری پناہ چھوڑی مین
اپنے خدا کی پناہ اپنے لئے کافی سمجھتا ہون۔

نبوت کے چھٹے سال مین آنحضرت صلعم کے چچا حمزہ ابن عبدالمطلب جو آپ کے رضاعی
بہائی بہی تہے اور بڑے غیور جوان تہے اسلام لائے کہتے ہین کہ ایکدن ابوجہل نے آنحضرت
کو بہت ایذا دی اور سخت سست کہا آنحضرت مغموم بیٹھے ہوئے تہے کہ حضرت حمزہ شکار سے
تشریف لائے اور طواف کعبہ مین مصروف تہے کہ کسی لونڈی نے ابوجہل کی حرکت آپ سے
بیان کی آپکا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا اور کمان ہاتھہ مین لیے ہوئے ابوجہل کے پاس پہونچے
اور اوسکے سر پر اس زور سے ماری کہ سر اوسکا پہٹ گیا اور کہا کہ اے کمبخت نالایق تو نے کیا
سمجھ کے آنحضرت سے بے ادبی کی کیا تجھے یہ نہین معلوم ہے کہ مین اونپر ایمان لایا ہون وہانسے
سیدہے حضرت سرور کائنات کیخدمت مین حاضر ہوئے اور ایمان لائے۔

حضرت حمزہ کے اسلام لانے کے تین دن بعد حضرت عمر ابن الخطاب مشرف باسلام ہوئے
مشہور ہے کہ اسلام لانے سے پہلے آپنے کوئی بے ادبی آنحضرت یا اونکے صحابہ کی خدمتمین
نہین کی۔ جب یہ آیتہ نازل ہوئی اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ
لَهَا وَارِدُوْنَ ○ ترجمہ ۔ اوس دن حکم دیا جاویگا کہ اب تم اور جن چیزون کی تم خدا کے
سوا پرستش کرتے تہے وہ سب دوزخ کا ایندہن بنوگے اور تم سب کو دوزخ مین جانا ہوگا۔

ابوجہل اس کو سُن کر نہایت برہم ہوا اور قریش کے مجمع مین کہڑا ہو کر پکارا کہ اے قریش
محمد تمہارے خداؤن کو برا کہتا ہے اور قوم کے عقلمندون کو بیوقوف بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ تمہارے

باپ دادے آتش دوزخ کی لکڑی ہین سُن لوتم مین سے جوکوئی محمدؐ کا سر کاٹ کے میرے سامنے
لائیگا اوسکو مین سَو اونٹ اور ہزار اوقیہ چاندی دونگا حضرت عمر اب تک مسلمان نہین ہوئے تھے
بولے کہ ای ابوجہل تیرے اس وعدے کا کوئی ضامن بہی ہے اوس نے کہا کہ مین لات وعزیٰ
کی قسم کہاتا ہون تب حضرت عمر اوسے خانہ کعبہ مین لے گیے اور سب سے بڑے بت
ہبل کو وعدہ کا گواہ قرار دیکر تلوار و تیر و کمان لی اور جناب سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کو روانہ
ہوئے راہ مین نعیم ابن عبداللہ ابن النجام ملا اوس نے پوچہا اے عمر کہان کا قصد ہے یہ بولے
کہ محمدؐ کو قتل کرنے جاتا ہون نعیم نے جواب دیا کہ یہ کام تم سے کیونکر ہو سکیگا اور بالفرض اگر کر بہی
لیا تو بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب تمہارے دشمن ہو جاوینگے اونسے کیونکر بچو گے۔ حضرت
عمر نے نعیم سے کہا کہ شاید تو بہی محمدؐ کے دین پر مائل ہے بہتر ہے کہ پہلے تیرا ہی کام تمام کردون
اوس نے کہا مین تو اپنی آبائی دین پر ہون دونون باہم ملکے موضع ابطح پر پہونچے دیکہتے کیا ہین کہ لوگون
نے ایک بکری ذبح کرنے کو لٹائی ہے اِن دونون کے اوس جگہہ پہونچتے ہی بکری نے کہا لآ اللہ
الّا اللہ محمدؐ رسول اللہ لوگون نے اوسے چہوڑ دیا حضرت عمر نے بہت تعجب کیا اور فرمایا کہ سخت مشکل
کی بات ہے محمدؐ کو جلد قتل کرنا چاہئے ایسا نہو کہ اوس کا رعب وداب ملک پر بیٹھہ جائے آگے
چلکے سعد ابن ابی وقاص ملے اور اونہون نے عمر سے پوچہا کہ کدہر چلے جواب ملا کہ محمدؐ کو قتل کرنے
سعد نے کہا کہ تم اونکی قوم سے کیونکر بچ سکو گے حضرت عمر نے طیش مین آکر کہا کہ آؤ پہلے تمکو ہی
ٹہکانے لگادون سعد نے جواب دیا کہ جاؤ بہی پہلے اپنی بہن اور اوسکے شوہر سعید بن زید کی تو خبر لو
وہ مدت سے مسلمان ہو چکے ہین حضرت عمر بولے اس کا ثبوت سعد نے کہا کہ ثبوت یہ ہے کہ وہ
تمہارے ہاتہہ کا ذبیحہ نہ کہائینگے اب تو حضرت عمر نے اپنی بہن کے گھر کی طرف رخ کیا۔ اوسی زمانہ
مین سورۂ طٰہٰ نازل ہوئی تہی اور حضرت سعید اور حضرت عمر کی بہن خباب ابن ارت سے اوس سورت کو

یادکر رہے تہے اتفاقاً اوسیوقت حضرت عمر ہوپنچے دروازہ بند تہا آپ نے تہوڑی دیر کان لگاکر سنا۔
پھر دستک دی جب اون لوگون کو معلوم ہوا کہ عمر ہین تو خباب مع اوس صحیفہ کے جس مین سورہ طٰہٰ لکھی
تھی چھپ گئے اور دروازہ کہولا گیا آپنے اندر جا کے پوچہا کہ یہ کیسی آواز تھی اونہون نے کہا کہ ہم آپسمین
باتین کر رہے تہے حضرت عمر بولے خیر ایک بکری لاؤ اوسے اپنے ہاتھہ سے ذبح کر کے فرمایا کہ
پکاؤ جب پک چکی تو دونون بہن و بہنوئی سے کہانے کو فرمایا وہ انکار کرنے لگے حضرت عمر سمجھہ
گئے کہ سعد نے سچ کہا تہا غصہ مین آکر کھڑے ہو گئے اور بہن کو مارنے لگے یہان تک کہ اونکے
سر سے خون کی دہارین جاری تہین اور کہتی تہین کہ اے عمر مین نے تو آنحضرت کی اطاعت قبول
کرلی ہے اب چاہے مار ڈالو مین اس روشن دین سے مونہہ نہ پہیرونگی جب حضرت عمر نے دیکھا کہ انکو
دین اسلام مین ایسا استحکام ہے اور کچہہ خون کے جوش نے بہی مجبور کیا تو آپ پر بہی رقت طاری
ہوگئی اور اپنی حرکت سے بہت پشیمان ہو کے چپکے ایک کونہ مین جا بیٹھے اور تہوڑی دیر کے بعد کچہہ
سوچ کے فرمایا کہ وہ صحیفہ جو تم پڑہ رہے تہے مجھے دکھاؤ بہن نے جواب دیا کہ نہین تم اوسکے ساتھہ
بے ادبی کروگے حضرت عمر نے وعدہ کیا کہ ہرگز ایسا نہوگا اونکی بہن بولین کہ اچہا پہلے غسل کرلو تاکہ
نجاست شرک سے پاک ہو جاؤ کیونکہ یہ خدا کا کلام ہے حضرت عمر نے غسل کر کے صحیفہ کو لیا
اور سورہ طٰہٰ کی پہلے سات آیتین پڑہین جن کا ترجمہ یہ ہے ۔

طٰہٰ ۔ اے پیغمبر ہمنے تمپر قرآن اس لیئے تو نازل کیا نہین کہ تم اوسکی وجہ سے اسقدر مشقت
اوٹہاؤ ۔ ہان یہ قرآن صرف ایک نصیحت ہے اور وہ بہی اوسی کے لیے جو خدا سے ڈرتا ہے ۔ یہ اوس
خدا کا اوتارا ہوا ہے جس نے زمین اور اونچے اونچے آسمانون کو پیدا کیا ۔ اوسی کا نام ہے رحمان جو
عرش برین پر براجرہا ہے ۔ اوسی کا ہے جو کچہہ آسمانون مین ہے اور جو کچہہ زمین مین ہے اور جو کچہہ
آسمان و زمین دونون کے بیچ مین ہے اور جو کچہہ کرہ خاک کے تلے ہے اور اے مخاطب اگر تو پکار کر

بات کرے تو وہ تیرے پکارنیکا محتاج نہین کیونکہ وہ آہستہ اور آہستہ سے زیادہ مخفی بات کوبہی
جانتا ہے وہی اللہ ہے اوسکے سوا اور کوئی معبود نہین اچھے نام اوسیکے ہین - اتنا پڑہ کے آپ
روئے اور کہا کیا پیارا کلام ہے اتنا سنتے ہی خباب ابن الارث جو ایک گوشہ مین چھپے بیٹھے تھے
فوراً باہر نکل آئے اور کہا اے عمر مبارک پیغمبر خدا نے رات ہی کو دعا مانگی تھی کہ یا الہ العالمین ابوجہل یا
عمر کو مسلمان کر کے میرے دین کو قوت دے سو تمہارے حق مین آنحضرت کی دعا قبول ہوئی حضرت
عمر نے پوچھا کہ پیغمبر خدا کہان ہین مین اونکے پاس جاتا ہون تلوار ہاتہہ مین لیے ہوئے آنحضرت کیطرف
روانہ ہوئے جب دروازہ پر پہونچے تو اصحاب حضرت عمر کے خوف کے مارے دروازہ نہ کھولتے
تھے آنحضرت صلعم نے حکم دیا کہ کھولدو جسوقت حضرت عمر جناب سرور کائنات کے سامنے پہونچے
ہین تو رعب کے مارے کانپتے تھے اور تلوار ہاتہہ سے گر گئی تھی حضرت عمر نے سر جھکا کر کہا اشہد
ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ حضرت عمر فاروق کے بہنوئی سعید بن زید عشرہ مبشرہ
مین ہین جب حضرت عمر فاروق اسلام لا چکے تو آنحضرت اور صحابہ کیخدمت مین عرض کی کہ یا رسول اللہ
حیف ہے لات وعزیٰ کو تو لوگ آشکارا اور علانیہ پوجین اور دین حق یون چھپا رہے ابہی تشریف لے
چلئے اسوقت خانہ کعبہ مین چلکر نماز ہوگی آنحضرت ابوبکر حمزہ وعلی رضوان اللہ علیہم کو ہمراہ لیکر خانہ کعبہ مین
تشریف لے گیے حضرت عمر نے دہکے دیدیکے قریش کے ایک جم غفیر کو وہان سے نکال دیا اور
اصحابون کے ساتھہ دو رکعت نماز پڑہی اوسیوقت یہ آیتہ نازل ہوئی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ
اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ سورہ انفال ترجمہ اے پیغمبر اللہ اور مسلمان جو تمہارے تابع فرمان ہین تمکو
بس کرتے ہین - ابن عباس سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر اسلام لائے تو جبرئیل علیہ السلام
نے آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ اہل آسمان نے بڑی خوشی منائی ہے آپ کو
عمر کا مسلمان ہونا مبارک ہو - نبوت کے ساتوین سال مین جب قریش نے دیکھا کہ حمزہ اور عمر معتقد اسلام

ہو گئے اور صحابہ حبش کو ہجرت کرتے چلے جاتے ہین اب یہ مذہب قوی ہو گیا تو اونکے حسد نے اور بہی
ترقی کی اور عداوت زیادہ ہو گئی اور آنحضرت کے قتل پر آمادہ ہوئے مگر ابو طالب کے خوف سے
دست درازی نہین کر سکتے تہے آخرش ایک دن ابو طالب کے پاس آکر کہا کہ یا تو اپنے بھتیجے کو ہمارے
حوالہ کر دیا ہمسے لڑنے کی طیاری کرو اگر تم سے یہ دونون باتین نہین ہو سکتی ہین تو اوسے سمجھا دو کہ ہمارے
خداؤن کی تکذیب سے باز رہے اب تو ابو طالب کے ہاتھہ کے بہی طوطے اڑ گئے اور آنحضرت کو بلا کر
کہا کہ اے میرے پیارے قریش ایسا کہتے ہین بہتر ہے کہ تم اپنے بچانے کی کوشش کرو کیونکہ
ساری قوم کے ساتھہ لڑنا میرے اور تمہارے دونون کے اختیار سے باہر ہے سید عالم نے
جواب دیا اے چچا مین تمہاری مدد اور حمایت سے یہ کام نہین کرتا ہون میرا تو حامی میرا پروردگار ہے
اوسی نے مجھکو اس کام کے انجام دینے کا حکم دیا ہے مین اس سے باز نہ رہونگا۔ اگر تم میری حمایت
کروگے تو تمہاری سعادت ہے ورنہ فضل ربانی اور تائید آسمانی میرے لیے کافی ہے یہ کہکر آنحضرت
معہ صحابہ کے اوس مجلس سے اوٹھہ کھڑے ہوئے ابو طالب کو آنحضرت کی باتون پر کمال رقّت
ہوئی اور ایک ہمت سی بندہ گئی اور آنحضرت سے فرمانے لگے کہ اے بیٹا محمدؐ تم بخوبی اپنے کام مین
مشغول رہو برب کعبہ جب تک مین زندہ ہون کوئی تمپر غلبہ نکر سکیگا اور اسکے بعد چند شعر پڑہے۔ جنکا
حاصل مطلب یہ ہے۔ اے محمدؐ خدا کی قسم جبتک مین زندہ ہون یہ لوگ تمہاری طرف آنکھہ اوٹھا کر نہین
دیکھہ سکتے تم اپنا کام کیے جاؤ اور کچھہ اندیشہ دل مین نہ لاؤ خوش رہو اور تمہاری آنکھین ٹھنڈی رہین۔

پس ابو طالب نے بنی ہاشم کو جمع کیا سب اونکے ساتھہ متفق ہو گئے اگرچہ یہ سب لوگ
کافر تہے مگر حسب عادت جاہلیت خاندانی لڑائی ٹھان دی۔ آنحضرت کو اپنے پہاڑ کے غار یعنی شعب
ابو طالب مین لے گیے جسے گڈہی تصور کرنا چاہئے۔ اسوقت رسول خدا کی عمر اونچاس برس کی
تہی اور آپ مسلمانون کو بہی اپنے ساتھہ لے گیے تہے۔ صرف ابولہب نے ساتھہ ندیا پھر تو سارے

قریش نے باہم اتفاق کرلیا اور عہد باندہا کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کے ساتہہ شادی بیاہ خرید فروخت
ملنا جلنا اوٹہنا بیٹہنا بات چیت ہرگز نکرین بلکہ اس سرزمین پر اونہین رہنے بہی ندین اور بازار کے
دوکانداروں کو سکہایا کہ اونکے ہاتہہ کہانے پینے کی کوئی چیز نہ بیچین اور عہد نامہ لکھکر اور مہر وگواہیان
کرکے خانہ کعبہ کے دروازہ پر لٹکا دیا اور ایک نقل اوسکی ابوجہل کے خانہ ام الخلاس مین بحفاظت رکھی
گئی جسکا مضمون یہ تہا کہ ہم مین اور ان لوگون مین صلح نہو اور ہو بہی تو اس شرط پر کہ آنحضرت کو قتل کرڈالین
لکھا ہے کہ جس شخص نے یہ عہد نامہ اپنے قلم سے تحریر کیا تہا اوسکا ہاتہہ شل ہوگیا اور یہ واقعہ ساتوین
سال نبوت کے محرم مین ہوا تہا الغرض تین برس اسی کشمکش سے گذرے مخالف صبح سے شام
تک شعب کو گہیرے پڑے رہتے تہے اور جو کوئی اندر سے باہر آتا اوسے ایذا دیتے تہے پس
ادہر والون پر تنگی اور عسرت حد سے زیادہ ہوگئی ولید بن مغیرہ روز منادی کرادیتا تہا کہ خبردار اندر والون
کے ہاتہہ کچہہ نہ بیچنا البتہ ابو العاص بن الربیع داماد رسول خدا کبہی کبہی رات کو چپکے گیہون اور خرمونکی
رسد اندر پہونچادیتا تہا آنحضرت نے اسکے باعث اوسکی بہت تعریف کی ہے قصہ مختصر تین سال مین
اندر والون کا کچومر نکلگیا اور یہ حال ہوا کہ پیر تلے کی چیونٹی کو بہی اونکے حال زار پر رحم آتا تہا اور دودہ پیتے
بچون کے بلکنے سے راتون کی نیندین حرام تہین۔ خدا کی قدرت قریش مین سے وہ لوگ جو بنی ہاشم
اور بنی عبد المطلب کے ساتہہ قرابت قریبہ رکہتے تہے کڑہنے لگے اور اللہ تعالی نے اونکے دلون
مین رحم ڈالدیا اوپہر یہ بات طاری فرمائی کہ اوس عہد کو توڑڈالین اور اوس نامہ کو جو کعبہ کے دروازہ پر
آویزان ہے چاک کردین پہلے تو اس بات پر قریش مین بڑی خصومت اور نزاع ورد وبدل ہوئی آخر کار
اس بات پر اتفاق کیا کہ اوس عہد نامہ کو لاؤ کیونکہ آنحضرت نے ابو طالب کو خبر دی تہی کہ اوس پر دیمک کا
دخل ہوگیا ہے جو اوسکی ساری عبارت کہا گئی ہے صرف خدا اور رسول کا نام باقی ہے۔ اگر آنحضرت اس
خبر مین کاذب نکلین تو تم اونکے ساتہہ جو چاہو سو کرو اور اگر صادق ٹہیرین تو اسی قدر بس ہے کہ اُس کے

مضمون سے درگذر ویں جسوقت اوس کاغذ کو ابوجہل نے اپنے گھر سے نکالکے کھولا ہے تو
جیسا آنحضرت نے فرمایا تہا ویسا ہی پایا یا سوائے خدا اور رسول کے نام کے اوس مین کچھہ باقی
نہین رہا تہا ساری عبارت دیمک کہا گئی تہی قریش نے جب یہ حال دیکہا اور حضرت صلعم کو صادق
پایا تو شرمندہ ہوکے سر نیچے کر لئے لیکن ابوجہل اور اوسکی تابعدارون نے اسپر بہی نہ مانا اور بے دینی
اور ناانصافی کی راہ سے بولے کہ ہم تو عہدنامہ کا خلاف نکرینگے - ہشام بن عمر بن حارث نے اہل
شعب پر رحم کہا کے اور زہیر بن ابی امیہ - مطعم بن عدی - ابوالبختری بن ہشام اور زمعہ بن الاسود کو اپنا
ہم خیال بنا کے اوس عہدنامے کے خلاف مین تحریک شروع کی تہی جسکا ذکر اوپر ہوا - ابوطالب نے
اپنے یارون کے ساتھہ خانہ کعبہ کے پردون مین جاکر دعا مانگی اُے خدا ان لوگون پر ہمین فتح دے
جنہون نے ہم پر ظلم اور قطع رحم کیا اور حلال ٹھرایا جو کچھہ کہ حرام تہا اُونپر یہ دعا کر کے غار کیطرف پھر تشریف
لے گئے اور وہ لوگ جو عہد کے توڑ ڈالنے پر راضی تہے غالب آئے اور ہہتیار باندہ کے
غار مین پہونچے اور وہان سے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے حامی اور مددگار ہوکے اونہین نکال
لائے اور وہ سب باہر آکے اپنے اپنے گہرون مین آباد ہوئے مخالف اس باب مین ذرا بہی دم نہ مار سکے
یہ حال نبوت کے دسوین سال کا ہے اس کے آٹھہ مہینے ۲۱ دن کے بعد ابوطالب نے وفات
پائی - اسی سال مین فارس اور روم کے درمیان جنگ عظیم ہوئی فارس غالب اور روم مغلوب ہوا
جب نبوت کے دسوین سال مین فارس اور روم کی جنگ عظیم واقع ہوئی اور لشکر فارس غالب آیا تو
یہ خبر بہی عرب کو پہونچی کفار قریش خوشی کے مارے جامہ مین پہولے نہ سمائے اور مسلمانون سے
کہنے لگے کہ آج ہمارے بہائی تمہارے بہائیون پر غالب آئے کل ہم بہی تمپر فتح پائینگے -

واضح ہو کہ کفار قریش نے فارس والون کو اپنا بہائی اس لیے بتایا تہا کہ وہ اہل ملت وکتاب
نہ تہے اور اہالیان روم نصرانی اور صاحب کتاب تہے اس لیے اونکو مسلمانون کا بہائی ٹہرایا مسلمان لوگ

یہ بات سنکر بہت مغموم ہوئے اللہ جلشانہ نے اوسیوقت اپنے حبیب پر وحی بھیجی اور یہ آیت نازل ہوئی الٓمٓ ○ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ○ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَ ہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِہِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ ○ فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ ترجمہ الٓمٓ اوس ملک مین جو عرب سے قریب ہے رومی نصاری مغلوب ہوگئے ہین لیکن یہ لوگ اپنی مغلوب ہوئے پیچھے عنقریب چند سال مین غالب آجاوینگے۔

سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی الہی سے آگاہ ہوکر صحابہ اور اہل اسلام کی طمانیت فرمائی حضرت ابوبکر صدیق نے قوی دل ہوکر قریش سے کہا واللہ خدائی تعالی تمکو کبھی خوش نکریگا کیونکہ چند سال کے بعد حق جل وعلی رومیون ہی کو فارس پر غلبہ دیگا ابی بن خلف نے حضرت صدیق اکبر کو جھٹلایا اور شرط بدی کہ اگر تین برس کے اندر رومی فارسیون پر غالب آوین تو مین دس اونٹ تمہین دونگا اور جو تم ہارے تو تمکو دینے پڑینگے حضرت ابوبکر نے یہ سب حال جناب سرور کائنات سے آکر عرض کیا آپ نے فرمایا کہ پھر جاکر دس سے زیادہ اونٹون کی شرط بدو اور مدت بھی تین برس سے زیادہ کردو کیونکہ بضع تین سے لیکر دس تک سب عدد دون کو کہتے ہین جب کہ اللہ تعالی نے تعین نہین کیا ہے تو مقتضاے احتیاط یہی ہے کہ تین برس کا تعین نکیا جاوے پس جناب ابوبکر پھر گئے اور سو اونٹ کی شرط بدی مدت بھی نو برس کی قرار پائی پس جنگ حدیبیہ کے دن خبر آئی کہ رومیون نے فارس پر فتح پائی حضرت ابوبکر نے ابی بن خلف یا اوسکے ضامن سے سو اونٹ لے لئے اور جب اون اونٹون کو جناب سرور کائنات کی خدمت مین لائے تو آپنے حکم دیا کہ انکو تصدق کرو و مخفی نرہے کہ اسوقت تک قمار بازی کی حرمت واقعہ نہوئی تھی اسی سال مین ابوطالب نے ستاشی برس کی عمر مین انتقال فرمایا روایت ہے کہ نزع کے وقت آنحضرت صلعم اون سے فرماتے تھے کہ اے چچا تمہارے حق مجھ پر باپ سے زیادہ ہین مین تمہارے احسانون کا بدلا کیسے ادا کرون تم صرف لا الہ الا اللہ مونہہ سے کہدو تا کہ قیامت کے دن مجھکو تمہاری شفاعت کرانیکی جرات ہو حضرت ابوطالب نے فرمایا کہ بیٹا اگر مجھے قریش کے طعنون کا خوف نہوتا تو

مین فوراً اس کلمہ کو مونہہ سے نکال کے تمہین خوش کر دیتا اب لوگ کہین گے۔ بے صبری مین موت کے ڈر سے دین محمدی اختیار کر لیا۔

روایت ہے کہ ابوطالب نے مرنے کے وقت یہ اشعار پڑہے۔ اشعار

واللہ لن یصلوا الیك بجمعهم	حتی اوسد فی التراب دفینا
فاصدع بامرك ما علیك غضاضة	البشر وقر بذاك منك عیونا
ودعوتنی وعلمت انك ناصحی	ولقد صدقت وکنت فیه امینا
اظهرت دینا قد علمت بانه	من خیر ادیان البریة دینا
لولا الملامة او حذار مسبة	لوجدتنی سمحا بذاك مبینا

ترجمہ۔ قسم اللہ کی جب تک مین زیر زمین دفن کر کے نہ سلا دیا جاؤن یہ سب لوگ تجہہ تک نہین پہونچ سکتے تو اپنا کام کر تجہہ سے کوئی آنکہہ نہین ملا سکتا خوش ہو اور اوس سے اپنی آنکہین ٹہنڈی کر اے محمدؐ تمنے مجہے دعوت کی اور مین نے جانا کہ تم میری ناصح اور خیرخواہ ہو اور بلا شک و شبہ تم اپنے قول مین بڑے سچے اور امین ہو اور تمنے ایسا دین ظاہر کیا ہے جو سارے دنیا کے دینون سے بہتر اور افضل ہے اگر مجہے قوم کی ملامت اور گالیون کا خوف نہوتا تو تم مجہے اس دین کا قبول کرنیوالا اور ظاہر کنندہ پاتے۔

جب قریش نے ابوطالب سے یہ اشعار سُنے تو چلا کے پوچہا کیا تم اپنے آبا و اجداد عبدالمطلب اور ہاشم اور عبد مناف کے مذہب سے پھر گئے تو آپ نے جواب دیا کہ نہین مین اپنے آبا و اجداد ہی کے ملت و مذہب پر جاتا ہون۔

ابوطالب کے اسلام لانے مین مختلف روایتین ہین کہتے ہین کہ حضرت عباس نے سر جہکا کر جو سنا تو آپ کی زبان پر کلمہ شہادت جاری تہا اوسوقت عباس نے حضرت کو خبر پہونچائی کہ اسلم

عمک یارسول اللہ آنحضرت اسکے سنتے ہی خوش ہوگئے۔

روایت ہے کہ ابوطالب نے اپنے نزع کیوقت سب بنی عبدالمطلب کو بلایا اور اونہین وصیت کی کہ ہمیشہ خیر و نیکی پر آمادہ رہنا اگر محمد صلعم کی بات مانوگے اور اونکے حکم کی متابعت کروگے تو بڑی فلاح پاؤگے اے معشر قریش تم خدا کے برگزیدہ اور بہتر قبائل ہو مین تمکو محمد کیساتھ نیکی کرنیکی وصیت کرتا ہون وہ قریش مین امین اور عرب مین صدیق اور ہر چیز کے جامع ہین وہ ایسا حکم دیتے ہین جسے دل قبول کرلیتا ہے مگر زبان لوگون کی ملامت کے خوف سے انکار کرتی ہے واللہ مین دیکھتا ہون کہ عرب کے سارے فقرا اور بادیہ نشین اونکی دعوت کو قبول اور اونکے کلمہ اور احکام کی تصدیق کرتے ہین اور اونہین بزرگ جانتے ہین اے معشر قریش تم اونکی دوست اور اونکے گروہ کے حامی رہنا اگر میری زندگی کچھ باقی رہتی تو مین اونکی آفات و حوادث رفع کرتا الغرض ابوطالب نے ایسی ہی باتین کرتے ہوئے اس جہان سے انتقال فرمایا آنحضرت صلعم نے بھی ابوطالب کے اعانت اور امداد و حمایت اور رعایت و مدح بہت کچھ کی ہے اونکی اسلام لانے یا نہ لانے مین سکوت انسب ہے۔ انحضرت نے فرمایا ہے کہ جب تک خدا خفا ہوکے مجھے منع نہ کریگا مین ابوطالب کی مغفرت کی دعا کیے ہی جاؤنگا۔ اور بعد وفات کے جب حضرت علی نے آپ سے آکے کہا ہے کہ آپ کا گمراہ بڈہا چچا مرگیا تو آنحضرت روئے اور فرمایا کہ جاؤ اونکو دفن کرو علی مرتضیٰ نے پھر کہا کہ یارسول اللہ وہ مشرک مرا ہے آپنے پھر فرمایا کہ جاؤ دفن کرو خدا اوسکی مغفرت کرے اور جب حضرت علی دفن کرکے آئے ہین تو اون سے آپ بہت خوش ہوئے اور حد سے زیادہ دعائین دین۔ لکھا ہے کہ آپ روتے ہوئے ابوطالب کے جنازے کے ساتھ گئے تھے۔ ابوطالب کی وفات کے تین دن بعد حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اس جہان فانی سے روضۂ رضوان کو رحلت فرمائی اور آنحضرت صلعم کے ساتھ نکاح ہونیکے بعد پچیس برس تک زندہ رہین۔

حضرت خدیجہ کے دو خاوند مر چکے تہے تیسری دفعہ آنحضرت سے عقد ہوا تہا - ان دونون حادثون کا آنحضرت کو بڑا غم ہوا اس لیے آپ نے اوس سال کا نام عام الحزن رکہا ان دونون صاحبون کی موت نے کافرون کو اور دلیر کر دیا اونہون نے پھر زیادتی شروع کی ایک مرتبہ کافرون نے راہ مین بہت سی خاک آپ پر ڈالدی گہر مین آنے کے بعد کسی لڑکی نے آپ کے تمام جسم سے وہ خاک جہاڑی آنحضرت نہایت ملول تہے اور فرماتے تہے کہ ابوطالب سے قریش دبے ہوئے تہے خیر کچہہ پرواہ نہین اللہ مدد کریگا جب یہ بے ادبیان ابولہب کے کان تک پہونچین تو از راہ رشتہ داری اوسکو بہت طیش آیا اور آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر کہنے لگا کہ محمدؐ جس طرح تم چاہو خلق اللہ کی دعوت کرو جب تک مین زندہ ہون کسی کی مجال نہین کہ تم سے بول سکے کفار یہ سنکر دب تو گئے لیکن ابولہب کو آنحضرت کی طرف سے برگشتہ کرنیکی فکر مین لگے اور ابولہب سے پوچہا کیا تم اپنے باپ دادا کے دین سے پھر گئے ابولہب نے جواب دیا نہین تو مین محمدؐ کے ساتھ حق یگانگت ادا کرتا ہون خیر اوس وقت تو بات آئی گئی ہوئی مگر ابوجہل بڑا ہی مفسد تہا ایک روز اوس نے اور عقبہ نے ابولہب کے پاس آکر کہا کہ ذرا تم محمد سے یہ تو پوچہو کہ عبد المطلب کہان ہین ابولہب کے پوچہنے پر آنحضرت نے جواب دیا کہ اپنے باپ دادا کے ساتھہ ابولہب تو اسکا مطلب نہ سمجہا لیکن ابوجہل نے کہا کہ یہ بہی پوچہہ لو کہ اونکے باپ دادا کہان ہین جب یہ پوچہا گیا تو آنحضرت نے صاف صاف کہدیا کہ جتنے اس دین پر مرتے ہین سب کی جگہہ دوزخ ہے ابولہب یہ سنکر بہت ناراض ہوا اور آپکی حمایت سے دستکش ہو گیا۔

ابولہب کی بی بی اُم جمیل ابی سفیان کی بہن تہی اور اوسکو بہکایا کرتی تہی وہ جورو کا فرمانبردار تہا اور اوسکا کہنا مان لیتا تہا - اُم جمیل نے اپنے بیٹون عتبہ اور عتیبہ سے آنحضرت کو رنج دینے کے لیے ام کلثوم و رقیہ کو طلاق دلوادی تہی یہ دونون حضور کی صاحبزادیون کے نام ہین حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد آنحضرت دولت خانہ سے باہر کم تشریف لاتے تہے اور پہلے آپنے سودہ بنت زمعۃ قرشیہ

عامریہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کے ساتھہ نکاح کیا - ابولہب کی برگشتگی کے بعد آنحضرت کا مکہ مین رہنا مشکل ہوگیا آپ قبیلہ بنی بکر ابن وائل کی دعوت کو تشریف لے گیے مگر اونہون نے اپنے یہان ٹہرنے بہی ندیا وہان سے قبیلہ قحطان کی طرف گئے وہ بہی دشمنی کے ساتھہ پیش آئے بعد ازان طائف اور ثقیف کی طرف متوجہ ہوئے وہان تو لوگون نے ایسی دشمنی اور عداوت پر کمر باندہی کہ اپنے غلامون اور نافہم لڑکون کو سکہا کر آنحضرت صلعم کے پیچہے لگا دیا وہ بدذات مجمع کر کے خوب چیختے چلاتے تہے اور سخت وسست کہتے تہے پیچہے سے آکر پتہر پہینکتے یہان تک کہ پائے مبارک زخمی ہوجاتے تہے اور خون بہنے لگتا تہا ایک روایت مین آیا ہے کہ جب پائے مبارک پتہرون سے مجروح ہوجاتے تو آپ زمین پر گر پڑتے تہے اصحاب دونون بازو پکڑ کر اوٹہاتے اور جب چلتے تو وہ لوگ پہر پتہرون کی بوچہار کرتے اور ٹہٹہے مارتے تہے زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ آن حضرت کی سپر بنتے تو اونکا سر اور مونہہ بہی زخمی ہوجاتا تہا - ٥

زدر اغیار از دیوار سنگ یار مے آید		بلا سے دردمندان از در و دیوار می آید	

سچ ہے البلاء علی قدر الولاء یعنی اللہ تعالی کے ساتھہ جسقدر قرب ہوتا ہے اوتنی ہی دنیا کی بلائین عائد حال ہوتی ہین انبیا کو جناب باری کے ساتھہ سب سے زیادہ قربت حاصل ہے اوسی کے برابر مصائب سہتے ہین اور ہماری نجات کی خاطر یہ سب کچہہ گوارا فرماتے ہین -

صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اونہون نے آنحضرت سے پوچہا کہ یارسول اللہ جنگ اُحد سے بہی زیادہ مصیبت کبہی آپ پر پڑی ہے آپ نے فرمایا کہ سخت ترین دن میرے لئے روز عقبہ تہا جب کہ مین نے ابن عبد یالیل ابن عبد کلال کو دعوت کی جب اوس نے میرے کہنے کو نمانا تو مین مغموم اور محزون ہوکر چلا جب موضع قرن الثعالب مین پہونچا ہون یکایک سر اوٹہا کر دیکہا تو ایک ابر کا ٹکڑا سر پر نظر آیا اور اوس مین سے جبریل نے مجہے پکارا کہ ای محمد

حق تعالی نے اس قوم کے معاملے آپ کے ساتھہ دیکھکر اس فرشتہ کو خدمت مین بہیجا ہے اسکے قبضہ مین تمام دنیا کے پہاڑ ہین اگر آپ حکم دین تو یہ پہاڑ اوٹہا کر اس قوم بدکار پر مارے اور اونکو ہلاک کر ڈالے آپ نے فرمایا مجھے یہ بات منظور نہین بلکہ امید وار ہون کہ خداے تعالے انکے نطفہ سے اولاد ہی ایسی پیدا کرے جو مشرک نہ ہو۔

صاحب مواہب فرماتے ہین کہ آنحضرت دس روز طائف مین رہے جب اہل طائف نے آپکے کہنے کو نمانا تو مکہ کو واپس ہوئے راستہ مین ایک باغ کے پاس پہونچے جو عتبہ اور شیبہ کی ملک تہا ان لوگون نے ناصیۂ مبارک سے پریشانی کا اثر دیکھہ کر رحم کہایا اور اپنے غلام عداس کے ہاتہہ انگور کا ایک خوشہ آپکے پاس بہیجا آپ نے بسم اللہ پڑہکے اوسکو کہایا عداس بسم اللہ سنکر آپ کے مونہہ کی طرف تکنے لگا اور کہا کہ یہ کلمہ مین نے کسی سے نہین سنا تہا آنحضرت نے فرمایا تو کہان کا رہنیوالا ہے اور تیرا دین کیا ہے عداس نے جواب دیا مین نصرانی نینوی کا رہنیوالا ہون حضرت نے فرمایا کہ تو یونس ابن متی کے گانوٗن کا باشندہ ہے عداس نے پوچہا کہ تم یونس کو کیا جانو آپنے فرمایا کہ وہ میرا بہائی تہا اور جیسا مین پیغمبر ہون وہ بہی پیغمبر تہا عداس نے پوچہا کہ آپ کا اسم مبارک کیا ہے آپ نے فرمایا محمدؐ عداس نے کہا ایک مدت ہوئی کہ مینے آپ کے اوصاف انجیل مین دیکھے تہے اور آپ کے محامد توریت مین پڑہے تہے کہ خداے تعالے آپکو بہیجیگا اور قوم آپ کی مخالف بنکے آپ کو اپنے درمیان سے نکال دے گی آخر خدا کی مدد شامل حال ہوکر سارے روے زمین پر آپ ہی کا دین پہیلاویگی پس عداس نے دست و پاے مبارک پر بوسہ دیا اور مشرف باسلام ہوا۔

جب آنحضرت صلعم مکہ کے قریب پہونچے تو فوراً داخل مکہ نہوئے کہ مبادا اہل مکہ طائف کے لوگون کا حال سنکر اوسی طرح پیش نہ آوین پس قبائل قریش کے پاس آدمی بہیجکر طلب ہمسائگی کا پیغام دیا کسی نے قبول نکیا مگر مطعم ابن عدی نے سنتے ہی قبول کر لیا آنحضرت شہر مین تشریف لائے

اور حجر اسود اور خانہ کعبہ کا طواف کر کے دو رکعت نماز پڑہی ۔ مطعم اور اونکے گھر والے سب آپ کی حفاظت کرتے تہے ۔

جب قریش کی جہالت اور عداوت حد سے گذر گئی تو آپنے جناب باری تعالے کی درگاہ اقدس مین دعا کی کہ اے مسبب الاسباب غیب سے کوئی ایسا سبب پیدا کردے اور ایسے لوگ بہیج جو تیرے سچے دین کے موید اور اسلام کے مددگار ہون پس حضرت رب العزت نے اپنے حبیب کی دعا قبول فرمائی اور اپنے مسبب الاسبابی کا جلوہ دکہایا یعنی موسم حج مین خزرج کی ایک جماعت مدینہ سے مکہ مین آئی آنحضرت اونکے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے لوگو کردگار دوجہان نے مجہے اپنا پیمبر بنا کے خلق کی ہدایت کے لیے بہیجا ہے تمکو چاہئے کہ اپنے کفر اور شرک سے توبہ کر کے دین اسلام کی سعادت اور دنیا و آخرت کی مفاخرت حاصل کرو وہ لوگ آپ کا کلام معجز نظام سنکر کمال متعجب ہوئے اور ایک دوسرے کا مونہہ تکنے لگے بعد دریافت حال و قال اور اوضاع و اطوار اور مشاہدہ کشف و کرامات کے آپسمین کہا کہ یارو یہ شخص بیشک پیمبر خدا ہے اور ہمین خدا کی سچی اور سیدہی راہ بتاتا ہے اور وہی پیغمبر آخر الزمان ہے جسکے آنے کی خبر یہودی دیا کرتے ہین ہمکو چاہئے کہ اسپر ایمان لاوین اور اسکے احکام کی اطاعت کر کے خدا پرستی اور سچے دین کی پیروی اختیار کرین غرضکہ وہ سب مشرف باسلام ہوئے اور مدینہ کو واپس گئے اسی بیعت کو بیعت عقبۃ الاولی کہتے ہین ۔ یہ مقام عقبہ نزدیک منا کے واقع ہے پہلے پہل بھی بیعت ہوئی تہی اب اوس جگہہ ایک مسجد بنا دی گئی ہے ۔ اسعد ابن زرارہ اور جابر ابن عبد اللہ اسی بیعت مین مسلمان ہوئے تہے ۔

جب یہ لوگ مدینہ پہونچے تو آنحضرت کا حال سارے مدینہ مین پہیل گیا اور ہر گلی کوچہ مین اسلام کا ذکر ہونے لگا محافل اور مجالس آپ کے ذکر شریف سے معطر اور منور ہوئین اور دعوت اسلام چارونطرف

شائع ہوگئی یہ حال نبوت کے گیارہوین سال کا ہے۔

بعدازان بارۃ۱۲ آدمی قبیلہ اوس اور خزرج کی خدمت والانعمت جناب رسالت پناہ مین حاضر ہوکر اوسی پہلے مقام کے پاس ایمان لائے اِسکو بیعت عقبۂ ثانیہ کہتے ہین - عبادہ بن الصامت اور عویم ابن ساعدانہی لوگون مین تھے اور ذکوان ابن عبد قیس رزقی ایک شخص جو اون کے ساتھہ آئے تھے وہ آنحضرت کے پاس مکہ ہی مین رہ گئے اور مدینہ مین آپ ہی کے ساتھہ آئے اونکو مہاجر انصاری کہتے ہین۔

آنحضرت صلعم نے اوس جماعت کی التماس کے بموجب مصعب ابن عمیر اور شاید عبداللہ بن مکتوم کو بھی اونکے ساتھہ کردیا تھا تاکہ اونکو قرآن پڑھاوین اور مسائل فقہ سکھاوین اسی زمانہ مین جمعہ کی نماز فرض ہوئی تھی آنحضرت نے مدینہ مین اسکی خبر بھیجی چنانچہ وہان بھی یہ نماز ہونے لگی۔

مصعب ابن عمیر اس قوم کی مدد سے اسلام کے اظہار اور احکام کے جاری کرنے مین مصروف ہوئے ایکدن بنی عبدالاشھل کے باغ کے دروازہ پر احادیث رسول اور کلام آلہی پڑھ رہے تھے لوگون نے سعد ابن معاذ کو جو سردار قوم اور سعد ابن زرارہ کے خالہ زاد بھائی تھے یہ خبر پہونچائی وہ سنتے ہی نیزہ ہاتھہ مین لئے ہوئے باغ کے دروازہ پر آئے اور بہت تشدد کیا اور انکہر سے کہا کہ اے شخص تو کیون لوگون کو گمراہ کرتا ہے اور میرے دروازہ پر آکر بیٹھا ہے اور ایسی باتین کرتا ہی جو کبھی کسی نے نہین سُنین اگر پھر کبھی یہان آویگا تو اپنے کئے کی سزا پاویگا۔ دوسرے دن مصعب ابن عمیر اور سعد ابن زرارہ دونون اوسی باغ کے دروازہ پر پہونچے اور دعوت اسلام اور تلاوت قرآن شروع کی لوگ پھر دوڑ کے سعد ابن معاذ کو بلالائے اوسوقت اگرچہ اونہون نے انکار کیا مگر اوتنا تشدد نہین کیا جتنا کہ پہلے کیا تھا سعد نے جب اونہین نرم دیکھا تو کہا کہ اے بھائی پہلے تم اس شخص کی بات سُن لو اگر اس کے کلام مین

ضلالت پائی جائے تو اوس مین اصلاح کرو اور راہ راست بتاؤ اور اگر اس کا قول نیک ہے اور اوس مین ہدایت معلوم دے تو اس شخص کی ذات کو غنیمت جانو۔ اب تو سعد ابن معاذ نے مصعب ابن عمیر سے کہا کہ اچھا تم بیان کرو کیا کہتے ہو مصعب نے یہ سورت پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم والکتاب المبین انا جعلناہ قرآنا عربیاً لعلکم تعقلون وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم افنضرب عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین وکم ارسلنا من نبی فی الاولین۔

سعد ابن معاذ ان کلمات کو سنکر اوچھل پڑے اور حال متغیر ہو گیا اگرچہ اوسیوقت اظہار اسلام نہین کیا لیکن اونکا دل نور ایمان سے بہر گیا بعد ازان بنی عبد الاشہل کو بلایا اور سب کے ساتھہ معہ اسید بن حضیر کے مشرف باسلام ہوئے۔ مصعب ابن عمیر ایام حج مین سب کو احکام اسلام کی تعلیم فرما کے قبائل اوس اور خزرج کے پانسو آدمی اپنے ساتھہ لیکر مکہ مین تشریف لائے اور حضرت رسالتمآب کی ملازمت حاصل کی۔

مصعب ابن عمیر کے بعد ابن مکتوم۔ عمار یاسر۔ بلال۔ سعد بن ابی وقاص کو آنحضرت نے مدینہ بہیجدیا اور فرمایا کہ جاؤ تم وہان آرام سے رہو گے ستر آدمیون کی ایک جماعت نے وعدہ کیا تہا کہ ہم اوسط لیالی تشریق مین بمقام عقبہ حاضر ہونگے جب وہ رات آئی تو یہ سب خفیہ حجرۃ العقبہ کے داہین طرف منا کی ایک گہاٹی مین حاضر ہوئے اور سید المرسلین کی زیارت کے مشتاق ہو کر بیٹہے آنحضرت معہ اپنے چچا عباس ابن عبد المطلب کے وہان رونق افروز ہوئے اور اوس قوم کو بیعت اسلام سے مشرف کیا حضرت عباس نے کہا اے قوم جانو اور آگاہ ہو کہ محمد ہم لوگون مین بڑا شرف اور عزت رکہتے ہین ہر چند ہمنے اونکو منع کیا لیکن اونہون نے نہ مانا اور تم لوگون کے جمع کرنے اور ہدایت فرمانے سے باز نہ آئے تمکو چاہیے کہ انکے کلمات حق سنو اور اونپر عمل کرو براء ابن معرور اور اون لوگون نے ایک زبان ہو کر جواب دیا اے عباس ہمنے ان کی باتون کو خوب سمجہا فی الحقیقت شرف دنیا اور آخرت اور حصول

نجات اور رفع معصیت ان ہی کی متابعت مین ہے اور سارے دینون مین یہی دین سچا ہے۔

بیان معراج

نبوت کے بارہوین سال ربیع الاول کے مہینے مین جبکہ عمر شریف پونے باون برس کی تہی آنحضرت کو معراج واقع ہوئی۔ صحابہ مین سے بیس۲۰۔ بائیس۲۲ اشخاص نے اسکو بیان کیا ہے اون مین سے چند حضرات کے نام یہ ہین۔ حضرت علی ابن ابیطالب۔ عبداللہ بن مسعود۔ ابی بن کعب۔ حذیفہ ابن الیمان ابوسعید خدری۔ جابر ابن عبداللہ انصاری۔ ابوہریرہ ابن عباس۔ انس ابن مالک تا مالک ابن صعصعہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہما اجمعین۔

جسوقت آنحضرت نے کیفیت معراج بیان فرمائی اوسکے اکثر معاملے ایسے صادق ٹہیرے کہ منکرون کو بہی مجال انکار باقی نرہی اگرچہ بعض نے ہٹ دہرمی اور بے شرمی کی راہ سے انکار کیا لیکن دلون مین قائل ہوئے۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ میرے گھر کی چہت شق ہوئی حالانکہ مین سوتا تہا حضرت جبریل نے آکر مجہسے کہا کہ اے محمد اوٹہو اور گہر سے باہر تشریف لاؤ مین اوٹہا اور گہر سے نکلا دیکہا کہ حضرت میکائیل بہی کہڑے ہوئے ہین اور ایک چوپایہ بہی اونکے پاس ہے جبریل نے میکائیل سے کہا کہ آب زمزم کے طشت لے آؤ تاکہ مین رسول اللہ کے دل کو پاک کرون پس حضرت میکائیل تین طشت آب زمزم کے لائے اور مراتب تطہیر ادا کئے پہر میرے دل کو حکمت اور ایمان سے بہر دیا بعد ازان جبریل میرا ہاتہہ پکڑکر صفا و مروہ کے بیچ مین لے گئے وہان جاکر دیکہتا ہون تو وہ چوپایہ براق تہا اونٹ سے چہوٹا گدہے سے بڑا آدمی کا سا مونہہ ہاتھی کے سے کان گہوڑے کے سے ایال اونٹ کی سے گردن و دنبال اور سینہ گائے کے سے پنڈلی اور سُم مونہہ اوسکا گویا ایک یاقوت سُرخ تہا

اور نہایت صفائی سے چمکتا تہا رانون کے اوپر پر تہے ساقین پرون سے چہپی ہوئی تہین اور ایسا سُبک رفتار تہا کہ جہان تک نظر پہونچ سکے ایک چشم زدن مین پہونچ جائے جبریل نے مجہسے کہا کہ سوار ہوجیئے مین نے سوار ہونا چاہا تو براق شوخی کرنے لگا حضرت جبریل نے ڈانٹا اور کہا اے براق تجہے شرم نہین آتی گرامی ترین پیغمبران تجہپر سوار ہورہا ہے اور تو شوخی کرتا ہے یہ سنکر براق پسینہ پسینہ ہوگیا اور کانپ گیا الغرض مین سوار ہوا اور ملائکہ میرے ساتہہ ہوئے یہان تک کہ مسجد اقصےٰ مین پہونچے دروازہ پر ملائکہ کرام کی ایک بڑی جماعت کہڑی ہوئی تہی اوسوقت جبریل امین مجہے براق سے اوتار کر مسجد کے اندر لے گئے وہان ارواح انبیا کی ایک جماعت نے مجہے سلام کیا جبریل نے بتایا کہ یہ تمہارے بہائی پیغمبران سابق ہین مین نے چاہا کہ دوگانہ شکر ادا کرون ارواح انبیاء صف باندہ کر میرے پیچہے کہڑی ہوئین اور مین نے امامت کی۔ بعد نماز کے بعض انبیاء نے خدا کی تعریف اور نعماے الٰہی کی صفت بیان کی۔ پہلے تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے کہا کہ حمد و سپاس اوس خدا کو جس نے مجہے اپنی دوستی مین قبول فرمایا اور لوگون کا پیشوا بنایا اور آتش نمرودی سے خلاصی بخشی پہر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ حمد و سپاس اوس خدا کو جو سارے عالم کا پروردگار ہے جس نے مجہے اپنا کلیم بنایا اور فرعون اور اوسکے لشکر کو میرے ہاتہہ سے ہلاک کیا اور بنی اسرائیل کو اونکے ظلم سے نجات دی۔ پہر حضرت داودؑ اور سلیمانؑ نے حمد و ثناے الٰہی اور شکر عطیات ایزدی اپنے حسب حال بیان کیئے۔ بعد ازان حضرت عیسیٰؑ کی نوبت آئی اونہون نے فرمایا کہ حمد و سپاس اوس خدا کو جس نے مجہے اپنا کلمہ گردانا اور آدم کی طرح خاک سے پیدا کیا انجیل اور حکمت عطا کی اور بیمار میرے ہاتہہ سے اچہے کرائے اور مجہے آسمان پر اوٹہالیا اور میری مان مریم کو شیطان کے شر سے بچایا۔ جب سب انبیاء محامد الٰہی ادا کر چکے تو حضرت نے ارشاد کیا کہ حمد و سپاس اوس خدا کو جس نے مجہے رحمت عالمیان بنایا اور کافہ انام کا رسول کر کے سب کا بشیر و نذیر مقرر کیا اور اپنا پاک و بے مثل

کلام مجھپر نازل فرمایا میری امت سب امتون مین بہتر ہے اور میرا سینہ کہولکے آلائش دنیوی سے پاک اور صاف کردیا گیا ہے مین فاتح اور خاتم الانبیاء ہون۔

حضرت ابراہیمؑ نے آنحضرت کی باتین سن کے سب انبیاء سے کہا کہ ان باتون مین محمدؐ تم سب سے افضل و اعلیٰ ہین۔

بعد ازان جبریل مجھے سوار کراکے مکان صخرہ مین لے گئے وہان ایک نورانی سیڑہی نظر آئی جیسی کبھی نہ دیکھی تھی جبریل نے مجھکو اوسی طرح براق پر سوار اوس سیڑہی کی راہ سے آسمان اول پر پہونچا دیا۔

وہان آپنے حضرت آدمؑ کو دیکھا حضرت جبریل نے کہا اے محمدؐ یہ تمہارے باپ ہین انہین سلام کرو حضرت نے سلام کیا حضرت آدمؑ نے سلام کا جواب دیکر فرمایا مرحبا اے میرے راستباز فرزند اور صالح نبی۔ آپنے حضرت آدمؑ کے دائین بائین دو دروازے دیکھے۔ سیدہی طرف کے دروازہ کو دیکھکے حضرت آدمؑ خوش ہوتے تھے اور بائین طرف نگاہ کرکے رنجیدہ ہوجاتے تھے حضرت نے دریافت کیا اے جبریل یہ دروازے کیسے ہین جواب پایا کہ سیدہی طرف تو بہشت کی راہ ہے اس سے انکے فرزندان صالح کی روحین بہشت مین داخل ہونگی اس لیے وہ اوسے دیکھکر خوش ہوتے ہین اور بائین طرف دوزخ کا راستہ ہے اس سے اونکے فرزندان فاسق کی ارواح دوزخ مین جاتی ہین پس حضرت آدمؑ اوسے دیکھکر روتی اور غمگین ہوتے ہین۔

بعد ازان آپ دوسرے آسمان پر پہونچے وہان حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہم السلام ملے آپنے اونکو سلام کیا اونہون نے سلام کا جواب دیکر فرمایا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح۔

پھر تیسرے آسمان پر تشریف لے گیے اور حضرت یوسفؑ سے ملاقات ہوئی اور چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ ملے پھر پانچوین آسمان پر ہوتے ہوئے چھٹے پر پہونچے اور حضرت موسیٰؑ سے

ملاقات ہوئی جب آپ ساتوین آسمان پر پہونچے ہین تو حضرت ابراہیم کو سلام کیا اونہون نے جواب دیکر فرمایا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح تم اپنی امت سے کہدینا کہ بہشت مین سایہ دار درخت لگاوین حضرت نے پوچھا کہ بہشت مین درخت کیونکر لگایا جاسکتا ہے اونہون نے کہا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہنے سے یہ بات حاصل ہوگی۔

پھر سدرۃ المنتہیٰ پر پہونچکے بہت سے معاملات کرامات پیش آئے۔ وہان سے آگے ہو چلے تو حضرت جبریل نے کہا کہ یہان سے آپ آگے ہولین خدا کے نزدیک میرے بہ نسبت آپ افضل ہین پس حضرت آگے آگے اور جبریل پیچھے پیچھے روانہ ہوئے یہان تک کہ ایک پردہ کے قریب پہونچے حضرت جبریل نے اوسے ہلایا ایک فرشتہ کی اواز آئی اللہ اکبر اللہ اکبر پردہ کے پیچھے سے خطاب ہوا صدق عبدی وانا اکبر انا اکبر اوسیوقت فرشتہ نے کہا اشہدان لا الہ الا اللہ پردہ کے پیچھے سے ندا ہوئی صدق عبدی انا اللہ لا الہ الا انا فرشتہ نے کہا اشہدان محمدا رسول اللہ پھر پردے سے آواز آئی صدق عبدی انا ارسلت محمداً فرشتہ نے کہا حی علی الصلاح حی علی الفلاح پھر آواز آئی کہ ”صدق عبدی ودعا الی“ اسوقت ایک ہاتھ حجاب کے پیچھے سے نکلا اور آنحضرت کو اوٹھا لیا جبریل وہین کھڑے رہگئے آنحضرت نے فرمایا بھی کہ اے جبریل ایسے مقام پر مجھسے کیون جدا ہوتے ہو مگر جبریل نے جواب دیا کہ حضور میرا مقام سدرۃ المنتہیٰ ہے یہان تک بھی آپ کے طفیل پہونچا ہون اگر آگے بڑہونگا تو جل جاؤنگا۔ بیت

اگر یک سر موے برتر پرم	فروغ تجلے بسوزد پرم

پس حضرت تنہا روانہ ہوئے اور ظلمت و نور کے حجاب طے کرتے ہوئے چلے جاتے تھے آخر براق بھی چلنے سے رہگیا تو رفرف نمودار ہوا اوسکا نور اور ضیا آفتاب کے نور پر غالب تہا آنحضرت رفرف پر بیٹھکر عرش برین پر پہونچے کئی بار اوس رات کو خطاب ہوا کہ ”یا محمد ادن منی“ ہر خطاب پر

حضرت کو سرور اور ترقی حاصل ہوتی تہی حتیٰ کہ مرتبہ دنی پر پہونچ گئے اور اوس سے بہی ترقی کر کے تدلّی کی منزل پر فائز ہوئے اور اوس سے جو آگے بڑہے تو قاب قوسین او ادنی کا رتبہ حاصل ہو گیا حق سبحانہ تعالےٰ فرماتا ہے ”ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی“ اسکی تفسیر مفسرین نے یہ کی ہے۔ ای دنی محمد الی ربہ تعالی یعنی قربۃ بالمنزلۃ لا بالمکان فانہ تعالی منزہ عنہ وانما ھو قرب المنزلۃ والدرجۃ والکرامۃ والرافۃ یعنی محمدؐ اپنے خدا سے نزدیک ہوئے از روے رتبہ کے نہ از روے مکان کے کیونکہ اللہ تعالےٰ مکانیت سے منزہ ہے پس وہ قربت و نزدیکی منزلت اور درجہ اور کرامت اور رافت کی تہی الحاصل آنحضرت کو قرب بر قرب حاصل ہوتا تہا آخر الامر ایسی مقام پر پہونچ گئے جو تحت اور فوق اور یمین و یسار اور جہات وغیرہ سے منزہ اور مبرا تہا۔ یہان سے اللہ تعالےٰ اور آنحضرت کے درمیان اس طرح کی موافقت کلی تحقیق ہوتی ہے کہ ایک کی رضا عین دوسرے کی رضا ہو گئی اور محبت و قربت نے ایسی قوت پائی کہ خداے تعالےٰ کا مقبول رسول کا مقبول اور خدا کا مردود اونکا مردود ٹہیرا۔ اور بالعکس اسکے۔ چنانچہ قرآن مجید مین کئی جگہہ اس امر کا اشارہ ہوا ہے پس مژدہ ہو سالکان امت مرحومہ محمدیہؐ کو کہ اونہین ایسے نبی کی اطاعت کی شرافت حاصل ہے جب ہمارے حضرت صلعم قرب الہٰی کے مقام اعلیٰ پر پہونچے تو زبان حال سے عرض کیا کہ اب مین یہان سے واپس نجاؤنگا۔ ندا آئی کہ اے محمدؐ تیرا خدا تو قادر مطلق ہے جب اسوقت تجھکو یہان لے آیا ہے تو پہر بہی لا سکتا ہے تو کیون ناامید ہوتا ہے۔ اسوقت تو بازگشت کرنا ہی پڑیگی۔ جاؤ گمراہون کو دعوت اور ہدایت کرو اور سرگشتگان بادیۂ ضلالت کو راہ راست دکہاؤ۔ جب تمہاری خاطر عاطر دنیا سے ملول ہو اور اس مقام کا ارادہ ہو تو نماز مین روے نیاز ہماری طرف متوجہ کرنا ہم پہر تمہین یہین بلا لینگے اس لئے آنحضرت صلعم جب کبھی خلق سے رنجیدہ ہوتے تو نماز مین مصروف ہو جایا کرتے تہے۔

بعدازان خطاب ہواکہ یا محمد ما الدرجات یعنی درجات اعلی کیا ہین حضرت نے التماس کیاکہ اسلام کا پہیلاتا اور افشا کرنا ہو کون کو کہلانا۔ راتون کو نیند کے جوش اور غلبہ کیوقت نماز پڑہنا درجات اعلی ہین۔ پہر خطاب ہواکہ یا محمد انا وانت وماسوی ذالک خلقنا لاجلک یعنی اے محمد مین خدا ہون اور تو میرا رسول اور برگزیدہ بندہ ہے اسکے سوا جو کچہہ ہے وہ مین نے تیرے لئے پیدا کیا ہے۔

حضرت محبوب خدا اشرف انبیاؑ نے اسکے جواب مین عرض کیاکہ انا وانت وماسوے ذالک ترکتہا لاجلک یعنی اے پروردگار تو میرا خدا اور مین تیرا رسول اور بندہ ہون اور جو کچہہ تیرے سوا ہے اوسے مین نے تیری خاطر چہوڑا اور ترک کیا۔

حضرت فاطمۃ الزہرا سیدۃ النسا رضی اللہ عنہا نے ایک دن آنحضرت سے پوچہاکہ شب معراج مین خداے تعالے نے آپکے کیا کیا باتین کین فرمایاکہ مجہے خطاب ہواکہ اے محمد مین اپنے بندون کے رزق اور روزی کا ضامن ہون پر لوگون کو اس کا بالکل اعتقاد نہین ہے۔ دوزخ کو مین نے اپنے دشمنون کے جلانیکو پیدا کیا ہے اور لوگ کوشش کرتے ہین کہ خود بخود اوس مین گرپڑین۔ مین کل کا کام اون سے آج نہین چاہتا اور وہ کل کی روزی مجہہ سے آج مانگتے ہین۔ مین ایک کی رزق وروزی دوسرے کو نہین دیدیتا لیکن وہ میری طاعت میرے غیر کے لئے کرتے ہین۔ عزت وذلت کا دینے والا تو مین ہون اور میرے غیر سے عزت کے خواہان اور ذلت سے ترسان ہین۔

منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایاکہ جب مین عرش کے نیچے پہونچا تو اوسکی عظمت دیکہکر ایک خوف اور رعب مجہپر طاری ہوگیا ایک قطرہ اودہر سے ٹپکا اور حکم ہواکہ اے محمد اپنا موتہہ کہول۔ وہ میری زبان پر آنگرا اوسکی شیرینی اور حلاوت مجہہ سے بیان نہین ہوسکتی اوسکی برکت سے مجہے علم اولین وآخرین حاصل ہوگیا۔

پہر آنحضرت کو حکم ہواکہ اے محمد حمد الہی سے رطب اللسان ہو۔ حضرت صمدیت نے

خطاب فرمایا کہ السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ حضرت نے اوسکے جواب مین عرض کیا السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اوسوقت ملائکہ نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔

پہر آنحضرت اور آپ کی امت مرحومہ پر رات دن مین پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی اور خطاب آیا کہ اے محمد ہم نے تمہارے اور تمہاری امت کے لئے نماز کو عبادت ٹہیرایا اور وہ قیام اور رکوع و سجود و تشہد و قراءت اور تسبیح و تکبیر اور تہلیل سے مرکب ہوگی تاکہ تمہاری امت کو قیام سے ساری قائمون کا ثواب اور رکوع سے سب راکعین اور سجود سے تمام ساجدین اور تشہد سے سب شہیدون اور تکبیر سے مکبرون اور تسبیح سے جمیع مسبحون اور قراءت سے سارے قاریون اور تہلیل سے مہللون کا ثواب ملے۔ جب پچاس وقت کی نماز بتائی جاچکی تو حکم ہوا کہ اب تشریف لے جائیے آنحضرت نے جیسے وہان تک پہونچے تہے ویسے ہی بازگشت فرمائی اور مقام جبریل تک پہونچے جبریل نے کہا اے محمدؐ مبارک آپ بہترین خلایق اور برگزیدۂ حضرت حق ہین آج کی رات خدا نے آپکو ایسا رتبہ عالی عطا فرمایا کہ کسی کو نصیب نہوا تہا اس رتبہ کو نہ کوئی ملک مقرب پہونچا ہے نہ نبی مرسل یہ کرامت خاص آپ ہی کی ذات کے واسطے تہی اسکا شکر ادا کیجیے کیونکہ خدائے تعالےٰ منعم ہے اور شکر گذارون کو دوست رکہتا ہے پس حضرت نے شکر الٰہی ادا کیا۔

اسکے بعد جبریل امین آنحضرت صلعم کو بہشت کی سیر کو لے گئے اور درجات جنان ملاحظہ کرائے پہر دوزخ کے حال پر آپکو مطلع کیا اور دوزخیون کے عذاب اور عقوبت کا حال دکہلایا۔

جب حضور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اونہون نے پوچہا یا حضرت یہ تو فرمائے کہ وہان سے کوئی چیز تمہاری امت پر تو فرض نہین کیگئی ہے آپ نے جواب دیا کہ ہان رات دن مین

پچاس نماز دن کا حکم ہوا ہے حضرت موسیٰ نے کہا واہ تمہاری امت اور پچاس وقت کی نمازین تم سے پہلے بنی اسرائیل کو آزما چکا ہون آپ کی امت تو ضعیف ترین امم ہے واپس جاؤ اور تخفیف کی درخواست کرو پس کئی دفعہ کی ایرا پھیری مین پانچ وقت کی نماز رہگئی۔

جسوقت حضرت موسیٰ کے پاس آئی تو اونھون نے اسمین بھی تخفیف چاہی اور بہت مبالغہ کیا حضرت نے فرمایا یا آخی اب تو مراجعت کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے مین اپنے پروردگار کے حکم ورضا پر راضی وخورسند ہون اور تسلیم اختیار کرتا ہون اوسیوقت حکم خداوندی پہونچا کہ اے محمدؐ تمہاری امت پر پانچ ہی نمازین فرض ہوئی ہین مین اپنے فضل وکرم سے ایک ایک کو دس دس کے برابر قبول کرونگا تاکہ وہی پچاس کی پچاس ہوجائین پس آپ جبریل کے ہمراہ امہانی کے گھر آگئے۔

عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کا آنا جانا تین ساعت مین ہوا مراجعت کیوقت صحرائے ذی توی مین آپنے جبریل سے فرمایا کہ قریش اس واقعہ مقدسہ کو سنکر حسد وانکار کرینگے حضرت جبریل نے جواب دیا کہ کچھہ پرواہ نہین ابوبکر صدیق اکبر ہے اوسی کی تصدیق آپکے لئے کافی ہوگی۔

حضرت امہانی بنت ابی طالب سے روایت ہے کہ شب معراج کو آنحضرت میرے گھر تھے جب صبح ہوئی تو فرمایا کہ رات کو جبریل مجھے بیت المقدس مین لے گئے وہان سے آسمانون پر پہونچایا اور صبح ہونے سے پہلے پھر لے آئے امہانی کہتے ہین کہ مین نے عرض کی یارسول اللہ میرے مان باپ تمپر فدا تم اس راز کو منکرون کے آگے نہ کہنا ایسا نہو وہ جل بھن کر خاک سیاہ ہوجاوین حضرت نے جواب دیا مجھے اس راز کے چھپانے کا حکم ہی نہین ہے مین تو اسکو کبھی پوشیدہ نہ رکھون گا۔

عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ صبح کو آنحضرت حجرہ مین بیٹھے تہے ناگاہ ابوجہل آیا اور آپ کے
روبرو بیٹھہ کر ٹھٹھے کی راہ سے پوچہنے لگا کہ کہئے کچھہ نیا استفادہ بہی کیا آنحضرت بولے ہان رات کو
بیت المقدس گیا تہا وہان سے آسمانون کی سیر کی ابوجہل نے پوچہا رات ہی کو گئے اور صبح پھر
مکہ مین آ گئے حضرت نے فرمایا ہان میرا خدا وحدہٗ لاشریک قادر علی الاطلاق ہے اوسکے فضل وکرم
سے کچھہ دور نہین اُسوقت ابوجہل نے مکروفریب سے کچھہ ایسا انداز بنا لیا تہا جس سے معلوم ہوتا
تہا کہ وہ ان باتون کو مان گیا ہے اور اس سے اوسکا مطلب یہ تہا کہ اگر مین انکار کرون تو کہین ایسا
نہو کہ آپ اور لوگون سے اس بات کو چھپا وین۔ پس اوس نے حضرت سے پوچہا کہ اسے محمد یہ
ماجرا جو تم نے مجھہ سے کہا ہے اور لوگون سے بہی کہوگے کہ نہین حضرت نے فرمایا بیشک کہون گا
حکم خداوندی میرے لئے یون ہی ہے کہ اس کو مشتہر کرون پہر تو ابوجہل نے منادی کرادی کہ اے
گروہ بنی کعب او بنی لوئے دوڑو اور جلد آؤ لوگ ہر طرف سے گہر آئے اور ابوجہل نے کہا اے محمد
جو کچھہ تم نے میرے آگے کہا ہے وہ ان سے بہی بیان کرو حضرت نے صاف صاف فرمادیا
کہ رات کو جبریل مجھے بیت المقدس مین لے گئے تہے اور وہان سے آسمانون کی سیر کرائی سب
لوگون نے سخت انکار کیا اور اپنے سر پیٹے اور ہاتہہ ملے اور کسی نے تصدیق نہ کی پہر تو ابوجہل اس
ساری جماعت کو ساتھہ لئے ہوئے جناب صدیق اکبر کی خدمت مین آیا اور از روئے مذاق کہنے لگا
کہ لو صاحب مبارک آپ کے دوست رات کو گہر مین موجود تہے اور اسپر بہی فرماتے ہین کہ
ساتون آسمانون کی سیر کر کے بیت المقدس ہوتا ہوا رات ہی رات مین گہر آگیا حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ بولے اے ابوجہل جو کچھہ آپ نے فرمایا ہے سب سچ ہے لوگ حضرت ابوبکر صدیق
سے جہگڑنے لگے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ذرا سی دیر مین آدمی مکہ سے بیت المقدس ہوتا ہوا سب
آسمانون کی بہی سیر کر آوے اور صبح ہونے سے پہلے مکہ مین موجود ہو حضرت صدیق نے جواب دیا

خداکی قدرت سے کیابعید ہے دیکھو جبریل ایک ہی لحظہ مین ساتوین آسمان سے زمین پر آجاتے ہین اور پیام الٰہی پہونچا کے پہر معاودت کرجاتے ہین پس اگر اللہ تعالےٰ کل کی رات اپنے حبیب کو مکہ سے بیت المقدس لے گیا تو کیا تعجب ہوا۔

اب قریش مین بہت سے ایسے لوگ تہے جنہون نے بیت المقدس کو دیکھا تہا وہ سب آپ کے پاس آموجود ہوئے اور کہا کہ اگر تم نے رات کو بیت المقدس کا سفر کیا ہے اور اوسکو دیکھا ہے تو اوسکا پتہ و نشان ہمین بتائے آنحضرت بولے تمہارے دل مین جو کچھہ آوے پوچہہ لو قریش نے مسجد کی کیفیت اور اوسکے پتے و نشان خوب کہود کہود کے اور رہ ہوکے دے دے کے پوچہے اور آپ نے ایسے ٹہیک ٹہیک بتائے کہ سالہا سال تک وہان کا رہنے والا بہی نہین بتا سکتا تہا۔

رسولِ برحق فرماتے ہین کہ مسجد کی صفات بیان کرتے وقت ایک بات مین مجہے کچھہ شبہہ ہوا جس سے ایسا غم ہوا کہ کبہی نہوا تہا جبریل نے مسجد بیت المقدس کو عقیل کے گہر کے متصل میرے پیش نظر کردیا اور مین اوسے دیکہہ دیکہہ کے جو کچھہ وہ پوچہتے تہے بتاتا جاتا تہا الحاصل قریش مسجد کے پتے آنحضرت سے سنکر نہایت متحیر ہوئے۔

بعد ازان لوگون نے یہ دریافت کیا کہ ہم لوگون کے قافلے شام کے راستہ مین ہین اونمین سے بہی تم نے کسی کو دیکہا تہا حضرتؐ نے فرمایا ہان دیکہا اونکی کوئی خبر ہم سے پوچہہ لو اونکا ایک اونٹ گم ہوگیا تہا اور وہ اوسکو ڈہونڈہتے پہرتے تہے اونکی منزل پر ایک پیالہ پانی کا بہرا ہوا رکہا تہا اوسکا پانی مین پی گیا جب وہ آوین تو پوچہہ لینا کہ تمہارا اونٹ کہویا تہا یا نہین اور پیالہ خالی ملا یا بہرا ہوا۔ اے لوگو اسکے سوا اور بہی نشان مجہہ سے سنلو اثناے راہ مین جب قافلہ پر میرا گذر ہوا دو مرد ایک اونٹ پر سوار چلے جاتے تہے جو ہین میرا براق اونٹ کے قریب ہوکر نکلا اونٹ جہجہک کر

بہاگا اون دونون مین سے ایک سوار زمین پر گر پڑا اور اوسکا ہاتہہ ٹوٹ گیا جب وہ لوگ آوین اون سے دریافت کرلینا۔

پھر لوگون نے دریافت کیا کہ اچھا یہ بتاؤ کہ ہمارے خاص قافلہ کو تم نے کہان پایا۔ آپ نے جوابدیا تنعیم مین۔ اونکے ساتہہ اس اس طرح کے اونٹ ہین۔ اور اون پر یہ یہ مال لدا ہوا ہے۔ اور اتنے اور ایسے ایسے آدمی قافلہ مین ہین۔ اور خاکستری رنگ کے دو اونٹ قافلہ کے آگے آگے چلے جاتے تہے جن پر مخطط غرارے لدے تہے۔ پرسون صبح سورج کے طلوع ہوتے ہی وہ مکہ مین پہونچ جائینگے۔

قریش یہ سن کے اس نکر مین لگے کہ کسی طرح آپکو جہوٹا ٹھیراوین۔ بعض لوگ جو اشد منکر اور کافرون کے سرگروہ تہے وہ تو شام ہی سے قافلہ کی راہ پر منتظر ہو کے جا بیٹھے۔ اور کچھ اپنے بتون کے پاس پہونچے اور گڑگڑا گڑگڑا کے دعا کرنے لگے کہ قافلہ وقت مقررہ پر نہ آوے کوئی آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے آفتاب کے نکلنے کا مشتاق تہا۔ اور کوئی راہ کی طرف نظر جمائے قافلہ کی آمد کا منتظر تہا اور عجب کہلبلی مچ رہی تہی کہ ایک جانب سے آواز آئی کہ وہ سورج نکلا۔ ابہی یہ آواز ختم نہوئی تہی۔ کہ دوسری طرف سے غل اوٹہا دیکہو وہ قافلہ بہی آن پہونچا۔ سب کے منہ فق ہوگئے لوگ بولے کہ وہی دو اونٹ جو آنحضرت صلعم نے بتائے تہے آگے آگے ہین۔ جب قافلہ نزدیک آیا تو قافلہ والون سے دریافت کیا گیا کہ کہین تمہارے اونٹون مین سے کوئی اونٹ بدکا تو نہ تہا اور بدکا تہا تو کیون۔ اور کسی کے چوٹ پہینٹ تو نہین آئی۔ قافلہ والون نے بیان کیا کہ نہین معلوم کیا چیز تہی کہ برق خاطف کی طرح ہمارے سرون پر سے گذر گئی۔ ہم سمجہے کہ بجلی قافلہ پر گرنے والی ہے سب اونٹون کے کان کہڑے ہوگئے۔ ایک اونٹ تو بچک کے ایسا بہاگا کہ ایک سوار گر پڑا اور اوسکا ہاتہہ ٹوٹ گیا۔ پہر اون سے اونٹ کے گم ہوجانے اور پیالے مین پانی نہ پانے کا

حال پوچھا گیا - اسکی بہی اونہون نے تصدیق کی اور کہا کہ ہان ہمارا اونٹ کہو گیا تہا ہم اوسکی تلاش کو نکلے تہے واپس آکے جو دیکہتے ہین تو پیالہ خالی پڑا ہے اوس پانی کے آپ ہی آپ غایب ہوجانے کا ہمین اسوقت تک تعجب ہے - الغرض جتنے پتے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیئے تہے وہ ہو بہو ٹہیک نکلے اور مخالف ایسے مغموم ہوئے گویا کہ تمام جہان کی مصیبت اونہین پر آگئی ہے - مگر افسوس ہاے افسوس ایسے ایسے بیّن ثبوتون پر بہی نہ مانے اور کہدیا کہ ما ہٰذا الا سحر مبین ،، یعنی یہ اور کچہہ نہین ہے سوائے بیّن جادو کے -

بعض مورخ کہتے ہین کہ معراج کے بعد بیعت عقبۃ الاولی ہوئی تہی اور نبوت کے تیرہوین سال مین بیعت عقبۃ الثانیہ ہوئی - ان دونون بیعتون کا ذکر ہم معراج سے پہلے کر چکے ہین -

ہجرت

جب اوس وخزرج کے لوگ جمرۃ العقبہ کے دائین طرف منا کی ایک گہاٹی مین بیعت کر چکے جسکو بیعت عقبہ ثالثہ کہتے ہین جو ہجرت سے تین ماہ قبل ذی الحجہ مین واقع ہوئی تہی تو آنحضرت صلعم نے قرآن مجید کی چند آیتین پڑہین اور اونکو نصیحتین کین کہ اے لوگو خدا کا حکم ہے کہ تم میری ہی عبادت کرو اور کسی کو میرا شریک نہ کرو اور جو کچہہ مین تم سے کہون اوسے سچ سمجہو تم میرے جان وتن ہو - میری زندگی تم مین اور موت بہی تمہین مین ہوگی اور قبر بہی تمہین مین بنیگی - دیکہو سوائے نبی کی اور کوئی یہ پیشین گوئی نہین کر سکتا کہ مین کہان مرونگا اور کہان دفن ہونگا -

الغرض اون لوگون نے یہ وعظ معرفت خیز سنکر کہا یا رسول اللہ اسلام لانیکا ہمکو کیا صلہ ملیگا حضرت نے فرمایا اسکی جزا بہشت ہے - اس جواب سے وہ لوگ نہایت خوش ہوے - آنحضرت صلعم نے اونمین سے بارہ آدمی کو سب کا رئیس بنایا تا کہ اون لوگون کے محافظ رہین -

وہ بارہ آدمی الگ الگ قبیلون کے تہے نام اونکے یہ ہین ۔ سعد بن عبادہ ۔ اسعد بن زرارہ ۔ سعد بن ربیع ۔ سعد بن خثیمہ ۔ منذر بن عمرو ۔ عبد اللہ بن رواحہ ۔ برار بن معرور ۔ ابوالہیثم بن تیہان ۔ اسید بن حضیر ۔ عبد اللہ بن عمرو بن حرام ۔ عبادہ بن صامت اور رافع بن مالک ۔

انصار مین سے ایک شخص نے آنحضرت سے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو جتنے مشرک آج منا مین جمع ہین اور آپ کے جانی دشمن ہین سب کو تہ تیغ کر ڈالین حضرت نے جواب دیا ہرگز نہین اب تک خدائے تعالے نے قتل مشرکین کا حکم مجھکو نہین دیا ہے بعد ازان اونہون نے رخصت کی درخواست کی اور عرض کیا کہ اگر حضور ہمارے ساتھہ مدینہ کو تشریف لے چلین تو ہماری بڑی سعادت ہے آنحضرت نے فرمایا ابہی مجھے مکہ سے باہر نکلنے کا حکم ہی نہین ملا ہے جب خدا کا حکم ہوگا اور جہان کی اجازت ملیگی وہین جاؤنگا مین بغیر حکم خدا کچہہ نہین کرسکتا ۔

کفار قریش نے انصار کے اسلام لانے اور مطیع ہونیکی خبر پائی تو بڑی حسرت سے سینہ کوبی کی اور خاک مذلت سر پر ڈالی ۔ اور اون مین سے دو آدمیون کو پکڑ لائے جو پیچہے رہ گئے تہے سعد بن عبادہ کو تو خوب مارا اور منذر بن عمرو ہاتہہ سے نکل گئے ۔ جب انصار رخصت ہوگئے تو آنحضرت نے جناب باری تعالی کی طرف رجوع کی کہ اختیار ہجرت اور تعین وقت و مقام مین کیا حکم ہوتا ہے حکم ہوا کہ مدینہ منورہ تمہارے لئے مخصوص کیا گیا ہے آپنے عمر بن خطاب عیاش ابن ربیعہ ۔ حمزہ ابن عبد المطلب عبد الرحمان بن عوف طلحہ ابن عبید اللہ ۔ عثمان بن عفان ۔ زید بن حارثہ ۔ عمار بن یاسر ۔ عبد اللہ بن مسعود ۔ بلال مصعب ۔ ابن ام مکتوم اور سعد وغیرہ کو پہلے ہی مدینہ بہیج دیا واضح ہو کہ اکثر صحابہ چہپ چہپ کے مدینہ پہونچے مگر حضرت عمر جسوقت روانہ ہونے لگے ہین پہلے تلوار زیب بدن فرمائی اور کمان ہاتہہ مین لیکر ترکش اوٹہایا اور خانہ کعبہ مین پہونچے دیکہا تمام قریش جمع ہین پہلے آپنے بڑے اطمینان اور دلجمعی سے سات دفعہ طواف کعبہ کیا اور مقام ابراہیم مین

دو رکعت نماز پڑہی اور پکار کے کہا لعنت ہے اون لوگون پر جو پتہر کے ٹکڑون کو خدا جانتے ہین ہے کوئی تم مین سے ایسا جو اپنے لڑکون کو یتیم اور جوروؤن کو رانڈ کرنا چاہے وہ میرے سامنے آجائے مین ہجرت اختیار کرکے مدینہ کو جاتا ہون مگر کسی نے چون وچرا نکی اور کوئی آپکے سامنے نہ پڑا - اور آپ بیس ۲ اصحاب کو ہمراہ لیکر ڈنکے کی چوٹ مدینہ کو سدہارے - شعر

کل گہر سے جو وہ نکلے اک حشر ہوا برپا	دل پس گئے عالم کے رفتار اسے کہتے ہین

حضرت عمر کے ساتہہ اونکے بہائی زید بن خطاب اور عیاش بن ربیعہ بہی مدینہ گئے پس اکابر صحابہ مین سے حضرت علی مرتضی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کے سوا کوئی آنحضرت کے ساتہہ مکہ مین نرہا جب مشرکون نے دیکہا کہ اصحاب مدینہ کو کوچ کر گئے شاید آنحضرت صلعم بہی تشریف لیجائین اس لیئے سب پنچایت جمع کرکے مشورہ کرنے دارالندوہ مین بیٹہے ابوجہل اون سب کا سرگروہ تہا اس مجلس مین ابلیس بہی آدمی کا بہیس بناکر آن کودا لوگون نے اوسے ایک اجنبی شخص دیکہکر تعجب کیا کہ ہمنے تو گہر کا دروازہ بند کرلیا ہے یہ غیر اور نامحرم آدمی کدہر سے آگیا پوچہا کہ میان تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو ابلیس نے کہا کہ مین شیخ نجدی ہون اور اس نیک مشورہ مین تمہارا شریک ہوا چاہتا ہون ہبل نے تمہارے دلکے بہیدون سے مجہے آگاہ کردیا ہے پہر تو سبہون نے اوسکی بڑی تعظیم وتکریم کی اور صدر مین بیٹہایا بعض کی یہ رائے ہوئی کہ محمد ؐ کو ایک مکان مین قید کردو اور اوس مکان کو سب طرف سے بند کرکے ایک روزن رکہنا چاہیئے کہ کہانا پانی اوسکی راہ سے دیدیا کرین تاکہ رفتہ رفتہ اوسی مکان مین گہل گہل کے مرجاوین شیخ نجدی بولا یہ ترکیب ٹہیک نہین ہے اگر اوسکی قوم کو خبر ہوجائیگی تو تمہارے ہاتہہ سے اوسے چہڑا لینگے اور احتمال ہے کہ تم مین اور اونمین بڑا مقاتلہ ہو اور تمہاری جمعیت بگڑ جائے دوسرا شخص بولا کہ بہتر یون ہوگا کہ محمد ؐ کو اپنے ملک سے نکال دو جس جگہہ اوسکا جی چاہے چلا جائے پیر نجدی نے کہا یہ بات بہی خوب نہین تم لوگ اوس کی شیرینی کلام اور حلاوت گفتار نہین جانتے

اگراوسے نکال دوگے تووہ جہان جائیگا وہین کے لوگ اوسکے شیفتہ اور فریفتہ ہوکر اوس سے بیعت کرلین گے اور اوسکی حمایت پر آمادہ ہوکر تم سے لڑنے آوینگے سب نے کہا واللہ یہ بڈھا سچ کہتا ہے اور بڑا عاقبت اندیش اور مدبر ہے جب سب اپنی اپنی کہہ چکے توابوجہل نے کہا سنو بہائیو۔ میری رائے یہ ہے کہ ہر قبیلہ سے ایک ایک جوان دلاور منتخب کیا جاوے اور وہ سب مجتمع ہوکر محمدؐ سے لڑین اور بغیر قتل کئے پیچہا نچہوڑین جب ایسا ہوگا تواوسکا خون سب قبائل پر بٹ جائیگا اور بنی عبدمناف کوسارے قبائل کے مقابلہ کی طاقت نہوگی ناچار خونبہا پر راضی ہوجاوینگے اور ہم خون بہا دیکر چہٹی پاوینگے شیخ نجدی سنتے ہی اوچہل پڑا اور کہا ابوجہل کی تدبیر استوار اور رائے صائب ہے سب اس بات پر متفق ہوکر مجلس سے اوٹہہ گئے اور اس مہم کی تدبیر مین مشغول ہوئے اودہر حضرت جبریل امین نے یہ ساری حقیقت آنحضرت سے آکر بیان کردی اور کہا اللہ تعالےٰ آپکو ہجرت کا حکم دیتا ہے آپ مدینہ تشریف لیجائے۔

جب رات ہوئی توقریش حضرت کے دردولت پر جمع ہوکر منتظر بیٹہے کہ سوجاوین توہم اون پر حملہ کرکے ہلاک کرڈالین۔ اس رات کو ابوجہل۔ حکم بن ابی العاص۔ عقبہ بن ابی معیط۔ نضر بن الحارث امیہ بن خلف۔ ابن عیطلہ۔ طلحہ بن عدی۔ ابولہب۔ ابی بن خلف اور سوائے انکے ۲ چار اور آدمی حضور کے قتل پر مستعد ہوئے تہے اور حجاج کے بیٹے نُبَیۃ اور مُنَبّہ بہی انمین شامل تہے۔

پیغمبر علیہ السلام تواس حال سے آگاہ ہوہی چکے تہے علی مرتضیٰ سے فرمایا کہ کفار کا یہ ارادہ ہے مین یہان سے جاتا ہون تم میری سبز چادر اوڑہ کر میری جگہہ سو رہو اور لویہ امانتین جو کہ قریش نے باوجود عداوت قلبی کے میری امانت و دیانت پر اعتماد کرکے میرے سپرد کی ہین انکو نام بنام انکے مالکون کے حوالہ کردینا انہین پہونچاکر تم بہی میرے بعد مدینہ چلے آنا تمہارے یہان چہوڑنیکا باعث یہی ہے کہ لوگون کی امانتین اونکے پاس پہونچ جاوین تم اپنا دل قوی رکہو ان لوگون سے تمکو کچہہ

نقصان نہین پہونچیگا۔ پس اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب آنحضرت کی خوابگاہ پر چادر اوڑھ کر
سو رہے۔

آنحضرت صلعم گھر سے باہر نکلے اور سورہ یٰسین کی پہلی نو آیتین پڑھ کے ایک مٹھی خاک اونپر
ڈالی اور نکلے چلے گئے۔

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝

ترجمہ۔ اور ہمنے ایک دیوار تو انکے آگے بنائی اور ایک انکے پیچھے اور اوپر سے انکو دیا ڈھانک
تو یہ دیکھہ ہی نہین سکتے۔

اور ایک روایت مین سورہ بنی اسرائیل کی پینتالیسوین آیت کو بھی سورہ یٰسین کی آیتون پر
زیادہ کیا ہے جو یہ ہے۔ وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا

پس کفار کی آنکھین اس مشتِ خاک کی تاثیر سے ایسی اندھی ہوگئین کہ کسی نے آپکو نہ دیکھا۔

روایت ہے کہ اوسی رات کو حق جلشانہ نے جبریل اور میکائیل سے پوچھا کہ تم دونون مین تو
بڑی دوستی ہے آیا تم مین کوئی ایسا ہے جو اپنی جان کو دوسرے پر صدقہ کردے دونون نے جواب دیا کہ
ہم تو اپنی حیات کو دوست رکھتے ہین اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تم علی ابن ابیطالب کے مانند کیون
نہین بنجاتے دیکھو آج وہ محمدؐ پر اپنی جان فدا کرنیکو طیار ہے تم دونون جاؤ اور اوسکی محافظت کرو دونون
بحکم رب جلیل زمین پر نازل ہوئے جبریل تو علی مرتضیٰ کے سرہانے اور میکائیل پائینتی بیٹھے اور
حضرت شیر خدا کو مبارکباد دے دیکر کہتے تھے کہ لو آج تمکو اللہ جلشانہ نے ملائکہ سے برتر کردیا اور یہ آیہ کریمہ
اسی باب مین نازل ہوئی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ
بِالْعِبَادِ (سورۃ البقر سیقول) ترجمہ۔ اور لوگون مین کچھہ نیک بندے ایسے بھی ہین جو خدا کو راضی رکھنے کے
لئے اپنی جان تک بھی دیدیتے ہین۔ اور اللہ بندون پر بڑی ہی شفقت رکھتا ہے۔

جب آنحضرت صلعم تشریف لے گئے تو ایک آدمی نے جماعت کفار سے آکر پوچھا کہ تم یہان کیون کھڑے ہو اور کسکا انتظار ہے اونہون نے جواب دیا صبح ہونے کی راہ دیکھہ رہے ہین صبح ہو تو محمدؐ کو مار ڈالین - اوس نے کہا لعنت تم پر اندہو بیوقوفو یہی شخص جو ابہی تمہارے سامنے سے نکلا چلا گیا ہے محمدؐ تہا - اب تو ابوجہل اور سب کافرون نے سر پیٹ لئے اور سب نے مٹی اپنے اپنے سرون پر پائی یہ وہی مٹی تہی جو آنحضرت نے اپنی روانگی کیوقت پہینکی تھی الغرض صبح علی ابن ابیطالب سے پوچہا کہ اے علی محمدؐ کہان ہے آپنے فرمایا اللہ اپنے رسول کا حال خوب جانتا ہے - ابولہب کی راے تہی کہ سب ملکر آنحضرت کو صبح قتل کرین تاکہ بنی ہاشم بہی دیکھہ لین کہ سب نے اکھٹا ہو کر مارا ہے تاکہ اونہین بدلا لینے کی ہمت نہ بندہے -

روایت ہے کہ آنحضرت مکہ سے نکلکر مقام حزورہ پر جو حرم شریف کا ایک موضع ہے بیت اللہ کے سامنے کہڑے ہوئے اور مکہ کو خطاب کر کے فرمانے لگے کہ واللہ تو خدائے تعالےٰ کی ساری زمین مین مجھے محبوب ترہی اگر تیرے لوگ مجھے باہر نہ نکالتے تو مین ہرگز تجھہ سے باہر نجاتا آنحضرت ابوبکر صدیق کے گھر کی طرف تشریف لے گئے حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ مین اوسوقت اپنے والد بزرگوار کے پاس ہی بیٹھی تہی ایک آدمی نے دوڑکر خبر دی کہ رسول خدا تشریف لاتے ہین - میرے باپ نے کہا آپ ایسے ناوقت کبھی تشریف نہ لاتے تہے بیشک کوئی امر عظیم واقع ہوا ہی اسی اثناء مین آنحضرت نے دروازہ پر پہونچکر اجازت طلب کی اور گہر مین داخل ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے ہجرت کا حکم دیا ہے تم بہی میرے ساتہہ چلو پس حضرت صدیق اکبر دو اونٹ جو کہ اونہون نے آٹھہ سو درم کو خریدے تہے اور چار مہینے سے خوب دانہ چارہ کہلا کر فربہ کیا تہا آنحضرت کے روبرو لائے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ان دونون مین سے ایک کو قبول فرمائے آنحضرت نے فرمایا راہ خدا مین کسی سے استمداد اور استعانت لینا جائز نہین اگر تم اسکی قیمت لیلو تو مین قبول کرتا ہون

پس بمجبوری حضرت ابوبکر نے براے نام کچھہ قیمت لیکر ایک اونٹ جسکا نام جدعا تھا آنحضرت کی نذر کیا
حضرت عائشہ فرماتے ہین کہ ہمنے بڑی جلدی جلدی کھانا پکادیا اور عبداللہ ابن ابی بکر کو جو ایک
دانا جوان تھے اس بات کے لئے مقرر کیا کہ دن بہر قریش کے ساتھہ رہین اور رات کو غار ثور مین ہمکو
خبر پہونچادیا کرین اور عامر ابن فہیرہ کے متعلق جنکو کہ حضرت صدیق اکبر نے آزاد کردیا تھا یہ خدمت کیگئی
کہ وہ تین دن تک دودہ غار ثور مین پہونچادیا کرین جو مکہ معظمہ سے دکہن کی سمت کوڈہائی میل کے فاصلہ پر
واقع ہے اور قبیلہ بنی دیل سے ایک شخص عبداللہ ابن اریقط کو جو راستہ خوب جانتا تھا
اور امانت وحفظ اسرار مین مشہور تھا با جرت راضی کر کے رہبری کیواسطے مقرر کیا اور اونٹون کو بھی اوسکے
سپرد کردیا کہ تین دن کے بعد غار ثور پر لے آوے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پانچہزار دینار نقد
اوسوقت موجود تھے اونہین ساتھہ لیکر یکم ربیع الاول کو گہر سے باہر نکلے اور آپ ننگے پاؤن انگوٹھون
کے بل چلے تاکہ مخالفین کو کہوج نہ لگنے پائے اثناء راہ مین آنحضرت کا پائے مبارک مجروح ہوگیا
حضرت صدیق اپنے کندہے پر چڑہاکر آپ کو غار تک لے پہونچے اور آپ کی تکلیف پر روتے تھے
دروازہ پر یہ خیال آیا کہ لوگ اس غار مین زہردار کیڑے مکوڑے بہت سے بتاتے ہین ایسا نہو کہ آپکو
کچھہ مضرت پہونچے بہتر یہ ہے کہ اس غار مین پہلے مین جاؤن تاکہ جو کچھہ ہونا ہو پہلے مجھہ ہی کو
ہو جائے اس لئے حضرت سے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ ذرا توقف فرمائے مین اس غار کو اندر
سے دیکھہ لون اندر جاکر جو دیکھتے ہین تو بڑا ہی تاریک اور ظلمانی غار تھا حضرت صدیق نے ہاتھہ سے
ٹٹول کر جسقدر سوراخ پائے اپنی چادر کے ٹکڑون سے بہردئے یہان تک کہ ساری چادر خرچ ہوگئی
اور وہ بڑی بیش قیمت تھی اسپر بہی ایک سوراخ باقی رہگیا اوس مین اپنی ایڑی لگادی اور آنحضرت کو
پکار کر کہا کہ یارسول اللہ اندر تشریف لاے۔ آپ حضرت ابوبکر کے زانو پر سر مبارک رکھکر سو رہے۔
منقول ہے کہ حضرت ابوبکر بڑی حفاظت سے آنحضرت کو غار ثور تک لاے تھے اثناے راہ مین

کبھی حضرت صلعم کے آگے ہوجاتے تہے کبھی پیچہے کبھی داہِن کبھی بایئن اور چارون طرف خوب غور
سے دیکھہ لیتے تہے کہ کہین کوئی گہات مین تو نہین بیٹھا ہے۔ سبحان اللہ کیا جان نثاری تہی۔

اگرچہ حضرت ابوبکر صدیق کو سانپ بچھو کاٹتے تہے لیکن آپ دم نہ مارتے تہے تاکہ حضرت
صلعم کے خواب شیرین مین خلل نہ پڑے۔ آخرکار کسی ایسے موذی کیڑے نے کاٹا کہ بوجہ تکلیف
کے آپکے آنسو نکل پڑے اور جناب محبوب خدا کے رخسار مبارک پر گرے آپ نے چونک کر
دریافت فرمایا کہ ابوبکر یہ کیا حال ہے آپنے باعث بتایا تو آنحضرت صلعم نے دعا کی اور آب دہن
مبارک موضع ماؤف پر لگا دیا حضرت صدیق اکبر کی ساری تکلیف رفع ہوگئی اور پہر کسی جانور نے
آپکو نہ کاٹا۔

لکہا ہے جب صدر دیوان حشر یعنی حضرت صلعم معہ اپنے یار غار و جان نثار صدیق اکبر کے
غار ثور مین داخل ہوگئے ہین تو خداوند کریم نے اپنی قدرت کاملہ سے اوسی وقت ایک ببول کا درخت
غار ثور کے دروازہ پر پیدا کردیا۔ اور جنگلی کبوتر کے ایک جوڑے کو بہیجدیا اوس نے آشیانہ بنا کے
انڈے دیئے اور سینے لگے۔ مکڑی کو حکم ہوا اوس نے جالا بہت صفائی کے ساتھہ تن دیا اور
حضرت جبرئیل نے اوس جالے پر خدا کے حکم سے مٹی اور خس و خاشاک ڈالدیا تاکہ بہت پرانا
معلوم ہو۔ پس اس سامان کے ساتھہ بہلا کس کی عقل کہہ سکتی تہی کہ اس جہاڑ جھنکاڑ کے پیچہے جہان
مکڑی کا جالا تنا ہوا ہے کوئی چہپا ہوگا ہر انسان یہی کہتا کہ اگر کوئی اسکے اندر گیا ہوتا تو یہ پرند کبہی بہی
ایسی بےتکلفی سے بیٹہے انڈے نہ سیتے ہوتے۔ اللہ اللہ کیا خاطر اپنے حبیب کی منظور تہی یہ سب
محبت کے اظہار ہین ورنہ وہان تو یہ بہی ہوسکتا تہا کہ آنحضرت کسی کے مارے نہ مرتے یا قریش کے
دل ایکدم سے پہیر دیئے جاتے اور وہ خود بخود کلمہ پڑہنے لگتے۔ مگر عشق کے ان راز و نیازون کا مزا
کب آتا جس سے عاشق مزاج لوگ یہ سمجہتے کہ عاشق معشوق نواز ہے اور معشوق بالکل عاشق کی

ذات مین فنا اور اوسکا ہمدم وہمراز ہے ۔

قصہ مختصر درخت مغیلان اور آشیانہ کبوتر اور مکڑی کے جالے سے درغار ایسا ہوگیا کہ گویا سالہا سال سے کسی کا گذر اس غار مین نہین ہوا ہے ۔جب کفار نے آنحضرت کو خانہ نبوت کاشانہ مین نہ پایا اور جناب علی مرتضی نے سو کہا سا جواب دیا کہ ''اللہ اپنے رسول کا حال جانے'' لوگ بہاگے ہوئے صدیق اکبر کے در دولت پر حاضر ہوئے ۔اسماء بنت ابوبکر نے بہی کانون پر ہاتہہ دہرے کہ ہمین نہین معلوم ۔ابوجہل نے جہلاً کے ایسا تہپڑ اسماء کے لگایا کہ گوشوارہ کان سے نکل پڑا پہر تو مخالفین نے ایک بڑے کہوجی کو جسکا نام ابوکرز تہا ساتہہ لیا اور نقش پا کا کہوج لگاتے ہوئے چل نکلے جاتے جاتے کوہ ثور پر پہونچ گئے اور کہوجی پکارا کہ اب پیرون کا نشان آگے نہین چلتا یہان پر ختم ہے اور جب غار پر پہونچے تو وہ بولا کہ لو تمہارا مطلوب اس جگہہ سے آگے ہرگز نہین گیا ۔لوگ لٹہہ اور تلوارین لئے ہوئے غار کے منہ پر کہڑے ہوگئے ۔اسوقت حضرت صدیق اکبر نے اونکی آوازین سنکر حضور مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب تو ان ظالمون نے آن لیا ۔آپ نے جواب دیا ''ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما'' یعنی اے ابوبکر تو اون دونون کو کیا سمجہتا ہے جنکا تیسرا خدا ہے وہی ان سے ہمین بچائیگا ۔

روایت ہے کہ جب لوگ در غار پر پہونچے تو کبوتر پہڑ پہڑا کے اوڑ گئے اور آشیانہ مین انڈے اور مکڑی کا جالا بہی نظر پڑا تو کہنے لگے کہ اس غار مین اگر کوئی بشر جاتا تو ضرور انڈے ٹوٹ جاتے اور جالے نہ رہتے ۔ہمنے تو یہ جالے محمد کی پیدائش کے پہلے سے یون ہی دیکہے ہین ۔نہین محمد اسمین نہین ہین ۔یہ علامات صاف بتا رہی ہین کہ اندر کوئی نہین ہے ۔دوسرے یہ بہی تحقیق ہے کہ اسمین موذی کیڑے کثرت سے ہین کسی کی کیا کمبختی لگی ہے جو اندر جائے ۔پس وہ لوگ وہین سے گہر پہر گئے ۔

ابوجہل نے اشتہار دیا کہ جو کوئی محمدؐ یا ابوبکرؓ کو گرفتار کر کے ہمارے پاس لے آئے یا اونکا ٹہیک پتا ہی لگادے اوسے سو اونٹ انعام دیئے جاینگے۔ کفار کو طمع نے بہت کوین جہنکائے اور لوگ چارون طرف دہر دوڑے اور تلاش کرنے لگے۔ آنحضرت نے تین دن تک غار مین اسلئے قیام فرمایا تاکہ قریش کی تلاش اور دوڑ دہوپ کا زمانہ گذر جاے وہ ڈہونڈہ ڈہانڈہ کے گہر بیٹہہ رہین اوسکے بعد ہم باطمینان مدینہ کو چلدین۔

جب تین راتین آنحضرت کو وہین بسر ہوئین تو علی الصباح عبد اللہ ابن اریقط اونٹ در غار پر لایا۔ اور عامر ابن فہیرہ بہی حاضر ہوا۔ آنحضرت اور ابوبکر صدیق تو ایک اونٹ پر سوار ہوئے۔ اور عامر و عبد اللہ دوسرے پر۔ اور ساحل کی راہ لی۔ ایکدن اور ایک رات برابر چلے گئے۔ دوسرے دن دہوپ تیز پڑ رہی تہی ابوبکر صدیق نے پیچہے مڑکے جو دیکہا تو معلوم ہوا کہ کوئی پیچہا کرتا ہوا چلا آتا ہے۔ مگر وہ ایک چرواہا تہا۔ آفتاب کی حدت آگے جانے سے مانع ہوئی۔ ایک چٹان کے نیچے صرف اتنا سایہ تہا کہ ایک آدمی اوسمین بیٹہہ سکے۔ حضرت صدیق اکبر نے اوسی پتہر کے نیچے کی زمین اپنے ہاتہہ سے صاف کی اور اپنا پوستین بچہا کے آنحضرت کو اونٹ سے اوتارا اور اوسپر بٹہا دیا کہ کچہہ آرام کر لیجیے پہر اوس چرواہے سے پوچہا کہ تو کسکا نوکر ہے۔ وہ جناب صدیق کے ایکدوست کا غلام نکلا۔ آپ نے اوس سے دودہ مانگا تو ایک پیالہ بہر دودہ ملا۔ حضرت ابوبکر نے ٹہنڈا کرنے کے لئے اوسمین پانی ملایا۔ اور آنحضرت کی خدمت مین پیش کیا۔ آپ تہوڑا سا پیکر سوار ہو گئے اور کوچ کیا۔

اثناے راہ مین منزل قدید پر جو قریب رابغ کے ہے ام معبد عاتکہ بنت خالد خزاعیہ کے خیمہ کے پاس سے گذر ہوا۔ یہ ایک بہت عاقلہ بڑہی عورت تہی جو اسکے خیمہ کے پاس سے نکلتا تہا اوسکی مہمانی کرتی تہی۔ آنحضرتؐ نے اوس سے خرما اور گوشت کہانیکو مانگا اوس نے ایک آہ بہری

اور کہا افسوس اس نواح مین ایسا سخت قحط ہے کہ ہمین کئی کئی دن تک کہانا نصیب نہین ہوتا مین مجبور ہون آپ کی خدمت نہین کر سکتی۔ حضرت کو بہی اوسکے حال پر رحم آیا۔ آپنے ادہر ادہر دیکھا تو ایک بکری نظر آئی۔ آپنے دریافت کیا کہ یہ کسکی بکری ہے۔ ام معبد بولی کہ ہے تو میری مگر لاغری اور بہوک سے کوئی دم کی مہمان ہے اب اپنی جگہہ سے نہین ہل سکتی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو بتاؤ کہ یہ دودہ بہی دیتی ہے یا نہین۔ ام معبد نے جوابدیا جب لاغری کا یہ حال ہے تو دودہ کیا دے گی آپنے فرمایا کہ تو اجازت دے تو مین دودہ لون۔ اوس نے جوابدیا شوق سے دودہ لیجئے آپنے اوس بکری کو اپنے پاس منگوا کے اوسکے تہنون پر ہاتہہ پہیرا اور فرمایا وو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم بارک لہا فی شاتہا، یعنی یا اللہ ام معبد کی بکری مین اوسکے لئے برکت دے۔ فوراً اوس کے تہن دودہ سے بہر گئے۔ آنحضرت نے برتن منگا کر اپنے ہاتہہ سے دوہا۔ پہلے تو اہل خیمہ کو پلایا بعدازان اپنے ہمراہیون کو پہر خود پیا اس لاغر بکری سے اتنا دودہ ملا کہ حاضرین نے دو دو بار پیا۔ ام معبد کے سارے برتن بھر گئے۔ آپ وہان سے روانہ ہوئے تہوڑی دیر کے بعد اوسکا خاوند ابو معبد اکثم ابن ابی الجون آیا اور گہر کے سب برتن دودہ سے بہرے دیکہکر حیران رہگیا بیوی سے پوچہا گہر مین کوئی شیردار جانور نہ تہا یہ دودہ کہان سے آیا ام معبد نے جواب دیا کہ ایک نہایت متبرک آدمی آیا تہا یہ اوسکے ہاتہہ کی برکت ہے اسی مردہ بکری نے اتنا دودہ دیا ہے اوس مرد فرشتہ سیرت کی باتین میٹہی صورت پیاری اور زبان فصیح اور بیان ملیح تہا ابو معبد بولا واللہ وہ مرد قریشی ہے اوسے لوگ ڈہونڈ ہتے پہرتے ہین جسکا شہرہ تمام عالم مین مچ رہا ہے اگر مین اوسوقت موجود ہوتا تو اوس کا ساتہہ کبھی نچہوڑتا اب میری آرزو ہے کہ اوسی سے جا ملون غرضکہ دونون میان بیوی مدینہ مین پہونچکر مسلمان ہوگئے۔ اور اسی طرح راہ مین ایک اور گڈرئے کی بے دودہ والی بکری کو آپنے دودہ دیا وہ گڈریا بہی مسلمان ہوگیا۔ آنحضرت صلعم کے تشریف لیجانیکے بعد اہل مکہ نے سنا کہ غیب سے ایک آواز آتی ہے

گویا کوئی چلا چلا کے کچھ اشعار پڑہتا ہے جو قریش کی مذمت مین ہین اور اُن مین ام معبد کی بکری کے دوہنے کا بہی ذکر ہے لکہا ہے کہ وہ بکری ۱۸ سال تک زندہ رہی اور ہر صبح و شام بلا ناغہ دودہ دیتی تہی حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت مین عام الرماد مین مری ہے۔

صحیح بخاری مین عبد الرحمان ابن مالک مدلجی سے جو سراقہ ابن مالک ابن جعشم کا بہتیجا تہا روایت ہے کہ اوس نے کہا میرے باپ نے مجہہ سے ذکر کیا کہ سراقہ کہتا تہا کہ قریش کے ایلچی ہمارے قبیلہ مین آئے اور اونکی طرف سے منادی کی کہ جو کوئی محمد صلعم یا ابو بکر کو مار ڈالے یا قید کر کے ہمارے پاس لائے تو ہم اوسے سو اونٹ دین ایک دن مین اپنی قوم یعنی بنی مدلج مین بیٹہا تہا ناگاہ ایک آدمی آیا اور کہا کہ مین نے ابہی دور سے کچھہ لوگ دیکھے ہین جو ساحل کی راہ چلے جاتے تہے شاید وہی محمد اور اونکے اصحاب تہے۔ سراقہ کہتا ہے مین سمجھہ گیا کہ وہی ہین مگر اوسکو دہوکا دینے کے لئے کہدیا کہ نہین وہ نہ تہے بلکہ فلان فلان لوگ ہین وہ لوگ ابہی تو میرے سامنے سے گئے ہین بس مین تہوڑی دیر تک قوم کے لوگون مین بیٹہا رہا پہر اوٹہہ کر اپنے گہر چلا آیا اور لونڈی سے کہا گہوڑا طیار کر کے ٹیلہ کے پیچہے لیجا کر کہڑا کر مین اپنا نیزہ اوٹہا کر اپنے گہوڑے پر سوار ہوا اور اوسکو خوب تیز چلایا جب آنحضرت کے قریب پہنچا ہون تو گہوڑے نے ٹہوکر کہائی اور مین اوندہے مُنہ زمین پر گر پڑا جب پہر سنبھل کر اوٹہا تو مین نے فال دیکہی مگر فال بد نکلی اوسکا بہی مین نے کچھہ اعتبار نکیا اور سوار ہو کر پہر چلا اب اتنے قریب پہونچ گیا کہ آنحضرت صلعم کی قراءت کی آواز میرے کان مین آنے لگی۔ ناگاہ گہوڑے کے دونون اگلے پیر زمین مین دہس گئے اور مین پشت زین سے نیچے گر پڑا ہر چند گہوڑے کو ڈانٹتا تہا مگر گہوڑے کے پیر زمین سے نکل نہ سکتے تہے آخر بمشکل تمام گہوڑے کی خلاصی ہوئی مین سوار ہو کر پہر چلا اب مجہہ مین اور اُن مین ایک نیزہ کا فاصلہ رہگیا اسوقت ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دشمن آپہونچا مجہے اپنی جان کا تو غم نہین مگر آپکا اندیشہ ہے آپ نے

جواب دیا اے ابوبکر کیون ڈرتا ہے۔ پھر خداوند کریم سے دعا کی کہ اے خداوند کریم اسکی شر سے
ہمین بچا چون ہی یہ الفاظ آپکی زبان مبارک سے نکلے ہین گھوڑے کے چارون پیر زانوتک زمین
مین گھس گئے سراقہ چلانے لگا یا محمد توبہ مجھے معاف کرو اگر میرا گھوڑا زمین سے نکل آوے گا تو مین ہرگز
آپکی خدمت مین گستاخی نکرونگا اور وعدہ کرتا ہون کہ اگر کوئی تمہارا پیچھا کرتا ہوا بھی آویگا تو اوسکو پھیر لیجاؤنگا
آپ نے دعا فرمائی کہ اے خداوند تعالےٰ اگر یہ شخص سچا ہے تو اسکے گھوڑے کو خلاصی بخش فوراً گھوڑا
تڑپ کر زمین سے نکل آیا سراقہ کہتا ہے کہ میرے دل مین یقین ہوگیا کہ آپ نبی صادق ہین اوسوقت
جو کچھ میری پاس تھا آپکے نذر کرنے لگا آپ نے قبول نکیا اسکے بعد مین اپنی ترکش سے ایک تیر نکال کر
آپ کو دینے لگا کہ یہ میری نشانی ہے آگے چلکر میرے اونٹ اور بکریان آپ کو ملینگی اونمین سے
جو آپکو مطلوب ہون میرے چرواہون سے لے لینا حضرت نے فرمایا ہمین انکی بھی حاجت نہین
پس سراقہ نے آنحضرت سے ایک نامۂ امن مانگا تاکہ آپ کی نشانی اپنے پاس رکھے آنحضرت نے
عامر ابن فہیرہ سے فرمایا کہ چمڑہ کے ٹکڑے پر اسے ایک نامہ لکھدے سراقہ اوسے لیکر واپس گیا اور
آنحضرت مدینہ کو روانہ ہوئے جب مکہ فتح ہوگیا اور غزدہ حنین دریپش آیا تو سراقہ اپنے قبیلہ سے آپ کی
خدمت مین حاضر ہوا اور موضع جعرانہ مین وہ نامہ آپکو دکھلاکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ آپ کا نامہ ہے
آج اسکے ایفاء کا دن ہے یہ کہکر مشرف باسلام ہوا۔

روایت ہے کہ جب سراقہ آنحضرت صلعم سے نامہ لیکر مکہ کو پھرا تو راہ مین جس سے ملاقات
ہوتی تھی یہی کہتا جاتا تھا کہ میان اپنے گھر مین بیٹھو مین نے سب راہون کی خاک چھان ڈالی اونکا کہین
بھی پتہ نہین یہ بات کہکر ہر شخص کو اپنے ساتھ پھیرے جاتا تھا۔
مگر ابوجہل کو کسی طرح سے سراقہ کا کچا حال معلوم ہوگیا تو اوسے بہت ملامت کی اور قبیلہ مدلج کو
خوب ڈانٹا تاکہ وہ بھی کہین سراقہ کے ساتھ مسلمان نہوجاوین۔

سراقہ نے ابوجہل کے پاس کئی شعر لکھہ کر بہیجے جنکا مضمون یہ تہا کہ اے ابوجہل اگر وہ معجزہ عجیب وغریب یعنی میرے گہوڑے کے پانؤن زمین مین دہس جانا تو دیکہتا تو ذرا بہی آنحضرت کی رسالت مین تعجب نکرتا اب تجہے لازم ہے کہ لوگون کو روک تاکہ محمد کے درپے نہون اور دیکہہ کہ عنقریب محمد کا فضل وکمال اور صدق سارے عالم پر ظاہر ہونیوالا ہے - ابوجہل اس بات سے جل بہن کر خاک ہوگیا -

روایت ہے کہ مدینہ کی راہ مین جو ملتا تہا وہ حضرت ابوبکر کا شناسائی ہوتا تہا - کیونکہ آپ مرد کہن سال تہے اور مدینہ وشام کی طرف بہت کچہہ آئے گئے تہے مگر آنحضرت چونکہ جوان تہے آپ کو کوئی نہین پہچانتا تہا جب کوئی حضرت صدیق سے پوچہتا کہ یہ کون شخص ہین تو آپ جواب دیتے یہ میرا ہادی اور رہنما ہے -

روایت ہے کہ جب بریدابن الحصیب اسلمی نے سنا کہ آنحضرت معہ ابوبکر کے مکہ سے تشریف لے گئے اور قریش نے وعدہ کیا ہے کہ جو کوئی اونہین قتل کریگا یا اسیر کر لائیگا اوسے سو اونٹ دینگے تو اوسکو طمع ہوئی کہ قریش سے سو اونٹ لینا چاہئین پس اپنے قبیلہ مین سے ستر سوار ہمراہ لیکر نکلا چلتے چلتے آنحضرت کے قریب مقام کراع الغمیم پر پہونچ گیا - راوی کہتا ہے کہ جب آنحضرت نے برید کو دیکہا تو پوچہا کہ تو کون ہے اوس نے کہا کہ بریدابن الحصیب ہون آنحضرت ابوبکر کی طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے " برد امرنا " یعنی اب ہمارا کام بنیگا پہر دریافت فرمایا کہ تو کس قبیلہ سے ہے اوس نے کہا قبیلہ اسلم سے ہون پہر حضرت نے ابوبکر سے کہا " سلمنا " یعنی سلامتی پائی پہر پوچہا قبیلہ اسلم مین تیری کون قوم ہے اوس نے کہا بنی سہم حضرت نے فرمایا " خرج سہمک " یعنی تیرا حصہ نکل گیا برید نے سید ابرار کی حلاوت گفتار جو سنی تو خوش ہوگیا اور آپ سے پوچہا تم کون ہو آپ نے فرمایا محمد ابن عبداللہ اور رسول خدا برید نے صدق دل سے کلمہ شہادت پڑہا اور خلوص باطنی سے مسلمان

ہوگیا اور جتنے لوگ اوسکے ساتھہ تھے سب کے سب مشرف باسلام ہوئے اور رات کو آنحضرت کی خدمت مین رہے جب صبح ہوئی تو بریدہ نے کہا یا رسول اللہ آپ بغیر لوائے محمدی کے مدینہ جاتے ہین۔ ایسا ہرگز نہوگا پس بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنی دستار کہول کے ایک نیزہ پر باندہی اور آنحضرت کے آگے آگے ہولئے اور آپ سے پوچہا کہ یا رسول اللہ آپ وہان پہونچکر کس گہر مین اترینگے آپنے فرمایا میرا اونٹ مامور ہے جس جگہہ یہ بیٹھہ جائیگا وہین اتر پڑونگا۔ شعر

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست	دیگر	میبرد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست	
بخود رہ نیست در کوئے تو مشتاقان شیدا را		خم زلفت بقلاب محبت میکشد مارا	

کہتے ہین کہ بریدہ کے ساتھہ نقارہ اور کرنا بہی تہے۔

روایت ہے کہ ان ہی دنون مین زبیر ابن عوام یا طلحہ بن عبید اللہ سوداگرون کے قافلہ کے ساتھہ ملک شام سے آتے تہے۔ راہ مین آنحضرت سے ملاقات ہوئی اونہون نے جناب پیمبر اور حضرت ابوبکر کو سفید کپڑے پہنائے اور سب سامان درست کردیا۔ اودہر مدینہ والے آپ کی آمد آمد کی خبر سن چکے تہے ہر روز اونچے اونچے مکانون پر چڑہ کر طلوع آفتاب کیوقت جمال مصطفوی کے منتظر رہتے اور جب آفتاب زیادہ بلند ہوجاتا تو اپنے اپنے گہرون کو چلے جاتے جسدن آنحضرت صلعم مدینہ مین داخل ہونیوالے تہے اوسدن بہی سب لوگ حسب عادت گہرون سے باہر آئے اور جناب سید المرسلین کی تشریف آوری کا انتظار دیر تک کرتے رہے جب کوئی علامت نپائی تو مایوس ہوکر اپنے اپنے گہرون کو پہر ہی چلے تہے کہ ناگاہ ایک یہودی جو کسی کام کے لئے حصار پر چڑہ گیا تہا بے تحاشہ چلاکر بولا کہ اے عرب کے لوگو تمہاری دولت اور سعادت اور بخت جس کا تم انتظار کررہے تہے یہ آن پہونچے مسلمانان مدینہ نے جب آپ کی تشریف آوری کی خبر پائی تو سب چہوٹے بڑے استقبال کو دوڑے اور بالائے حرہ آنحضرت سے ملاقات کی باہم مبارکبادیان دیکر

بہت خوش ہوئے اور مدینہ کے لڑکے اور عورتین خوش ہو ہو کر بالحان کہتے تہے جا بنی اللہ جاء رسول اللہ ؐ۔ اور دف بجا بجا کر یہ شعر عورتین گاتی تہین ۵

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع	وجب الشکر علینا ما دعی بالسداع

یعنی وداع کی گہاٹی سے چودہوین رات کے چاند نے ہمپر طلوع کیا جسکا شکر قیامت تک ہمپر واجب ہے جسدن آنحضرت مدینہ مین رونق افروز ہوئے پیر کا دن ربیع الاول کی تیرہ تاریخ تہی۔ آنحضرت کا مرکب محلہ قبا کی طرف متوجہ ہوا جو مدینہ سے ۲ میل کے فاصلہ پر ہے اور بنی النجار مین جو عبد المطلب کی مان کے بہائی ہین درمیان قوم بنی عمرو ابن عوف ابن مکثوم ابن الہدم کے نزول کیا اور لوگون کے آنے جانیکے واسطے سعد ابن خثیمہ کا گہر قرار پایا کیونکہ وہ مرد مجرد تہا اور حضرت ابو بکر صدیق شیخ خبیب ابن یساق کے محلہ مین اُترے۔

روایت ہے کہ آنحضرت صلعم ایک درخت کے سایہ مین خاموش بیٹہے تہے اور ابو بکر صدیق ہواداری مین کہڑے تہے مدینہ کے وہ لوگ جنہون نے آنحضرت کو نہ دیکہا تہا حضرت ابو بکر ہی کو پیغمبر سمجہہ کر اونہین کی خدمت مین آداب بجالاتے تہے اور دیر تک یہی کیفیت رہی جب درخت کا سایہ آنحضرت کے اوپر سے ڈہل گیا اور دہوپ آگئی تو حضرت صدیق اکبر نے اپنی ردا کا سایہ آنحضرت پر کیا اوسوقت ناواقف لوگ سمجہے ہین کہ خادم کون ہے اور مخدوم کون۔

اہل سیر بیان کرتے ہین کہ سال اول ہجرت مین آنحضرت نے مسجد قبا تعمیر کرائی جسکی توصیف مین اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ سورۃ التوبۃ۔ پارہ یعتذرون

ترجمہ۔ ہان وہ مسجد جسکی بنیاد شروع دن سے پرہیزگاری پر رکہی گئی ہے اوسکا البتہ حق ہے

کہ تم اوس مین کہڑے ہوکر امامت کیا کرو کیونکہ اوس مین ایسے لوگ ہین جو خوب پاک صاف رہنے کو پسند کرتے ہین اور اللہ خوب پاک صاف رہنے والون کو پسند کرتا ہے -

پہلے پہل یہی مسجد مدینہ مین بنائی گئی - اور یہی پہلی مسجد ہے جس مین آنحضرت نے اوّل ہی اوّل نماز پڑہی - کہتے ہین کہ حضرت علی مرتضی آنحضرت کے ہجرت فرمانیکے بعد تین دن مکّہ مین رہے اور آنحضرت کی طرف سے لوگون کی امانتین اونکو سپرد کر کے مکّہ سے باہر نکلے اور مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے رات کو پیادہ پا چلتے اور دن کو کسی گوشہ مین چھپ رہتے ابھی جناب سرورکائنات محلہ قبا ہی مین تشریف رکھتے تہے کہ آپ بہی پہونچ گئے پیادہ روی کے باعث پانون مین آبلے پڑ گئے تہے اور نہایت ہی درد تہا آنحضرت نے اپنا دست مبارک اونکے پانون پر پہیر دیا اور دعاء شفا کی اوسی دم آرام ہوگیا -

روایت ہے کہ جمعہ کے دن آنحضرت صلعم قبا سے باہر نکلے اور ناقہ پر سوار ہوکر مدینہ کو چلے جب بنی سالم ابن عوف کے قریب پہونچے کمال فصاحت اور بلاغت سے خطبہ پڑہا اور لوگون کو تقوی اور نکوئی اور خدا پرستی کی ہدایت فرمائی اور نماز جمعہ ادا کی یہ پہلا خطبہ اور جمعہ تہا جو آنحضرت نے مدینہ مین ادا کیا منقول ہے کہ جب آنحضرت صلعم بنی سالم سے سوار ہونے لگے تو اون لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ہمارے ہی درمیان نزول فرمائے حضرت نے جواب دیا میرے ناقہ کو چھوڑ دو کہ یہ مامور ہے اسی طرح جس قبیلہ مین گذرتے تہے تو سرداران قبیلہ حاضر ہوتے اور مہار شتر پکڑ کر عرض کرتے تہے کہ یہین رہجائے آنحضرت یہی جواب دیتے تہے کہ میرا ناقہ مامور ہے آخر الامر چلتے چلتے اوس مقام پر پہونچے جہان اب مسجد نبوی واقع ہے ناقہ اوسی جگہہ جہک کر بیٹھہ گیا حضرت نے فرمایا یہی میری منزل ہے اسکے بعد ہی چند انصار آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمارے مکان پر چلکر اوترئے حضرت نے فرمایا کہ میرا ناقہ مامور ہے پس شتر خود بخود زمین سے اوٹہا اور چند قدم چلکر

اوس جگہہ پر بیٹھہ گیا جہان منبر رسول اللہ کے لئے بنایا گیا - آپ اوسی جگہہ اُتر پڑے - ابوایوب رض
انصاری دوڑکر آئے اور حضرت سے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرا گھر یہان سے بہت قریب ہے اگر
حکم ہو تو آپ کا اسباب اپنے مکان پر لیجاؤن حضرت نے فرمایا اچھا ابوایوب اپنی خوش قسمتی سمجھکر
حضرت کا اسباب اپنے گھر لے گئے اور اونٹ کو وہین باندہ دیا بعض انصار نے استدعا کی کہ آپکا
اسباب تو ابوایوب کے گھر رہا اگر خود ہمارے گھر مین تشریف لیچلیئے تو کچھہ دور نہین ہے حضرت نے
فرمایا جہان آدمی کا اسباب ہو وہین اوسکو بہی رہنا چاہیئے - آنحضرت نے ابوایوب کے گھر مین
سات مہینے تک قیام کیا -

روایت ہے کہ جب ناقہ زمین مسجد پر بیٹھہ گیا - آنحضرت نے پوچھا کہ یہان سے کس کا گھر
قریب ہے ابوایوب رضی اللہ عنہ بولے کہ میرا گھر یہان سے بہت قریب ہے یارسول اللہ دیکھئے یہ میرے
گھر کی دیوار ہے اور یہ دروازہ ہے حضرت نے فرمایا کہ تم جاؤ اور اپنے گھر مین میرے سونیکے
لئے جگہہ تجویز کرو ابوایوب گئے اور اپنا گھر جہاڑ بوہار کے دو منزلہ پر بالا خانہ مین تو اپنے اہل و عیال کو
رکہا اور خانۂ زیرین آنحضرت کے واسطے تجویز کیا پھر خیال آیا کہ ہم لوگون کا اوپر رہنا کمال بے ادبی ہے
پس آپ کو اوپر کے مکان مین جگہہ دی اور خود نیچے رہنے لگے آپ سات مہینے تک ابوایوب
کے گھر رہے - اسی سال اول ہجرت مین عبداللہ ابن سلام جو مشاہیر علماء یہود سے اور حضرت یوسف
علیہ السلام کی اولاد مین تہے مسلمان ہوئے وہ خود روایت کرتے ہین کہ مدینہ کے لوگون نے
جب سنا کہ رسول اللہ تشریف لاتے ہین تو سب لوگ ملاقات کے لئے گئے مین بہی اونکے
ساتہہ چلا گیا - جاکر روئے مبارک جو دیکہا تو عین الیقین ہوگیا کہ یہ منہ کذابون کا سا نہین ہے
پہر مین نے سنا کہ آنحضرت صلعم لوگون کو نصیحت کر رہے تہے کہ اے لوگو آپس مین سلام کرنیکا
خوب رواج دو یعنی اپنون بیگانون سبکو سلام کرو صرف خویش اور آشنا کی خصوصیت مت رکہو

غربا اور مساکین کو کہانا کہلاؤ فقرا اور محتاجون کی دلداری کرو اور خویش و قریبون کے ساتہہ محبت سے پیش آؤ اور راتون کو جو آدمیون کے سونیکا وقت ہے نماز پڑہو تاکہ تم جنت مین داخل ہو۔ اول نصیحت جو آنحضرت نے مدینہ مین ارشاد فرمائی یہی ہے۔

عبداللہ ابن السلام کہتے ہین کہ مین یہ سنکر خاموش اپنی گہر چلا آیا دوسری بار گیا اور امتحاناً چند سوال کئے اور اپنے دل مین ٹہرایا کہ اگر ان سوالون کے صحیح صحیح جواب ملین تو بیشک یہ پیغمبر صادق ہین ورنہ نہین۔ پس آنحضرت نے میرا اطمینان کامل کر دیا ویسا صحیح اور سچا جواب سوائے پیغمبر صادق کے کوئی نہین دیسکتا تہا۔ پس میری زبان پر بے اختیار کلمہ شہادت جاری ہوگیا اور صدق ارادت سے مسلمان ہوا پہر جناب سرور کائنات سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین یہودیون کا سردار اور سردار زادہ اور عالم ہون اور وہ لوگ بڑے تہمت لگانیوالے ہین۔ میری التماس یہ ہے کہ قبل اس سے کہ میرا اسلام ظاہر ہو آپ اونہین بلائے اور میرا حال پوچہئے مین ایک علیحدہ مکان مین جا کر بیٹہا جاتا ہون آنحضرت نے عبداللہ ابن السلام کی عرض مقبول کی اور یہود کو بلایا اور اونسے کہا اے لوگو افسوس ہے تم پر تم عقوبت الہی سے بچو اور دیکہو کہ بجز خداوند تعالے جلشانہ کے کوئی پرستش کے لایق نہین۔ جانو اور آگاہ ہو کہ مین رسول خدا ہون اور اظہار حق کے لئے تم مین آیا ہون تمکو مسلمان ہوجانا اور سچے خدا پرست بنجانا چاہئے۔ اونہون نے جواب دیا ہم تمکو رسول خدا ہی نہین جانتے حضرت نے اونسے پوچہا تمہارا سردار عبداللہ ابن السلام کیسا آدمی ہے سب نے جواب دیا وہ ہمارا پیشوا ہمارا مرشد زادہ ہمارا عالم اور عالم زادہ ہے حضرت نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہوجائے تو تم کیا کہو گے۔ بولے خدا نکرے کہ وہ مسلمان ہو خدا تعالے اوسکو بچاوے حضرت نے کئی بار اونسے یہی کہا اور اونہون نے ہر بار یہی جواب دیا۔ پہر تو آنحضرت نے ابن السلام کو بلایا وہ کلمہ شہادت پڑہتے ہوئے چلے آئے اور یہودیون سے کہا اے یارو خدائے تعالے سے ڈرو اور اوسکے

رسول پر ایمان لاؤ تم خوب جانتے ہو کہ یہ خدا کا رسول ہے وہ بولے کہ تو جھوٹ کہتا ہے
ہم یہ نہین جانتے - باتون باتون مین یہان تک رد و بدل ہوئی کہ وہ لوگ عبداللہ ابن السلام
کے دشمن بنگئے اور اوسکی حقارت کرنے لگے اور آنحضرت کے ساتھہ ایسی عداوت
پیدا کی جسکا حد و حساب نہین چنانچہ حی ابن اخطب اور اوسکے بھائی یاسر وغیرہ نے نفاق و عناد
کو دولت دنیا کے حصول کا وسیلہ سمجھکر قبائل اوس وخزرج سے اکثرون کو اپنا متفق کرلیا - اور
بعض علما اور احبار یہود جو مقبول اور مسعود از لی تھے اور رسالت حضرت صلعم کی حقیقت
پر اونہین معرفت وآگاہی حاصل تھی اب معجزات واخلاق آنحضرت کے دیکھکر اور آنحضرت
کو مصداق انبیاء سابقہ کی پشین گوئیون کا پاکر صدق دل سے مسلمان ہوئے -

اسی سال اول ہجرت مین آنحضرت نے زید ابن حارثہ اور رافع کو مکہ مین بہیجکر فاطمہ اور
ام کلثوم اور سودہ بنت زمعہ اور اسامہ ابن زید اور اونکی مان ام ایمن کو مدینہ مین بلوایا عبداللہ بن
ابی بکر بہی معہ اپنی والدہ اُم رومان اور اپنے اہل وعیال کے اونکے ساتھہ مدینہ مین آئے طلحہ بن
عبیداللہ بہی اسی گروہ کے ساتھہ آئے اور ان سب کے آنے کے بعد آنحضرت اپنے نئے
گھر مین رہنے لگے - اور اسی سال مین مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہوئی کیفیت اوسکی یہ ہے کہ حق
تعالےٰ نے آنحضرت کو حکم دیا کہ ایک عریس مثل عریس موسیٰ جسکی بلندی سات گز سے زیادہ نہو
بناؤ - عریس اوس گھر کو کہتے ہین جو خرما کی لکڑی اور پتون سے پاٹا جاے - وہ زمین جہان ناقہ بیٹھ
گیا تھا - دو تیمیون کے ملک مین تھی - اونمین سے ایک یتیم کا نام سھل اور دوسرے کا سھیل
تھا اور وہ دونون رافع بن عمر کے بیٹے تھے اور سعد بن زرارہ کی نگرانی مین رہتے تھے اور بنی النجار
نے اوسکے گرد ایک احاطہ بنادیا تھا آنحضرت نے اون سے درخواست کی کہ تم اس زمین کو
بیچ ڈالو اونہون نے کہا ہمین بیچنا تو منظور نہین ہے اگر آپ چاہین تو بلاقیمت لے لین البتہ ہملوگ

خدا تعالےٰ سے اس کا اجر طلب کرتے ہین اور اون دونون تیمیون کو جنکی وہ ملک ہے اپنے پاس سے قیمت دیدینگے۔ آپ نے زمین مفت لینا قبول نہ کیا۔ دس مثقال طلا اوسکی قیمت ٹھیراکر خریدا اور حضرت ابوبکر نے اوسکی قیمت اداکردی پھر اوسے صاف وہموار کرکے مسجد کی بنیاد ڈالی اور اوسکی تعمیر مین مصروف ہوئے یارانِ رسول اور خود آنحضرت صلعم بھی اینٹین ڈھونے مین شریک تھے انصار اور مہاجرین نے جب دیکھا کہ آنحضرت خود اینٹین ڈھونے مین شریک ہین توسب کے سب کام کرنے لگے اور خوشی اور سرور کی حالت مین کام کرتے جاتے تھے اور رجز پڑھتے تھے۔

لکھا ہے کہ مسجد کی دیوار کچی اینٹون کی اور چھت وستون خرما کی لکڑی سے بنائے گئے تھے اور قبلہ بیت المقدس کی طرف تھا پھر کعبہ کی جانب پھیر دیا گیا۔

مسجد کے تین در قایم کئے ایک تو پایان عمارت مین جس سے عام لوگ آتے جاتے تھے اور ایک در جس سے آنحضرت خود تشریف لیجاتے اور تیسرے در کو باب الرحمۃ کہتے تھے

حضرت عمر فاروق کے زمانہ خلافت تک مسجد نبوی اسی ہیئت مین رہی جب مسلمانون کی کثرت ہوئی تو حضرت عمر نے اوسے وسیع کردیا لیکن سازوسامان مین کچھ تبدیل نہ کی اسکے بعد حضرت عثمان ابن عفان نے اور زیادہ کشادہ کردیا دیوارین سنگ منقش اور گچ کی بنائین اور ستون سنگ منقش کے اور چھت ساج کی لکڑی سے بنائی پھر ولید ابن الملک کے زمانہ مین عمر ابن عبدالعزیز نے اوسکو اور بڑھا دیا ازواج مطہرات کے گھر جو مسجد سے متصل تھے مسجد مین داخل کرلئے۔ پھر مہدی نے جو خلفاء عباسیہ مین تھا اوس مین اور زیادتی کی۔ غرضکہ مسجد نبوی کی ایسی زیب وزینت ہوئی کہ ذوالنون مصری نے جب اوسے آراستہ حالت مین دیکھا تو نہ پہچانا اور کہا افسوس یہ توکسی بادشاہ کی محلسرا ہے مین تو اوس کچی اینٹون والی مسجد کو تلاش کرتا تھا جو درخت خرما کی لکڑیون سے بنی تھی اور جسکے فرش مین کنکریان کٹی ہوئی تھین جن سے آنحضرت اور اونکے اصحاب کے اجسام مطہر نے

مس کیا تہا - اسی سال اول ہجرت مین نماز عصر بڑہائی گئے پہلے یہ حال تہا کہ نماز مین دو دو رکعت فرض ہوئی تہین صرف نماز شام کی تین رکعتین تہین جب ہجرت کا پہلا سال ختم ہونے پر آیا تو نماز ظہر اور عصر اور عشا مین دو دو رکعتین اور بڑہائی گئین مگر کہ نماز صبح و شام مین کچھہ تبدیلی نہوئی صبح کی وہی دو اور مغرب کی تین رکعتین ہین - اسی سال مین سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے اور انحضرت صلعم نے اپنے یارون مین عقد مواخات باندہا اس مین بموجب ایک روایت کے پچاس آدمی انصار اور پچاس مہاجر شامل تہے یہ برادری کا عقد مسجد مین بیٹھکر باندہا گیا تہا - حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم اور خارجہ بن زید اور عتبان بن مالک مین بہائی چارہ ہوا - طلحہ اور زبیر مین حضرت عثمان اور عبد الرحمان ابن عوف اور اوس بن ثابت اور جعفر طیار اور معاذ بن جبل مین عقد برادری ہوگیا - اسپر حضرت علی مرتضی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے ان لوگون مین تو عقد مواخات باندہ دیا مگر میرا بہائی کوئی مقرر نہین کیا انحضرت صلعم نے جواب دیا "انا اخوک" یعنی تمہارا بہائی مین ہون - اس مواخات کے باب مین دستاویزین لکہی گئی تہین کہ آپسمین ایک دوسرے کی مدد کرین اور محبت رکہین اور ایک سے دوسرے کو میراث پہونچے چنانچہ یاران رسول اللہ اسی عقد کے بموجب میراث لیتے تہے جب غزوۂ بدر کے بعد آیہ کریمہ "اولوا الارحام بعضہم اولی ببعض" نازل ہوئی اوسوقت سے عقد مواخات پر میراث لینا موقوف ہوگیا - اسما کے بطن سے عبد اللہ بن زبیر اسی سال مین یا ۲۰ ماہ بعد ہجرت کے پیدا ہوئے مسلمانون کو اونکی ولادت کی بڑی خوشی ہوئی کیونکہ یہود کہتے تہے کہ ہمنے جادو کردیا ہے کسی مسلمان کے لڑکا نہوگا -

کہتے ہین کہ مدینہ کی ہوا مرطوب اور خراب تہی وہان کی سرزمین مین ہمیشہ وبا رہتی تہی زمانہ جاہلیت مین جب کوئی ادہر اودہر سے مدینہ مین آتا تو وبا سے محفوظ رہنے کے لئے گدہے کی بولی بولتا تہا اور اوس زمانہ مین لوگ اس عمل کو رفع وبا کے واسطے بہت مفید جانتے تہے اب مہاجرین کو

مدینہ کی ہوا ایسی ناموافق آئی اور اکثر ایسے بیمار پڑ گئے کہ کھڑے ہو کر نماز نہ پڑہ سکتے تھے اور ابو بکر صدیق اور بلال بہی بخار مین مبتلا ہو گئے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ میری باپ کو جب بخار کی شدت ہوتی تو بہت بیہوشی طاری ہو جاتی تہی آنحضرت نے جب یہ حال دیکہا تو جناب باری مین دعا کی کہ اے سزاوار پرستش مکہ کی طرح مدینہ کو بہی ہمارا دوست بنا دے اور مدینہ کی ہوا کو اچہا کر دے اور اس سرزمین مین ہمارے لئے برکت دے اور یہان کی تپ و بیماری کو موضع جحفہ کی طرف منتقل کر دے جو رابغ کے پاس ہے فوراً یہ دعا آنحضرت کی قبول ہوئی اور مدینہ کی ہوا مہاجرین کے مزاج کے موافق ہو گئی اور ایک چشم زدن مین کچہہ کا کچہہ ہو گیا یا تو لوگ بیمار تہے یا فی الفور صحیح و تندرست ہو گئے اور مدینہ مین کسی طرح کی بیماری اور دکہہ درد باقی نرہا۔

ہجرت کے سال اول مین اذان جاری ہوئی کیفیت اوسکی یہ ہے کہ جب پیمبر صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور جمعہ و جماعت کی تاکید فرمائی تو ضرورت اس بات کی پڑی کہ کوئی نشانی ایسی ہونی چاہئے جسے دیکہکر یا سنکر لوگ مسجد مین جمع ہو جایا کرین پس آنحضرت نے سبکو جمع کر کے مشورہ کیا بعض نے کہا کہ بوق کی آواز سے لوگونکو خبر کرنا چاہئے آنحضرت نے اسکو قبول نفرمایا کیونکہ یہ طریقہ یہودیون کا تہا پھر ایک جماعت نے سنکہہ بجانیکی صلاح دی آنحضرت نے فرمایا کہ یہ نصاریٰ کا دستور ہے اکثر لوگون نے کہا کہ آگ جلادیا کرو اوسکی روشنی دیکہکر لوگ چلے آیا کرینگے آنحضرت نے فرمایا کہ یہ مجوسیون کا ڈہنگ ہے حضرت عمر فاروق نے التماس کیا کہ یا رسول اللہ آپ ایک آدمی کو مقرر کر دین وہ نماز کے وقت کہدیا کریگا کہ یہ نماز کا وقت ہے حضرت نے اس تجویز کو قبول فرما کے بلال کو حکم دیا کہ تم "صلوٰۃ جامعۃ" کہدیا کرو۔ اسکے بعد عبداللہ ابن زید انصاری خزرجی نے خواب مین دیکہا کہ ایک مرد سبز پوش ناقوس ہاتہہ مین لئے ہوے اونکے آگے آیا عبداللہ ابن زید نے پوچہا کیا تو اسے بیچتا ہے اوس مرد نے دریافت کیا کہ تم ناقوس

کا کیا کروگے عبداللہ نے جواب دیا کہ مین اسے بجا کر نماز کے وقت سے لوگون کو آگاہ کرونگا اوس نے کہا کہ مین تمکو اس سے بہتر ایک تدبیر نہ بتادون عبداللہ نے پوچھا کہ بتاؤ اوس مرد نے کہڑے ہوکر کلمات اذان اول سے آخر تک سنا دیئے عبداللہ ابن زید سوتے سے جاگ اوٹھے اور مسجد نبوی مین حاضر ہوکر آنحضرت سے عرض کیا آنحضرت نے فرمایا سبحان اللہ دعوت نماز انہی کلمات سے چاہیئے پھر بلال کو حکم ہوا کہ تم خوش آواز ہو اوٹھو اور اذان دو روایت ہے کہ اسی رات کو حضرت عمر نے بہی خواب مین یہی واقعہ دیکھا جب بلال کی آواز سنی تو آپنے گھر سے آکر آنحضرت سے اپنا خواب بیان کیا کہتے ہین کہ اوسی رات کو سات اصحاب نے یہی خواب دیکھا تھا۔

روایت ہے کہ ایک دفعہ فجر کی نماز کیوقت حضرت بلال جناب رسول کریم کے در حجرہ پر آئے اور کہا "الصلوٰۃ یا رسول اللہ"۔ اہل حرم نے جواب دیا حضور سوتی ہین حضرت بلال نے باآواز بلند کہا "الصلوٰۃ خیر من النوم" آنحضرت صلعم نے اس کلمہ کو اذان فجر مین داخل کر دیا۔

اسی سال اول ہجرت مین شہر مدینہ کے باہر ایک بہیڑیا بکریون کے گلہ مین آپڑا اور ایک بکری کو اوٹھا لے گیا چرواہا اوسکے پیچھے دوڑا اور بکری کو چھڑالیا بہیڑیا ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا اور اوپر بیٹھکر چرواہے سے کہا کہ رزاق مطلق نے مجھے رزق دیا تھا تونے چھین لیا چرواہے نے بہیڑیئے سے آدمی کی سی باتین سنکر بہت تعجب کیا بہیڑیا بولا اے چرواہے یہ توکچھ تعجب کی بات نہین۔ عجب تر وہ ہے کہ شہر مدینہ کے سنگستان اور نخلستان مین ایک آدمی گذشتہ اور آیندہ کی خبرین دیتا ہے وہ چرواہا یہودی تھا اور آنحضرت کی نبوت سے سخت منکر جب اوس نے جانور سے یہ بات سنی تو آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور ساری داستان بیان کی آپنے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے یہ امر آثار قیامت کا ایک نشان ہے۔

اسی سال مین آنحضرت نے مسلمانون کو عشرہ محرم کے دن روزہ رکہنے کا حکم دیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مدینہ کے یہودی عاشورہ کو روزہ رکہتے تہے
آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ دن بڑا بزرگ ہے خدائے تعالیٰ نے اسی دن موسیٰ کو فرعون کے ہاتہہ
سے خلاصی بخشی تہی اور موسیٰ نے آج کے دن شکر گذاری کا روزہ رکہا تہا پس اہل اسلام کو بہی روزہ
رکہنا چاہیے۔ چنانچہ آنحضرت نے خود بہی روزہ رکہا اور لوگون کو بہی حکم دیا۔ جب ماہ رمضان
کے روزے فرض ہوئے تو روز عاشورہ کے روزہ کا اہتمام اور مبالغہ جاتا رہا۔ مستحب ہے کہ
نوین تاریخ کو بہی دسوین تاریخ سے ملا لیا جائے کیونکہ بصحت تمام ثابت ہے کہ آنحضرت نے اپنی
عمر کے آخر مین فرمایا تہا کہ اگر سال آیندہ تک میری حیات باقی رہی تو نوین تاریخ بہی روزہ رکہونگا۔
سال دوم ہجرت مین آنحضرت نے برائے ابن معرور کی قبر پر نماز پڑہی یہ صاحب آنحضرت کے
مدینہ مین تشریف لانے سے ایک مہینے پہلے انتقال کر چکے تہے مدینہ مین آکر آپنے اصحاب کی
جماعت کے ساتہہ اونکی قبر پر جاکر نماز پڑہی انصار کے نقیبون مین سب سے پہلے انہون نے
وفات پائی ہے۔ اسی سال مین اسعد ابن زرارہ نے وفات پائی اور جنت البقیع مین سب سے
پہلے یہی مدفون ہوئے یہ بہی انصار کے نقیب تہے پہر تو بنو النجار آنحضرت کی خدمت مین حاضر
ہوئے اور عرض کیا کہ یا حضرت ہمارا نقیب مرگیا ہے اوسکی جگہہ کوئی اور شخص تجویز کر دیجئے آپ
نے جواب دیا۔ "انا نقیبکم" یعنی تمہارا نقیب مین ہون۔ کلثوم ابن الہدم نے بہی اسی سال وفات
پائی۔ مشرکین کی ایک جماعت نے اسی سال مین دنیا سے کوچ کیا انہین عاص ابن وائل سہمی اور
ولید ابن مغیرہ بہی تہے۔ ولید ابن مغیرہ نزع مین بہت رویا ابوجہل نے ازراہ دلسوزی پوچہا بہائی
کیون روتے ہو اوس نے جواب دیا واللہ موت کے ڈر سے تو مین نہین روتا بلکہ اس لئے روتا
ہون کہ مکہ مین ابی کبشہ کا دین پہیلے گا۔
ابو سفیان نے اوسکی تسلی کی اور کہا تو مت ڈر مین ضامن ہوتا ہون کہ ابی کبشہ کا دین

نہ پہیلنے پاوے گا۔

واضح ہو کہ قبیلہ خزاعہ مین ایک شخص کا نام ابی کبشہ تہا اوس نے بتون کی پرستش کے باب مین قریش کی مخالفت کی تہی اور آنحضرت بہی بتون اور بت پرستون کی تکذیب اور توہین کرتے تہے اس لئے مشرکان عرب نے آپ کا نام بہی ابی کبشہ رکہہ چہوڑا تہا۔

سال اول ہجرت مین یہود قریظہ اور نضیر اور قینقاع نے آکے آنحضرت سے صلح کر لی اور عہد نامہ تحریر ہو گیا۔

اسی سال مین قبلہ تبدیل ہوا۔ اہل احادیث لکہتے ہین کہ آنحضرت پہلے سولہ سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑہتے رہے پہر آپ کے دل مین آیا کہ اگر کعبہ قبلہ ہو جائے تو بہت اچہا ہے کیونکہ وہ میرے باپ ابراہیم کا قبلہ تہا چنانچہ ایک بار آنحضرت نے جبریل سے بہی فرمایا تہا کہ اگر خداوند کریم میرے باپ ابراہیم کے قبلہ کو میرا قبلہ بنا دے تو مین بہت خوش ہون حضرت جبریل نے جواب دیا کہ حضور جیسے تم خدا کے بندے ہو ویسا ہی ایک مین بہی ہون تم اپنا مطلب خدا سے عرض کرو شاید وہ تمہاری دعا قبول فرمائے یہ کہکر حضرت جبریل تو رخصت ہو گئے مگر آنحضرت کے دل مین یہی دہن لگی رہی آخر کار ماہ رجب کے نصف مہینے مین دوشنبہ کے روز سال دوم ہجرت مین جبریل امین یہ آیت لائے۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهٗ (سورۃ البقرۃ۔ سیقول)

ترجمہ۔ اے پیمبر حکم تحویل قبلہ کے انتظار مین تمہارا منہ پہیر پہیر کر آسمان کی طرف دیکہنا ہم ملاحظہ فرما رہے ہین۔ گہبراؤ نہین جو قبلہ تم چاہتے ہو ہم تمکو اوسی کی طرف پہر جانے کا حکم دیدینگے اچہا تو اب نماز پڑہتے وقت مسجد محترم یعنی کعبہ کی طرف اپنا منہ کر لیا کرو اور مسلمانون تم بہی جہان کہین ہوا کرو اوسی

کی طرف اپنا منہ کرلیا کرو۔

آنحضرت صلعم مادر بشیر ابن البرار ابن معرور کے گھر مین تھے اور نماز ظہر کے وقت اوس محلہ کی مسجد مین جماعت اصحاب کے ساتھہ نماز پڑہ رہے تھے جب دوسری رکعت مین پہونچے تحویل قبلہ کی آیت نازل ہوئی پس آنحضرت عین نماز مین کعبہ کی طرف متوجہ ہوگئے مقتدیون کی صفین بہی اوسی طرف پہر گیئن اس لیئے اوس مسجد کا نام ذی القبلتین رکہا گیا۔

جب تبدیل قبلہ کی خبر لوگون مین مشہور ہوئی تو ہر قوم اور گروہ نے اپنی اپنی عقل اور فہم کے موافق اسکی توجیہہ کی۔ منافق کہنے لگے کہ ان لوگون کو کیا ہوگیا ہے کہ ایک عرصہ تک جس قبلہ کی طرف متوجہ رہے اوسکو چہوڑ دیا بعض یہودیون نے کہا کہ محمد اپنے مولد اور وطن کا مشتاق ہے اسلئے اپنے شہر کی طرف منہ کرلیا۔

جب قبلہ تبدیل ہوگیا تو مسجد شریف مدینہ کی بناء بہی تبدیل کی گئی اور مسجد قبا کو بہی بدل دیا۔ آنحضرت صلعم نے اپنے دست مبارک سے اوسکی تعمیر کی خود پتھر ڈہوتے تھے اور اصحاب بہی آپکے ساتھہ شریک تھے ہر شنبہ کے دن آنحضرت پیادہ پا اوس مسجد مین جایا کرتے تھے اوسکی فضیلت مین فرمایا ہے کہ جو کوئی وضو کامل کرکے اس مسجد مین نماز پڑہیگا اوسکو عمرہ کا ثواب حاصل ہوگا۔

عقد سیدۃ النساء

اسی سال کے ماہ رجب مین حضرت علی مرتضی اور فاطمۃ الزہرا کا نکاح ہوا۔ اسوقت حضرت زہرا کی عمر شریف اٹھارہ برس کی اور حضرت علی کی اکیس برس پانچ مہینے کی تہی۔

حضرت علی کے یارون نے اون سے کہا کہ یا علی تمہین آنحضرت کے ساتھہ ایک بڑی خصوصیت ہے فاطمہ کی خواستگاری کرو حضرت علی فرماتے ہین کہ مین نے اپنے دل مین سوچا

کہ مین مفلس اور تہیدست ہون کیونکر ایسی درخواست کرون مگر ڈرتے ڈرتے آپکی خدمت مین گیا اور سلام کر کے چپکا بیٹھ رہا کشف نبوت سے آنحضرت میرے دل کے راز پر آگاہ ہو گئے سلام کا جواب دیکر پوچھا یا علی اپنی حاجت بیان کرو مین نے التماس کی کہ فاطمہ رضی کی خواستگاری کرتا ہون آنحضرت نے فرمایا مرحباً واہلاً اسکے بعد چپ ہو رہے کچھہ نہ بولے مین اوٹھکر باہر چلا آیا انصار نے مجھسے پوچھا کہ کہو کیا ٹھیری مین نے کہدیا کہ مجھے نہین معلوم آپنے صرف مرحباً واہلاً کہدیا ہے لوگون نے کہا کہ بس اتنا ہی کہدینا کافی ہے گویا حضرت نے تم کو اپنے اہل کو بھی دیا اور خوشی و راحت بھی بخشی اس کے بعد پھر جب حضرت علی آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے تو آنحضرت نے پوچھا کہ اے علی تم نے فاطمہ رضی کی خواستگاری تو کی ادائے مہر کے واسطے بھی تمہارے پاس کچھہ ہے حضرت علی نے التماس کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس کچھہ بھی نہین جو اونکے مہر کے لایق ہو مگر ایک زرہ اور گھوڑا ہے حضرت نے فرمایا کہ گھوڑا تو تمہاری ضرورت کی چیز ہے البتہ زرہ کو بیچ ڈالو حضرت علی بازار تشریف لیگئے اور زرہ کو بازار مین بیچنے لگے حضرت عثمان ابن عفان نے چارسو اسّی درہم کو خرید لیا حضرت علی اون درہمون کو ردا مین باندھکر آنحضرت کے پاس لیگئے حضرت نے پوچھا یہ کتنے درہم ہین حضرت علی کچھہ نہ بولے آنحضرت نے ایک مٹھی درہم اوٹھاکر حضرت بلال رضی کو دئے کہ تم خوشبودار اشیائین ان سے خرید لاؤ۔ پھر ام سلیم سے کہا کہ ان باقی درہمون کو اور اسباب کی خرید مین خرچ کرو ام سلیم نے اونہین گنا تو دو سو درہم تھے اون سے اشیا ذیل خریدی گئین - دو چادرین - دو چاندی کے بازو بند - قطیفہ - تکیہ - ایک پیالہ - ایک چکی - ایک چھلنی - دو مٹکی - ایک مشک - دو تھالی - چار تکیے - دو مین تو اون بھری تھی اور دو مین لیف خرما تھا -

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ او سوقت مین حضور کی خدمت مین حاضر تھا بشرہ مبارک پر آثار نزول وحی ظاہر ہوئے جب وحی آچکی تو آنحضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے انس اللہ تعالی

مجھے حکم دیتا ہے کہ فاطمہ کا نکاح علی سے کر دون تو جا اور ابو بکر و عثمان و طلحہ و زبیر و انصار کی ایک جماعت کو بلا لا حضرت انس کہتے ہین کہ مین گیا اور اون سب کو بلا لایا آنحضرت نے خطبہ نکاح پڑہا حضرت علی اوس وقت حاضر نہ تھے "الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود بقدرتہ المطاع بسلطانہ المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ و اکرامہم بنبیہ محمد ان اللہ تبارک اسمہ وتعالت عظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج بہ الارحام والزم الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا و صہرا و کان ربک قدیرا فامر اللہ تعالیٰ یجری الی قضائہ وقضائہ یجری الی قدرہ ولکل قضاء قدر ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب ثم ان اللہ عز وجل امرنی ان ازوج فاطمہ من علی بن ابی طالب فاشہدوا انی قد زوجتہ علی اربعمائۃ مثقال فضہ ان رضی علی بذلک"

اسکے بعد چھوارون کا ایک طشت منگوا کے سب کو اجازت دی کہ لوٹ لو چنانچہ حاضرین نے ہاتھون ہاتھ لوٹ لیا اتنے مین علی مرتضیٰ بہی آگئے آنحضرت نے اونہین دیکھکر تبسم فرمایا اور کہا اے علی اللہ جلشانہ نے بہی حکم دیدیا کہ فاطمہ کا تیرے ساتہہ نکاح کر دون سو مین نے چار سو مثقال چاندی مہر مقرر کر کے نکاح کر دیا تم بہی اسپر راضی ہو کہ نہین حضرت علی مرتضیٰ نے عرض کیا کہ یا حضرت مین راضی ہون۔ پھر فاطمہ کو ام سلیم کے ساتہہ علی مرتضیٰ کے گہر بھیجدیا پیچھے سے آپ بہی پانی کا ایک کوزہ لیکر وہان تشریف لیگئے اور دہن مبارک کا لعاب اوس پانی مین ڈالکر معوذتین اور دیگر دعائین اوسپر پڑہین اور علی مرتضیٰ سے فرمایا کہ اس کوزہ مین سے وضو کرو اور پانی پیو۔ پہر فاطمہ سے بہی کہا کہ تم بہی پیو اور وضو کرو جب دونون وضو کر چکے تو آنحضرت نے دعا کی کہ خداوند تعالیٰ ان دونون مین الفت دلی اور برکت عطا کرے اس کے بعد آنحضرت نے وہان سے چلنے کا ارادہ کیا حضرت فاطمہؓ رونے لگین رسول خدا نے فرمایا کہ اے میری لخت جگر کیون روتی ہے مین نے تجھے ایسے

شخص کے نکاح مین دیا ہے جس کا اسلام سب سے آگے ہے اور حلم و خلق سب سے زیادہ معرفت الٰہی بھی اوسکو سب سے بڑہکر حاصل ہے

خواجہ کائنات نے اونکے ولیمہ کے واسطے خرما اور مویز عنایت فرمائی پس حضرت فاطمہ رضی کے نکاح کا ولیمہ اتنا ہی تہا بعد ازان آنحضرت نے فرمایا کہ گھر کے اندر کا سب کام روٹی پکانا جہاڑو دینا اور چکی پیسنا تو فاطمہ اپنے ہاتھہ سے کیا کرین اور باہر کے کام یعنی اونٹون کو پانی پلانا اور بازار سے سودا خرید لانا حضرت علی یا اون کی مان فاطمہ بنت اسد کرین پس ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا۔

غرضکہ ہجرت کے پہلے ہی سال مین مسلمانون کا پورا پورا تسلط مدینہ پر ہوگیا صرف فاقہ کشی کی تکلیف رہگئی جسمین مہاجر عرصہ تک گرفتار رہے۔ جب تک امیر انصار یعنی مسلمانان مدینہ کے پاس سرمایہ رہا وہ غریب مہاجرون کی خبر لیتے رہے اور جب خود مفلس ہو گئے تو امیر و غریب سب یکسان تھے۔ یہ زمانہ مسلمانون کے لئے بڑے امتحان کا تہا جسمین آج کل کے مسلمان پورے نہین اوتر سکتے۔ اپنا مال اپنے بہائی مسلمانون کو کہلا کے خود خالی ہاتھہ رہجانا اونہین مسلمانون کا کام تہا۔ مگر خدا بھی ایسے ہی لوگون کی مدد بہت خوشی خوشی کرتا ہے چندہی سال مین یہ مصیبت بھی رفو چکر ہوکر وہی مثل ہوگئی کہ ع بر سر فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد۔ وہ اپنے بھائیون پر جان نثار کرنیوالے نہ رہے مگر اون کا نام نیک ہمین شرمانے کو باقی رہگیا۔ تاریخ اسلام مین ہجرت مدینہ کا واقعہ بہت بڑا سمجھا جاتا ہے اور اوسی سے سنہ ہجری کا شروع ہے یکم محرم سنہ ایک ہجری کو سولہ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء جمعہ کا دن سمجھنے سے آج تک کا حساب ٹھیک بیٹھ جاتا ہے۔

واقعات سنہ ۲ ہجری

ایک دن حضرت علی مرتضی نے جناب فاطمہ زہرا سے فرمایا کہ مین تو کنوئین سے پانی کہینچتے کہینچتے تنگ ہوگیا ہون حضرت خاتون جنت نے فرمایا مین بھی چکّی پیستے پیستے بہت دق ہوئی ہون اے علی تم

دیکھو کہ میرے ہاتھون مین آبلے پڑ گئے ہین حضرت علی نے صلاح دی کہ تم رسول خدا کی خدمت
مین جاؤ اور اپنا حال عرض کر کے ایک خادمہ کی درخواست کرو جناب فاطمہ رسول خدا کے گھر تشریف
لیگئین مگر اوس وقت حضور گھر مین تشریف نرکھتے تھے آپ اپنا حال اور مطلب حضرت عائشہ
صدیقہ سے عرض کر کے چلی آئین جب حضرت گھر مین آئے تو جناب عائشہ نے عرض کیا کہ یا
رسول اللہ فاطمہ گھر کے کام کی محنت و مشقت سے بہت خستہ ہین چاہتی ہین کہ میرے لئے کوئی
خادمہ ملجائے مناسب ہے کہ آپ ایک خادمہ اونکے لئے تجویز کردین حضرت سید الرسل ہادی
سبل صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضیٰ کے گھر تشریف لیگئے حضرت علی اوس وقت سونے کے ارادہ
سے لیٹے تھے چاہا کہ اوٹھ بیٹھین مگر آنحضرت صلعم نے منع فرمایا اور اونکے سر بالین بیٹھہ گئے اور
فاطمہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ بیٹا تم خادمہ مانگنے میرے گھر گئی تہین حضرت علی بول اوٹھے
یا رسول اللہ یہ خود تو نہین گئی تہین مگر مین نے بھیجا تھا انکے چکی پیستے پیستے ہاتھون مین آبلے
پڑ گئے ہین اور نہایت تکلیف ہے۔ جناب سرور کائنات نے فرمایا کہ مین تم لوگون کو ایسی چیز بتاتا
ہون جو خادمہ سے بھی بہتر ہو تم سوتے وقت چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور اوسیقدر
سبحان اللہ پڑہکر سو رہا کرو تمہارے واسطے خادم سے بہتر ہوگا۔ جناب علی فرماتے ہین کہ مین اوس وقت
سے اسمین مشغول ہوگیا بعد ازان کبھی ترک نہ کیا اور اس عمل کے سبب ہمیشہ دل قوی رہا اور کبھی
کسی کام سے نہین تہکا اسی سال کے ماہ شعبان مین رمضان کے روزے فرض ہوئے چنانچہ
مسلمانون نے اسی سال رمضان شریف مین روزے رکھے اور عید کی نماز پڑہی اور صدقہ
فطر واجب ہوا۔

اسی سال مین جہاد کی بنیاد پڑی اور آیہ کریمہ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ط وَ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ نازل ہوئی۔

ترجمہ - اب اون کو بھی لڑنے کی اجازت ہے اس واسطے کہ اون پر ظلم ہو رہا ہے اور کچھ شک وشبہ نہین کہ اللہ اونکی مدد کرنے پر قادر ہے۔

واضح ہو کہ جب کفّار کی شرارت اور بغض وعناد اور اہل اسلام پر ایذارسانی حد سے گذر گئی اور ایماندار لوگ اونکے ظلم وستم اوٹھاتے اوٹھاتے تنگ آ گئے مگر اب تک خدا کی طرف سے کوئی حکم اس باب مین نہ آیا تھا اسلئے سوائے اس کے کہ کفار کی جور وجفا کا تحمل کرین کوئی چارہ نہ تھا اگرچہ ایمانداروں پر اونکی ایمانداری اور مسلمان ہونیکی خاطر سے کفار کا ظلم وستم بے انتہا ہوتا تھا اور مسلمان ہونا گویا تیر بلا کا اونکو نشانہ بننا تھا یہان تک کہ جو مسلمان ہوا کفار کا اوسپر غضب ٹوٹ پڑا وہ لوگ اوسکو ذات برادری کھانے پینے ملنے جلنے سے خارج کر دیتے تھے اور تشنۂ خون بنجاتے تھے ابوجہل کا تو یہ حال تھا کہ لوگون کو مال ومتاع دنیوی کا لالچ دے دیکر اور اپنی حکومت وسرداری سے ڈرا ڈرا کر اسلام سے روکتا تھا اسپر بھی خدا کے فضل وکرم سے بہت سے لوگ ہدایت پاکر اور معجزات واخلاق محمدیہ دیکھکر صدق نبوت پر ایمان لاتے تھے اور اپنے دین سے ہاتھ اوٹھاکر بلا جبر واکراہ اسلام اختیار کرتے تھے اور کفار سے بھی جہانتک بن سکتا تھا ایذارسانی سے باز نہ رہتے تھے - جب اونکا ظلم وستم حد سے باہر ہو گیا تو اللہ جلشانہ نے اپنے حبیب صلعم کو حکم دیا کہ مشرکون کا مقابلہ کر - اس سے یہ مقصود نہ تھا کہ کافرون کو مار مار کر مسلمان کر لیا جائے بلکہ غرض اصلی یہ تھی کہ وہ کفار جو حاکمانہ شوکت رکھتے تھے اور اشاعتِ اسلام اور خداپرستی مین رخنہ انداز ہوتے تھے اونہین مغلوب کرو تاکہ اونکی شوکت ٹوٹ جائے اور وہ ایمانداروں کو تکلیف دینے کے قابل نرہین اور ضمناً اوس مین یہ فائدہ بھی نکلے کہ وہ خود بھی اپنی گمراہی سے باز آوین اور دین برحق کی طرف رجوع کرین پس جو لوگ اس حکم کو صرف مسلمان کرنیکے لئے سمجھتے ہین وہ محض گمراہ اور جھوٹے ہین اگر ایسا ہوتا تو اکثر یہود ونصاریٰ کو جو عرب مین بطور رعایا کے جزیہ قبول کر کے مسلمانون کے زیر حکومت رہتے تھے

بہت آسانی سے فرداً فرداً مار دہاڑ کر کے مسلمان کر لیتے اور پہر اورون کے ساتہہ مقاتلہ کرتے استغفر اللہ
کبہی ایسا نہین ہوا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگون کے ساتہہ جو بطور رعایا مسلمانون کی
عملداری مین رہتے تہے اوسیطرح سے پیش آتے جیسے کہ اپنے بہائی مسلمانون سے پیش آتے
تہے اور بجز پند و نصائح اور اظہار معجزات کے کبہی کسی نہج کا جبر و اکراہ اونپر روا نہین رکہا اور انفصال خصومات
مین کبہی ایسا نہین ہوا کہ مسلمانون کی عزت کی ہو اور اون کو ذلیل سمجہا ہو جب صورت حال یہ تہی تو ان
مخالفین کا بیہودہ گمان محض بے ایمانی ہے۔

جب اللہ جلشانہ نے حکم مقاتلہ اور محاربہ کا دیا تو اہل اسلام نے کفار ہود ی کے ساتہہ مقاتلہ
کرنے مین کچہہ تامل نہ کیا۔

مخفی نرہے کہ اہل سیر کی اصطلاح مین اوس لشکر کو جسمین آنحضرت صلعم خود بہ نفس نفیس شامل
ہوتے تہے غزوہ کہتے ہین اور جسمین آنحضرت خود تشریف نہین لیجاتے تہے بلکہ یاران واصحاب مین
سے کسی کو بہیجدیتے تہے وہ سریہ کہلاتا تہا۔

کل بنیل جگہہ اتفاق مقاتلہ اور محاربہ کا ہوا ورنہ خدا کے فضل اور آنحضرت کی برکت اور اظہار
معجزات سے بلا مقاتلہ اور محاربہ ہی صدہا۔ ہزارہا آدمی آنحضرت اور صحابہ کی خدمت مین آ آ کے مسلمان
ہوتے تہے یہ قدرت خدا اور دین برحق کی برکت ہی تہی کہ لوگ بلا جبر واکراہ دین اسلام کی طرف
مائل ہوتے رہے۔ خویش واقربا۔ جاہ وحشمت۔ عیش وآرام دنیوی چہوڑ چہوڑ کے مسلمان ہوجاتے
تہے اور صدق دل سے آنحضرت پر ایمان لاکے اوسی مین دونون جہان کی بہبودی جانتے تہے
اور بعد مسلمان ہونیکے دنیوی بلاؤن مین ایسے گرفتار ہوجاتے تہے جسکا بیان نہین ہوسکتا کفار
کی مار پیٹ۔ زور وظلم۔ لوٹ کہسوٹ۔ تضحیک وتذلیل سے کوئی بات باقی نہ رہتی تہی جو مسلمانون پر
نگذرتی ہو مسلمان لوگ بہوک پیاس رنج وتکلیف سب کچہہ سہتے تہے مگر اسلام سے منہ نہین پہیرتے

تھے - باوجودیکہ پیغمبر خدا کی صحبت اور تابعداری لذات دنیوی کی طرف سے اون کے حق مین ایک زہر قاتل بن جاتی تھی تو بھی ایماندار لوگ آنحضرت پر جان فدا کئے دیتے تھے اور ننگے بھوکے رہنا ہزار خلعت اور لاکھہ نعمت سے بہتر جانتے تھے ہرچند کفار اون کو طمع دیتے اور بہکاتے کہ تم لوگ محمد کا ساتھہ چھوڑ دو اور ہم سے روپیہ- اشرفی- خلعت - پوشاک لو عزت وحشمت سے رہو مگر اون کو آنحضرت کی متابعت اور اسلام مین ایسا حظ روحانی اور سرور دلی حاصل ہوجاتا تھا کہ دنیوی تکلیفین گوارا کرتے کفارون کے ہاتھہ لوٹے مارے جاتے مگر اسلام کو نچھوڑتے تھے-

جب حضرت رب العزت سے مقاتلہ اور محاربہ کی اجازت ملی تو بھی ایماندارون کو کچھہ جاہ وحشمت اور دولت وثروت نہین ملگئی بلکہ دنیوی مصیبتین اور تکلیفین اور زیادہ ہوگئین کیونکہ کفار دولت اور زر و مال اور جمعیت وحشمت سے خوش حال اور ڈہال وتلوار اور تیر وتبر سے ہرطرح مسلح وتیار تھے اور مسلمان بیچارہ فاقہ کش پیٹ سے پتھر باندھے ہوئے پیادہ پا نہ اسلح وہتیار سے درست اور نہ تیر وتبر سے چاق وچست اون کے مقابلہ کو آمادہ اور مستعد ہوجاتے تھے ظاہر ہے کہ ایسے بیسروسامان لوگون کو صاحبان دولت وحشمت سے مقابلہ کرنے مین بجز اسکے کہ آفتِ قتل وغارت مین مبتلا ہوجائین کیا فائدہ حاصل ہوسکتا تھا-

مگر خدا کی قدرت کے قربان کہ وہ اپنے سچے ایماندارون کی ایسی مدد کرتا تھا کہ اس بیسروسامانی پر بھی وہی بھوکے پیاسے آدمی بڑے بڑے لشکرون پر فتحیاب اور غالب ہوجاتے تھے کیا یہ بات اون لوگون کی حقیّت پر دلیل نہین ہوسکتی کیا ایسے ایسے واقعون سے ثابت نہین ہوتا کہ خدا اونکے ساتھہ تھا اِس امر مین جو کوئی انصاف کے ساتھہ سوچے گا صاف جان لیگا کہ غزوات محمدیہ کا ایک ایک واقعہ ہزار ہزار قدرت الٰہی پر دلالت کرتا ہے اور معجزہ مین داخل ہے پس دشمنان اسلام کا یہ قول کہ اسلام بزور شمشیر جاری ہوا ہے اگر شمشیر زنی نہوتی تو جاری نہین ہوسکتا تھا کیسا بے سروپا اور

بے بنیاد ہے۔

اب ہم محاربات کا مفصل حال لکھتے ہین تاکہ ہر موافق و مخالف پر آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہو جائے کہ فی الحقیقت محض شمشیر زنی کو باعث ترقی اسلام جاننا بڑی غلطی کی بات ہے۔

جب اللہ جلشانہ نے اپنے سچے اور ایماندار اور مقدس بندون کو کفار کے ظلم و ستم سے بچانے کے لئے مقاتلہ اور محاربہ کا حکم دیا تو آنحضرت نے غریب اور مسکین مشرکون سے دیندار مسلمانون کو محاربہ اور مقاتلہ کی اجازت ندی اگرچہ وہ لوگ بھی مسلمانون کے دشمن تھے اور ہمیشہ اظہار خصومت کرتے رہتے تھے اور مسلمانون کو بھی اون لوگون کا مار پیٹ لینا بہت آسان تھا مگر حاشا و کلا کبھی ایسا نہین ہوا بلکہ مسلمان اون لوگون کے ساتھ آمادہ قتال و جدال ہوئے جو ہر طرح سے صاحب قوت و حشمت تھے اور مسلمانون کو لوٹ مار کر کے اذیت دیا کرتے تھے۔

ترجمہ مغازی الرسول مین واقدی علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ۔

۱۔ ۱۲ ربیع الاول دوشنبہ کو آنحضرت صلعم مدینہ مین تشریف لائے۔

۲۔ ماہ رمضان مین ہجرت سے ساتوین مہینے پہلا لواے اسلام رسول خدا صلعم نے قافلۂ قریش کے مقابلہ کے لئے حضرت حمزہ بن عبد المطلب کو بنا کر دیا۔

۳ ہجرت سے آٹھوین مہینے شوال مین رابغ پر جب لشکر اسلام گیا تو دوسرا لوا حضرت عبیدہ بن الحارث کے لئے بنایا گیا۔ رابغ قدید کی راہ پر جحفہ سے دس منزل ہے۔

۴۔ ہجرت سے نوین مہینے ذیقعدہ مین آنحضرت صلعم نے بامارت حضرت سعد بن ابی وقاص لشکر اسلام کو خرار کی طرف روانہ کیا۔

۵۔ ہجرت سے بارہوین مہینے ماہ صفر مین رسول خدا صلعم غزوۂ مقام ابواء کے ارادہ سے روانہ ہوئے مگر وہان کے لوگ بھاگ گئے اور لڑائی نہوئی اس لئے لشکر مسلمانان کو واپس آنا پڑا اس سفر

مین پندرہ دن لگے۔

۶- ہجرت سے تیرہوین مہینے ربیع الاول مین آنحضرت صلعم نے جحفہ کے قریب بمقام بواط ہے وہان کے غزوہ کا قصد کیا کیونکہ قریش کا ایک قافلہ وہان آنیوالا تھا جسکے ساتھ ڈہائی ہزار اونٹ اور امیہ بن خلف وغیرہ تھے مگر یہ قافلہ بھی ہاتھ نہ آیا اور آنحضرت نے مراجعت فرمائی۔

۷- ہجرت سے تیرہوین مہینے ربیع الاول مین رسول خدا صلعم نے کُرز بن جابر الفہری کی طلب مین غزوہ کیا اور بدر تک ہوکر واپس آئے۔

۸- ہجرت سے سولہوین مہینے جمادی الثانی مین آنحضرت صلعم نے اوس قافلہ قریش پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا جو شام کو جاتا تہا اسکو غزوۂ ذی العشیرہ کہتے ہین۔

۹- ہجرت سے سترہوین مہینے رجب مین وہان سے واپس آکر عبداللہ بن جحش کو نخلہ کی طرف روانہ کیا۔

۱۰- غزوۂ بدر۔ ہجرت سے اونیسوین[19] مہینے ۔ ۱۷ ر رمضان روز جمعہ کو ہوا۔

۱۱- ۲۵ ر رمضان کو ہجرت سے اونیسوین[19] مہینے عمیر بن عدی بن خرشہ نے عصما بنت مروان کو قتل کیا اور ایک سریہ لشکر قلیل سے ہوا۔

۱۲- ہجرت سے بیسوین[20] مہینے شوال مین ایک سریہ سالم بن عمیرہ کی طرف بھیجا گیا جس نے ابو عفک کو قتل کیا تہا۔

۱۳- ہجرت سے بیسوین[20] مہینے نصف شوال مین غزوۂ قینقاع ہوا۔

۱۴- ہجرت سے بائیسوین[22] مہینے ذیحجہ مین غزوۂ سویق ہوا۔

۱۵- تیئیسوین مہینے محرم مین مقام کُدر مین غزوہ بنی سُلیم ہوا۔

۱۶- ۲۵ وین مہینے ربیع الاول مین ابن الاشرف کے قتل کے لئے جماعت قلیل کے ساتھ ایک سریہ بھیجا گیا۔

۱۷- ۲۵ وین مہینے ربیع الاول مین غزوۂ غطفان بمقام نجد ہوا جسکو ذوآمر بھی کہتے ہین-

۱۸- ایک سریہ مین عبداللہ بن اُنیس سفیان بن خالد بن منبیح الہذلی کی طرف بھیجے گئے- عبداللہ مدینہ سے ۵ محرم کو دوشنبہ کے دن روانہ ہوئے اور ۲۱ محرم شنبہ کو واپس آ گئے-

۱۹- ۲۷ وین مہینے جمادی الاول مین غزوۂ بُحران ہوا-

۲۰- ۲۸ وین مہینے جمادی الثانی مین ایک لشکر بامارت زید بن حارثہ ابوسفیان بن حرب کے مقابلہ کے لئے قردہ بھیجا گیا-

۲۱- ۳۲ وین مہینے شوال مین غزوۂ اُحد ہوا-

۲۲- ۳۲ وین مہینے شوال مین غزوۂ حمراء الاسد ہوا-

۲۳- ۳۵ وین مہینے محرم مین ایک لشکر بامارت ابوسلمہ بن عبدالاسد برائے مقابلہ بنی اسد قطن بھیجا گیا-

۲۴- ۳۶ وین مہینے صفر مین ایک لشکر بامارت منذر بن عمرو بیر معونہ کو گیا-

۲۵- غزوۂ الرجیع بامارت حضرت مرثد رضی اللہ عنہ ۳۶ وین مہینے صفر مین ہوا-

۲۶- غزوۂ بنی نضیر- ۳۷ وین مہینے ربیع الاول مین ہوا-

۲۷- غزوۂ بدر الموعد- ۴۵ وین مہینے ذیقعدہ مین ہوا-

۲۸- ۴۶ وین مہینے ذی الحجہ مین ابی الحقیق کے مقابلہ کے لئے سریہ ابن عتیک بھیجا گیا- جب سلام بن ابی الحقیق قتل ہوا تو یہودی گھبرائے ہوئے خیبر مین اسلام بن مشکم کے پاس پہونچے اوس نے تو انکار کیا مگر اوسکا سردار بنی غطفان اوسیر بن زارم یہود کی حمایت کو تیار ہو گیا-

۲۹- غزوۂ ذات الرقاع- ۴۷ وین مہینے محرم مین ہوا-

۳۰- غزوۂ دومۃ الجندل- ۴۹ وین مہینے ربیع الاول مین ہوا-

۳۱- غزوۃ المریسیع شعبان ۵ھ مین ہوا۔

۳۲- جنگ خندق ذیقعدہ ۵ھ مین ہوئی۔

۳۳- غزوہٗ بنی قریظہ آخر ذیقعدہ و اوائل ذی الحجہ ۵ھ مین ہوا۔

۳۴- سریہ ابن اُنیس واسطے سفیان بن خالد بن بنیح کے محرم ۶ھ مین بہیجا گیا۔

۳۵- سریہ محمد بن مسلمہ قریظا کی طرف محرم ۶ھ مین بہیجا گیا۔

۳۶- غزوہٗ غابہ بمقابلہ بنی لحیان ربیع الاول ۶ھ مین ہوا۔

۳۷- دوسرا غزوہٗ غابہ ربیع الثانی ۶ھ مین ہوا۔

۳۸- لشکر بامارت عکّاشہ بن محصن غمر کو بھیجا گیا۔ ربیع الثانی ۶ھ مین۔

۳۹- محمد بن مسلمہ کا لشکر ذی القصّہ کو بھیجا گیا۔ ربیع الثانی ۶ھ مین۔

۴۰- سریہ بامارت ابو عبیدہ بن الجراح ذی القصہ کو بھیجا گیا۔ ربیع الثانی ۶ھ مین۔

۴۱- سریہ بامارت زید بن حارثہ واسطے بنی سُلیم کے جموم کو روانہ ہوا۔ اور جموم درمیان بطن نخل ونقرہ کے واقع ہے۔ ربیع الثانی ۶ھ مین۔

۴۲- سریہ بامارت زید بن حارثہ عیص کو بھیجا گیا۔ جمادی الاول ۶ھ مین۔

۴۳- سریہ زید بن حارثہ مدینہ سے ۳۶ میل پر طرف کو بہیجا گیا۔ جمادی الثانی ۶ھ مین

۴۴- سریہ زید بن حارثہ وادی القریٰ کے عقب مین حُسمیٰ کو گیا۔ جمادی الثانی ۶ھ مین۔

۴۵- لشکر زید بن حارثہ وادی القریٰ کو بہیجا گیا۔ رجب ۶ھ مین۔

۴۶- سریہ عبدالرحمٰن بن عوف دومۃ الجندل کو گیا۔ شعبان ۶ھ مین۔

۴۷- غزوہٗ فدک بامارت حضرت علی مرتضیٰ۔ شعبان ۶ھ مین بہیجا گیا۔

۴۸- لشکر زید بن حارثہ کنارہ وادی القریٰ پر اُم قرفہ گیا۔ رمضان ۶ھ مین۔

۴۹ - جہاد ابن رواحہ کا اُسیر بن زارم سے - شوال ۶ھ مین ہوا -

۵۰ - سریہ کرز ابن جابر عرنیین کو بھیجا گیا - شوال ۶ھ مین -

۵۱ - غزوہ حدیبیہ - ذیقعدہ ۶ھ مین ہوا -

۵۲ - غزوہ خیبر جمادی الاول ۷ھ مین ہوا - وہان سے واپس ہوئے تو وادی القریٰ مین کشت و خون ہوا -

۵۳ - لشکر حضرت عمر بن الخطاب تربہ روانہ ہوا - شعبان ۷ھ مین -

۵۴ - سریہ حضرت ابو بکر بن ابی قحافہ نجد گیا - شعبان ۷ھ مین -

۵۵ - سریہ بشیر بن سعد فدک گیا - شعبان ۷ھ مین -

۵۶ - سریہ غالب بن عبداللہ نجد کے کنارے پر میفعہ گیا - رمضان ۷ھ مین -

۵۷ - سریہ بشیر بن سعد جُناب کو بھیجا گیا - شوال ۷ھ مین -

۵۸ - آنحضرت صلعم عُمرۃ القضیہ بجالائے - ذیقعدہ ۷ھ مین -

۵۹ - آنحضرت صلعم نے ابن ابی العوجا السلمی سے جہاد کیا - ذی الحجہ ۷ھ مین -

۶۰ - سریہ غالب بن عبداللہ کُدید کو جو قُدید کے عقب مین ہے گیا - صفر ۸ھ مین -

۶۱ - سریہ شجاع بن وہب بمقابلہ بنی عامر بن الملوّح - ربیع الاول ۸ھ مین بھیجا گیا -

۶۲ - سریہ کعب بن عُمیر الغفاری ذات اطلاح کو جو بلقا سے دو منزل ناحیہ شام مین ہے گیا - ربیع الاول ۸ھ مین -

۶۳ - سریہ زید بن حارثہ مؤتہ کی طرف گیا - ۸ھ مین -

۶۴ - سریہ عمرو بن العاص ذات السلاسل گیا - جمادی الثانی ۸ھ مین -

۶۵ - سریہ ابو عبیدہ بن الجراح ہوا جسے غزوۃ الخبط لکھا ہے - رجب ۸ھ مین -

۶۶ - سریہ خضرہ باامارت ابوقتادہ۔ خضرہ نواح نجد مین لبستان ابن عامر سے ۲۰ میل ہے۔ شعبان سنہ ۸ھ مین ہوا۔

۶۷ - سریہ ابی قتادہ لضم کو گیا۔ رمضان سنہ ۸ھ مین۔

۶۸ - غزوہ عام الفتح مین مکہ فتح ہوا۔ ۱۷ر رمضان سنہ ۸ھ مین۔

۶۹ - خالد بن الولید نے بت عزیٰ کو منہدم کیا۔ ۲۵ر رمضان سنہ ۸ھ مین۔

۷۰ - عمرو بن العاص نے بت سواع کو منہدم کیا۔ رمضان سنہ ۸ھ مین۔

۷۱ - سعد بن زید الاشہلی نے بت مناۃ کو توڑا۔ رمضان سنہ ۸ھ مین۔

۷۲ - سریہ بنی جذیمہ باامارت خالد بن الولید۔ شوال سنہ ۸ھ مین ہوا۔

۷۳ - غزوہ حنین۔ شوال سنہ ۸ھ مین ہوا۔

۷۴ - غزوہ طائف۔ شوال سنہ ۸ھ مین ہوا۔

۷۵ - لوگون نے حج خانہ کعبہ کیا۔ سنہ ۸ھ مین۔

۷۶ - غزوہ تبوک جو اخیر غزوہ ہے۔ سنہ ۹ھ مین ہوا۔

واقدی نے ابواسحاق سے روایت کی ہے کہ پہلا غزوہ آنحضرت صلعم کا غزوہ ابوا ہے۔ دوسرا غزوہ بواط۔ تیسرا غزوہ عشیرہ ہے۔

زید بن ارقم نے تعداد غزوات کی اونیس بتائی ہے اور کہا ہے کہ ۱۷ غزوات مین خود مین بھی شامل تھا مگر وہ پہلا غزوہ عشیرہ کو بتاتے ہین۔

قرۃ العیون مین روایت ہے کہ جہاد آنحضرت نے ایک قول کے بموجب ۲۱ کئے اور ایک قول کے بموجب ۲۵ کئے اور ایک قول سے ۲۷ کئے اور بعضے ۲۹ یا ۳۴ بتاتے ہین۔

سبب اس اختلاف کا یہ ہے کہ ایک راوی نے بعض غزوات کو نہین لکھا اور جہان تک کہ

اوسکو علم تہا اوتہی اوسنے خبر دیدی - یا ایک غزوے کو بہ سبب قرب مناسبت کے دوسرے مین شامل کردیا اور دونون کو ایک غزوہ سمجھا مثل طائف اور حنین اور احزاب اور بنو قریظہ کے -

ان غزواۃ مین سے صرف ساٹ جگہہ یعنی بدر - احد - احزاب - بنو قریظہ - بنی مصطلق - خیبر طائف مین جنگ ہوئی - اور ایک قول کے بموجب وادی القری - غابہ - بنی النضیر مین بہی لڑائی ہوئی ہے

بعث اوس لشکر کو کہتے ہین جسمین حضرت رسول اللہ صلعم نہ تشریف لیگیے ہون صرف لشکر ہی کو روانہ کردیا ہو - اور بعوث آپکے قریب پچاس کے بیان کیے جاتے ہین -

۱- غزوۂ ابوا

سال دویم ہجرت مین جب پیغمبر خدا نے سنا کہ قریش اور قبیلہ بنی ضمرہ مقام ابوا مین مجتمع ہوئے ہین اور دینداروں کی ایذا رسانی کا ارادہ رکہتے ہین تو آپ بہ نفس نفیس چند اصحاب کے ساتھہ مدینہ سے باہر نکلے حالانکہ اہل اسلام بہت تہوڑے تہے اور اس قلت پر بیسر و سامانی مستزاد تہی اور ادہر کفار بکثرت اور سامان جنگ وجدل سے بخوبی آراستہ تھے یہان تک کہ اگر ایک ایک پتہر بہی اٹہا کر مارتے تو بہی مسلمانون کو سر بہ کر دیتے مگر اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے کفار کے دلون پر مسلمانون کا ایسا رعب غالب ہوگیا کہ طالب صلح ہوئے سچ ہے ؎

ہیبتِ حق است این از خلق نیست		ہیبتِ این مرد صاحب دلق نیست

جب کفار قریش اور قبیلہ بنی ضمرہ کے دلون پر اہل اسلام کا رعب چہا گیا تو بجز اسکے اون سے اور کچہہ نہ بن پڑا کہ صلح کرکے اپنے کو بچائین -

اب اس معاملہ مین ہم کو ایک بحث ہے کہ آیا رسم و عادت کے موافق ممکن ہے کہ کفار اس طمطراق کیساتھہ آوین اور چند مسکین اور بیسر و سامان مسلمانون سے ڈر جائین - ہان اونکا یہ ڈر جانا

ایک تعجب کا مقام ہے جب غور کیا جاتا ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اہل اسلام کے ساتھہ خدا تھا اور وہ برسرِ حق تھے جس سے اہل اسلام کی حقیت اور قدرت الٰہی کامل طور سے عیان ہے اور کفار بدکار شیطان کے پیرو اور ناحق پر تھے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ ناحق اندیش حق اندیشون سے نڈرین۔

چونکہ آنحضرت کی غرض اونپر جانے سے کچھہ یہی نہ تھی کہ اون کو مار پیٹ کر مسلمان کر لیجئے بلکہ اونکی جمعیت کا توڑ دینا مقصود تھا تاکہ اہل اسلام کو تکلیف نہ دیسکین اور از راہ خیر خواہی و محبت ضمناً یہ بھی منظور تہا کہ آثار قدرت الٰہی معاینہ کر کے اپنے مذہب باطل سے باز آوین اور حق کی طرف رجوع کر کے اسلام مین داخل ہون اسلئے جب آپنے اون کو طالب صلح دیکھا اور اونکے سردار مخشی ابن عمر نے صلح کی درخواست کی تو حضور نے اون سے کچھہ مزاحمت نکی اور کسیطرح کی بھی جنگ وجدل نہوئی پھر کر چلے آئے اور صلح اس امر پر ہو گئی کہ وہ نہ قریش کا ساتھہ دین گے اور نہ مدینے کے مسلمانون کا۔

۲۔سریہ رابع بامارت ابو عبیدہ بن الحارث

جب مدینہ مین داخل ہوئے تو سنا گیا کہ قریش کی ایک جماعت مسلح ہتیار بند مکہ سے نکلی ہے اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کسی مہم پر چلے ہین اور عکرمہ ابن ابو جہل اون کا سردار ہے اس انداز سے بالکل یہی سمجھا جاتا تہا کہ قریش کو بجز ایذا اہل اسلام اور قتل آنحضرت کے اور کچھہ منظور نہین ہے پس آنحضرت نے اس نظر سے کہ کہین فرصت پاکر مسلمانون پر دست درازی نکرین مہاجرین مین سے ساٹھہ [۶۰] آدمیون کو اپنے چچا زاد بہائی عبیداللہ ابن الحارث کے ماتحت کر کے اون لوگونکے مقابلہ کو بہیجا اور جماعت اسلام کے لئے ایک علم سفید بنایا مسطح ابن اثاثہ اس چھوٹے سے لشکر کے علم بردار ہوئے یہی علم تہا جو پہلے پہل لشکر اسلام کے واسطے بنایا گیا پس یہ ساٹھہ [۶۰] اکسٹھہ [۶۱] آدمی

جن مین سے کسی کے پاس تو ہتیار تہا اور کسی کے پاس نہ تہا اور جسکے پاس تہا بہی تو یہ حال تہا کہ اگر تیر
وکمان ستے تو تلوار ندارد اور اگر تلوار ہے تو تیر وکمان ندارد اور لشکرون کا سا خزانہ اور ساز و سامان تو
اون کو کہان میسر تہا صرف اپنے اللہ پر بہروسا کر کے جان قربان کرنیکو مستعد ہو گئے تہے آخر ش یہ
قریش کی جماعت پر جا پہونچے مخالفین کے ساتہہ دو سو آدمیون سے زیادہ زیادہ تہے اور سب کے
پاس اسلحہ جنگ موجود اور سب ساز و سامان سے آراستہ تہے اونہون نے تیر مارنے شروع کئے سعد
ابن ابی وقاص بہی لشکر اسلام کے ساتہہ تہے پہلے اونہون نے کفار کے لشکر پر تیر پہینکا کفار چونکہ
بہت تہے اور اونکے ساتہہ بڑے بڑے قوی بازو تیر انداز تہے سعد کا تیر پڑتے ہی مسلمانون پر وہ
تیرون کا مینہ برسانے لگے اگرچہ اہل اسلام بہت تہوڑے تہے اور سامان جنگ بہی جیسا کہ چاہئی تہا
نہ تہا مگر مدد الٰہی جو اون کے شامل حال تہی کثرت کفار سے خوف نکرنے دیتی تہی لہذا تیرون کے مینہہ
سے مسلمان نہ ڈرے اور با دل قوی مقابلہ پر اڑے رہے۔

خدا کی قدرت دیکہو باوجودیکہ جماعت اسلام کفار کے روبرو کچہہ بہی حقیقت نرکہتی تہی اور نیز وہ
اپنی آنکہون سے کہڑے ہوئے دیکہتے تہے اور خوب جانتے تہے کہ اہل اسلام بہ نسبت ہمارے
بہت کم ہین تو بہی اونکے دلپر ایک رعب غالب ہو گیا اور خیال کرنے لگے۔ کہین ایسا نہو کہ اور مسلمان
پیچہے سے آجاوین اس لئے سب نے دل ہار دیا اور بہاگ گئے دلیران اسلام نے جب دیکہا کہ اللہ کی
مدد سے غلبہ ہماری طرف رہا اور ہم تہوڑے سے آدمیون کے سامنے اتنا بڑا لشکر نہ ٹہیر سکا تو سبکے
دل قوی ہو گئے اپنے خدا کا شکر ادا کرتے اور تکبیر کہتے ہوئے مدینہ کو پہرے۔ مخالف و موافق۔
یگانہ و بیگانہ سب پر مثل آفتاب روشن ہو گیا کہ مسلمانون کے ساتہہ خدا ہے اور تائید الٰہی ان ہی پر ہے
انکا مقاتلہ اور محاربہ بہی قدرت الٰہی سے خالی نہین جیسے ان کے پیغمبر کے اقوال اور افعال خارق عادات
مصدر اعجاز و کرامات مظہر عظمت و جلال ایزد متعال ہین ویسے ہی انکی ہر بات ہر کام قدرت الٰہی کا نمونہ ہے

الٹی پر حمل کرے گا۔

الحاصل جب اہل اسلام اوس لشکر عظیم کے مقابلہ پر پہنچے اور جانبین کے آدمی آمادۂ قتال ہوئے تو مجدی ابن عمر جہنی نے بیچ بچاؤ کرکے قتل کی نوبت نہ آنے دی ابوجہل اپنے دل مین ڈرا اور غنیمت سمجھکر قافلہ سمیت مکہ کو چلا گیا اور جناب حمزہ رضی اللہ عنہ مع اصحاب کے مدینہ چلے آئے۔ یہ مقابلہ سمندر کے کنارے سیف البحر پر ہوا تھا۔

۴۔ سریہ خرّار بامارت سعدؓ ابن ابی وقاص

اسی سال دویم مین سعد ابن ابی وقاص ۲۰ مہاجرین کو ساتھہ لیکر ایک قافلہ قریش کے مقابلہ کو گئے۔ قافلہ والون نے جو انکی آمد آمد سنی بھاگ گئے۔ مسلمان میدان خرّار سے مدینہ مین چلے آئے۔

۵۔ غزوۂ بواط

اسی سنہ ۲ ہجری مین غزوۂ بواط ہوا۔ آنحضرت صلعم سعدؓ ابن معاذ کو مدینہ مین خلیفہ کرکے دوسو غازیان اسلام کے ساتھہ مدینہ سے باہر نکلے۔ اور ایک کاروان قریش سے مقابلہ کا ارادہ کیا۔ اس کاروان مین امیہ ابن خلف جمجی بھی تھا اور سو مرد قریش اوسکے مطیع تھے۔ ڈھائی ہزار اونٹ ہمراہ تھے۔ اس کثرت اور مجمع پر بھی اونکے ہوش و حواس ایسے فقرّو ا ہوئے کہ مسلمانون کے خوف کے مارے تتّر بتّر ہو گئے۔ اگرچہ مسلمان اونکی بہ نسبت بہت کم تھے اور بواط تک ناحیۂ رضوی کے قریب پہنچ گئے مگر کسی کی ہمت نہ پڑی جو اونکا مقابلہ کرتا۔ جب کوئی سامنے نہ آیا تو غریب لاچار ہوکر مدینہ آگئے۔ واضح ہو کہ بواط ایک پہاڑی مقام ہے۔

۶۔ غزوۃ العشیرۃ

اسی سال مین غزوۃ العشیرۃ واقع ہوا۔ آنحضرت صلعم نے سُنا کہ ابوسفیان بن حرب قریش

سے کہ ایک مجمع کثیر کے ساتھہ شام کو جاتا ہے اور اوسکے ساتھہ ۳۰ یا ۴۰ سوداگران قریش ہین اسلئے آپنے ایک علم سپید حمزہ ابن عبدالمطلب کو دیا اور سلمہ ابن عبدالاسد مخزومی کو مدینہ مین اپنا خلیفہ کرکے ایک سو پچاس مسلمانون کے ساتھہ مدینہ سے موضع عشیرۃ تک گئے اور چندروز وہین قیام فرمایا۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ کفار مسلمانون کے خوف سے کنارہ کش ہوگئے ہین۔ اور ابوسفیان بہی کترا کے دوسری راہ سے نکل گیا۔ آنحضرت نے بنی مدلج کی جماعت اور اوسکے ساتھیون سے جو نواح عشیرہ مین رہتے تہے عہد وپیمان لے لیا کہ ہم مسلمانون کو نہ ستائینگے۔

یاد رہے کہ یہ لوگ جنسے عہد ہوا بڑے متمول تہے اگر مسلمان چاہتے تو اونہین لوٹ لیتے یا قتل کرڈالتے یا اور کچہہ نکرسکتے تو دباکر اور تنگ کرکے اونکو مسلمان ہی کرلیتے مگر حاشا ہرگز ایسا نہ کیا۔ اون کا مطلب ہی یہ نہ تہا کہ خواہ مخواہ لوٹ مار کرین یا بجبر واکراہ کفار کو مسلمان کرلین بلکہ اصل مطلب یہ تہا کہ مسلمانون کا رعب وداب کفار پر بٹہادیا جاے تاکہ وہ پہر کبہی مسلمانون پر ظلم نہ کرین۔ پس جب اونہون نے یہ اقرار کرلیا کہ ہم مسلمانون کو ایذا نہ دینگے تو آنحضرت نے بہی اونسے جنگ نہ کی اور بغیر اونکے ستائے ہوئے واپس آگئے۔

اور اسی جگہہ پر کیا موقوف ہے جہان جماعت کفار پراگندہ ہوگئی وہین اہل اسلام نے اُنکی تکلیف دہی سے ہاتہہ اوٹہالیا ہے۔ نہ اونہین لوٹا ہے نہ مارا ہے نہ بجبر مسلمان کیا ہے۔ اور جہان لوگ اپنی سینہ زوری کی راہ سے اور بے ایمانی کے باعث مسلمانون کی ایذارسانی پر مستعد ہوگئے وہان مسلمانون نے بہی اپنی جان کو عزیز نہ سمجہکر وہ وہ دادِ شجاعت دی ہے کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا۔ مرتا کیا نہ کرتا اور پہر خدا کی مدد۔ اوسکا نتیجہ یہ ہے کہ مخالفین کی آنکہین خیرہ ہوگئی ہین اور اون آنکہون سے کچہہ نہین سوجہتا۔ کوئی تو کہتا ہے کہ اشاعت اسلام بزور شمشیر ہوئی اور کوئی اور آگے جوبڑہا ہے تو اوس نے

یہ کہدیا ہے کہ لوگ مال غنیمت کے لالچ سے محمدؐ کی اعانت کرتے تھے۔ مخالف لوگ اگر سو ر ولغ سے بھی زیادہ اور باساز و سامان ہوتے تھے تو بھی یہ خدا کے بندے اپنی بھوک اور مفلسی اور بے سر و سامانی مین اون کے مقابلہ سے مُنہ نہ پھیرتے تھے۔ اور اونپر غالب ہی آتے تھے اللہ جل شانہ نے اپنے سچے پرستش کرنیوالون کی کیسی کیسی مدد کی ہے جس سے عقل حیران ہے

اِسی سفر مین پیغمبر خدا صلعم نے حضرت علی کو کنیت ابو تراب سے مشرف فرمایا۔ عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین اور حضرت علی غزوہ عشیرہ مین درخت خرما کے نیچے ریت پر سوتے تھے حضرت ہمارے سرہانے تشریف لائے تو ہمین جگایا اور علی سے کہا "قم یا اباتراب" پھر حضرت علی سے فرمایا کہ اے علی مین تمھین آگاہ کئے دیتا ہون کہ دنیا مین کون شخص بدبخت ترین ہے۔ حضرت اسد اللہ الغالب بولے کہ ہان حضور بتا دیجئے۔ آنحضرتؐ کا ارشاد ہوا کہ "ایک تو وہ جسنے حضرت صالح علیہ السلام کے ناقہ کی کوچین کاٹین اور دوسرا وہ جو تیرے مُنہ اور ڈاڑہی کو خون سے رنگیگا" حضرتؐ یہ فرماتے جاتے تھے اور اپنے دست مبارک کو حضرت علی کے سر اقدس پر پھیرتے جاتے تھے۔ ناظرین دیکھین کہ یہان پر حضور نے جناب علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی پیشین گوئی کی ہے۔

۷۔ غزوہ بدر اولی

اسی سال مین کرز ابن جابر فہری نے نواحی مدینہ کی چراگاہ سے ازراہ بغض و عناد آنحضرتؐ کے اونٹ نکال دئے مگر اصل مین یہ ارادہ تھا کہ شتربانون کو مار کوٹ کے اونٹ چھین لے۔ چونکہ کسی نے اوس کا ساتھہ ندیا اسلئے اوس نے اپنی قساوت قلبی اسطرح ظاہر کی کہ اونٹون کو چرنے نہ دیا۔ جب یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہونچی تو آپنے زید ابن حارثہ کو مدینہ مین خلیفہ کیا اور اپنے اصحاب کو ہمراہ لیکر مدینہ سے باہر نکلے اور ایک علم آراستہ کرکے حضرت علی کو دیا جب

نواحی بدر مین صفوان تک پہونچے تو خبر آئی کہ کرز بہاگ گیا ہے۔ اس کو غزوہ بدر اولی کہتے ہین بدر ایک چشمہ مکہ اور مدینہ کے درمیان وادی صفرا کے پاس ہے سمندر وہان سے رات بسے کے فاصلہ پر ہے۔

کرز اپنا سب مال و متاع اور اونٹ وغیرہ وادی ہی مین چہوڑکر بہاگ گیا تہا مسلمان اگر چاہتے تو سب لوٹ لیتے مگر استغفر اللہ کسی نے مال و اسباب کو ہاتہہ بھی نہ لگایا وہان تو شریرون کو انکی شرارت کی سزا دینی منظور تہی اس لئے جب مخالف بہاگ گیا تو آپ نے مدینہ کی طرف مراجعت کی۔

۸۔ سریہ نخلہ

سنہ ۲ ہجری مین آنحضرت نے اپنے پہوپی زاد بہائی عبد اللہ بن جحش کو ایک نامہ لکھکر دیا اور فرمایا کہ اپنے اصحاب کو ساتہہ لیکے دو دن تک برابر چلے جاؤ دو دن کے بعد پڑہکے اس پر عمل کرنا۔ حضرت عبد اللہ کے سعد بن ابی وقاص۔ عکاشہ بن محصن۔ عتبہ بن غزوان اور واقد بن عبد اللہ تمیمی وغیرہ آٹھہ اصحاب تہے اون کو ساتہہ لیکر جدہر منہہ اوٹہا چلدئے۔ دو دن کے بعد اوس تحریر کو کہول کر جو پڑہا تو اوسمین یہ لکہا تہا کہ۔

"خدائے عز اسمہ کے نام پر اور اوسکی برکت کے ساتہہ سفر کر اور اپنے اصحاب کو بہی اپنے ساتہہ لیجا۔ بطن نخلہ پر جا کے قیام کرنا اور وہان مجمع کفار کی آمد کا منتظر رہنا۔ اور کسیکو اپنے ساتہہ باکراہ نہ لیجانا جسکا جی چاہے تیرے ساتہہ جاے جسکا جی چاہے واپس چلا آوے۔"

اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ اکراہ فی الدین کا حکم ہمارے پیمبر کو منظور نہ تہا نہ تو غازیان اسلام سے آپ یہ چاہتے تہے کہ وہ خواہ مخواہ آپ کے کہنے ہی سے لڑتے بہڑتے پہرین اور نہ آپ یہ چاہتے تہے کہ کفار زبردستی کے ساتہہ مسلمان کئے جائین۔ دوسرے آپ کو پہلے سے بالہام الٰہی یہ بات معلوم ہو گئی تہی کہ عبد اللہ کا رخ اوسی طرف کو ہوگا اور کفار بطن نخلہ ہی پہ

اونهین ملینگے۔

سعد ابن ابی وقاص اور عتبہ بن عزوان کے پاس صرف ایک ہی اونٹ تہا دونون باری باری سے اوسپر سوار ہو لیتے تہے اثنای راہ مین وہ اونٹ کہو گیا۔ یہ دونون صاحب باجازت حضرت عبد اللہ بن جحش اوسکی تلاش مین روانہ ہوئے۔ اب عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتہہ صرف چہہ آدمی رہگئے وہ اونہین ہمراہ لئے ہوئے نخلہ پہنچے۔ طائف کی طرف سے قریش کا ایک بڑا قافلہ اسی جگہہ وارد ہوا۔ موبز اور ادیم اور دیگر مال طائف اُنکے پاس تہا اس قافلہ قریش کے ساتہہ عمرو بن الحضرمی۔ حکم بن کیسان۔ عثمان بن عبد اللہ مخزومی بہی تہے۔ کفار نے اپنی کثرت اور مسلمانونکی قلت دیکہکر مسلمانون کو چہیڑنا شروع کیا۔ اُس دن رجب کی پہلی تاریخ تہی مگر مسلمانونکو شبہہ یہ تہا کہ آج جمادی الثانی کا اخیر دن ہے۔ پس جب مسلمانون نے کفار کی نیت بد دیکہی اور یہ سمجہا کہ کل ماہ رجب شروع ہو جائیگا جسمین لڑنے کی ہمکو ممانعت ہے اس لئے قافلہ کی کثرت اور اونکے سرو سامان کی مطلق پرواہ نہ کرکے سات آدمی بیدہڑک سینکڑون پر جا پڑے خدا کی شان کہ انپر آنچ بہی نہ آئی اور کفار بدحواس ہو کے بہاگ نکلے۔ سچ ہے جسکی مدد پر خدا ہو اوسکا کوئی بال بیکا نہین کرسکتا۔ ہدایت ایزدی جن لوگونکے شامل حال تہی اونہون نے اس معرکہ سے سمجہہ لیا کہ یہ جہاد جو مسلمان کر رہے ہین وہ خدا تعر کے حکم سے ہے۔ اسی لڑائی مین واقد بن عبد اللہ تمیمی کے تیر سے عمرو بن الحضرمی مارا گیا۔ غازیان فتحمند نے عثمان ابن عبد اللہ اور حکم ابن کیسان کو گرفتار کرلیا۔ نوفل کفار کا بڑا سردار بہاگ گیا۔ اور کفار کا سارا مال و متاع مسلمانونکے ہاتہہ آیا۔ پس غازیان خدا پرست اُسارای اور مال غنیمت کو لیکر حضرت سرور کائنات صلعم کی خدمت سراپا برکت مین حاضر ہوئے۔

جب قبائل قریش نے یہ خبر سنی تو ازراہ بغض و عناد مشہور کردیا کہ محمد نے تو ماہ حرام

کو بہی حلال کر دیا۔ یعنی ماہ رجب مین مقابلہ کیا حالانکہ مسلمانونکو دہوکا ہوا تہا۔

اکثر مخالفین نے گمان کیا کہ اب مسلمانون اور قریش مین جنگ کی آگ خوب بہڑکیگی کیونکہ عمرو بن الحضرمی واقد بن عبداللہ تمیمی کے ہاتہہ سے مارا گیا ہے اور واقد کے معنی بہڑکانے والے کے ہین۔

عبداللہ بن جحش نے مدینہ پہنچکے مال غنیمت کا پانچوان حصہ آنحضرت کے حضور مین پیش کیا اور باقی کو اپنے اصحاب پر تقسیم کر دیا۔ یہ مال غنیمت پہلے ہی پہل اہل اسلام کو ملا اور یہی پہلی خمس نکالی گئی۔ مگر رسول خدا نے اوس خمس کو قبول نفرمایا اور حکم دیا کہ یہ جنگ یکم رجب کو ہوئی ہے اسلئے ان اسیرون اور مال پر حکم شرع جاری نہین ہوسکتا۔

عبداللہ بن جحش اور اونکے اصحاب کو کمال رنج ہوا۔ اللہ جلشانہ نے اپنے راست باز بندون اور اپنے حبیب کا ملال خاطر رفع کرنیکے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (سورہ بقر پارہ ۲)

ترجمہ۔ اے پیمبر مسلمان تم سے ادب والے مہینون کی نسبت دریافت کرتے ہین۔ یعنی اونمین جنگ کرین یا نہین۔ تم اُن لوگون سے کہدو کہ اون مہینون مین لڑنا بڑا گناہ ہے۔ مگر اللہ کی راہ سے روکنا اور خدا کو نہ ماننا اور خانہ کعبہ مین نہ جانے دینا اور کعبہ کے لوگون کو کعبہ سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اوس سے بہی بڑہکر ہے۔ اور فساد کشت و خون سے بہی بڑہکر ہے۔

اس آیت کے نازل ہونیکے بعد عبداللہ بن جحش اور اونکے اصحاب کا رنج دفع ہوا۔

اور آنحضرت نے خمس قبول فرمائی۔ اور باقی کے واسطے جس طرح عبداللہ نے تجویز کیا تہا اوسی تقسیم کو برقرار رکہا۔

مکہ والون نے درخواست کی کہ ہمارے دونون اسیر یعنی عثمان و حکم فدیہ لیکر رہا کر دئے جائین۔ مگر آنحضرتؐ نے اونہین نہ چہوڑا اور فرمایا کہ ہمارے دو آدمی سعد ابن ابی وقاص اور عتبہ بن غزوان جو اپنا اونٹ ڈہونڈہنے گئے ہین جب تک صحیح و سالم مدینہ مین نہ آلین گے۔ ہم تمہارے دونون آدمیون کو ہرگز نہ چہوڑینگے اور اگر وہ دونون کفار کے ہاتہہ سے مارے گئے تو ہم بہی اِن دونون اسیرون کو مارڈالین گے۔ پس جب تک سعد و عتبہ لوٹکر نہ آئے عثمان و حکم قید رہے۔ مگر اون کو کوئی ایذا نہین دیجاتی تہی نہ اون سے کوئی محنت و مشقت لیجاتی تہی۔ مسلمان اونکی خاطر کرتے تہے اور اپنے بہائیون کی طرح اون کو کہلاتے پلاتے تہے نہ وہ زبردستی مسلمان کئے گئے۔ حاشا و کلا جبر سے کبہی کیسکو مسلمانون نے مسلمان ہی نہین کیا ہے۔ جب سعد و عتبہ خیر و عافیت سے آنحضرتؐ کے پاس پہونچے تو آپنے عثمان و حکم کو رہا کر دیا۔ حکمؓ تو مسلمانون کے اخلاق سے راضی ہو کر اوسی وقت مشرف باسلام ہوئے اور جنگ بیر معونہ مین شہادت پائی اور عثمان ابن عبداللہ کافر ہی رہا اور اوسی حالت مین مرا۔

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالی عنہ سریہ نخلہ مین پہلے ہی پہل امیر المومنین کئے گئے اور خلفا رمین سے یہ معزز خطاب حضرت عمر فاروقؓ کو ملا۔

اب تک تو خفیف خفیف جنگون کا بیان کیا گیا ہے۔ اِن کے بعد وہ لڑائیان ہوئین جن سے اسلام کے جہنڈے روے زمین پر گڑ گئے اور سکّہ پڑ گئے۔ اون مین سے یہ نو جنگین بہت مشہور و معروف ہین۔ غزوہ بدر کبریٰ۔ غزوہ احد۔ غزوہ احزاب۔ غزوہ بنی قریظہ غزوہ بنی المصطلق۔ غزوہ خیبر۔ فتح مکہ۔ غزوہ حنین۔ غزوہ طائف۔

غزوۂ بدر کبریٰ کی فتح نے تو مسلمانون کا رعب و داب کافرون پر جما دیا اور مسلمان غالب ہو گئے۔ اور فتح مکہ سے تمام ملک عرب کے بادشاہ مسلمان ہو گئے۔

۹۔ غزوہ بدر کبریٰ

اِس غزوہ کا نام بدر قتال بھی ہے۔ ناظرین نے غزوۃ العشیرہ کے بیان مین اوپر دیکھا ہے کہ مسلمان مقام ذوالعشیرہ تک جاکر واپس آئے۔ ابوسفیان کو یہ خبر شام مین لگی۔ اوس کے ساتھہ بڑے بڑے دشمنان اسلام اور منافق و مشرک مایہ فساد اور کفار کے سرگروہ تھے جب یہ قافلہ قریش خرید و فروخت کر کے اور منافع کثیر حاصل کر کے شام سے مکہ کو روانہ ہوا تو بموجب حکم خدا حضرت جبرئیل نے جناب رسول پاک صلعم کو آ کے خبر دی کہ بیٹھے کیا کرتے ہو مسلمانون کے ستانیوالے اور اون کو بے گھر کر دینے والے لوگون کا قافلہ شام سے مکہ کو جاتا ہے اب تو ان غریب مصیبت زدون خانہ ویرانون کی تکلیفونکا کچھہ عوض دلوا دو اِنہون نے جو خدا کے خاص بندون کو گرمی کے موسم مین جلتی ریت پر لٹا لٹا کے اذیتین دی ہین اور مسلمانون کو لوٹا مارا ہے۔ خدا کو بہت بُرا معلوم ہوا ہے یا رسول اللہ خدا کی لاٹھی مین آواز نہین ہوتی وہ وقت کا منتظر تھا۔ اونکے گناہ کا پیالہ تو لبلب ہو کے چھلک چکا اور اب اِنکی باری ہے خدا اپنے سچے پرستارون کی مدد پر آمادہ ہے یا نبی مسلمانون سے کہدو کہ ہمت کی کمرین چست باندہ کے مستعد ہو جائین اور خدا کی قدرت کے تماشے دیکھین وہ اپنی پرستش کرنیوالون کی صعوبات کو کبھی بھولتا نہین اور جب دینے پر آتا ہے تو چھپر پھاڑ کے دیتا ہے۔ یہان غزوۂ عشیرہ کا ماجرا آیا گیا ہو چکا تھا مدینہ مین کسی کو کانون کان بھی خبر نہ تھی کہ وہ شام سے لوٹین گے بھی یا نہین اور اگر لوٹین گے تو کب۔ نہ کسی کو اب اسکی خبر رکھنے کی پرواہ رہی تھی۔ آنحضرت کو جب یہ حکم پہونچا تو آپنے طلحہ ابن عبد اللہ

اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو روانہ کیا تاکہ قافلۂ قریش کا حال دریافت کرین کہ کہان تک وہ
لوگ آچکے ہین۔ یہ دونون صاحب ایک موضع مین پہونچ کے ایک آدمی کے گہر مین رہے جب
کاروان قریش اسی موضع مین قیام کرکے کوچ بہی کرگیا تو طلحہ اور سعید یہان سے روانہ ہوے
اور جس شخص کے ہان اوترے ہوئے تہے وہ بہی تہوڑی دور تک اونکے ساتہہ رہا تاکہ
جاسے خطرناک سے اونہین نکالدے۔ جسوقت ابوسفیان بدر مین پہونچا ہے تو اوس نے
مجدی ابن عمرو سے دریافت کیا کہ تجہے کچہہ محمدیون اور اونکے جاسوسون کی بہی خبر ہے۔
اوس نے جواب دیا کہ نہین مجہے نہین معلوم اور نہ مین نے اونکی بابت کچہہ سنا اور نہ دیکہا۔
مگر دو شتر سوار اوس مقام پر سامنے تہوڑی سی دیر ٹہیرے تہے اور پہر جلدی سے کوچ
کرگئے نہ معلوم وہ کون تہے۔ کدہر سے آئے تہے اور کدہر کو چلدئے۔ ابوسفیان کے
دل مین تو ہول بیٹہہ ہی رہا تہا دوڑا ہوا اوس جگہہ چلا گیا وہان اوس نے طلحہ و سعید کے اونٹون
کی مینگنیان پائین اونہین توڑ کے جو دیکہا تو اونکے اندر سے چہوہارے کی گٹہلیان نکلین
ابوسفیان کا ماتہا ٹہنکا اور گہبرا کے چلا اوٹہا کہ واللہ ان اونٹون نے مدینہ کی گہاس چری ہے
اور یہ دونون شتر سوار محمد کے جاسوس تہے اور ابہی وہ کہین قریب ہی ہین۔ پس کچہہ سوچ بچار
کے راستہ اپنا بدلدیا اور بدر کو اپنی بائین طرف چہوڑ کے ساحل کی راہ سے مکہ کو روانہ ہوا۔ اور نہایت
خوف سے جلدی جلدی کوچ کرنے لگا۔

ادہر طلحہ اور سعید کے مدینہ مین پہونچنے سے پہلے آنحضرت صلعم عمرو ابن مکتوم کو مدینہ مین
خلیفہ کرکے مہاجرین اور انصار کو ساتہہ لیکر مدینہ سے باہر نکل چکے تہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اسوقت
یہی منظور تہا کہ اپنے ایماندار بندون کے ہاتہہ سے مشرکون اور منافقون کو زک دلوائے اور
گروہ کثیر کو تہوڑ ے سے لوگون کا مغلوب کرکے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سب پر ظاہر

کردے - پس جبرئیل علیہ السلام ایک ایک دم کی خبر جناب رسول خدا کو دیتے تھے کہ قریش کا قافلہ اب فلان مقام پر ہے - اب وہان ہے - آج وہ لوگ فلانی منزل پر آکے فروکش ہوئے ہین - اس لئے آپ کو طلحہ اور سعید کے آنے اور اُن کے خبر دینے کی کچھہ ضرورت ہی نہین رہی تہی شعر

آنراکہ دمبدم خبر از غیب می دہند	اورا چہ حاجت است باخبار ما و تو

مگر دنیا عالم اسباب ہے اسلئے اون دونون کو ظاہراً بطور جاسوسی کے بہیجدیا تہا تاکہ عادت کی پیروی بہی ہو جائے۔

یہ اول غزوہ ہے جسمین انصار آنحضرت کے ساتہہ گہر سے باہر نکلے اور اصحاب کی ایک جماعت کثیر مدینہ ہی مین رہ گئی - یہ تاریخ بارہوین[12] رمضان روز دوشنبہ تہا۔

بدر ایک کنوان مدینہ سے تین منزل ہے جسے بدر بن قریش یا بدر بن حارث نے کہدوایا تہا اور ایک روایت مین بدر مکان کا نام بتایا گیا ہے۔

مدینہ سے چل کے ایک میل کے فاصلہ پر بیر ابی عتبہ پر قیام ہوا - وہان حضور نے اپنے ہمراہیون کو جو دیکہا تو نہایت قلیل نظر آئے اور سب کو بے سروسامان اور پاپیادہ پایا - آپ نے اُن کے لئے یون دعا کی کہ۔

"اے حق سبحانہ وتعالیٰ یہ بندے تیرے پیادہ پا ہین انہین اپنے فضل وکرم سے سوار کردے - یا اللہ یہ لوگ بہوکے ہین انہین کہانے کو دے - یا الٰہی انکے پاس پہننے کو کپڑے نہین انہین اپنے توشہ خانہ سے پوشاکین مرحمت فرما - اے غنی مطلق یہ بیچارے مفلس ہین انکو امیر بنادے"

حضرات ناظرین رسولون کی دعا کو جانے دین اور اوسکی تاثیر کے آنے مین کہین دیر لگا کرتی ہے

گویا کہ وہ ایک برق خاطف تھی کہ چمک کے اِدہر سے اودہر ہوگئی اور یہ ایک شعلہ جہندہ تہا کہ اودہر سے آکے یہان موجود - چنانچہ راویان معتبر نے لکہا ہے کہ جب لشکر اسلام مدینہ کو پہرا ہے تو کوئی غازی ایسا نہ تہا جس کے قبضہ مین دو دو اونٹ نہون اور پوشاک اور کہانے اور مال و متاع کا تو کچہہ حساب ہی نہ تہا - اللہ اکبر

موضع بیر عتبہ پر آنحضرت نے اپنے ساتہیون مین سے جسکو نوجوان اور کم عمر دیکہا اوسے گہر لوٹا دیا - اِس طور سے کُل ۳۰۵ آدمی آپکے ساتہہ رہگئے - اون مین ۸۰ مہاجر اور باقی سب انصار تہے - اِن کے علاوہ آٹہہ آدمی اسطرح شریک غزوہ بدر کبریٰ سمجھے جاتے ہین کہ وہ بباعث عذر قوی کے شریک جہاد نہو سکے مگر آنحضرت نے غنیمت بدر سے اونہین حصہ دیا - اِن آٹہہ مین ۳ مہاجر اور ۵ انصار تہے - اِن تین مہاجرون کے نام نامی اور اسم گرامی یہ ہین - ۱ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسواسطے شریک نہو سکے کہ اونکی زوجہ حضرت رقیہ بنت رسول خدا اِس زمانہ مین بہت بیمار تہین حضرت عثمان رض کو بنت رسول اللہ کی خدمت سے فرصت نہ تہی اور حکم خدا و رسول اونکے لئے یہی تہا کہ تم اونکی تیمارداری کے لئے گہر ہی پر رہو - ۲ دوسرے حضرت طلحہ اور ۳ تیسرے حضرت سعید تہے جو آنحضرت کے فرمان واجب الاذعان کے بموجب جاسوسی کو گئے ہوئے تہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا -

اب رہے پانچ انصار اون مین سے ۱ ایک تو ابی البابہ ہین جنکو آنحضرت نے رستہ ہی سے گہر واپس کر دیا تہا - ۲ دوسرے عاصم ابن عدی العجلانی کو اہل عالیہ پر خلیفہ کر کے مدینہ مین چہوڑ دیا تہا - ۳ تیسرے حارث ابن خاطب کو منزل روحا سے بنی عمر و ابن عوف کی مہم پر بہیجد یا تہا - ۴ چوتھے حارث ابن الصمہ اور ۵ پانچوین خوات ابن جبیر - یہ دونون صاحب اثناے راہ مین گر کر زخمی ہوگئے تہے بدین وجہ گہر کو واپس کر دئے گئے -

لشکر اسلام مین صرف ستر اونٹ اور دو گھوڑے تھے۔ ایک گھوڑا تو مقداد کے پاس تھا اور دوسرا ابی مرثد کا تھا۔ اور کلہم اجمعین چھ زرہ اور آٹھہ تلوارین سارے لشکر کے پاس تھین بھلا اس سامان سے کیا کوئی لڑے اور کیا بھڑے۔ ہے کوئی اِس زمانہ مین بھی ایسا رستم خان جو اس سازو سامان سے ہمین لڑکے دکھاوے اور ہزار بارہ سو آدمیون کا پلیتھن نکال دے اور وہ ہزار بارہ سو بھی کیسے جو از سر تا پا غرق آہن تیر و تلوار سے چاق و چوبند مال والے پیٹ بھرے۔ حق تو یہ ہے کہ بھنگون نے ہزبران نیستان وغا کا مار کر کچومر نکال دیا۔ خدا کی قدرت اِسی کا نام ہے۔

غربائے اسلام کے لشکر مین بیچارے دو دو تین تین غازیونکے حصہ مین ایک ایک اونٹ تھا جسپر باری باری سے سوار ہو لیا کرتے تھے اور بعض کو تو سواری نصیب ہوئی ہی نہین۔ چنانچہ صاحب لولاک کو بھی تین آدمیون مین ایک اونٹ میسر آیا تھا۔ یعنی آپ اور جناب علی مرتضی اور حضرت ابو البابہ ایک ہی اونٹ مین شریک تھے۔ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیادہ چلنے کی نوبت آتی تو شیر خدا اور ابو البابہ بکمال ادب دست بستہ ہو کر عرض کرتے کہ یا رسول اللہ آپکے بدلے ہم پیادہ چلین گے آپ سوار ہی رہئے تو حضرت محبت کی آنکھہ سے اون کی طرف دیکھہ کے فرماتے کہ "ما انتما باقوی منی وما انا باغنی عن الاجر منکما" یعنی تم دونون کچھہ مجھسے قوی تر نہین ہو اور مین تم دونون کی بہ نسبت اجر سے مستغنی نہین ہون۔ غرضکہ آنحضرت اپنی ہی باری سے اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور دوسرون کی نوبت جب آتی تو خود پیادہ پا چلتے اور اون کو سوار کر دیتے تھے مجال کیا کہ ذرا بھی تجاوز ہونے پاوے۔

اللہ اللہ کیا عدل تھا کہ سب کے حق برابر ادر تُلے رہتے تھے اوسی کا یہ نتیجہ تھا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو اپنا جز و بدن سمجھتا تھا اور جب سے مسلمانون مین یہ بات پیدا ہو گئی

کہ دوسرے اپنی جان کو جوکھون مین ڈال کے کما لائین اور مین مزے سے بیٹھا بیٹھا کھاؤن اور سب مجھے اپنا بڑا سمجھین اوسیوقت سے تنزل شروع ہوگیا اور اب وہ حالت ہے جسے آپ دیکھتے ہین۔ حضرات اتفاق جب ہی قایم رہتا ہے جبکہ چوٹی کا پسینہ ایڑی پر آتا ہے۔ پہلے مساوات قایم کر لیجئے اور خوردی و بزرگی کی گردن مارئے پھر اتفاق کا نام مُنہ سے نکالئے۔ دیکھا مخدوم دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنی سواری کے شریکون کو کیا جواب دیا ہے کہ "مین تم دونون سے کمزور نہین اور ثواب حاصل کرنیکی خواہش جتنی تم کو ہے اوتنی ہی مجکو ہے پہر مین تمہاری باری کیوقت کیون سوار ہو کے چلون" قربان اُن لبون کے جن سے یہ بات نکلی ہے سچ ہے عہ ہر کہ خدمت کرداو مخدوم شد۔ اِس مصرع مین جو لفظ خدمت ہے اوسے اوستاد یا پیر یا گرو یا بادشاہ کی خدمت نہ سمجھنا جو محض خودغرضی اور مطلب پرستی ہوتی ہے بلکہ کافہ انام کی خدمت سے مخدوم بنتا ہے جیسا کہ آپنے سید عالم کے فعل کو دیکھا۔ آج کل کے رئیس یا سردار ہوتے تو جہپٹ مار کے دوسرے کی سواری چہین لیتے اور سوار ہو کے اپنے دائین بائین یون دیکھتے چلتے گویا کہ سب ساتھی ہمارے زرخرید غلام ہین۔ ایسے ہی لوگون کے حق مین کسی اوستاد نے یون کہا ہے ؎

نے سکندر ہے نہ دارا ہے نہ کسریٰ ہو نہ طاق		موت نے اکدم مین کس کس گہر کو فانی کر دیا

ادہر تو مسلمانون کا لشکر اسطرح سے کوچ کرتا چلا جاتا تہا۔ اب ادہر والون کا اور مکہ کا حال بہی سُن لیجئے کہ قافلہ مشرکان جب شام سے چلا تہا تو ڈر کے مارے اثنائے راہ سے ضمضم ابن عمرو غفاری کو مکہ روانہ کر دیا تہا اور مکہ والون سے کہلا بہیجا تہا کہ جسطرح ہو سکے قافلہ کی مدد کو پہونچو۔ اور اپنے مال و متاع کو لٹنے سے بچاؤ کہین ایسا نہو کہ مسلمان ہم پر حملہ کرین اور ہم مغلوب ہو جائین۔ پس ضمضم کے پہونچنے سے تین دن پہلے عاتکہ بنت عبدالمطلب

نے مکہ مین یہ خواب دیکھا کہ ایک شتر سوار موضع ابطح مین آکر کھڑا ہوا ہے اور اوس نے چلاّ کے
یہ ندا کی ہے کہ اے گروہ قریش دوڑو اور تین ہی دن کے بعد اپنی قتل گاہ مین پہونچ جاؤ۔
اتنا کہہ کے وہ اپنے اونٹ کو مسجد الحرام کی طرف لیچلا لوگ اوسکے پیچھے دوڑے اور دیکھا کہ
وہی شتر سوار بام خانہ کعبہ پر کھڑا ہوا وہی منادی کر رہا ہے پھر اوس نے وہان سے ایک
پتھر نیچے لڑھکا دیا جو پہاڑ کے تلے آکے ریزہ ریزہ ہوگیا اور مکہ کا کوئی گھر نہ بچا جسمین اوس
پتھر کا ٹکڑا نہ گرا ہو۔ یہ دیکھکر عاتکہ کی آنکھہ کھل گئی اور اپنے بھائی عباس بن عبد المطلب سے
اِس خواب کو بیان کیا مگر منع کر دیا کہ کسی سے نہ کہنا۔ باوجود اس ممانعت کے عباس نے اپنی
دوست ولید سے کہدیا۔ اور ولید نے اپنے باپ سے ذکر کیا۔ یون ہی رفتہ رفتہ یہ خبر ابو جہل
کو پہونچی۔ وہ گھبرایا ہوا عباس کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے ابو الفضل یہ عورت عاتکہ تمہارے
گھر مین کب سے پیمبر ہوگئی ہے۔ عباس جواب جاہلان باشد خموشی پر عمل کر کے چُپ ہو رہے
کچھہ جواب ندیا۔ ابو جہل بولا اے عباس تم لوگ صرف اسی پر اکتفا نہین کرتے کہ تمہارے
مرد ہی نبوت کا دعویٰ کرین بلکہ تمہاری عورتون کو بھی پیمبری کا حوصلہ ہے۔ ہم تین دن تک
صبر کرتے ہین اگر اس عرصہ مین یہ خواب سچا نہوا تو مین سارے ملک عرب مین مشہور کر دونگا
کہ تم ہاشمی لوگ بڑے جھوٹے ہو۔ عباس فرماتے ہین کہ مین تو در گذر کر گیا مگر رات کو
عبد المطلب کے گھرانے کی سب عورتین مجتمع ہو کے میرے پاس آئین اور واویلا مچانی شروع
کی اور کہنے لگین کہ اے عباس تم بزرگ خاندان ہو کب تک اِس ذلت وخواری کو گوارا
کروگے کہ یہ خبیث فاسق ابو جہل ہمین گالیان دیا کرے اور ایذا پہونچائے مردون
کو تو سب طرح دق کر چکا اب تمہارے خاندان کی عورتون کے مُنہ آتا ہے۔ اے عباس
تم بڑے بے عزت ہو کہ وہ تمہارے مُنہ پر بنی ہاشم کو بُرا بھلا کہتا رہا اور تم سے ڈانٹا بھی

نہ گیا۔ حضرت عباس کہتے ہین کہ عورتون کی ان باتون سے مجھے بہت شرم آئی اور کہا کہ اگر اب
پھر کبھی اوس ملعون نے گستاخی کی تو واللہ اوسے سزا دونگا اور اوسکے شر کو دنیا مین نہ رکھونگا۔
پس تیسرے دن غصہ کی حالت مین ابوجہل سے بدلا لینے کے لئے مین مسجد الحرام کے اندر گیا تو
یکایک وہی مردود میرے سامنے آگیا مین اوسکی طرف متوجہ ہوا وہ بہاگ کے مسجد کے باہر
چلدیا۔ مین اپنے دل مین سمجھا کہ وہ مجھہ سے ڈر کے بہاگا ہے مگر واقع مین یہ بات نہ تھی بلکہ
ضمضم ابن عمرو غفاری بحال پریشان سامنے آ پہونچا تھا اوس کے اونٹ کے ناک کان کٹے
ہوئے تھے اور خود اوسکا گریبان چاک تھا اور چلا چلا کے فریاد کرتا ہوا آرہا تھا کہ اے جماعۃ
قریش اپنے قافلہ کی خبر لو محمد اور اوسکے ساتھی قافلہ کے پیچھے پڑ گئے ہین مجھے ہرگز امید نہین
کہ تم اپنے قافلہ کو سلامت پاسکو۔ ابوجہل اس فریاد کو سنکر اوسکی طرف دوڑا تھا تاکہ جلد جاکر
کمّا حقّہ حال دریافت کرے۔ مین بہی اس جھگڑے کی طرف ایسا محو ہو گیا کہ ابوجہل میرے ہاتھہ
سے بچ گیا۔ اور پکار پکار کے کہنے لگا کہ عمرو ابن الحضرمی کے قافلہ پر غالب آکر محمد اور اوس کے
اصحاب کے منہ مین خون لگ گیا ہے اور وہ اوس قافلہ کی طرح اس قافلہ کو بہی شربت کا
گہونٹ سمجھے ہین مگر خدا کی قسم اب چھٹی کا دودہ یاد آجائیگا۔

اب خانہ کعبہ مین کونسل بیٹھی اور یہ صلاح ٹھیری کہ مکہ مین اگر کسی کام مین دو آدمی مشغول
ہون تو ایک کو اُس کام مین رہنے دو اور دوسرے کو اپنے ساتھہ جنگ مین لیچلو اگر وہ بہی
اپنے گھر رہنا چاہے تو کسی اور کو اپنی جگہہ ہمارے ساتھہ کرے۔ اِس طور سے شرفاے
قریش مین سے سواے ابولہب کے اور کوئی مکہ مین باقی نرہا۔ سو ابولہب نے بہی اپنے بدلے
ہشام ابن المغیرہ کو بہیجدیا تھا۔

اور امیہ بن خلف جمحی نے سعد ابن معاذ سے سُنا تہا کہ آنحضرت صلعم نے پیشین گوئی

کی ہے کہ امیہ میرے اصحاب کے ہاتھون مارا جائیگا اسلئے اوس کے پیٹ مین پانی پڑگیا اور لڑائی کے ڈر کے مارے گھر سے نکلنا نہین چاہتا تہا اپنے بڑھاپے اور عظمت جسامت کا عذر کر کے قوم سے معافی چاہی لیکن ابو جہل نے اوس سے کہا کہ اے صفوان تو اہل وادی کا سردار ہے جب تو بیٹھہ رہا تو پہر کون جانے پر راضی ہوگا اور یہ مہم ہم سے کیون سر ہونے لگی تہی بالآخر ابو جہل نے ایک سلائی اور سرمہ دانی امیہ کے سامنے رکھدی کہ اگر تو نہین جاتا ہے تو سرمہ لگا کے عورت بن جا۔ امیہ اور ابو جہل مین یہ باتین ہو ہی رہی تہین کہ عقبہ بن معیط ایک جلتی ہوئی انگیٹھی مین خوشبوئین ڈالے ہوئے آن پہونچا اور امیہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اگر تو گھر سے نکلنا نہین چاہتا تو اس خوشبو سے معطر ہو کر عورتون کی طرح گھر مین بیٹھہ رہ ہم تجہے کچھہ نہ کہین گے۔ اُمیہ نے جواب دیا کہ اے عقبہ "قبحک اللہ وقبح ماجئت بہ" یعنی اے عقبہ خدا تیرا بُرا کرے اور یہ بُری چیز تو اپنے ساتھہ لایا ہے۔ آدمی کا شیطان آدمی ہوتا ہے ابو جہل اور عقبہ نے امیہ کو کچا بنا لیا۔ پس شرما شرمی اور جبراً قہراً اوسنے بہی اپنے کوچ کا سامان کر لیا مگر موت کا خوف پنجے جہاڑ کے پیچہے پڑا ہوا تہا کیونکہ مخبر صادق کا الہام کہین خالی جا سکتا ہے۔

جس وقت یہ سب لوگ مکہ سے باہر نکلے ہین انہین یاد آئی کہ بنی کنانہ سے اور ہم سے عداوت قلبی ہے کہین ایسا نہو کہ آگے سے تو ہمین مسلمان دبائین اور پیچہے سے بنی کنانہ آ کے ہاتھون لین پہر بڑی ٹہنے گی۔ اِسی فکر مین تہے کہ شیطان بنی کنانہ کے ایک بڑے سردار سُراقہ ابن مالک ابن جعشم کا بہیس بہر کے آن موجود ہوا۔ اور پکار پکار کے کہنے لگا کہ اے لوگو کچھہ فکر نہ کرو مین نے تم کو امان دی۔ جب قریش نے دیکھا کہ بنی کنانہ کے رئیس اعظم سراقہ نے ہمین امان دیدی تو مطمئن ہو کے جلدی جلدی آگے چلے۔

لشکر قریش کے ساتھہ گانے بجانے والے اور آلات طرب بہی تہے جہان اوترتے سامان جشن مہیا ہوجاتا تہا اور گانا بجانا ہونے لگتا تہا کیونکہ سات سَو سترصنادید قریش ہمراہ تہے۔ ساڑہے نوسو جرار تجربہ کار اور جنگ آزمودہ۔ سو گہوڑے اور سات سو اونٹ ساتھہ تہے۔ اور جنگ کا ساز وسامان ایسا درست تہا جیسا کہ عمدہ لشکرون کا ہوتا ہے۔ کہتے ہین کہ مکہ سے ساڑہے بارہ سو آدمی چلے تہے مگر جب اونہین معلوم ہوا کہ ابوسفیان معہ قافلہ سوداگران کے صحیح سلامت مکہ پہونچ گیا تو اون مین سے تین سو آدمی لوٹ گئے۔

اب فدائیان اسلام کا حال سنو کہ جب آنحضرت معہ غازیون کے موضع وادی صغرا مین پہونچے تو حضرت جبرئیل نے آکے خبر دی کہ مکہ سے قریش اتنی تیاری اور اتنے سامان سے اپنے قافلہ کی حمایت کو نکلے ہین۔ آنحضرت نے یہ حال اپنے اصحاب سے بیان کیا۔ ابوبکر صدیقؓ۔ عمر فاروقؓ اور مقدادؓ بن اسود نے سُنکر عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ وہی کام کرین جو خدا فرماتا ہے۔ ہم لوگ اپنی جانین حضور کے قدمون پر نثار کرنیکو ہمراہ رکاب ہین۔ قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپ کو رسول کرکے ہماری ہدایت کے لئے بہیجا ہے۔ اگر آپ زمین کے کنارے تک ہم کو لیچلین گے تو ہم آپ کے ساتھہ ہین خدا و رسول کے حکم سے گلے کٹانا جان تازہ پانا ہے۔ یہ لوگ تو مہاجرین مین سے تہے اِنکی مستعدی بجا تہی کیونکہ انہین قریش نے مکہ سے نکال کے وطن سے دور اور بے گہر کر دیا تہا اور بیچارے کوڑی کوڑی سے محتاج ہوکر اہل مدینہ کے ٹکڑون پر آن پڑے تہے۔

اِس کے بعد انصار کے مجمع مین سے سعد ابن معاذ کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ "یارسول اللہ ہم تم پر ایمان لائے ہین اور ہم لوگون نے تمہاری تصدیق کی ہے۔ ہم گواہی دیتے ہین کہ جو کچہہ تم خدا کے پاس سے لائے ہو سب سچ ہے۔ ہم نے حضور کی ذات سراپا برکات سے

معجزات اور کرامات اور خوارق عادات مشاہدہ کئے۔ اور سچے دل سے آپ پر ایمان لا کے تسکین قلب حاصل کی۔ آپکے طفیل سے سچے خدائے واحد اور لم یلد و لم یولد کو پایا۔ ہم بھولے بھٹکے پھرتے تھے آپکے صدقے سے سچے دین مین داخل ہوے۔ اب آپکے قدم مبارک چھوڑ کے کہان جائین۔ جدہر حضور جائینگے آپ کے ساتھہ ہین۔ چاہے دریا مین لیچلیے یا خشکی مین ہمین تو دشمنان خدا کے ساتھہ لڑنا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ جنگ پر ہم صابر ہین۔ شاید خدا کے فضل و کرم سے خدا و رسول کی خوشنودی کا کام ہم سے بن پڑے جس سے ہماری عاقبت بخیر ہو۔ آپ خدا کی خیر و برکت کے ساتھہ آگے بڑہین خدا آپ کی مدد پر ہے۔ یا حضرت ہم موسیٰ کی امت کی طرح نافرمان نہین ہین جو فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا کہکر الگ ہو جائین۔ ہم تو آپکے قدمون پر جان دینگے" (سورۃ المائدہ پارہ۔ ۶)

ترجمہ۔ ہان تم اور تمہارا خدا دونون جاؤ اور اون لوگون سے لڑو ہم تو یہین بیٹھے ہین۔

مہاجرین و انصار کے دکیلون سے یہ بات سنکر رسول اللہ نے فرمایا کہ "اے نیک لوگو تم کو بشارت ہو کہ اللہ جل شانہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ تم مشرکان قریش پر فتحمند ہو گے۔ خدا نے مشرکون کے مآل کار سے مجھے آگاہ کر دیا ہے۔ مین اون کے قتل اور قتل گاہ کو اسوقت ایسے دیکھہ رہا ہون جیسے کہ تمہین"

الحاصل لشکر اسلام جب بدر کے قریب پہونچا تو آنحضرت اپنے اصحاب مین سے ایک شخص کو ہمراہ لیکر صحرا مین خبر لینے کو نکل گئے وہان ایک بڑہا آپ کو ملا۔ آنحضرت نے اوس سے دریافت کیا کہ اے شخص تجھے قریش اور محمد کی بہی کچھہ خبر ہے۔ اوس نے جواب دیا کہ مین نے سُنا ہے کہ محمد اور اونکے اصحاب فلان دن مدینہ سے روانہ ہوے ہین۔ اور اگر یہ بات سچ ہے تو آج فلان مقام پر آگئے ہونگے۔ یہ اوسی موضع کا نام تہا جہان لشکر اسلام اوترا ہوا تہا۔ اسکے

بعد بڈہا بولا کہ قریش فلان دن مکہ سے نکلے ہین اگر یہ سچ ہے تو آج فلان موضع مین ہونگے ۔ اسکے سوا مین اور کچھہ نہین جانتا ۔ آنحضرت بڈہے سے پتے کی سنکر فرودگاہ کو لوٹے اور سمجھے کہ جب اس نے ہمارا پتہ ٹھیک بتایا ہے تو قریش کا ٹھکانا بھی ٹھیک ہے ۔

منزل پر پہونچ کے رات کو حضرت علی مرتضیٰ اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص کو ایک جماعت اصحاب کے ساتھہ قریش کا سراغ لگانے بھیجا ۔ یہ سب جاتے جاتے اوس مقام پر وارد ہوئے جہان قریش کے اونٹ پانی لینے آئے تھے ۔ ان کو دیکھتے ہی جتنے آدمی اونٹون کے ساتھہ تھے بھاگ گئے ۔ اون مین سے صرف دو غلام اصحاب رسول اللہ کے ہاتھہ لگے ۔ انہون نے اونٹون کو تو چھوڑ دیا مگر غلامون کو لاکے آنحضرت کی خدمت مین حاضر کیا ۔ حضور اوس وقت نماز مین تھے ۔ اصحاب کو گمان تھا کہ یہ دونون ابوسفیان کے غلام ہونگے اس لئے اون سے دریافت کیا کہ تم کسکے غلام ہو ۔ اونہون نے جوابدیا کہ ہم سقائے قریش ہین ۔ اصحاب سمجھے کہ یہ جھونٹ بولتے ہین اسلئے اونہین ڈرایا اور کہا کہ سچ بولو ۔ دوسری دفعہ اونہون نے خوف کھاکے کہدیا کہ ہم ابوسفیان کے غلام ہین ۔ جب آنحضرت نماز پڑہ چکے تو اونکی باتین سنین اور علم نبوت سے اصل حال دریافت کرکے اصحاب سے فرمایا کہ تمنے دہمکا اور ڈرا کے ان سے جھونٹ بلوایا ورنہ انکا قول اول درست تھا یہ قریش کے غلام ہین ان مین سے ایک کا نام اسلم ہے جو بنی الحجاج کا غلام ہے اور دوسرے کا نام عریض ہے وہ سعید بنی العاص کا غلام ہے ۔ اون دونون نے بھی آنحضرت کے کلام کی تصدیق کی ۔ پہر حضور خود اون غلامون کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا کہ قریش کہان ہین ۔ اونہون نے جوابدیا کہ عدوۃ قصوے مین اس ٹیلے کے پیچھے جو سامنے نظر آتا ہے ۔ پہر آپنے پوچھا کہ اونکی تعداد کتنی ہے ۔ غلامون نے عرض کی کہ شمار تو ہم کو معلوم نہین مگر ہین بہت سے ۔ حضور نے استفسار فرمایا کہ اچھا یہی بتادو کہ ہر روز

اونکے کہانیکے لئے کتنے اونٹ ذبح ہوتے ہین - وہ بولے ایکدن نو اور دوسرے دن دس اونٹ ذبح کئے جاتے ہین - یہ سُنکر آنحضرت نے فرمایا کہ بس معلوم ہوگیا کہ اونکی تعداد نوسو اور ہزار کے درمیان ہے - پھر آپنے پوچھا کہ شرفاے قریش مین سے کون کون آیا ہے غلامون نے جواب دیا کہ عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ - ابو البختری - حکیم ابن خرام - حارث ابن عامر - طعیمہ ابن عدی - نضر ابن الحارث - زمعہ ابن الاسود - ابو جہل - امیہ ابن خلف - بنیہ و منبہ پسران حجاج - سہل ابن عمرو - عمر ابن عبد ود - لشکر کے ساتھہ ہین - یہ سنکر سرورعالم اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ لوگو سُن لو مکہ نے اپنے عمدہ ترین جگر گوشون کو تمہارے سامنے لاکے ڈالدیا ہے خدا تم کو ان سب پر غالب کرے گا - اصحاب کو بہی ہمت خداداد تہی یہ سنتے ہی جوش مین آگئے اور خوش ہو کے کہتے تہے کہ ہمین اپنی قلت اور اونکی کثرت کا ذرا بہی خیال نہین ہم تو دشمنان خدا سے اب بدلہ لینگے -

اب ادہر کا بہی کچھہ حال ملاحظہ ہو کہ پانی پہونچانیوالے اونٹون کو چہوڑ کر جو لوگ بہاگے تہے اون مین سب سے پہلے ایک شخص عجیز نام لشکر قریش مین پہونچا - اور آنحضرت کے تشریف لانے کی خبر اونہین دی اور کہا کہ "اے آل غالب پسر ابو کبشہ آ پہونچا اوسکے اصحاب نے تمہارے غلامون کو گرفتار کرلیا ہے" یہ سنتے ہی لشکر قریش مین کہلبلی پڑگئی اور سب کی سِٹّی گم ہوگئی - مگر ابو جہل نے ڈہارس بندہا کے سبکو آگے بڑہایا اور منزل جحفہ مین آکر قیام کیا وہان جہم ابن الصلت ابن مخرمہ ابن عبد المطلب نے خواب دیکھا کہ ایک مرد گہوڑے پر سوار چلا آتا ہے اوسکے ہمراہ ایک اونٹ بہی تہا وہ چلا چلا کے کہتا ہے کہ عتبہ و شیبہ و ابو الحکم ابن ہشام و امیہ اور فلان فلان آدمی مارے گئے یہ کہہ کے اوس نے ایک چہری اپنے اونٹ کے گلے پر ماری اور چہوڑ دیا بس لشکر قریش کے خیمون مین سے کوئی خیمہ باقی نہ رہا جسمین خون شتر کی

چھینٹ نہ پہونچی ہو۔

جب یہ خواب ابوجہل نے سنا تو کہا دیکھو بنی عبدالمطلب مین ایک اور پیغمبر پیدا ہوا۔ لیکن اب جھٹ پٹ ظاہر ہوا جاتا ہے کہ کس نے مارا اور کون مارا گیا اور تم سب کو معلوم ہو جائیگا کہ مقبول کون ہے اور مردود کون ہے۔

اِدھر مسلمانون نے جب دیکھا کہ مشرکان مکہ ہم پر چڑھ آئے ہین تو قافلۂ ابوسفیان کا مقابلہ چھوڑ دیا اور کہا پہلے اِن دشمنان خدا کا قلع وقمع کرنا ہمارا فرض ہے قافلہ کا پیچھا کرنے سے لوگ ہمین دولت دنیا کا لالچی بتا دینگے اس لئے ابوسفیان اپنے قافلہ کو لئے ہوئے مسلمانون کی پہونچ سے صحیح وسلامت باہر نکل گیا اور وہان پہونچ کے قریش کو اطلاع دی کہ تم لوگ اپنی سوداگری کے قافلہ کی حمایت کو آئے تھے اوسے بخیریت تمام ساتھ لیکر مین چلا آیا ہون اب تم بھی خطرے مین نہ پڑو اور اپنے اپنے گھرون کو واپس چلے آؤ۔

مگر جب موت گردن پکڑ کے کشان کشان قبر مین لیجانا چاہتی ہے پھر آدمی کی سمجھ مین کچھ نہین آتا۔ وقت آیا ہوا ٹلتا نہین۔ ہمارے پُرانے یار ابوجہل اُرد کے آٹے کی طرح اینٹھ گئے اور اکڑ کے فرمانے لگے کہ ہون اس ملعون ابوسفیان نے ہمین کیا سمجھا ہے جو گھر بھاگ آنے کی صلاح دیتا ہے یہی گو ہے یہی میدان ہم تو اس جنگل کی زمین کو خون سے لالہ زار بنا دینگے۔ یہ کوئی اور ہی نامرد ہونگے جو سامنے سے ہٹ جائین۔ واللہ جب تک ہم بدر مین نہ پہونچ لینگے اور وہان تین دن قیام کر کے ضیافتین نہ اوڑا لینگے اور ناچ گانے کے جلسے نہ دیکھ لینگے یہان سے پیچھے قدم نہ رکھین گے تاکہ ہماری شوکت وعظمت کے سکے تمام قبائل عرب مین پڑ جائین اور بعد ازین لوگ ہمیشہ ہم سے ڈرتے رہین۔ جب ابوجہل ڈینگین مار چکا تو اخنس ابن شریق جو قبیلۂ بنی زہرہ کا سردار اور رئیس تھا اپنی قوم سے مخاطب ہو کے

بولاکہ اس بڈہے ابو جہل کی تو مت ماری گئی ہے ناحق سوتے فتنہ کو جگا کے ہم سب کو تباہ کرنا چاہتا ہے جب محمدؐ اور اونکے تابعین نے قافلہ پر حملہ نہین کیا تو ہمارا کیا سر پہرا ہے جو خواہ مخواہ اون سے چہیڑ کر کے اپنی کمبختی بلائین چلو تم لوگ تو اپنے اپنے گہرون کو پہر چلو۔ پس بنی زہرہ تو چلدئے۔

جب یہ خبر ابو سفیان کو پہونچی تو کف افسوس ملکر کہنے لگا کہ ہاے ابو جہل اپنی جہالت سے قریش کو تباہ کر کے مارے گا۔ خیر یا قسمت و یا نصیب چلو تم بہی چل کے اون مین ملجاؤ۔ ورنہ کہنے کو یہ بات ہوجائیگی کہ اپنے حمائتیون کو موت کے پہندے مین پہنسا کے خود بال بال بچ آئے۔ پس ابو سفیان بہی معہ اپنے قافلہ کے لشکر قریش مین آن ملا۔ اور جبراً و قہراً اوسے بہی ابو جہل سے موافقت کرنا پڑی۔ لشکر کے ساتہہ لڑائی مین گیا اور زخمی ہوکر گہر بہاگ آیا۔

رات کو لشکر اسلام بدر کے قریب پہونچا۔ کفار نے پہلے سے پانی کے قریب اپنا قبضہ کرلیا تہا۔ مسلمانون کو وہان سے دور اوترنا پڑا جہان یہ اوترے تہے وہان کی زمین بہی ایسی ریتیلی تہی کہ گہٹنون تک ٹانگین اوس مین دہس دہس جاتی تہین چلنا دشوار تہا لوگون کو غسل و وضو کی تکلیف ہونے لگی اور پیاس کے مارے پہیپہڑیان پہول گیئن۔ آنحضرتؐ نے جو یہ حالت دیکہی بہت پریشان ہوئے اور درگاہ باری مین بتضرع وزاری دعا کی۔ خدا کی قدرت سے باران رحمت نے وہ جہڑ باندہا کہ زمین و آسمان ایک ہوگئے معلوم ہوتا تہا کہ ایک بحر ذخار ہے جو نیچے سے اوپر تک موجین مار رہا ہے۔ لوگون کو طوفان نوح کا یقین ہوگیا۔

مجاہدان فی سبیل اللہ نے اس خدائی سبیل سے خوب سیراب ہو ہو کے پانی پیا اور اچہی طرح نہائے اور خوب وضو کئے اور کئی دن کے لئے اوس خوش گوار اور شیرین پانی کو بہر رکہا علاوہ برین یہ تماشا دیکہئے کہ جس ریگستان مین یہ لوگ پڑے ہوئے تہے اوسکی ریت پانی

بی بی سے ایسی جمی کہ سخت تہہر ہوگئی جس پر غازیان اسلام بلا تکلف دوڑے پہرتے تہے اور یہ معلوم ہوتا تہا کہ گویا سنگین فرش پر چلتے ہین۔ اور کفار پانی کے پاس تہے وہان کی زمین پہلے سے رطوبت آب کو اپنے مین جذب کرکے سخت تہی اس ادہا دہند بارش کے پانی نے اونکے پڑاؤ کو جہیل بنا دیا اور ایسی دلدل ہوگئی کہ جس کسی نے اپنی جگہہ سے بڑہکے آگے قدم رکہا اور چہلے مین پہنسا۔ سبحان اللہ ایک مینہ اور دونون طرف اوسکے دو طرح کے اثر۔ مسلمان آنحضرت کے اس معجزے کو دیکہہ کر قوی دل ہوگئے اور تکبیر و تہلیل اور حمد الٰہی مین مشغول ہوئے۔

اب سرور دین پناہ زمین و آسمان کے بادشاہ اپنی فوج ظفر موج کو لیکر بدر پہونچے اور چاہا کہ بدر کے پہلے کنوئین پر خیمے نصب کرین مگر خباب بن المنذر نے بڑہکے التماس کی کہ یا رسول اللہ یہ آپکی راے ہے یا خداوند کریم کا حکم یون ہی ہے۔ آپنے جواب دیا کہ نہین یہ میری تجویز ہے خباب بولے کہ حضور یہ جگہہ اچہی نہین ہے ہم کو اخیر کے کنوئین پر اوترنا چاہیے تاکہ سب کنوئین ہمارے پیچہے ہو جائین اور ہم حوض بنا کے اوسمین پانی بہر لین۔ پس آنحضرت نے خباب کی راے کو پسند کیا اور جہان اونہون نے بتایا تہا وہین قیام کیا اور اللہ جل شانہ نے بہی اسی جگہہ کو منظور فرمایا۔ جب سب اپنی اپنی جگہہ ٹہیر گئے تو آنحضرت اوٹہے اور اپنے اصحاب کو ساتہہ لیکر میدان بدر مین پہرنے لگے۔ اسی گشت مین زمین پر ہاتہہ رکہہ رکہہ کے سب کو بتاتے جاتے تہے کہ دیکہو اس جگہہ فلان قریش مین سے مارا جائیگا اور اس جگہہ فلان قتل ہوگا اور یہان وہ مر کے گرے گا۔ غرضکہ ایک ایک کرکے نام بنام سب صنادید قریش کے مقتل تصریح کے ساتہہ مسلمانون کو بتا دئے اور اوسمین سر مو فرق نہ پڑا۔ اور وہ سبہی مارے گئے جن کے نام آپنے بتائے تہے۔ دیکہو الہام اور پیشین گوئی اور معجزہ اسکا نام ہے ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود	گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

افسوس لوگ ایسے پیغمبر کو لشکر کش اور بزور شمشیر مذہب اسلام پہیلانے والا اور حریص اور طالب دنیا کہکے اپنی عاقبت خراب کرتے ہین۔

جب غازیان اسلام نے دیکہا کہ یہ جنگ ہوے بغیر نہ رہیگی تو از راہ حزم و احتیاط حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دست بستہ ہوکر حضور سے التماس کی کہ یا حضرت آپ کسیطرح کا اندیشہ نہ کرین اگر ہم سب جان نثار اس جنگ مین آپکے قدمون پر فدا ہوجائین اور حالت جنگ دگرگون ہو تو ہمارے وہ بہائی جو مدینہ مین رہ گئے ہین فوراً اپنی جان قربان کرنے کو آپکے حضور مین حاضر ہوجائینگے۔ حضرت نے سعد کی وفاداری پر آفرین کرکے اون کی تسلی کی اور کہا کہ اے سعد ہرگز ایسا نہوگا تم خاطر جمع رکہو۔

۲۹۰۵

ہنوز یہ باتین ہوہی رہی تہین کہ ناگاہ لشکر کفار سامنے سے نمودار ہوا اور سارے بددین سبقت کرکے غازیون پر چڑہ آئے۔ یہ حال دیکہکے ہمارے سرور مناجات کے لئے سربسجود ہوگئے اور یون دعا فرمائی کہ "اے حق سبحانہ تعالیٰ تو ہی سزاوار پرستش و عبادت ہے دیکہہ یہ مغرور اور متکبر قریش تیرے پاک بندون پر چڑہ آئے ہین اور تیرے ساتہہ جنگ پر آمادہ ہین۔ تیرے رسول کی تکذیب کرتے ہین اور اوسکی رد مین سرگرم ہین۔ بار خدایا مین تیرے فضل و کرم سے امیدوار ہون کہ مجہے اون پر فتح دے۔ اور کفر و شرک کی ظلمت کو تو دور کر۔ اور اپنے سچے دین اسلام کی روشنی سے دنیا کو منور کردے۔ اور وہ وعدہ جو تو نے مجہسے کیا ہے اُسے وفا کر"

اب کفار نے مسلمانون سے چہیڑخانی کرنیکے لئے اپنے لشکر مین سے ایک جماعت منتخب کی اور اون سے کہا کہ تم پانی پینے کے بہانہ سے لشکر اسلام کی طرف جاؤ اور وہ حوض جو مسلمانون نے اپنے لئے بہرا ہے اوسے خراب اور برباد کرکے چلے آؤ۔ حکیم ابن خرام بہی اوس جماعت

مین شامل تھا۔ جب یہ لوگ حوض کی طرف رجوع ہوئے تو مسلمانون نے اونھین روکا مگر آنحضرت بولے کہ خبردار انھین ہرگز نہ روکنا پیاسے ہین پانی پی لینے دو۔ اللہ اللہ کیا رحم دلی تھی کہ اپنے خون کے پیاسون کی تشنگی گوارا نہ کی۔ آخر رحمۃ للعالمین تھے۔

روایات صحیحہ و متصلہ سے ثابت ہے کہ جن جن کفار نے تخریب حوض کے ارادہ سے پانی پیا تھا اونمین سے ایک بھی نہ بچا سب اِسی لڑائی مین مارے گئے۔ اور اپنے کئے کی سزا پائی۔ اور جو قتل سے بچا اسیر ہوا۔ صرف ایک حکیم ابن خرام اسلئے باقی رہا کہ وہ لڑائی سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا اور بعد جنگ کے مسلمان ہوگیا مگر یہ لڑائی اوسے عمر بھر نہ بھولی کچھ ایسا ڈر اوسکے دل مین سما گیا تھا کہ جب قسم کھاتا تو یون کھایا کرتا تھا کہ "مجھے قسم ہے اوس خدائے مفضل حقیقی کی جسنے جنگ بدر سے مجھے نجات دی"

لشکر کفار مین اسود بن عبدالاسد مخزومی کی شامت جو آئی تو اپنی قوم سے کہا کہ تم مجھے جانے دو واللہ مین ابھی اعلانیہ حوض پر جاتا ہون اور ابھی خراب کر کے آتا ہون۔ جب وہ یہ ارادہ کر کے چلا تو راہ مین حمزہ رضی اللہ عنہ نے اوسے روکا وہ کمبخت نہ مانا اور حضرت حمزہ سے بدزبانی کی اونھون نے تلوار کا ایک ہاتھ اوسے مارا جو اوسکی پنڈلی پر ایسا لگا کہ چلنے کی طاقت نہ رہی وہ ملعون اپنی قسم پوری کرنیکے لئے چھاتی اور پہلو کے بل حوض کی طرف چلا جب حضرت حمزہؓ نے دیکھا کہ یہ کسیطرح مانتا ہی نہین تو اوسے ٹھکانے لگا دیا۔

جب لشکر قریش باطمینان تمام اپنی فرودگاہ پر ٹھہر چکا اور کفار سب سامان جنگ مرتب کر کے کیل کانٹے سے درست ہو گئے تو عمرو بن وہب جمحی کو لشکر اسلام کی طرف بھیجا کہ چپکے سے جا کر دیکھو تو کہ مسلمان کتنے ہین۔ وہ پہلے تو جا کر لشکر اسلام کی چارون طرف پھرا اور آکر بیان کیا کہ تین سو سے زیادہ نہین ہین۔ پھر دوسری بار گیا اور ہر طرف اور ہر گوشہ اور ہر کمین گاہ کو دور دور تک

تلاش کیا کہ کہین کسی کونے کھتر سے مین تو مسلمانون نے اپنی اور فوج نہین چھپا رکھی ہے۔ مگر کہین ایک چیونٹی کا بھی پتہ نہ لگا اسلئے واپس آکر کفار کو خبر کی کہ تمہارے مخالف ہرگز تین سو سے زیادہ نہین ہین مگر یاد رکھو کہ وہ لوگ ہین تو ہمارے بھائی لیکن نہ معلوم کیا سبب ہے کہ ہر ایک کے چہرہ سے شجاعت وفتوت وہیبت ٹپکتی ہے بیشک مسلمانون کی مدد پر خدا ہے۔ مجھے تو ایسا یقین ہوتا ہے کہ اونمین سے ایک ایک ہم سب کو مار کے مرے گا۔ حکیم ابن خزام یہ بات سنکر عتبہ کے پاس گیا اور اُس سے کہا کہ اے ابو الولید تو قریش کا بزرگ اور پیشوا ہے۔ کیا تو چاہتا ہے کہ تیرا ذکر خیر اور نام نیک قیامت تک رہے۔ اوس نے جواب دیا کہ اے حکیم مین تو بدل وجان اِسی کا طالب ہون۔ اگر تجھکو کوئی تدبیر اسکی معلوم ہو تو مجھے بتادے۔ حکیم بولا کہ قریش کو لڑائی سے روک لے اور عمرو ابن الحضرمی کا خون بہا قبول کرلے۔ عتبہ کہنے لگا کہ مجھے تو بدل وجان یہ بات منظور ہے کہ قریش بغیر لڑے گھر لوٹ چلین مگر ابن الحنظلہ یعنے ابو جہل کسیطرح راضی نہین ہوتا۔ تو اب اوس کے پاس جا اور اوسے کسیطرح اس بات پر مستعد کر تو تمام قریش ابھی خوشی بخوشی مکہ چلدینگے۔ حکیم کہتا ہے کہ مین ابو جہل کے پاس پہونچا وہ اوسوقت ایک زرہ کو لڑائی کے لئے درست کر رہا تھا۔ مین نے عتبہ کا پیام اوس سے کہا وہ سنکر بہت خفا ہوا اور بولا کہ ہم ہرگز نہ پھرینگے۔ عتبہ کا بیٹا ابو حذیفہ مسلمان ہوگیا ہے اور محمدؐ کی خدمت مین ہے اور مسلمانون کی تعداد نہایت قلیل ہے اِس لئے عتبہ کو خوف ہے کہ کہین میرا بیٹا مارا نہ جاوے۔ ابو جہل نے اوسیوقت عامر برادر عمرو ابن الحضرمی کو بلایا اور کہا کہ عتبہ چاہتا ہے کہ سب کو بغیر جنگ کے گھر پھیر لیجلے اور مین تیرے بھائی کے خون کا بدلا لینا چاہتا ہون اسلئے تو تمام فوج مین فریاد کر اور اپنے بھائی کے خون کے بدلا لینے پر سبکو آمادہ کر۔ بس عامر ننگے سر برہنہ پا تمام فوج مین " واعمراہ واعمراہ " کہکے ماتم کرتا پھرا۔ سب کو جوش آگیا اور قریش کو وہ غصہ اور طیش پیدا ہوا کہ اب کسی کے روکنے۔ تھامنے اور سمجھانے کا

کام نرہا اور جنگ کی ٹھن گئی۔ ابوجہل نے قوم کو امادۂ جنگ وجدل دیکھہ کے سبب کی تعریف کی جس سے
لوگون کی آنکھون پر پردے پڑ گئے اور جہل دوگنا ہوگیا۔ سچ ہے مصرعہ

وہی ہوتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے

آنحضرت صلعم نے جب دیکھا کہ کفار اب کسی طرح جنگ سے باز نہین آتے آپ بھی اپنے اصحاب
کی صفین آراستہ کرنے لگے۔ اوسوقت ایک چھڑی حضور کے دست مبارک مین تھی اتفاقاً سواد بن
عزیہ رضی اللہ عنہ کے سینہ پر لگ گئی۔ جو صحابی خوش طبع وظریف تھے اور اپنی صف سے آگے نکلے
ہوئے کھڑے تھے۔ سواد نے عرض کی یارسول اللہ میرے بہت چوٹ آئی ہے اور خدای تعالیٰ
نے آپ کو عدل وانصاف کے لئے بھیجا ہے اِس لئے مجھے بدلا دیجئے۔ حضور نے اپنا سینہ
کھولدیا اور فرمایا کہ لو اپنا عوض لیلو۔ حضرت سواد نے فوراً سینہ مبارک کا بوسہ لیلیا اور کہا حضور نہین
مجھے ذرا بھی چوٹ نہین لگی ہے۔ آپنے استفسار فرمایا کہ پھر تمنے یہ کیا حرکت کی۔ سواد بولے حضور
معرکہ جنگ ہے کیا معلوم کون بچے اور کون مارا جائے مین نے کہا کہ آؤ آخری وقت مین آپکے جسم
مبارک ہی کو مس کرلون تاکہ ذریعہ نجات ہو۔ اِس سے مجاہدین کی عقیدت اور خلوص نیت اور
اسلام پر اپنی جان نثار کرنا صاف ظاہر ہے۔ اللہ اللہ بڑے خوش عقیدہ لوگ تھے۔ حضرت نے
سواد کی محبت دیکھکے اونکے حق مین دعائے خیر کی۔

سعد بن وقاص نے ایک عریشہ آنحضرت کے لئے بنادیا تھا آپ اوسمین بیٹھے ہوئے
فتح ونصرت کی دعا فرمارہے تھے اور ابوبکر صدیق اور سعد ابن معاذ اور کئی اصحاب حفاظت کے لئے
آپکے پاس تھے آپ باربار لڑائی کا رنگ دیکھنے کے لئے عریشہ سے باہر تشریف لاتے تھے اور
دیکھکر پھر مناجات مین مصروف ہوجاتے تھے اسی حالت مین حضور پر آمد وحی سے غنودگی سی طاری
ہوئی اور الہام ہوا کہ اے محمد مسلمانون کو فتح کا مژدہ سنادو۔ غازیون کو آپنے پہلے سے

یہ حکم سنا دیا تھا کہ بغیر میری اجازت کے کفار پر حملہ نکرنا اور اگر وہ گروہ تمہارے اوپر چڑھ آئین اور بہت قریب ہو جائین تو بہت کم تبر مارنا۔ دیکھو یہ کیسی ہمدردی تھی۔

قریش کی طرف سے پہلے عتبہ وشیبہ پسران ربیعہ۔ اور ولید بن عتبہ لڑنے کے واسطے نکلے۔ مسلمانون کی طرف سے اون کے مقابلہ کے لئے عوف ومعوذ پسران حارث۔ اور عبداللہ بن رواحہ برآمد ہوئے۔ کفار نے اون سے پوچھا تم کون ہو اور کس قبیلہ سے ہو۔ اونہون نے جواب دیا ہم انصار مین سے ہین۔ کفار بولے ہمین تم سے کیا کام۔ ہم چاہتے ہین کہ ہمارے بنی عم آکے ہم سے لڑین۔ پھر اون تینون مین سے ایک کافر نے پکارا کہ اے محمد ہمارے مقابلہ کے لئے ہمارے بھائیون مین سے کسیکو بھیج۔ حضور نے یہ بات سنکر حضرت حمزہ۔ حضرت علی مرتضیٰ۔ حضرت عبیدہ کو جانیکا حکم دیا یہ تینون صاحب تشریف لیگئے۔ اُن تینون کفار نے کہا کہ تم مین سے جو جسکا ہم قوم ہو وہ اوسی سے لڑے۔ چنانچہ علی مرتضیٰ تو شیبہ کے مقابل ہوئے۔ اور عبیدہ ولید کے۔ اور حمزہ عتبہ کے سامنے ہوئے اور دو دو ہاتھ ہونے لگے۔ جناب علی اور حمزہ نے تو اپنے اپنے مخالف کو مار لیا۔ مگر عبیدہؓ اور اونکے غنیم نے ایک دوسرے کو زخمی کیا۔ اسلئے حمزہ وعلی مرتضیٰ حضرت عبیدہؓ کی خبر گیری کو پہونچے دیکھا کہ اُن کا حریف زخمہائے کاری سے جان بلب ہے مگر وہ خود ساق پر زخم کھاکے زمین پر گر پڑے تھے دونون صاحبون نے اونہین اوٹھایا اور آنحضرت کی خدمت مین لے پہونچے۔ آپنے آنحضرت سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ مین شہید ہونگا یا نہین۔ حضور نے جواب دیا کہ "ہان تم شہید ہو" چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جنگ بدر سے جب واپس ہوئے تو موضع وادی صفرا مین حضرت عبیدہ نے وفات پائی اور وہین دفن ہوئے۔

عتبہ جب مارا گیا تو اوسکے خویش واقربا نے ابوجہل پر بہت لعن وطعن کئے اور کہا کہ اے دشمن خاندان قریش یہ آگ تو تو نے ہی مشتعل کی ہے کہ ہمارے گھر کا ایک بڑا دلاور نہایت دانا اور حد سے

زیادہ مدبر مارا گیا - ہم سب کی رائے تہی کہ گھر پہر چلو مگر تو نہ مانا اور سرداران قریش کو اس ذلت وخواری کے ساتہہ قتل کرا رہا ہے اب ہمارے گہر کے بزرگ کا بدلا لے اب ہم تجہہ سے بہی زیادہ مسلمانون کے خون کے پیاسے ہین - ابوجہل کے پاس ایک زرہ تہی جسپر ہتہیار کارگر نہوتے تہے وہ اِن لوگون نے مانگ لی -

عتبہ کے خاندان کے ایک بڑے بہادر نے وہ زرہ پہن لی اور میدان جنگ مین گیا حضرت حیدر کرار شیر خدا کی نظر جو اوسپر پڑی تو سمجہے کہ یہ ابوجہل ہے لپک کر جو وار کیا تو ایک کے ڈو کر دئے اور وہ زرہ دہری کی دہری رہگئی معلوم ہوا کہ ابوجہل تو نہ تہا مگر اوس سے بڑہکے اور ایک شقی اوسکی زرہ پہن کے آگیا تہا - اب وہ زرہ لاش پر سے اوتار کے ایک اور نامور پہلوان نے پہنی اور میدان مین آیا وہ حضرت حمزہ رضی کے ہاتہہ سے مارا گیا - پہر ایک اور مشہور تجربہ کار وہی زرہ پہن کے آن موجود ہوا اور حضرت حیدری نے اوسے بہی ٹہکانے لگادیا - جب پے در پے تین نامور کافر مارے گئے تو وہ زرہ منحوس سمجہی گئی اور پہر کسی نے اوسے ہاتہہ بہی نہ لگایا -

اب تو ابوجہل کے چہکّے چہوٹ گئے اور بہادران قریش کی صفون کے آگے کہڑا ہوکر پکارا کہ "اے نامداران قریش یہ لوگ جاہل و نادان تہے اسلئے مسلمانون کے ہاتہہ سے مارے گئے اسکا کچہہ خوف نکرو تم مسلمانون سے اپنے عزیزون کے خون کا بدلہ بخوبی لے سکتے ہو - تم سب بہادری مین افضل و اعلیٰ ہو - اگر معدودے چند ہم مین سے مارے گئے تو کیا ہوا لڑائی مین یہی ہوا کرتا ہے اب تم بہی کمرِ ہمت چست باندہو پہر مجال نہین کہ ایک بہی مسلمان تمہارے ہاتہون سے بچ جاے یکدل ہو کر سعی تو کرو پہر دیکہو کہ فتح تمہاری ہے" غرضکہ ڈہارسے دیدے کے اور چکنی چپڑی باتین کر کر کے یار نے اپنے اُکوؤن کو پہر موت کے مُنہ مین جہونکدیا -

حضرت عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین جنگ بدر کے دن میدان مین

کھڑا ہوا سوچ رہا تھا کہ آج کے دن کوئی ایسا کام کرنا چاہئیے جو دنیا مین قیامت تک نام رہے - مین اسی سوچ مین محو تھا کہ میرا شانہ کسی نے پیچھے سے آکے ہلایا سر اوٹھا کے جو دیکھتا ہون تو دو نوجوان معاذ و معوذ نام نظر پڑے اون مین سے ایک نے مجھہ سے پوچھا کہ حضرت آپ تو مکہ کے باشندے ہین ابو جہل کو پہچانتے ہونگے - وہ پیغمبر خدا کا جانی دشمن ہے - اسلئے مین نے قصد کیا ہے کہ اگر کوئی مجھے اوسکو دکھادے تو پھر اوسکا پیچھا نہ چھوڑون یا تو خود مارا جاؤن یا اوسے مار لون - مین نے اپنے دل مین کہا کہ لو تم تو سوچا ہی کئے یہ سوچ بھی لائے - اور تم سے بڑھکر رہے - اتنے مین دیکھتا کیا ہون کہ ابو جہل بھی اپنے اونٹ پر سوار جوانان جنگی کے ساتھہ اپنے اونٹ کو کدا تا چلا آتا ہے - مین نے اون دونون بہادران غازی کو دکھایا کہ دیکھو وہ ابو جہل ہے - اونھون نے اوٗ دیکھا نہ تاوٗ فوراً شادان و فرحان اوس طرف کا قصد کیا اور دوڑ کر لشکر قریش مین گھس گئے اور سینکڑون بہادران جنگی مین جاکے تلوارین چلانے لگے اور تلوار مار کے ابو جہل کو گرالیا - معاذ نے ایک ایسا ہاتھہ رسید کیا کہ ایک ٹانگ اوسکی الگ جا رہی - عکرمہ ابو جہل کے بیٹے نے ایک تلوار جو ماری تو معاذ کا ہاتھہ شانہ سے جدا ہو گیا صرف ایک تسمہ لگا رہگیا اور ہاتھہ لٹکنے لگا تھا - اونھون نے ہاتھہ کا کچھہ غم نہ کر کے دوسرے ہاتھہ سے تلوارین مارنی شروع کر دین مگر اوس کٹے ہوئے ہاتھہ نے جب دق کیا تو اللہ رے بہادری اور واہ رے شجاعت کہ اوس ہاتھہ کو پیر کے تلے دبا کے شانہ سے اوکھاڑ کے پھینکدیا - اور صدہا آدمیون مین ایسی داد شجاعت دی کہ اچھے اچھے بہادرون کے ہوش اوڑ گئے - اس اثنا مین معوذ نے ابو جہل کو مار گرایا صرف ایک رمق بھر جان باقی رہگئی اور خود اوسی دن شہید ہوئے - اور معاذ باوجود ایسے زخم کاری اور قطع دست کے تا زمان خلافت حضرت عثمانؓ زندہ رہے

الغرض اوسدن بہادران اسلام نے وہ وہ تعجب خیز کام کئے کہ آسمان سے آواز تحسین و آفرین آتی تھی اور ہر کافر سمجھہ گیا تھا کہ مسلمان خدا کی حمایت مین ہین مگر شیطان پیچھا نہ چھوڑتا تھا اسلئے

پہلے پڑتے تھے اور جی چھوڑ چھوڑ کے سعی کرتے تھے۔

آنحضرت نے اوسوقت کفار کے نرغہ اور کثرت کو اور مسلمانون کی قلت کو دیکھکر پہر تاسف کیا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگنے لگے اور دعا مین اتنا مبالغہ کیا کہ رداء دوش مبارک سے گر پڑی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رداے شریف حضور کے کاندہے پر ڈالی اور بازوے مبارک بغل مین لیکے عرض کی "یارسول اللہ بس فرمایئے حضور نے بہت دعا کی اب عنقریب ہے کہ خدا اپنا وعدہ آپ سے وفا کرے"۔ اسکے بعد ایک خفیف سی غنودگی حضور پر طاری ہوئی بعد تہوڑی سی دیر کے آپنے ہوش مین آکے فرمایا کہ "اے ابوبکر خدا کے پاس سے مدد آن پہونچی"۔ پہر غازیون کے درمیان کہڑے ہوکے جنگ کی تحریص کرنے لگے۔ اِس وقت عمیر ابن الحمام رضی اللہ عنہ کہڑے ہوئے چہوہارے کہا رہے تھے آنحضرت کے فرمانے سے اونہین ایسا جوش پیدا ہوا کہ چہوہارے پہینک کر لڑتے ہوئے لشکر کفار مین گہس گئے۔ اور لڑتے لڑتے شہید ہوگئے۔

آنحضرت نے غازیان اسلام کو خدا کے حکم سے یہ مژدہ سنایا کہ "اب وہ وقت بہت قریب ہے کہ کفار پشت دکہا کے بہاگ جائین"۔ پہر ایک مٹہی کنکر زمین سے اوٹہا کے لشکر کفار کی طرف پہینکدئے اور مسلمانون سے کہا کہ حملہ کرو اور سعی و کوشش کی داد دو۔

حکیم ابن حزام کہتے ہین کہ جسوقت آنحضرتؐ نے وہ کنکر کافرون کی طرف پہینکے ہین تو مین نے اور بہت سے لوگون نے بگوش خود سنا کہ آسمان سے ایک ایسی آواز زمین پر آتی تہی جیسے کوئی طشت مین کنکریان پہینکتا ہے۔

حضرت علی مرتضی فرماتے ہین کہ لڑتے لڑتے مجہے آنحضرتؐ یاد آئے مین نے چاہا کہ پہلے آپکی خیر و عافیت دریافت کر آؤن تو لڑون جاکے کیا دیکہتا ہون کہ آپ سجدہ مین یہ دعا فرما رہے ہین "یا حی یا قیوم برحمتک استغیث"، مین پہر جنگ مین جاکر شامل ہو گیا اور دوبارہ آکر پہر جو دیکہا تو اوسی

حالت مین پایا پہر لوٹ گیا اور پہر آیا تو بہی ویسے ہی دیکہا آخر اللہ جل شانہ نے اپنے حبیب کی دعا مقبول فرمائی یعنے ایک ایسی آندہی آئی کہ ویسی کسی نے نہین دیکہی تہی اور تین بار رہ رہ کے اوسکے ہلّے ہوئے واقع مین وہ آندہی نہ تہی بلکہ فوج ملائکہ کی آمد تہی جسکا یہ زور و شور تہا حسب الحکم خدا فرشتے غازیانِ اسلام کی مدد کو آئے تہے یہانتک کہ کفار نے اونہین گہوڑون کی آوازین سنین۔ اور جب کوئی مسلمان کسی کافر کی طرف حملہ کرتا تہا تو قبل اوسکے پہونچنے کے اوس کافر کا سر کٹکے زمین پر آجاتا تہا۔ انصار مین سے ایک صاحب ایک مشرک کی طرف جہپٹے وہ بہاگا غیب سے اوسپر کوڑے پڑنا شروع ہوئے جنکی آوازین لوگون نے سنین۔ ناگاہ وہ کافر زمین پر گر پڑا اور مر گیا۔ اوسکی لاش پر کوڑون کے نشان پائے گئے۔ جب آنحضرتؐ سے یہ کیفیت بیان کی گئی تو حضور نے فرمایا کہ یہ مدد آسمانی تہی۔

الغرض اشقیاے ناپاک پر ایسی خدا کی مار پڑی کہ پراگندہ ہو گئے۔ اور وہ لشکر عظیم اور با سر و سامان مسلمانون کی قلیل اور بے سامان جماعت کے ہاتہہ سے تباہ ہو گیا۔ اونمین سے ستّر آدمی تو مارے گئے کچہہ گرفتار ہوئے اور باقی سراسیمہ و پریشان حال مکہ پہونچے۔ مسلمانون نے جب اعدا کی یہ بربادی دیکہی تو بہاگتے ہوؤن کا پیچہا نہ کیا اور ترس کہا کے اونکے قتل سے ہاتہہ کہینچا۔ اور مقتولون کے سر اور قیدیون کو لیکر حضور نبوی مین حاضر ہوئے۔ آپ سربسجدہ ہو کر خدا کا شکر کرنے لگے۔ پہر مقتولون کے سر دیکہے اون مین ابوجہل کا سر نہ پایا تو لوگون سے کہا کہ جاؤ اوسکی خبر لاؤ کہ کیا گذری عبداللہ ابن مسعود فوراً اوسکی تلاش کو گئے کیا دیکہتے ہین کہ خاک و خون مین لتہڑا پڑا ہے اور کچہہ جان باقی ہے۔ عبداللہ اوسکے سرہانے بیٹہہ گئے اور پوچہا کہ اے ابوجہل کیا حال ہے ابوجہل نے جوابدیا حال کیا ہے مجہے میری قوم نے مار ڈالا۔ افسوس تو مجہکو یہ ہے کہ مدینہ کے ایک گنوار کے ہاتہہ سے مین مارا گیا یہ طعنہ اوسنے انصار کو دیا تہا کیونکہ اون مین کسان بہت تہے

اسیطرح وہ اپنے زعم فاسد مین مسلمانون کی بہادری اور اونکے موید من اللہ ہونے کو اعتبار سے ساقط کرنا چاہتا تہا حالانکہ دل مین قائل تہا کہ یہ جو کچہہ ہوا ہے محض عنایت خدا ہے ورنہ ایسے ضعیف اور مفلس لوگ ہرگز کفار قریش کے لشکر عظیم الشان پر غالب نہین آسکتے قصہ مختصر جہانتک اوس سے ہو سکا اوسنے اپنے اِس آخری وقت مین بہی مسلمانون کی تذلیل و تحقیر کی گو کچہہ اور نہین ہو سکتا تہا تو زبان ہی سے سہی۔ پہر از راہ تجاہل عارفانہ عبد اللہ سے اوسنے دریافت کیا کہ یہ تو بتاؤ کہ فتح کسکی ہوئی۔ اونہون نے جواب دیا کہ خدا اور اوسکے رسول برحق کی۔ اوس نے یہ سنکر مکروہ صورت بنائی اور اپنی ناخوشی ظاہر کی۔ اور خدا و رسول کی نسبت بے ادبی کے کلمات مُنہ سے نکالے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہا کہ اے ابوجہل تو تو فرعون سے بہی زیادہ سخت نکلا اوس نے غرق ہونے کے وقت تو اپنی پشیمانی ظاہر کی تہی اور کہا تہا کہ مین نے برا کیا جو حضرت موسیٰ سے مخالفت پیش آیا اور تو نزع کے وقت بہی وہی کفر کی باتین بکتا ہے۔ اِس پر ابوجہل نے عبد اللہ سے بہی سخت کلامی کی۔ اونہون نے پہلے تو اوسے سمجہایا کہ اے ابوجہل تیری عقل کو کیا ہو گیا ہے اِس حال تباہ مین کیسی باتین کرتا ہے کم بخت اب تو حق و باطل مین تمیز کر۔ یہ سنکر اور زیادہ کفر بکنے لگا۔ پہر تو عبد اللہ سے نرہا گیا اور اوسکا سر کاٹنے کو تلوار کہینچی۔ ابوجہل بولا اے عبد اللہ مین اپنی قوم کا سردار ہون میرا سر گردن سے بہی بہت نیچے سے کاٹنا تا کہ میرا سر اورون کے سرون سے اونچا معلوم ہو عبد اللہ جلگئے اور ضد سے اوس کا سر ایسی جگہہ سے کاٹا کہ سب سرون سے نیچا دکہائی دے اور پہر اوسکو آنحضرت کی خدمت مین حاضر کیا۔ آپنے اوسے دیکہکر سجدۂ شکر کیا اور فرمایا "الحمد للہ الذی اخزاک یا عدو اللہ" ابوجہل لاغر اندام ترش رو تیز زبان اور شوخ چشم تہا۔

چہہ[۶] مہاجر اور آٹھہ انصار یعنے چودہ مسلمان اور ستر کافر جنگ بدر کے دن مقتول ہوئے اور ستر ہی قید ہو کے لشکر اسلام مین آئے۔ آٹہہ انصار جو شہید ہوئے اون مین چہہ[۶] خزرجی اور دو[۲] اوسی تہے

اوس دن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتہہ مال غنیمت مین سے کئی زرہ لگ گئی تہین وہ اونکو لئے ہوئے چلے آتے تہے راستہ مین اُمیہ بن خلف جمحی اور اوسکا بیٹا بندہے ہوئے قیدیون مین بیٹہے تہے۔ اِن دونون باپ بیٹون اور عبدالرحمن مین مکہ مین بڑی دوستی تہی عبدالرحمن کو دیکہتے ہی وہ دونون پکار اوٹہے کہ اے عبدالرحمن اگران زرہون سے زیادہ ہم دونون تجہے پیارے ہین تو ہم کو قتل ہونے سے بچا۔ عبدالرحمن کو دوستون کا خیال آگیا زرہ تو ہاتہہ سے پہینکدین اور اون دونون کا ہاتہہ پکڑ کے آنحضرتؐ کے پاس اونکی سفارش کے لئے لے چلے مگر آنحضرت تو پہلے ہی امیہ کی نسبت پیشین گوئی کر چکے تہے کہ وہ میرے اصحاب کے ہاتہہ سے مارا جائیگا پہر بہلا وہ بچتا کیسے اب قدرت کا تماشا دیکہئے کہ حضرت بلالؓ امیہ کے غلام تہے اور یہ اون کو بہت ستایا کرتا تہا کہین رستہ مین ملگئے اور حضرت بلال بے تحاشہ پکار اوٹہے کہ مسلمانو دیکہو خدا اور رسول کا دشمن امیہ یہ جاتا ہے لوگ دوڑ پڑے اور دونون باپ بیٹون کو مار ڈالا۔ حضرت عبدالرحمن ہزار غل وشور مچاتے رہے مگر کسی نے ایک نہ سنی۔ عبدالرحمن بولے اے بلال رحمت خدا کی ہو تجہپر تو نے میری زرہین بہی کہوئین اور میری قیدیون کو بہی قتل کرا دیا۔

لڑائی کے تیسرے دن آنحضرتؐ اصحاب کو لیکر اوس کنوئین پر تشریف لیگئے جہان سرداران قریش کی لاشین پڑی تہین وہان لوگون نے دیکہا کہ لڑائی سے پہلے آپ نے جو جگہہ جسکے قتل ہونیکی بتائی تہی اوسکی لاش وہین پڑی تہی سر مو کچہہ تفاوت نہ تہا۔

لشکر اسلام کے بدر کے دن تین حصے تہے۔ ایک حصہ تو دشمنون کے ساتہہ مقاتلہ ومحاربہ کرتا تہا۔ دوسرا حصہ گرفتاری اسیران ولوٹ اسلحہ ومال ومتاع مین مصروف تہا۔ اور تیسرا آنحضرتؐ کے ساتہہ رہتا تہا۔ پس آپ نے منزل صفرا مین مال غنیمت کو بحصۂ مساوی تقسیم کر دیا اور اون آٹہون اصحاب کو بہی حصہ ملا جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ منبہ ابن حجاج کی تلوار جسکا نام ذوالفقار تہا اور ابو جہل کا

خاص اونٹ آپنے لیا۔ پھر ذوالفقار حضرت علی کو مرحمت فرمائی۔

۱۷ رمضان روز جمعہ کو یہ فتح حاصل ہوئی۔ سرور کائنات نے عبداللہ رواحہ کو عوالی مدینہ کے لوگون اور زید بن حارث کو سوافل مدینہ کے رہنے والون کے پاس اِس فتح کی خوشخبری سنانے کو بہیجا۔ اسامہ ابن زید کہتے ہین ہم اوسوقت رقیہ بنت رسول اللہ کو دفن کرکے واپس آرہے تہے کہ میرے والد نے آکر مژدۂ فتح سُنایا مدینہ کے لوگ چارون طرف سے گھر آئے والد بزرگوار نے سب سے کہا کہ عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ۔ اور ابوجہل بن ہشام۔ اور زمعہ بن الاسود۔ امیہ بن خلف۔ اور بنیہ و منبہ پسران حجاج۔ وغیرہ مارےگئے۔ مدینہ کے لوگون کو یہ سنکر بڑا تعجب ہوا۔

جس دن رسول اکرم مدینہ مین داخل ہوئے لوگ استقبال کے لئے باہر نکلے۔ اور دیکھا کہ صنادید قریش پا بزنجیر مسلمانون کی قید مین چلے آتے ہین اور طوق اونکی گردنون مین پڑے ہوئے ہین سب اہل مدینہ نے شکر خدا کیا اور غازیون کو مبارکباد دی۔ اوسوقت اصحاب نے مدینہ والون سے کہا کہ اے لوگو ہم اس مبارکباد کے مستحق نہین یہ فتح ہمارے زور بازو سے نہین ہوئی بلکہ ایک قدرت خدا تہی کہ کفار کے سر خود بخود تن سے جدا ہو ہوکر گرتے تہے۔ اور کاٹنے والے نظر نہ آتے تہے آنحضرتؐ نے ارشاد کیا کہ یہ کام فرشتون کا تہا جو خدا نے مومنون کی مدد کو بہیجے تہے۔

کفار مین سے ایک شخص بہاگ کے مکہ پہونچا۔ اور مسلمانون کی فتحیابی کی خبر دی۔ صفوان ابن امیہ نے اِس خبر پہونچانے والے کو سڑی بتایا۔ اور اوس کا جنون ثابت کرنیکے لئے اوس سے پوچہا کہ صفوان کا کیا حال ہے وہ کچہہ پاگل تو تہا ہی نہین بولا کہ صفوان تو تو ہی ہے مگر تیرا والد و بہائی مارےگئے یہ باتین ہو ہی رہی تہین کہ ابولہب بہی آن پہونچا اور یہ خبر سنکر ہکابکا سا رہگیا۔ اتنے ہی مین ابوسفیان بن الحرث ابن عبدالمطلب لڑائی سے بہاگا ہوا مکہ مین داخل ہوا۔ ابولہب نے پیار سے دریافت کیا کہ بہتیجے تو ٹہیک ٹہیک خبر لایا ہوگا تو بتا۔ ابوسفیان نے جواب دیا کیا بتاؤن وہان تو عجیب کیفیت

گذری کیونکہ ہم چڑہنے کو تو مسلمانون پر چڑہ گئے مگر جب سامنے پہونچے ہین اور لڑائی شروع ہوگئی تو ہماری یہ حالت تہی کہ ہم مین سے جو تہا مثل مفلوج کے بے حس و حرکت کہڑا کا کہڑا رہگیا۔ بالکل یہ معلوم ہوتا تہا کہ کوئی ہتہیار ہم سے چہینے لیتا ہے۔ اور ہماری مشکین خود بخود بندہی جاتی ہین ہیبت ناک صورتین زمین و آسمان کے درمیان بہری نظر آتی تہین۔ اور کوئی علاج اوسکا نہو سکتا تہا۔ یہ سنکر عباس کا غلام ابورافع کمبختی کا مارا کہین بول اوٹہا کہ واللہ یہ کام فرشتون کے ہین وہی آسمان سے اوترآئے ہونگے۔ ابولہب جلا ہوا تو تہا ابورافع کی یہ بات سن کے اور بہی راکہہ ہوگیا اور نہایت غصہ سے اوسکے منہ پر ایک گہونسا مارا اور اوٹہا کے زمین پر دے پٹکا اور چہاتی پر سوار ہو کے خوب لاتین مارین بیچارہ دُبلا پتلا آدمی کیا کر سکتا تہا خون کے سے گہونٹ پی کر رہگیا۔ جب یہ حال اُم الفضل زوجۂ عباس نے سُنا تو دوڑی ہوئی آئین اور ایک بانس اوٹہا کے ایسا ابولہب کے سر پر مارا کہ اوسکا سر پہٹ گیا۔ اور کہا کہ اے ابولہب عباس کے پیٹہہ پیچہے تو نے اوس کے غلام کو کیون مارا۔ ابولہب شرمندہ اور ذلیل ہو کر اپنے گہر چلا گیا۔ چند ہی دن کے بعد مرض عدسہ مین گرفتار ہو کر مر گیا۔ یہ بیماری طاعون کی قسم سے ہے اسمین سر سے پیر تک تمام بدن مین آبلے پڑجاتے ہین۔ اس مرض کے خوف سے کسی خویش و قریب نے اوس کی لاش کو ہاتہہ نہ لگایا مزدورون سے اُٹہوا کے اوسے مکہ سے باہر ایک گڑہے مین پہنکوا دیا۔ اور اوس گڑہے کو لبالب پتہرون سے بہر دیا۔

اب اسیران جنگ کی بابت حکم دینے کی باری آئی۔ آنحضرتؐ نے سب اصحاب کو جمع کیا۔ اور فرمایا کہ تمہاری اس امر مین کیا رائے ہے۔ جناب صدیق اکبرؓ نے التماس کی کہ یا رسول اللہ قربانت شوم یہ سب لوگ حضور کے ہم قوم ہین ان پر تو رحم ہی فرمائیے فدیہ لیکر چہوڑ دیجئے۔ شاید انکی اولاد سے بندگانِ مومن پیدا ہون اور دین حق کی متابعت کرین۔ حضرت فاروق اعظمؓ بولے حضور یہ سب کٹے کافر ہین انہین زندہ چہوڑنا کسیطرح مناسب نہین بہتر ہے کہ فلان شخص جو میرا رشتہ دار ہے

میرے سپرد کیا جاے تاکہ مین اوسے قتل کرون ۔ اور عقیل جناب علی مرتضٰی کو حوالہ کئے جائین کہ وہ اونکو ہلاک کرین اور عباس کو حمزہ رضؓ سے قتل کرائے ۔ تاکہ معلوم ہوجائے کہ ہم خیر خواہ خدا و رسول ہین کفار کی دوستی ذرا بھی ہمارے دل مین نہین رہی ہے ۔ جب آنحضرتؐ نے اپنے دونون وزراے نامدار کی باتین سنلین تو زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ تحقیق خدا اے تعالی اپنے کسی نبی کے دل کو موم سے بھی زیادہ نرم کر دیتا ہے اور کسی نبی کا دل سخت پتھر بنا دیا کرتا ہے ۔ پس اے ابوبکر تیرا دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سا ہے جنھون نے اللہ جل شانہ سے یہ مناجات کی تھی ۔

فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔ (سورہ ابراہیم پارہ ۱۳)

ترجمہ ۔ تو جسنے میری پیروی کی وہ میرا ہے ۔ اور جسنے میری نافرمانی کی تو تو بخشنے والا مہربان ہے ۔ اور اے عمر تیرا دل حضرت نوح علیہ السلام کے دل کے مثل ہے ۔ جنھون نے یہ دعا مانگی تھی

وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۔ (سورہ نوح پارہ ۲۹)

ترجمہ ۔ اور نوح نے اون کے حق مین یہ بد دعا بھی کی کہ اے میرے پروردگار ان کافرون مین سے کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑ کہ روے زمین پر چلتا پھرتا نظر آئے ۔

یہان سے شیخین کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے ۔ جن کو آنحضرت نے خود اپنی زبان صدق ترجمان سے ابراہیم و نوح کا مثل بتا دیا پھر اونکی افضلیت اور اوّلیت کا کیا حساب ہو سکتا ہے غرضکہ آنحضرت کا دل جو رحم کا خزانہ تھا حضرت صدیق اکبر کے مشورہ کی طرف مائل ہوا ۔ لہٰذا آپنے اسیرون کی طرف سے وکالت کی اور اسطرح رحمت و شفقت کے ساتھہ مسلمانون کے سامنے اونکی سفارش فرمائی جیسے کوئی اپنے دل و جگر کے لئے منت و سماجت کرتا ہے اور فرمایا اے مسلمانون تم انکو فدیہ لیکر چھوڑ دو تاکہ یہ صحیح و سالم اپنے بال بچون سے جا ملین ۔ آخر یہی ٹھیری کہ فدیہ لیلو اور ان کو جانے دو ۔ اون مین بہت سے مفلس بھی تھے ۔ بعض کا چندہ آنحضرتؐ

نے اپنے پاس سے دیا اور چند کو بغیر لئے دئیے مفت ہی رہا کرادیا۔ سبحان اللہ کس درجہ کا رحم تھا کہ اپنے خون کے پیاسون کے لئے یہ کوشش کی گئی۔ قیدیون مین عباس بن عبد المطلب اپنے ہاتھہ بند ہنے سے بیچین تھے اونکی آواز نے رات کو آنحضرت کو بہی نہ سونے دیا اصحاب نے یہ ماجرا دیکھکے عباس کو کھولدیا جب حضور نے سناکہ عباس کی رعایت کی گئی ہے تو آپنے سب قیدیون کو کھلوادیا۔

جب عباس سے فدیہ لینے کی نوبت پہونچی تو اونہون نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین تو مسلمان ہون اور مفلس ہون مجھے بہی چھوڑ دیجئے مجھکو تو یہ لوگ زبردستی پکڑ لائے تھے میرا ارادہ حضور سے لڑنے کا نہ تہا۔ آنحضرت نے جواب دیا جب تم باطن مین مسلمان تھے اور ظاہر مین ہم سے لڑتے تھے تو تم کو چار فدیہ دینا واجب ہین۔ ایک اپنی طرف سے اور ۲ دو اپنے بھتیجون عقیل ابن ابی طالب اور نوفل ابن الحارث کے لئے۔ اور ایک اپنے ہم عہد عتبہ ابن عمر کے واسطے۔ عباس نے کہا کہ میری گرہ مین تو ایک کوڑی بہی نہین ہے مین فدیہ کیسے دیسکون گا۔ اے محمدؐ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا چچا ادائے فدیہ کے لئے لوگون کے سامنے ہاتھہ پہیلائے اور بہیک مانگے۔ آنحضرتؐ بولے چچا گھر سے وہ سونا منگاؤ جو چلتے وقت چچی کو دے آئے ہو۔ اگر کچھہ اور ثبوت چاہیئے تو یہ سنلو کہ تم نے سونا دیکر اون سے یہ کہا تہا کہ اگر مین لڑائی مین مارا جاؤن تو اسمین اتنا تمہارا حصہ ہے اور باقی کو بحصہ مساوی میرے فرزندون مین تقسیم کر دینا۔ عباس یہ سنکر حیران رہگئے اور بول اوٹھے کہ بدون الہام الٰہی اس راز سے کوئی بشر آگاہ نہین ہو سکتا بیشک تم رسول خدا ہو کیونکہ وہ سونا مین نے خلوت مین اپنی زوجہ ام الفضل کو دیا تہا اور دینے سے پہلے خوب دیکھہ بہال لیا تہا کہ گھر مین ہم دونون کے سوا کوئی اور تو نہین ہے اور باتین بہت چپکے چپکے آپسمین ہوئی تہین اتنا کہکے حضرت عباس نے کلمہ شہادت پڑہا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ و

انک رسول اللہ۔ حضرت عباس کوایک دُبلے پتلے منحنی سے انصاری ابوالیسر نے گرفتار کیا تھا حالانکہ عباس مرد عظیم اور جسیم تھے۔

کچھ لکھے پڑھے اسیر اسلیئے چھوڑ دئے گئے کہ اونہون نے انصار کے لڑکون کو لکھنا پڑھانا قبول کرلیا تھا۔

آنحضرت کے داماد ابوالعاص بھی قیدیون مین شامل تھے۔ زینبؓ آپکی صاحبزادی نے اونکے فدیہ مین اپنی ہیکل بھیجی تھی جو حضرت خدیجہؓ نے اونھین جہیز مین دی تھی۔ جسوقت یہ ہیکل آنحضرتؐ کو نظر آئی ہے آپ آبدیدہ ہوئے اور حضرت خدیجہ یاد آگئین۔ آپنے مسلمانون سے اجازت لیکر ہیکل واپس کردی اور ابوالعاص کو اس وعدہ پر رہا کیا کہ وہ مکہ پہونچ کے زینب کو مدینہ بھیجدین۔ عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن الحارث قید ہو کے آئے اور قتل کئے گئے۔

مورخین نے بتواتر لکھا ہے کہ بنی ہاشم اس لڑائی مین بیشک طوعاً و کرہاً شامل ہوئے تھے۔ آنحضرت کے طفیل مین بیچارون نے بہت مصیبتین جھیلی تھین اور مدت تک شعب ابی طالب مین ذات باہر ہو کے رہے اور یہ قومی معاملہ تھا اس لئے مجبور و ناچار سب کا ساتھ دینا پڑا۔ بنی ہاشم کی تکلیفین حضور کو یاد تھین اور آپ خوب جانتے تھے کہ یہ لوگ مارے باندھے آئے ہین اسلئے آپکا حکم تھا کہ اون کو کوئی قتل نہ کرے خصوصاً حضرت عباس کا زیادہ خیال تھا۔ تین برس کامل جو ہمدردی اسلام کی بنی ہاشم نے مکہ مین کی تھی اوس کے لحاظ سے یہ حکم عدل پر مبنی تھا۔ مگر اس پر بھی ابوحذیفہ ابن عتبہ ابن ربیعہ نے آنحضرتؐ کو تڑ سے جواب دیا "کیا اپنے باپ اور بھائی کو تو ہم قتل کر ڈالین اور عباس کو چھوڑ دین" یہ بات محض بشریت کی وجہ سے ابوحذیفہ کے مُنہ سے نکل گئی تھی وہ اسے کہہ کے بہت نادم ہوئے اور ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ اگر اس گناہ کا کفارہ ہے تو یہی ہے کہ مین اسلام کی طرف سے لڑ کے مارا جاؤن چنانچہ اون کی اُمید برائی اور وہ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے

ابوحذیفہ کے جواب کو حضرت فاروق اعظم نے بہی گستاخی سمجہا تہا اور حضور مین التماس کی تہی کہ اگر یہ شخص منافق ہوگیا ہو تو مجہے ارشاد ہو جاے مین ابہی اسکا سر تن سے جدا کئے دیتا ہون لیکن آنحضرتؐ خاموش رہے کچہہ جواب ندیا ہا ہاے کیا خوش عقیدہ لوگ تہے کہ جنگ بدر مین باپ نے بیٹے کو اور بیٹے نے باپ کو اور بہائی نے بہائی کو اپنے ہاتہون سے ذبح کیا اور مُنہ سے اُف نہین نکالی۔ کچہہ دنیوی لالچ سے نہین بلکہ صرف اسلام کو سچا سمجہہ کے خدا اور رسول کی خوشنودی کے واسطے اگر اونہین دولت دنیوی کی طمع ہوتی تو امیر ہو کے مسلمان فقیر بننے کے لئے کیون ہوجاتے اون سے صرف توحید و اسلام کی محبت مین یہ حرکتین سرزد ہوتی تہین چنانچہ ایک بڑہیا جو رانڈ دکہیا تہی اوس کا ایک اکلوتا بیٹا آخری عمر کا سہارا اسی لڑائی مین شہید ہوگیا۔ اوسنے خدمت نبوی مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ اگر آپ اپنی زبان مبارک سے یہ فرمادین کہ وہ شہید ہو کر جنت مین داخل ہوگیا تو مجہے اوس کا ذرا بہی رنج نہو۔ حضور نے فرمایا کہ بڑی بی اسمین ایک ذرہ کے برابر بہی شک نہین تمہارا فرزند باغ فردوس کی گلگشت مین ہے۔ بڑہیا نے اتنا سنا اور ہنستی ہوئی اپنے گہر چلی گئی۔ اللہ اکبر کیا خوش عقیدہ لوگ تہے۔ اب اون کے قایم مقام ہم لوگ ہین اسلئے شیخ علیہ الرحمۃ نے ہزار مرثیون کے برابر ایک ہی فقرہ فرمادیا ہے کہ "حیف است ہنرمندان بمیرند و بے ہنران جای ایشان گیرند"

حضرت علی مرتضیٰ متوسط اندام۔ میانہ قد۔ بہت ہی مستقل مزاج۔ اور نہایت چست و چالاک تہے۔ آپ کی عمر مین یہ پہلا ہی موقع تہا کہ آپ لڑائی مین شامل ہوئے اس ناتجربہ کاری پر بہی آپنے سولہ سترہ کافرون کو داخل جہنم کیا لوگ آپکی لڑائی کے ڈہنگ پر حیران تہے اور چارون طرف سے آپکی تعریف ہوتی تہی۔ حضرت حمزہؓ کا طرز جنگ بہی لایق صاد تہا اونہون نے پانچ چہہ کفار مارے۔

مسلمان جنگ کے وقت خاص الفاظ مُنہ سے نکالتے تہے اون کا نام شعار رکہا گیا تہا اون سے اول تو طبیعت کو زور حاصل ہوتا تہا اور دوسرے اپنے پرائے کا پتہ لگ جاتا تہا مثلاً جنگ بدر مین

مہاجرین کا شعار ”یا بنی عبد الرحمن“ تہا۔ اس سے ایک عبد الرحمن کہنے والا دوسرے شخص پر جو عبد الرحمن کہتا ہو ہاتہہ نہ اوٹھا سکتا تہا۔

ایسے موقعون پر فخریہ کلمے بہی کہتے تہے جنکا نام رجز ہے۔ رجز مین کبہی فی البدیہ نظم بہی موزون کر لیتے تہے۔ اور اوسمین باپ دادا کے نام اور اونکے کارنامے بہی ہوتے تہے۔ مثلاً اسی لڑائی مین حارث بن سراقہ نے حضرت علی مرتضیٰ پر وار کیا۔ آپنے اوسکی تلوار اپنی ڈہال پر لی وہ ڈہال ہی مین اٹک کر رہگئی۔ موقع پاکے حضرت علی نے خنجر جو مارا تو وہ اوسکی زرہ کاٹکے جسم مین اوتر گیا مگر زیادہ کاری زخم نہ لگا تہا کہ آپنے اپنے پیچہے ایک تلوار چمکتی ہوئی دیکہی اسلئے اپنا سر نیچے جہکالیا اور اوس تلوار نے حارث کے سر کو معہ خود جسم سے الگ کر دیا۔ آپ کے کانون مین جب یہ آواز آئی کہ ”مین ابن عبد المطلب ہون“ تو معلوم ہوا کہ وہ ضرب آپکے چچا حضرت حمزہؓ نے لگائی تہی۔

جنگ بدر مین اسلام کے سب پرانے دشمن مارے گئے۔ مکہ مین ہجرت کی رات کو جن لوگون نے رسولؐ خدا کے گہر کو گہیرا تہا وہ سب کے سب بہی قتل ہوئے اونمین سے صرف ایک آدمی بچا تہا سو وہ بعد جنگ بدر مسلمان ہوگیا۔ یہان پر یہ نہ سمجہنا کہ اسلام کے سب دشمن معدوم ہوگئے بلکہ جہالت نے اور بہی زیادہ سخت اور قوی مخالف پیدا کر دئے۔ اِس جنگ سے جو لوگ بہاگے تہے یا قید سے چہوٹ کے گئے وہ ندامت اور شرمندگی کے مارے بہت بڑے جانی دشمن بنگئے۔ اور بجائے ابوجہل کے ابوسفیان اِن مفسدون کا سردار بنا اور یہ ٹہیری کہ خجالت مٹانے کے لئے دوبارہ مسلمانون پر چڑہائی کی جائے۔ پس جنگ بدر کے قیدیون کی نسبت حضرت عمر نے جو رائے کہ گردن مار دینے کی دی تہی وہی صائب تہی گو اوسوقت اونکی رائے نہین مانی گئی اور جناب صدیق کی رائے پر عمل کیا گیا مگر آنحضرت نے بعد مین ہمیشہ فرمایا کہ ہم کو عمر ہی کے کہنے پر کاربند ہونا چاہئے تہا

کیونکہ جو لوگ جنگ بدر کی قید سے چھوٹے یا شکست کھا کے بھاگے تھے وہی جماعت اکٹھا کر کے آئے اور جنگ اُحد مین مسلمانون کو سخت شکست فاش دی اور فدیہ کے لالچ سے مسلمانون کو جو فائدہ ہوا تھا اوس سے زیادہ نقصان ہو گیا۔ رسول خدا اِسی لیے حضرت عمر فاروقؓ کی باتون کو کان دہر کے سُنتے تھے اور اکثر اونہین پر عمل کرتے تھے۔ پس حضرت عمرؓ نے رسول اللہ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد مین وزیر بنکے اور اپنے زمانہ مین خود مختار ہو کے اسلام پر جو احسان کئے ہین اور جو سلوک دین محمدی کے ساتھہ فرمائے ہین اونہین اسلام بھول نہین سکتا نہ وہ کسیطرح صفحہ تاریخ سے مٹینگے۔

حضرت عمرؓ نے اِس لڑائی مین اپنے مامون عاصم بن ہشام بن مغیرہ کو قتل کیا۔

مکہ مین پہونچ کے کفار قریش نے یہ حکم دیدیا تھا کہ شہر بھر مین کسی کے گھر ماتم نہو ورنہ مسلمان خوش ہونگے۔ اسود قریشی کے تین بیٹے مسلمانون کے ہاتھہ سے جنگ بدر مین مارے گئے تھے یہ بڑہا قریش کے خوف سے رو نہ سکتا تھا اور بیٹون کا غم رونے پر مجبور کرتا تھا اسلئے غریب شہر سے پہارون مین چلا جاتا تھا اور وہان بیٹھکر خوب روتا تھا۔ اتفاقاً ایکدن گھر مین بیٹھا ہوا تھا کہ کسی عورت کے رونیکی آواز اسکے کان مین آئی سمجھا کہ شاید اب رونے کی اجازت ہو گئی ہے غلام سے پوچھا کیا اب مقتولان بدر پر رونا ممنوع نہین ہے۔ غلام نے جواب دیا کہ صاحب بدستور ممانعت ہے اس عورت کا تو اونٹ کھو گیا ہے اوس کے لئے روتی ہے۔ یہ سنکر ایک نہایت دردناک مرثیہ اسود نے لکھا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ لوگ اپنے کھوئے ہوئے اونٹ کے لئے تو رونے پاتے ہین اور میرے تین نوجوان بیٹے مارے گئے مجھے رونے کی اجازت نہین۔

غنیمت بدر مین سے ایک خمس رسول اللہ کا الگ کیا گیا جسے وہ مالگذاری سمجھو جو گورنمنٹ کے خزانہ مین جاتی ہے۔ یہ مال مسلمانون کے نفع یا رعایا کی بہبودی مین صرف ہوتا تھا۔ اور باقی چار خمس شرکاے بدر مین تقسیم کیا گیا۔ کیونکہ اس جنگ سے پہلی اس مضمون کی آیت نازل ہو چکی تھی۔ اور

اِسی طرح آنحضرتؐ کے زمانہ مین اور آپکے بعد بھی تقسیم ہوتی رہی - اور مقتول کے سلاح جنگ قاتل کو ملجاتے تھے -

ایک دن حضرت جبرئیل امین نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ مسلمانون مین تم اہل بدر کو کیسا جانتے ہو - حضور کا ارشاد ہوا کہ اے بھائی جبرئیل وہ افضلترین مسلمانان ہین اون سے بہتر قیامت تک کوئی نہوگا - حضرت جبرئیل خوش ہوئے اور عرض کیا یا حضرت مین بھی ایک مژدہ سُناتا ہون وہ یہ ہے کہ جو فرشتے جنگ بدر مین مسلمانون کی مدد کے لئے بھیجے گئے تھے اونہین بھی خداوند کریم نے ایسی ہی شرافت عطا فرمائی ہے - سبحان اللہ اہل بدر کی کیا کیا عزتین ہین کہ اونکے طفیل مین فرشتون نے درجے پائے - جسدن جنگ بدر مین مسلمانون نے فتح پائی ہے اوسی دن رومی فارسیون پر غالب ہوئے جس سے اہل اسلام کی خوشی دوچند ہوگئی -

منقول ہے کہ جنگ بدر کے دن لشکر اسلام کے تین نشان تھے - اول سب مین بڑا عَلَم مہاجرین کا مصعب بن عمیر کے پاس تھا اور شعار مہاجرین کا لڑائی کے وقت "بنی عبدالرحمٰن" ہوتا تھا - اور بنی خزرج کا نشان خباب بن المنذر کے ہاتھ مین رہتا تھا اور جتھے کا شعار "بنی عبداللہ" قبیلہ اوس کا عَلَم سعد بن معاذ کے سپرد کیا گیا انکی گروہ کا شعار "بنی عبید اللہ" تھا - اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اوس دن سب مسلمانون کا شعار "منصور امت" تھا -

مشرکون کی طرف سے بھی تین ہی علم تھے - ایک طلحہ بن ابی طلحہ کے پاس - دوسرا ابو عزیز بن عمرو کے پاس - اور تیسرا النضر بن الحارث کے پاس تھا - اور یہ تینون آدمی بنی عبدالدار مین سے تھے -

منقول ہے کہ بدر کی لڑائی کے روز ابوجہل کہتا تھا کہ اے معشر قریش قسم ہے ہمکو ہم یہان سے نہ پھرینگے جب تک محمدؐ اور اوسکے یارون کو رسّی سے نہ کس لینگے - تم لوگ مسلمانون کو زندہ گرفتار کر لینا جان سے نہ مارنا - یہان سے اون کو گھسیٹ کے لیچلین گے اور گھر پہونچ کے عذاب

سخت سے مارین گے تاکہ سب کو عبرت ہو اور پہر کوئی اپنے باپ دادا کے دین سے نہ پھرے اِسی لئے آنحضرت صلعم نے اوسکا سر تن سے جدا دیکھکے سچ کہا تہا کہ یہ دیکھو فرعون امت مارا گیا۔

جب لڑائی شروع ہوئی تو عاصم بن عوف سہمی جوش درندے کے تہا صف قتال مین آنحضرت صلعم کی طرف اشارہ کرکے کہتا تہا کہ اے معشر قریش اِس شخص کو ہرگز نہ چھوڑنا یہ قاطع ارحام اور جماعت کا توڑنیوالا ہے اسنے ناخونون سے گوشت الگ کر دئے ہین اور باپ بیٹون اور بہائیون بہائیون مین جدائی ڈالدی ہے۔ وہ اِسی بکواس مین تہا کہ ابو دجانہ انصاری رضی اللہ عنہ نے اِلّا اللہ کہہ کے ایک ہاتھہ تلوار کا اوسپر رسید کیا اوسکے صدمہ سے وہ گھٹنون کے بل بیٹھہ گیا۔ اور پہر کئی تلوارین مارین مگر اوس شقی پر ایک بہی کارگر نہوئی - وہ ابو دجانہ کے آگے سے بہاگ کے ایک گڑھے مین کود پڑا۔ ابو دجانہ بہی اوسکے ساتھہ ہی کود ے اور وہین اوسکا سر قلم کیا۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جب رسول اکرم کو خبر لگی کہ نوفل بن خویلد بہی لشکر کفار مین شامل ہے تو دعا کی "اللھم اکفنی نوفل بن خویلد" نوفل لڑائی کے دن نعرے مارتا تہا کہ اے جماعت قریش آج بڑائی اور رفعت کا دن ہے مسلمانون کے گلے کاٹو اور ناموری حاصل کرو اتنے مین کفار بہاگ نکلے اور جب انصار نے نوفل کو گرفتار کر لیا تو یار میرا کہتا ہے کہ اے بہائیو میرے مار ڈالنے سے تمہین کیا حاصل ہوگا مجھے چھوڑ دو اور فدیہ لیلو آخر جبار بن صخر بن امیہ انصاری اوسکو قید کرکے اپنے گھر لئے آتے تھے راہ مین جناب علی مرتضی ملے اور اوسکو مارنا چاہا اوسنے جبار سے پوچہا کہ یہ کون ہے اونہون نے جواب دیا کہ علی ہین - وہ کہنے لگا کہ مین نے اس سے زیادہ کوئی آدمی اپنی قوم کے مارنے مین حریص نہین دیکہا حضرت علی نے اوس کے ایک تلوار ماری جو اوسکے سر مین گڑ گئی پہر سے نکال کے پنڈلیون پر ماری وہ قلم ہوگئین اور تیسری تلوار مین اوسکا کام تمام کردیا اور آنحضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہوکے عرض کیا کہ مین نے نوفل کو قتل کر ڈالا۔ حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا

الحمدللہ الذی اجاب دعوتی"۔ ایک روایت مین ہے کہ جناب علی مرتضی نے بدر کے دن چوبیس آدمی قریش کے مارے جنمین زمعہ بن اسود۔ حارث بن زمعہ۔ عمر بن عثمان بن کعب۔ اور طلحہ کے دونون بہائی عثمان اور مالک بہی شامل تہے۔

مدینہ مین آکر حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قیدیون مین سے دو آدمیونکو مار ڈالین ایک نضر بن حارث کو جو مکہ مین ہمیشہ آپ کو رنج دیتا تہا اور جہگڑتا رہتا تہا۔ اور دوسرے عقبہ بن معیط کو کیونکہ وہ بہی آپ کو بہت ایذا دیا کرتا تہا اور ایک دفعہ نماز پڑہتے مین اونٹ کی اوجہڑی آپکے گلے مین ڈال دی تہی۔

داقدی رحمۃ اللہ علیہ لکہتے ہین کہ آنحضرت نے مدینہ سے اپنی روانگی سے دس دن پہلے طلحہ بن عبیداللہ اور سعد بن زید کو ابوسفیان کے قافلہ کے تفحص حال کے لئے روانہ کیا تہا۔ وہ دونون موضع نخبار مضافات حوراء مین ذی المروہ کے پیچہے سمندر کے کنارے کَشَد الجہنی کے گہر جا اترے اور ایک گوشہ مین پوشیدہ ہو کر بیٹہے رہے یہانتک کہ قافلۂ ابوسفیان آپہونچا اور طلحہ و سعد نے ایک ٹیلے پر چڑہ کے قافلہ کو بنظر غور دیکہا اور خوب جانچ لیا کہ انکے پاس کتنا مال واسباب اور کتنے آدمی ہین۔ اہل قافلہ نے کَشَد سے محمدؐ کے جاسوسون کا حال پوچہا مگر اوسنے صاف انکار کر دیا کہ استغفر اللہ محمدؐ کے جاسوسون کا یہان کیا کام ہے۔ قافلہ نے نخبار سے کوچ کر دیا۔ اوسکے دوسرے دن صبح کو طلحہ و سعد بہی وہان سے رخصت ہوئے اور کَشَد بہی حفاظت و رہنمائی کے لئے اونکے ساتہہ ذی المروہ تک آیا۔ اہل قافلہ نے نخبار ہی سے مسلمانون کے خوف کے مارے اپنا راستہ بدلدیا تہا اور سمندر کے کنارے کنارے ہو لئے تہے اور بہ عجلت شب و روز سر پر پیر دہرے ہوئے چلے جاتے تہے۔ طلحہ و سعد واپس ہو کر مدینہ مین اوس روز پہونچے تہے کہ جسدن بدر مین مسلمانون

اور قریش مکہ کا لشکر آمنے سامنے خیمہ زن ہوگیا تھا۔ لہذا طلحہ و سعد بھی مدینہ سے روانہ ہوکر آنحضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوگئے اون کے آجانیکے بعد کشد بھی مسلمانون کے لشکر مین داخل ہوا۔ اور طلحہ و سعد نے حضور نبوی مین اوسکی سفارش کی پس آنحضرتؐ نے کشد الجُہنی کو اپنا مقرب بنالیا اور آس سے فرمایا کہ اے کشد کیا تو یہ چاہتا ہے کہ مین موضع ینبُع کو تیری جاگیر مین دیدون۔ کشد نے التماس کی کہ حضور مین بڈھا ہوا میری عمر آخر ہے البتہ ینبُع کو میرے بھتیجے کے نام کردیجیے چنانچہ آنحضرتؐ نے ایسا ہی کیا۔

۱۲ر رمضان روز یکشنبہ کو مسلمان مدینے سے چلے تھے جب نقب یعنی درہ بنی دینار مین پہونچے ہین تو بقع مین اوترے جو مدینہ سے قریب ہے اور اوسی جگہہ آنحضرت نے اپنی فوج کا جائزہ لیا اور عبداللہ بن عمرو۔ اسامہ بن زید۔ رافع بن خدیج۔ براء بن عازب۔ اُسید بن حُضیر۔ زید بن ارقم و زید بن ثابت کو مدینہ واپس کردیا اور جنگ مین شامل ہونیکی اجازت ندی کیونکہ یہ لوگ کم سن تھے

عامر بن ابی وقاص روایت کرتے ہین کہ اس جائزہ کے خوف سے میرا بھائی عمیر بن ابی وقاص چھُپا چھُپا پھرتا تھا اور آنحضرت کے سامنے نہین جاتا تھا مین نے اوس سے دریافت کیا کہ بھائی تو حضور مین کیون نہین جاتا۔ عمیر نے جواب دیا کہ رسول خدا صلعم مجھے صغیر سن سمجھہ کے گھر واپس کردین گے اور مین درجہ شہادت سے محروم رہونگا اسلئے پوشیدہ ہون کہ کہین حضور کے سامنے نہو جاؤن آخر الامر کسی نے گرفتار کرکے بارگاہ نبوی مین پیش کردیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو تیری اوٹھتی جوانی پر رحم آتا ہے تو اپنے گھر چلا جا خدا تیری ماں کی چھاتی ٹھنڈی رکھے۔ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ زبان مبارک سے یہ کلام سُنکر زار و قطار رونے لگے ہچکیان بندھ گئین اور حضور کے قدمون پر گر کر نہایت منت کی تو آپنے مجبور ہوکے افسوس کے ساتھہ اونہین اجازت دیدی۔ سعد کہتے ہین کہ عمیر بہت کم عمر تھے تلوار باندھنی بھی نہ آتی تھی مین نے اپنے ہاتھہ سے تلوار باندھی

اونہین جنگ مین بہیجا ہے۔ المختصر وہ جنگ بدر مین شہید ہوئے اوسوقت اونکی عمر صرف سولہہ[16] برس کی تہی

آنحضرت[ؐ] نے ۱۲ ر رمضان یکشنبہ کی شام کو بیوت السقیا کی بستی بقیع سے معہ لشکر ظفر پیکر کے کوچ فرمایا تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر اوترتے چڑہتے چلے جاتے تہے جب مقام روحا مین پہونچے تو ایک اونٹ جسپر خلاّد بن رافع اور عبید بن زید بن عامر اور خلاّد کے بہائی سوار تہے تہک کے بیٹہہ گیا۔ خلاّد نے کہا کہ اے خداوند کریم اگر مین صحیح وسلامت اِس لڑائی سے واپس آؤنگا تو اسی جگہہ اِس اونٹ کو تیری راہ مین قربانی کرونگا۔ اتنے مین آنحضرت[ؐ] بہی اس جگہہ تشریف لائے اور دریافت کیا کہ کیا ماجرا ہے بیان کیا گیا کہ یہ اونٹ تہک کے بیٹہہ گیا ہے اب آگے نہین چلتا۔ آپنے پانی منگوایا اور وضو کرکے اوس پانی مین کلیان کردین اور فرمایا کہ یہ پانی اسکے مُنہ مین ڈالدو چنانچہ اونٹ کا مُنہ کہول کے وہ پانی اوسکو پلادیا گیا تہوڑا سا جو باقی رہ گیا تہا اوسے آپنے اونٹ کے سر وگردن اور شانون اور کوہان اور ریڑہ پر دُم تک ڈلوادیا اور یہ فرمایا کہ اب تم لوگ اس پر سوار ہوجاؤ آپ آگے کو روانہ ہوگئے۔ اونٹ دو سواریون کو لیکر بہاگ نکلا اور مقام منصرف کے نشیب مین آنحضرت[ؐ] کے اونٹ کے پیچہے جا موجود ہوا۔ جب لشکر اسلام جنگ بدر فتح کرکے واپس آیا تو خلاّد نے اوسکی قربانی کرکے للہ تقسیم کردیا۔

سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا ہے کہ مدینہ سے بدر تک جانے اور آنے مین زیادہ مصیبت مجہی پر رہی کیونکہ مین پیدل ہی آیا گیا مجہے سواری نصیب ہی نہین ہوئی اور تیر بہی مجہے چلانے پڑتے تہے رسول خدا صلعم نے پیادون کا افسر قیس بن ابی صعصعہ کو کردیا تہا۔ اور ابی صعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول ہے۔ اور بیوت السقیا سے کوچ کے وقت قیس کو حکم دیا تہا کہ کل ہمراہی مسلمانون کا شمار کرلو۔ چنانچہ قیس نے سب کو بیر ابی عتبہ پر ٹہیراکر گنتی کرلی۔ پہر بیوت السقیا سے کوچ کرکے بطن العقیق پر قیام ہوا۔ وہان سے ثمتمن کی راہ لی اور بطحا ابن زبیر پر پہونچ کے زیر درخت

نزول اجلال فرمایا اور حضرت صدیق اکبرؓ نے پتھر فراہم کرکے وہان ایک مسجد بنائی رسول خدا نے اوس مین نماز پڑہکے دو رات ایک دن وہین قیام فرمایا اور سہ شنبہ کی صبح کو وہان سے کوچ ہوا۔ سعد بن ابی وقاص نے روایت کی ہے کہ ہم لوگ تربان مین تہے جو حفیرہ اور ملل کے درمیان واقع ہو تو ایک ہرن نظر آیا مین نے تیر اپنی کمان مین جوڑا حضرت اوٹھے اور اپنا سر مبارک میرے شانے سے لگا کے فرمایا کہ اے سعد نشانہ لگا اور خود دعا کی کہ یا اللہ اس تیر کو دوسار کردے۔ سعد کہتے ہین کہ میرا نشانہ ایسا ٹہیک بیٹہا کہ گردن آہو سے پار ہوگیا۔ حضور تبسم فرمانے لگے اور مین ہرن کی طرف دوڑا وہان پہونچکے دیکہا کہ اوس مین ابہی جان باقی ہے پھر مین اوسکو ذبح کرکے آپ کی خدمت مین لے آیا آپ نے اوسکا گوشت اصحاب مین تقسیم کردیا۔

کہتے ہین کہ ابوسفیان کا قافلہ جو شام سے واپس آتا تہا اوس مین ہزار اونٹ تہے جن پر متاع بیش بہا لدا ہوا تہا۔ اور قریش مکہ مین سے کوئی مرد یا عورت ایسی نہ تھی جسکا مال ایک مثقال یا ایک مثقال سے زیادہ اس سوداگری قافلہ مین نہو۔ چنانچہ ایک عورت نے اونٹ بھر کے اپنا مال تجارت کو بہیجا تہا۔ روایت ہے کہ اوس قافلہ مین ۵ ہزار نقد دینار تہے اور بعضون نے نقدی اس سے بہہ کم بتائی ہے۔ لکہا ہے کہ اوس قافلہ مین سب سے زیادہ مال ابی اُحیحہ آل سعید بن العاص کا تہا اور قوم سے بطور قرضہ روپیہ جمع کرکے آل سعید تے یہ تجارت شروع کی تھی۔ بنی مخزوم کے دو سو اونٹ اور چار پانچ ہزار مثقال سونا تہا۔ ہزار مثقال سونا حارث بن عامر بن نوفل کا دو ہزار مثقال امیہ بن خلف کا۔ اور دس ہزار مثقال سونا بنی عبد مناف کا تہا۔ اور بہت سے کاروان شتر عوام قریش کے شامل تہے۔

مخرمہ بن نوفل نے جو قافلہ قریش کے ساتھ ملک شام کو گئے تہے بعد اسلام لانے کے بیان کیا کہ جب ہم زرقا مین پہونچے جو معان کے کنارے مقام عادتے دو منزل ہے تو قبیلہ جذام

کے ایک آدمی نے ہم سے کہا کہ مسلمان تمہاری جستجو مین آئے تھے مگر واپس گئے تم اپنے مال واسباب کو بچاؤ ورنہ بخدا تم لوٹ لئے جاؤ گے یہ سن کے اہل قافلہ نے ضمضم (زمزم) بن عمرو کو مکہ روانہ کیا یہ شخص سمندر کے کنارے بہت رہا تھا اور اسکے پاس دو اونٹ تھے - اجرت اوسکی ۲۰ مثقال سونا قرار پائی - ابو سفیان نے اوس سے کہا کہ تو اپنے اونٹ کے کان کاٹ ڈال اور کاٹھی اوٹھی کس لے اور پیراہن اپنا آگے پیچھے سے چاک کر ڈال اور مکہ والون سے بصدائے بلند "الغوث الغوث" پکار کر کہدے کہ تم اپنے قافلہ کی خبر لو ورنہ اوسکا نشان بھی نپاؤ گے -

روایت ہے کہ قریش جمع ہو کر ہبل بت کے پاس فال لینے کو پہونچے اور امیہ بن خلف نے شگون لیا مگر فال مین نکلا کہ مسلمانون پر حملہ کرنے کے لئے گھر سے نہ نکلو سب نے اسی پر اتفاق کیا کہ چپکے ہو کر گھر بیٹھہ رہو مگر ہمارے ذات شریف ابوجہل کب ماننے والے تھے لوگون کو کھینچ گھسیٹکر گھرون سے باہر لے ہی نکلے -

نہ سدہ بدہ کی لی اور نہ منگل کی لی		نکل شہر سے راہ جنگل کی لی	

جب ذی طوی مین پہونچے تو زمعہ بن الاسود نے اپنے ترکش سے تیر کھینچ کے فال دیکھی اوس مین بھی ممانعت نکلی - زمعہ نے دوسری بار فال لی پھر بھی ممانعت نکلی اوس نے غصہ مین آکر تیر و ترکش سب کچھہ توڑ ڈالا - اور تمام لشکر آگے بڑھا - جب مر الظہران پر پہونچے تو ابوجہل نے چند اونٹون کو ذبح کیا اون مین سے ایک اونٹ گلا کٹا ہوا اور گردن اوسکی لٹکتی ہوئی تھی بھاگا اور لشکر کے خیمون مین سے کوئی خیمہ باقی نہ رہا جسمین اوسکا خون نہ پہونچا ہو - یہ سراسر بری فال تھی -

حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ جب لشکر قریش ثنیۃ البیضا پر پہونچا جو ایک ٹیلہ ہے تو عداس اوس ٹیلہ پر بیٹھا ہوا تھا - جب اس نے عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ کو آتے ہوئے دیکھا تو فوراً دوڑ کے اون دونون کی رکابین تھام لین اور کہا اے میرے آقازادو میرے مان باپ تم پر سے قربان واللہ

محمد رسول خدا ہین تم اونکے مقابلہ کو نہ جاؤ اگر جاتے ہو تو یہ سمجھہ لیتا کہ اپنی قتل گاہون کی طرف ہی ہلنکے جاتے ہو موت تمہین کہینچ لیچلی ہے - عداس یہ کہتا جاتا تہا اور آنسو اوسکے رخسارون پر جاری تہے - مگر عتبہ و شیبہ نے نہ مانا اور زہر خند کرتے ہوئے وہان سے آگے چلدیئے - عداس روتا کا روتا رہگیا - اتنے مین عاص ابن منبہ بن الحجاج اوسکے پاس سے ہوکر گذرا اور پوچہا کہ اے عداس کیون روتا ہے اوس نے جوابدیا کہ میرے دونون آقا اور سردار اور وادی کے مالک اپنی قتل گاہون کی طرف رسول اللہ سے مقابلہ کرنے گئے ہین -

روایت ہے کہ مکہ مین جو لوگ عقلمند اور اہل الرائے تہے وہ ہرگز مقابلہ کرنے پر راضی نہ تہے حارث بن عامر - امیہ بن خلف - عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ - حکیم بن حزام - ابو البختری - علی بن امیہ بن خلف اور عاص بن منبہ اسی قسم کے لوگون مین سے تہے - ابو جہل ان لوگون کو نامردی کے طعنہ دیکے اوبہارتا تہا اور عقبہ بن ابی معیط نضر بن الحارث بن کلدۃ وغیرہ ابو جہل کی تائید کرتے تہے قریش نے آپس مین یہ مشورہ بہی کرلیا تہا کہ مسلمانون مین سے کسی کو مکہ مین نہ چھوڑو - تلاش کرکر کے اپنے ساتہہ گہسیٹ لیچلو کیونکہ اپنے دشمنون کو پیچہے چھوڑنا خلاف مصلحت ہے -

قریش نے چلتے وقت یاد کیا کہ ہم مین اور بنی بکر (بنی کنانہ) مین عداوت ہے اور سب سے زیادہ ت زدہ عتبہ بن ربیعہ تہا - وہ بار بار کہتا تہا کہ اے معشر قریش اگر تمنے محمد پر فتح بہی پائی تو کیا حاصل تم اپنے جورو بچون اور مردم نادار کو تو بے حفاظت چھوڑے جاتے ہو اگر تمہارے بعد دشمنون نے سب کا صفایا کردیا تو اوس فتح سے تمہارے کیا ہاتہہ لگے گا - اوسوقت ابلیس سراقہ بن جعشم المدلجی کی صورت بنکر قریش کے پاس آیا اور بڑے اطمینان کی باتین کین چنانچہ قریش مطمئن ہوکر آگے بڑہ گئے - سبب اس عداوت کا یہ تہا کہ بنی معیص بن عامر بن لوی مین سے حفص بن الاخیف کا ایک ناقہ گم شدہ کی تلاش مین اپنے گہر سے نکلا چونکہ وہ خوبصورت تہا اوسکی کاکلین سر پر

چہوٹی ہوئی تہین اور پوشاک بہی عمدہ پہنے تہا پس جب وہ موضع اضحنان مین عامر بن یزید بن عامر بن الملوح بن یعمر کی سامنے سے گذرا تو عامر نے اوسکا حسب ونسب پوچہا۔ لڑکے نے بتایا کہ مین حفص بن الاخیف کا بیٹا ہون۔ اوسوقت عامر بنی بکر کی طرف مخاطب ہوکے بولا کہ اے بنی بکر کیا تمہارے کسی آدمی کا خون قریش پر ہے اونہون نے جوابدیا کہ ہان ہے۔ عامر بولا تو اس لڑکے کو اوسکے عوض مین قتل کرڈالو چنانچہ ایک آدمی نے اوس لڑکے کو مارڈالا۔ اسکے بعد اوس مقتول لڑکے کے بہائی مکرز بن حفص نے عامر بن یزید کو مرالظہران مین ناقہ پر سوار دیکہا جو کہ سردار بنی بکر تہا۔ مکرز نے اپنا عوض لینے کے لئے عامر کو مارڈالا۔ اور رات کو مکہ مین آکر عامر کی تلوار کعبہ کے پردہ سے لٹکادی قریش نے تلوار پہچان لی۔ اور سمجہا کہ مکرز ہمیشہ اسی فکر مین رہتا تہا یہ اوسی کا کام ہے۔ بنو بکر نے اپنے سردار عامر کے مارے جانے کا بہت رنج وغم کیا۔ اور مستعد ہوگئے کہ عامر کے بدلے مین کسی سردار قریش کے قتل کرینگے۔ یہی جہگڑا ہو رہا تہا کہ جنگ بدر پیش آگئی۔

قریش کے ساتہہ اس سفر مین گانے اور دف بجانے والی کنیزین بہی تہین۔ عمرو بن ہشام بن عبد المطلب کی لونڈی سارہ ساتہہ تہی جو ایک اچہی گانیوالی تہی اور اسود بن عبد المطلب کی کنیز عزہ بہی ہمراہ لے لیا تہا۔ ناچ دیکہتے اور گانا بجانا سنتے ہوئے منزل بمنزل چلے جاتے تہے اور حبشی لشکر کے آگے آگے نیزہ بازی اور پٹہ بازی کرتے جاتے تہے۔

یہ سب شام کو جحفہ پہونچے وہان جہیم بن الصلت بن مخزمہ بن المطلب بن عبد مناف نے خواب دیکہا کہ ایک شخص گہوڑے پر سوار آیا ہے اور اوسکے ساتہہ ایک اونٹ بہی ہے وہ میرے پاس کہڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ربیعہ کے دونون بیٹے عتبہ اور شیبہ مارے گئے۔ زمعۃ الاسود امیہ بن خلف ابو البختری۔ ابو الحکم ونوفل بن خویلد وغیرہ اشراف قریش قتل ہوئے سہیل بن عمرو قید ہوا۔ اور حارث بن ہشام بہاگ گیا۔ واللہ تم لوگ اپنے مقتل کی طرف آگئے ہو۔ پہر اوس سوار نے اپنے اونٹ کے

سینہ مین سنان ماری لشکر کے خیمون مین کوئی خیمہ نہ بچا جس مین اوسکا کچھ نہ کچھ خون نہ گرا ہو۔ جب ابوجہل نے اس خواب کو سنا تو فرمایا کہ ایک اور نبی اولاد عبد المطلب مین پیدا ہوا۔ دیکھنا کہ محمدؐ اور اوسکے اصحاب قتل واسیر ہونگے اور بہا گینگے۔

جب ابوسفیان اپنے کاروان کو بچا کے نکلگیا تو اوس نے قیس بن امراو القیس کو قریش کے پاس روانہ کیا اور کہلا بہیجا کہ اب تم بہی اپنے اپنے گھرون کو واپس چلے جاؤ کیون اپنی جانون کو ہلاکت مین ڈالتے ہو حفاظتِ قافلہ جو تمہارا مقصد تہا حاصل ہوگیا۔ اگر وہ واپسی سے انکار کرین تو اون سے کہدینا کہ گانے والیون کو اپنے ساتہہ نہ رکہین۔ پس جب قیس نے ابوسفیان کا پیغام پہونچایا تو لوگون نے لوٹ جانے سے تو انکار کیا مگر گانے والیون کو واپس کردیا۔ قیس جحفہ سے مراجعت کر کے عقبہ عسفان سے سات میل پر ہدّہ مین ابوسفیان سے آکر ملگیا ہدہ مکہ سے ۳۹ میل ہے اور خبر دی کہ قریش واپس تو نہین ہوئے بلکہ آگے چلدئے۔ عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل کو واپس ہونا بالکل ناگوار تہا وہ کہتا تہا کہ انہین دنون مین بمقام بدر بازار لگیگا اور عرب جمع ہونگے ضرور ہے کہ ہمارا پہونچنا بدر تک لوگ سنلین اور ہماری اولوالعزمی سے ڈرنے لگین۔

قریش جب مکہ سے چلے تو فرات بن الحیان العجلی کو ابوسفیان بن حرب کے پاس اپنی روانگی کی خبر دینے کو روانہ کیا تہا۔ مگر فرات شارع عام سے چلا اور ابوسفیان ترائی ترائی ہولیا اس لئے دونون مین مڈ بہیڑ نہ ہوئی اور فرات جُحفہ سے مشرکین کے لشکر کے ساتہہ ہولیا اور جنگ بدر کے دن نہایت زخمی ہوکر پیادہ پا بہاگا اور کہتا جاتا تہا کہ آج کے دن سے بڑہکر مین نے کوئی دن سخت مصیبت کا نہین دیکہا تحقیق فال حنظلیہ کی منحوس ونامبارک ہے۔

اخنس بن شریق اعرابی نے جو حلیف بنی زہرہ کا تہا کہا کہ اے بنی زہرہ خدا نے تمہارے کاروان کو بچالیا اور تمہارا مال بامن وامان پہونچگیا اور مخرمہ بن نوفل تمہارا سردار صحیح وسلامت گھر آگیا

اب کاہیکو ورد سری مین پڑتے ہو۔ محمد ایک آدمی تمہاری ہی قوم کا ہے اور تمہارا خواہر زادہ ہے اگر وہ سچا نبی ہے تو یہ تمہاری عزت کی بات ہے اگر جہوٹا ہے تو اپنے بہانجے کے خون مین ہاتہہ رنگنا کون سی بہادری ہے۔ مناسب ہے کہ پہر جاؤ اور الزام نامردی کا میرے ذمہ رکہو۔ یہ بات بنی زہرہ کے سمجہہ مین آگئی اور بولے کہ اچہا ہم کیا حیلہ کر کے الگ ہون۔ اخنس نے جوابدیا کہ شام کو مین اپنے اونٹ سے یکایک گر پڑونگا تم مشہور کر دینا کہ اخنس کو سانپ نے کاٹ کہایا اور جہان ہو وہین کے وہین ٹہرے رہجانا جب لوگ تم سے کہین کہ چلو تو اوسکا جواب یہ دینا کہ ہمارا ایک مؤتمن اور معتمد آدمی اس ردی حالت مین ہے ہم کیسے چلین جب وہ لوگ بڑہجاوینگے تو ہم تم گہر پہر چلینگے غرضکہ بنوزہرہ نے یہی کیا۔ بعض کہتے ہین کہ بنوزہرہ سو تہے اور بعضون کا قول ہے کہ تین سو تہے۔ اونمین سے ایک بہی لڑائی مین شامل نہ ہوا۔

بنوعدی بہی لفت کی گہاٹی سے پہر آئے اور ترائی کے کنارے کنارے مکہ کی طرف چلے اثنائے راہ مین ابوسفیان سے ملاقات ہوئی اوس نے پوچہا کہ تم لوگ کیون پہر چلے۔ اونہون نے جوابدیا کہ تمنے ہی تو کہلا بہیجا تہا کہ واپس چلے آؤ اس لئے جسے لوٹ جانا تہا وہ لوٹ گیا۔ پس بنوعدی مین سے بہی کوئی لڑائی مین نہ تہا۔ کہتے ہین کہ بنوعدی اور ابوسفیان سے مرالظہران مین ملاقات ہوئی تہی

لشکر اسلام شب چہارشنبہ نیمہ رمضان کو روحاء مین پہونچا اور نماز شب بیر روحاء کے قریب پڑہی جب رسول خدا نے وتر مین رکوع سے سر اوٹہایا تو کافرون پر لعنت کی۔ اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ وادی روحاء عرب کی تمام وادیون سے افضل ہے۔

خُبیب بن یساف ایک مرد شجاع تہا مگر اسلام نہ لاتا تہا۔ جب آنحضرت بدر کو تشریف لیچلے تو خبیب اور قیس بن محرث بہی ہمراہ ہوئے اور بمقام عقیق مین آنحضرت سے ملگئے۔ خبیب نے آگے بڑہکے آنحضرت کے ناقہ کی رکاب تہامی حضور نے پوچہا کہ تم دونون ہمارے ساتہہ کیون ہو۔

دونون نے جوابدیا کہ آپ ہمارے خواہرزادہ اور ہم قوم ہین ہم بہی مال غنیمت کے لئے اپنی قوم کے ساتھہ ہو لئے ہین۔ارشاد ہوا کہ تم دونون مسلمان نہین ہو ہمارے ساتھہ نہین رہ سکتے۔خبیب بولا کہ حضرت مین سخت جفاکش اور دشمن کُش ہون مین آپ کے ساتھہ ملکر قتال کرونگا مگر حضور نے اوسکی اس بات کو بہی منظور نہین کیا۔پھر جب وہ مقام روحا مین حاضر ہوا تو اسلام لایا اور لشکر اسلام کے ہمراہ ہوا اور جنگ بدر وغیرہ مین بڑی بڑی بہادریان کین۔اور قیس بن المحرث نے جنگ بدر کے بعد اسلام قبول کیا اور جنگ اُحد مین شہید ہوا۔

روایت ہے کہ جب آنحضرت رمضان مین بعزم جنگ روانہ ہوئے تو ایک یا دو دن روزہ رکہکر افطار کیا۔اور لوگون کو بہی سفر مین روزہ رکہنے کی ممانعت کردی۔مگر لوگون نے روزہ نہ چھوڑا حضرت نے پھر منادی کرادی کہ اے گروہ نافرمان جب مین نے افطار کرلیا ہے تو پھر تم کیون نہین کرتے

جب آنحضرت کو قریش کی روانگی کی خبر پہونچی اور اونکے سب سامان معلوم ہوئے تو آپ نے اصحاب کو جمع کرکے مشورہ کیا جناب صدیق اکبرؓ نے کھڑے ہوکے بہت عمدہ تقریر کی۔ اونکے بعد حضرت عمر فاروقؓ اُٹھے اور عرض کیا یارسول اللہ یہ قریش بڑے معزز ہین جب سے انکو عزت وغلبہ حاصل ہوا کبھی ذلیل ومغلوب نہین ہوئے اور جب سے یہ لوگ کافر ہین کبھی ایمان نہین لائے۔واللہ ان مین جو معزز ہین وہ تو کبھی ایمان لانے ہی کے نہین۔یہ لوگ ضرور آپ سے مقابلہ کرینگے پس حضور بھی مستعد ہو جائین دیکھہ لیا جائیگا۔خدا ہمارے ساتھہ ہے"

آنحضرت کو گمان تہا کہ انصار مدینہ سے باہر ہمارے ساتھہ ہوکر نہ لڑینگے اسلئے اونکی طرف متوجہ ہوکر ارشاد کیا کہ اے لوگو تم کہو تمہارے دل مین کیا ہے۔اوسوقت سعد بن معاذ کھڑے ہوکے کہنے لگے کہ وحضور مین سب انصار کی طرف سے جوابدیتا ہون کہ اسوقت تو بحکم وحی حضور قریش سے مقابلہ کرینگے لئے تشریف لیچلے ہین اگر خدا کا حکم نہوتا اور آپ اپنے ہی رائے سے

چلے ہوتے تو بھی ہم آپ کے ہمراہ رکاب تھے۔ ہم آپ پر ایمان لائے ہین اور آپ کی اطاعت کو موجود ہین جدہر آپ کا دل چاہے چلئے ہم سایہ کی طرح آپکے ساتھہ ہین۔ اگر سمندر بھی ہماری سامنے آجائیگا تو آپ کے حکم سے اوس مین بھی گر پڑینگے اور انصار مین سے ایک بھی باہر نہ رہیگا۔ آپ جس سے چاہین میل کرین وہ ہمارے سر پر ہے اور جس سے چاہین مخالفت کرین اوسکے ہم بھی دشمن ہین۔ ہمارا جان و مال آپکا ہے۔ اس جنگ کی ہم کچھہ پرواہ نہین کرتے۔ حق تعالے ہم سے کوئی ایسا کام حضور کو دکھلاوے جس سے آپ کی آنکھین ٹھنڈی ہون۔ ہم مدینہ مین اپنے پیچھے ایسے لوگ چھوڑ آئے ہین جو ہم سے زیادہ آپ کے مطیع ہین اور ہم سے زیادہ آپ سے محبت رکھتے ہین۔ نیتین اونکی ہم سے زیادہ خالص ہین وہ مال غنیمت کا لالچ نہین رکھتے۔ وہ تو صرف یہ سمجھے ہوئے تھے کہ آپ ایک قافلہ کو روکنے چلے ہین اگر اونکو کہین اس جنگ کی خبر لگ جاتی تو آگے وہ ہوتے اور پیچھے آپ۔ یہان پر ہم آپ کے لئے ایک شامیانہ نصب کئے دیتے ہین۔ حضور اور حضور کے اسپ و ناقہ آرام سے یہان رہین اور ہم لڑائی کے لئے آگے جاتے ہین اگر خدا نے ہمین غالب کیا تو فبہا۔ اور جو دشمنون نے ہمین قتل کر ڈالا تو آپ ہماری طرف سے اتنا بھی غم نہ کرین جتنا کہ ایک چیونٹی کے مرجانے سے ہوتا ہے سمجھہ لیجئے گا کہ آپکے قدمون پر صدقے ہو گئے۔ آپ فوراً اپنے مرکبون پر سوار ہوکے مدینہ چلے جایئن وہان ہم سے زیادہ جان نثار لوگ آپ کو ملینگے جو ان اشقیا کو آپ کے سامنے زمین کا پیوند کر دینگے،، واہ کیا لوگ تھے واقع مین انہین لوگون نے باغ اسلام کو اپنے خونون سے سینچ سینچ کے سرسبز کر دیا ہے خدا اونکی روحون کو پہولون کے ڈہیرون مین اٹھا کے اپنے سامنے رکھے ایسے ہی آدمی فرشتون پر فضیلت رکھتے ہین۔ آنحضرت انصار کی یہ گفتگو سنکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ خاطر جمع رکھو خدا تمہین خوش کریگا۔

جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنی گفتگو تمام کر چکے تو جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدا کی

برکتون کی توقع اور توکل پر روانہ ہو۔ بیشک حق تعالےٰ نے مجھہ سے فتح کا وعدہ کر لیا ہے۔ مین عماید قریش کی قتل گاہون کو دیکھتا ہون۔

درہ کوہ کی راہ لشکر اسلام روانہ ہوا۔ اور روحائے سے چلکے دونون موضع خبیرہ کے مابین نماز پڑہی جب مقام تیا پر ہوپنچے تو سفیان ضمری خدمت نبوی مین حاضر ہوا آپ نے اوس سے دریافت کیا کہ حال قریش بیان کرو۔ ضمری بولا کہ وہ فلان روز گھر سے چلے ہین آج اسی وادی کے قریب ہونگے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان بہی یہین کہین ہونگے۔ غرضکہ دونون فریق مین سے کوئی بہی کسی کے آجانے سے مطلع نہ تہا کیونکہ اونکے درمیان مین بڑے بڑے تودے ریت کے حائل تہے۔

لشکر اسلام نے بدر کے قریب نماز عشاء کے وقت قیام کیا یہ دن جمعہ کا اور سترہوین رمضان تھی۔ وہان سے آپ نے علی و زبیر و سعد بن ابی وقاص و بسبس بن عمرو کو حال دریافت کرنیکے لئے روانہ کیا اور فرمایا کہ کوہ ظریب کی طرف چشمہ آب پر جاؤ چاہ قلیب پر اونکا کچھہ حال معلوم ہوگا۔ چنانچہ اوس کنوئین پر جا کر جو دیکھا تو قریش کے سقے پانی بھر رہے تہے اور شتران آبکش اونکے ساتھہ تہے سقے مسلمانون کی صورت دیکھتے ہی بہاگے۔ اور اون مین سے عجیر نامی ایک آدمی نے کفار کو خبر کردی کہ اے آل غالب ابن کبشہ یعنی محمدؐ اور اونکے اصحاب آپہونچے۔ اور تمہارے سقون کو گرفتار کرلیا۔ اس خبر سے تمام لشکر مین ہلچل پڑگئی۔ حکیم بن خرام نے کہا ہے کہ ہم اوسوقت اپنے خیمہ مین بیٹھے ہوئے گوشت شتر کے کباب لگا رہے تہے اس کے سنتے ہی گوشت ہمارے ہاتہہ سے گر پڑا۔ رات بہر تمام لشکر شبخون کے خوف سے نہ سویا۔ سب کے سب پہرہ دیتے رہے۔

مسلمانون نے اوس شب کو یسار غلام عبید بن سعید بن العاص۔ اسلم غلام نبیہ بن الحجاج اور ابو رافع غلام امیہ بن خلف کو گرفتار کرلیا تہا۔ ان کو آنحضرت کی خدمت مین لائے۔ آپ اوسوقت نماز مین مصروف تہے۔ غلامون نے بیان کیا کہ ہم سقاے قریش ہین پانی لینے آئے تہے۔

اصحاب کو گمان تہا کہ یہ ابوسفیان کے قافلہ کے ساتہہ ہین اس لئے غلامون کی بات کو ناپسند کیا
اور سمجہے کہ جہوٹ بولتے ہین لہذا اونکو دہمکایا اور مارا کہ سچ بولو۔ مار کے آگے تو بہوت بہاگتا ہے
اون غریبون نے لاچار ہو کر یہی کہدیا کہ ہان ہم ابوسفیان کے ساتہہ ہین۔ اور کاروان اس ٹیلے کے
نیچے ہے۔ اس عرصہ مین آنحضرت نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا کہ افسوس جب یہ سچ بولے تو تم
لوگ انہین مارنے لگے اور جب انہون نے جہوٹ بولدیا تو تم خوش ہو گئے بیشک قریش اپنے
قافلہ کی حمایت کو آپہونچے ہین۔ بعد دریافت کرنے تعداد قریش کے آنحضرت نے سقون سے
یہ پوچہا کہ مکہ سے کون کون آیا ہے۔ اونہون نے عرض کیا کہ جن کے پاس خرچ تہا اون مین سے
تو کوئی باقی نہین رہا جو نہ آیا ہو اور مفلسون مین سے بہی جسے خرچ ملگیا ہو چلا آیا ہے۔ چلنے سے پہلے
طعیمہ بن عدی نے قریش کو جمع کر کے یہ گفتگو کی تہی کہ "اے گروہ قریش واللہ آج تک تمپر اس سے
بڑہکر کوئی مصیبت نازل نہین ہوئی ہے افسوس تمہارا کاروان اور قریش کا مال یون غارت ہو۔
اس قافلہ مین تم سب کا مال اور متاع گران بہا ہے۔ بنی عبد مناف مین سے کوئی مرد یا عورت ایسی
نہین ہے جسکا مال اس قافلہ مین نہو۔ پس جسکے پاس زاد راہ نہو وہ ہم سے لے اور چلنے مین اپنی ذات
خاص سے بیس اونٹ اور اتنے ہی آدمیون کو زاد راہ دے سکتا ہون اور یہان اونکے جورو بچون
کے لئے بسر اوقات کا سامان کر جاؤنگا" پہر حنظلہ وعمر و پسران ابوسفیان لوگون کو جنگ کے لئے
برانگیختہ کرنے لگے مگر کسی سے وعدہ خرچ اور سواری کا نہین کرتے تہے کیونکہ خود اونکی گرہ مین کچہہ نہ تہا اور جو کچہہ اونکے
پاس تہا بہی وہ ملکیت ابوسفیان کی تہی اور نوفل بن معاویۃ الدیلی امرائے قریش کے پاس گیا اور
جنگ آورون کی مدد خرچ اور سواری کی باب مین بہت کچہہ کہاسنا چنانچہ عبد اللہ بن ربیعہ نے پانچ سو دینار
سے مدد کی۔ اور حویطب بن عبد العزیٰ نے دو سو یا تین سو دینار دئے اور اسی طرح بہت سے
لوگون نے مال سے قوم کی دستگیری کی۔ اور یہ سب روپیہ خرید سلاح وسواری مین خرچ ہوا۔ یہ سنکر

آنحضرت نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مکہ نے اپنے تمام اعزا و امرا تمہارے مقابلہ کیلئے بہیجدئے ہین - اصحاب نے التماس کی کہ یا حضرت آپ اسکا کچھہ خیال نہ کرین - قیام کی بابت حباب بن المنذر کی راے پر عمل کیا گیا کیونکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکے آنحضرت سے کہا کہ حباب کی راے صائب ہے -

کہتے ہین کہ اوس رات کو مسلمانون پر ایسی نیند غالب ہوئی کہ کوئی اپنے قابو مین نہ رہا سب کے سب ایسے سوئے کہ کسی کو تن بدن کا ہوش نہ تہا - زبیر بن العوام فرماتے ہین کہ مین ہرچند اپنے دل کو سخت اور مضبوط کرتا تہا مگر زمین پر گر گر پڑتا تہا کئی دفعہ مین نے پٹخنیان کہائین - سعد بن ابی وقاص کہتے ہین کہ نیند سے میرا وہ برا حال تہا کہ اگر کوئی میرے سینہ پر لات بہی مارتا تو مجہے خبر نہوتی - آخر کار مین گر پڑا اور سو گیا - رفاعہ بن رافع بن مالک نے کہا کہ یکایک مجہپر ایسی نیند غالب ہوئی کہ سویرے ہی کی خبر لایا - اور یہی حال خود آنحضرت اور تمام لشکر کا تہا -

عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو آنحضرت نے حال مشرکین دریافت کرنیکو روانہ کیا تہا - اونہون نے آکر خبر دی کہ حضور ہمنے کئی دفعہ لشکر کفار کے گرد گشت لگائے اور خوب دیکہا بہالا مشرک لوگ نہایت خائف و مضطر ہین اگر اونکے گہوڑے بہی ہنہناتے ہین تو اونکے منہ پر تہپڑ مارتے ہین تاکہ خاموش رہین کہین ایسا نہو کہ اونکی آواز پر مسلمان لوگ یورش کردین - اوس رات کو دس اونٹ لشکر قریش مین کہانے کے لئے مارے گئے تہے اور لوگ اپنے اپنے خیمون مین بیٹہے ہوئے گوشت و کلیجی اور کوہان کے کباب لگا رہے تہے سقون کے ساتہہ والون نے بہاگ کے مسلمانون کے پہونچ جانیکی جو خبر دی تو سبہون نے کباب پہینک پہینک دے اور شبخون کے خوف سے سارا لشکر جاگتا رہا اور پہرہ دیا - صبح اوٹہکے عمار اور ابن مسعود کے نقش قدم لشکر کے گرد جو دیکہے تو بنی الحجاج نے پہچانا کہ یہ ابن سمیہ اور ابن ام عبد اللہ کے پیرون کے نشان ہین اور کہا کہ محمد مکہ اور مدینہ دونون جگہون کے

احمقون کو جمع کر کے لایا ہے قریش کو چاہئیے کہ یثرب والون سے خوب لڑ کے اونہین قتل کر ڈالین اور مکہ والون کو گرفتار کر کے اپنے ساتھہ لیچلین تاکہ لوگون کو عبرت حاصل ہو اور اپنی ضلالت سے نادم ہو کر پہر اپنے دین آبائی سے نہ پھرین -

جب رسول خدا چاہ بدر پر تشریف لائے تو آپ کے لیئے ایک عریشہ یعنی سائبان شاخہائی خرما سے تیار کیا گیا جسکے دروازہ پر سعد بن معاذ تلوار لئے ہوئے حفاظت کو کھڑے ہو گئے اور اندر آنحضرت اور صدیق اکبر نے جلوس فرمایا۔ مصعب بن عمیر کو لشکر کا علم ملا وہ اوسے لیکر آگے بڑہے اور جہان آنحضرت نے فرمایا تہا وہین لیجا کے اوسے نصب کر دیا۔ حضرت نے صفون کا رخ مغرب کو رکہا اور آفتاب کو پس پشت کر لیا۔ مسلمان شام کے وادی کی طرف اوترے ہوئے تہے اور لشکر کفار وادی یمن کی سمت تہا - اوسوقت ایک صحابی نے آنحضرت سے عرض کیا کہ اگر یہ ترتیب آپکی حکم خدا سے ہے تو اس مین ہمین کچھہ دخل نہین - ورنہ میری رائے یہ ہے کہ ہمارا لشکر بالائے وادی رہے کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ ایک آندہی زور شور سے آرہی ہے شاید آپ کی مدد کو آتی ہو - آنحضرت نے جوابدیا چونکہ ہم لشکر کی ترتیب کر چکے اور علم قایم ہو گیا اسلئے اب جگہہ تبدیل نہین ہو سکتی - اسکے بعد آپ نے خداوند کریم سے دعائے نصرت کی - اوسیوقت جبرئیل امین یہ آیت لے کے حضرت کے پاس آئے -

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ - ترجمہ

یہ وہ وقت تہا کہ تم اپنے پروردگار کے آگے فریاد کرتے تہے تو اوس نے تمہاری سن لی اور فرمایا کہ ہم لگاتار ہزار فرشتون سے تمہاری مدد کرینگے - (پارہ ۹ سورۃ الانفال)

روایت ہے کہ جب آنحضرت نے وادی کی طرف سے قریش کو آتے دیکھا تو پہلے جو شخص نظر آیا وہ زمعہ بن الاسود تہا گھوڑے پر سوار اوسکو کاوے اور ایڑین دیتا ہوا اور لوگون کو اپنا کروفر دکھاتا ہوا

چلا آتا تھا اور پیچھے پیچھے اوسکا بیٹا تھا۔ اوسے دیکھکر رسول خدا نے یہ دعا کی کہ "اے میرے پروردگار تو نے مجھپر کتاب نازل فرمائی۔ اور تو نے مجھے جہاد کا حکم دیا۔ تو نے مجھسے وعدہ کیا ہو کہ یا تو مجھے مال غنیمت ملیگا یا مین کفار پر فتح پاؤنگا۔ اے اللہ العالمین تیرا وعدہ کبھی خلاف نہین ہوتا۔ اے میرے پروردگار یہ قریش کبر و نخوت کرتے ہوے آے ہین۔ یہ تجھہ سے لڑنا چاہتے اور تیرے رسول کو جھوٹا بتاتے ہین۔ اے میرے پروردگار مین تجھسے نصرت مانگتا ہون۔ تو نے اوسکا وعدہ مجھسے کرلیا ہے۔ اے میرے پروردگار کل صبح اونکو شکست دے اور ہلاک کر"

اوسی وقت عتبہ بن ربیعہ ایک لال اونٹ پر سوار سامنے آیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اس قوم مین سے اگر کسی مین خیر ہے تو اسی صاحب شتر سرخ مین ہے اگر یہ کافر اوسکا کہنا مانتے تو راستی پر رہتے۔

روایت ہے کہ جب لشکر قریش کا گذر ایما ابن رحضہ کی طرف سے ہوا تو اوس نے اپنے بیٹے کو معہ دس اونٹون کے جنپر کھانے پینے کی چیزین بار تھین بطریق ہدیہ قریش کے پاس روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ اگر تمکو حاجت ہو تو مین تمہاری مدد کے لئے سلاح اور اپنے لوگون کو بھیجون ہم لوگ تمہاری کمک کو موجود ہین اور ہمین اس کام کی آرزو ہے۔ قریش نے اسکے جواب مین کہلا بھیجا کہ تو نے اپنی قرابت کا حق بخوبی نبھایا۔ اور جو کچھہ تجھے لازم تھا تو نے وہی کیا۔ اور قسم ہے خدا کی اگر یہ لڑائی ہماری آدمیون سے ہے تو ہم اس سے عاجز نہین۔ ہم اونکے لئے کافی ہین۔ اور اگر بزعم محمد صلعم یہ لڑائی خدا سے ہی تو تیری مدد سے بھی کیا ہوگا۔

خفاف بن ایما بن رحضہ نے کہا ہے کہ میرے باپ کو سب سے زیادہ آدمیون مین صلح کرا دینے کا شوق تھا اور ہمیشہ اسی بات کی جستجو رہتی تھی۔ پس میرے پیچھے وہ بھی قریش کے لشکر مین آے اور عتبہ بن ربیعہ سے دریافت کیا کہ اے ابوالولید اس سفر کا کیا باعث ہے تم لوگ کہان جاتے ہو۔ عتبہ نے کہا مجھکو نہین معلوم مین تو بمجبوری آیا ہون۔ میرے باپ نے کہا تو ایک

گروہ کا سردار ہے اپنے لوگون کو پہیر کیون نہین لیجاتا۔ تیرے حلیف جو نخلہ مین مارے گئے تہے اونکا
خون بہا خود ادا کر دے۔ اور اوس کاروان کا مال جو مسلمانون نے لوٹ لیا ہے اوسکا بدلہ بھی دیدے
کیون ناحق اس لڑائی مین اپنے جان و مال کو برباد کرتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ میرے باپ کے
سمجہانے سے بھی کچہہ نتیجہ نہ نکلا۔

جب دونون لشکر ایک دوسرے کے مقابل خیمہ زن ہوئے تو آنحضرت نے جناب
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اتمام حجت کے لئے قریش کے پاس بہیجا۔ جناب فاروق اعظمؓ اونکے لشکر مین
تشریف لائے اور فرمایا کہ اے لوگو ہم تم یک جدی اور ایک ہی قوم اور خون سے ہین میرے
نزدیک ہماری اور تمہاری لڑائی نہایت ہی مذموم ہے بہتر ہے کہ تم لوگ اسی وقت اپنے وطن کو
واپس ہو جاؤ۔ یہ سن کے حکیم بن حزام نے حضرت عمرؓ کی تائید کی اور کہا کہ یہ شخص واجبی کہتا ہے۔
مناسب ہے کہ تم اسکی بات مانو اور اپنے اپنے گھر چلو کہین ایسا نہو کہ شکست تمہین نصیب ہو پھر
یہ موقع ہاتہہ نہ آئیگا اور پچہتاتے رہجاؤ گے۔ ابو جہل تڑاق سے بول اوٹھا کہ ہم اس موقع کو ہاتہہ
سے نجانے دینگے اسوقت خدا نے ہمکو اون پر قابو دیا ہے ہم بہت سے ہین اور وہ تہوڑے ہمکو
اون پر دسترس ہے کیونکہ وہ بے سر و سامان ہین اور ہمارے پاس سب کچہہ ہے پس ہم ہرگز یہان
سے قدم نہ ہٹائینگے۔ جب تک کہ اپنے غلبہ کے بعد اون سے اپنا عوض نہ لیلین۔

آخر کار مشرکین نے عمیر بن وہب کو حکم دیا کہ آگے بڑہکے مسلمانون کو متفرق اور منتشر کر دے۔
عمیر سوار ہو کے تلوار ہلاتا ہوا مسلمانون کے لشکر مین گہس گیا مگر اونکی صفین برہم نہ ہوئین۔ پھر عامر
بن الحضرمی نے حملہ کیا اور جنگ شروع ہو گئی۔ عمر کے غلام مہجع کو عامر نے شہید کیا۔ کہتے ہین کہ انصار
مین سب سے پہلے حارثہ بن سراقہ شہید ہوے جنکو حبان بن العرقہ نے قتل کیا۔ مگر اکثر یہ کہتے ہین
کہ انصار مین سب سے قبل عمیر بن الحمام شہید ہوے جنکو خالد بن الاعلم العقیلی نے مارا۔ مگر سب

مکہ والون سے بھی سنا گیا ہے کہ سب سے پہلے جو انصاری شہید ہوا ہے اوسکو حبان بن عرقہ ہی نے مارا ہے۔

حکیم بن حزام نے بیان کیا ہے کہ مین نے عتبہ کو جاکر دیکھا تو اوسکو قریش کے حق مین کلمات سخت و سست کہتے پایا کیونکہ وہ تمام لشکر کو سمجھا پھرا تھا اور ایک ایک سے کہہ چکا تھا کہ جنگ سے باز رہو مگر کسی نے اوسکی نمانی۔ آخر غصہ مین آکر عتبہ نے زرہ پہنی اور چونکہ سر اوسکا بہت بڑا تھا اس لئے سارے لشکر مین کوئی خود اوسکے سر کے موافق نہ ملا تو اوس نے مجبوراً سر پیچہ ہی باندہ لیا اور باہر نکلا۔ اوسکے پیچھے اوسکا بہائی شیبہ اور اوسکا بیٹا ولید تہا۔ ناگاہ ابو جہل جو گھوڑی پر سوار صف مین کھڑا ہوا تہا اوسے ملا اوسکو دیکھتے ہی عتبہ نے اپنی تلوار کہینچی لوگ سمجھے کہ ابو جہل کی خیر نہین۔ مگر عتبہ نے تلوار ابو جہل کی گھوڑی کے کوچون مین ماری۔ گھوڑی گر پڑی۔ پھر عتبہ نے ابو جہل سے کہا کہ اے مردود بیدل ہو جا کیا تجھے سوجہتا نہین کہ تمام قوم تو بیدل ہے اور تو سوار۔ اتنا سنتے ہی ابو جہل پیادہ ہو گیا۔ عتبہ بولا اے ابو جہل تو نے مجھے میری نصیحتون کے باعث بہت بدنام کیا ہے اور ہر ایک سے مجھے بزدلا کہہ پھرا ہے۔ اب دیکھیو کہ ہم مین سے کون بدخواہ قوم تہا اور کون خیر خواہ قوم۔

جب عتبہ نے میدان کارزار مین آکر لڑائی مانگی ہے اوسوقت آنحضرت پر عریشہ مین نیند طاری تھی اور اصحاب پرے جمائے ہوئے کھڑے تہے۔ مگر حکم یہ تھا کہ جب تک ہم تمکو جنگ کی اجازت ندین ہرگز کسی سے نہ لڑنا۔ اگر مشرک تمہارے پاس آجائین تو تیر مار کر اونکو دفع کرنا۔ مگر تلوار ہرگز نہ نکالنا۔ جب مشرک لوگ مقابلہ پر تُل گئے اور عتبہ نے آکر للکارا تو ابو بکر صدیق نے عرض کی یا رسول اللہ مشرک بہت آگے آ گئے ہین۔ آنحضرت نے فوراً آنکہین کہولدین اور دعاے فتح و نصرت کے لئے ہاتہ اوٹھائے۔ حضرت ابو بکر نے عرض کی یا رسول اللہ خدا ضرور آپکو فتح دے گا اور آپ سرخرو ہونگے۔

یہان عتبہ بقصد قتال آگے بڑہا۔ حکیم بن حزام نے کہا کہ اے ابوالولید ٹھہر جا جلدی نہ کر۔
جس کام سے تو اورون کو منع کرتا تہا اوسکے کرنے مین خود ہی اتنی جلدی کرتا ہے۔

عتبہ و شیبہ اور ولید کے مقابلہ کے لئے مسلمانون مین سے معاذ و معوذ و عوت پسران عُفرا نکلے جو بنی الحارث مین سے تہے۔ پس آنحضرت کو عفرا کے بیٹون کے نکلنے سے شرم آئی اور آپ نے نہ چاہا کہ پہلے انصار جنگ کو جاوین اس لئے حضور نے پسران عفرا کے حق مین دعاے خیر کی اور اونہین حکم دیا کہ تم واپس چلے آؤ۔ اور کسی نے مشرکین مین سے ہی پکار کے کہا کہ اے محمدؐ ہمارے مقابلہ کے لئے ہمارے ہمسرون مین سے کسی کو بہیج۔ آنحضرت نے فرمایا اے بنوہاشم اوٹھو اور قتال کرو۔ لہذا حضرت حمزہ اور جناب علی مرتضیٰ اور حضرت عبیدہ بن الحارث بن عبدالمطلب بن عبد مناف میدان کی طرف روانہ ہوئے اور نتیجہ اس مقابلہ کا اوپر معلوم ہو چکا ہے۔

کہتے ہین کہ عتبہ سے مقابل ہونے کے لئے اوسکے بیٹے ابوحذیفہ نے آنحضرت سے اجازت مانگی تھی مگر حضور نے اوسکی التماس مقبول نہ فرمائی مگر ابوحذیفہ نے اسپر بھی اپنے باپ اور بہائی اور بھتیجے کے قتل کرنے مین اونکے قاتلون کو بہت سی مدد دی۔ شیبہ اپنے بہائی عتبہ سے تین برس بڑا تہا۔

روایت ہے کہ آنحضرت نے مسلمانون کو منع کر دیا تہا کہ ابوالبختری کو جان سے نہ مارنا اور وجہ اس ممانعت کی یہ تھی کہ ایک دن مکہ مین ہتہیار لگا کے اوس نے آنحضرت کی حمایت کی تھی اور کہا تہا کہ اسوقت جو محمدؐ کو ایذا دیگا مین اوسکو قتل کرونگا اس احسان کی شکر گذاری مین روز بدر اوسکے قتل کی ممانعت کر دی گئی تھی۔ ابوداؤد مازنی نے بیان کیا ہے کہ ابوالبختری مجھے ملا مین نے اوس سے کہا کہ رسول خدا نے تیرے قتل سے ہمین باز رکہا ہے تو میرے ساتہ حضور کی خدمت مین چل۔ ابوالبختری نے جواب دیا کہ قسم ہے لات و عزیٰ کی مین تیرے ساتہ نہ چلونگا اور یہ بہی مین جانتا ہون کہ تو ضرور

سے مجھے قتل کریگا پس جو کچھہ تیرا قصد ہو کر گذر - آخر ابو داؤد نے اوسے تیر سے مار ڈالا - بعض کہتے ہین کہ ابو البختری کو مجذر بن زیاد نے نادانستہ قتل کیا -

اسی طرح آنحضرت نے حارث بن عامر کے قتل کی ممانعت کردی تھی کیونکہ قریش زبردستی اوسے اپنے ساتھہ لاے تھے - مگر خبیب بن یساف اوسے پہچانتے نہ تھے اونہون نے اوسے مار ڈالا آنحضرت نے اوسکے مرنے کی خبر سن کے افسوس کیا اور کہا کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو مین اوسے چھوڑ دیتا -

زمعہ بن الاسود کے قتل کی بھی اجازت نہ تھی اوسے ثابت بن الجذع نے لاعلمی مین ہلاک کیا -

عقبہ بن ابی مُعیط نے آنحضرت کے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے وقت شعر لکھے تھے جنکا مضمون یہ تھا کہ "اے ناقہ قصوی کے سوار ہم بھی مکہ سے ہجرت کرینگے اور عنقریب تو مجھکو گھوڑے پر سوار دیکھیگا مین اپنے نیزے کو تیرے خون سے سیراب کرونگا اور ہماری تلوار سب سامان تیرا چھین لے گی" جب آنحضرت نے یہ اشعار سنے تو عقبہ کے حق مین بددعا کی کہ "اے پروردگار اوسکو سرنگون کر اور اوندہے منہ گرا اور ہلاک کر" چنانچہ جنگ بدر کے دن عقبہ کے گھوڑے نے شوخی کی اور اوسکو گرا دیا عبداللہ بن سلمۃ العجلانی اوسے بارگاہ نبوی مین گرفتار کر کے لے آے اور عاصم بن ثابت ابی الاقلح نے آنحضرت کے ارشاد سے اوسے ہلاک کیا -

زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن عبیدہ بن سعید بن العاص مجھکو ملا وہ اپنے گھوڑے پر سوار اور کامل زرہ دامن دار پانوٗن تک پہنے تھا جس مین سے اور کوئی عضو سوا اوسکی دونون آنکھون کے نہین دکہائی دیتا تھا - اوسکے پاس ایک چھوٹی سی بیمار لڑکی تھی جسکا پیٹ بہت بڑھ گیا تھا - اوسکو گود مین لئے ہوئے عبیدہ پکارتا پھرتا تھا کہ "مین باپ ہون اطفال خردسال کا

مین باپ ہون اطفال خرد سال کا۔ "زبیر بیان کرتی ہین کہ اوسوقت میری ہاتھہ مین ایک برچھی تھی مین نے اوسکی انی عبیدہ کی آنکھہ مین ماری برچھی آنکی تو مین نے اوسی گرا لیا اور چھاتی پر چڑہ بیٹھے اوسکی آنکھہ اوسی برچھی کی نوک سے نکال لی۔ رسول خدا صلعم نے وہ برچھی مجھہ سے لے لی جو مثل نشان کے ہر معرکہ مین آنحضرت کے آگے آگے رہتی تھی اور اسی طرح ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم نے ہر لڑائی مین اوسے اپنے آگے رکھا۔

زبیر کہتے ہین کہ جسوقت اہل اسلام اور کفار دونون لشکرون مین گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی تو عاصم بن ابی عوف بن صُبَیرۃ السہمی درندہ خونخوار کی طرح آگے بڑہا اور کہتا جاتا تہا کہ "اے گروہ قریش تمپر فرض ہے کہ قاطع رحم و قرابت و پراگندہ کنندۂ جماعت اور غیر معروف باتین کرنیوالے یعنی محمدؐ کو زندہ نہ چھوڑو۔ اور سمجھہ لو اگر وہ بچگیا تو پھر ہم مین سے کسی کو باقی نہ رکھیگا۔" اوسکی یہ مزخرفات سن کی ابو دجانہ اوس پر دوڑ پڑے دونون مین خوب ہی تلوار چلی آخر ابو دجانہ نے اوسے قتل کیا اور رخت و سلاح اوسکے اوتارنے لگے۔ ناگاہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا گذر ادہر ہوا رخت اوتارنے سے منع کیا اور فرمایا ابو دجانہ سامان اسکا کیون لیتا ہے دشمن ابہی سر پر ہین تجھکو اونکا دفع کرنا باقی ہے۔ مین تیرا گواہ ہون یہ اسباب تجہی کو ملیگا۔ ادہر تو یہ باتین ہو رہی تہین کہ معبد بن وہب نے بڑہکے ایک تلوار ایسی ابو دجانہ کے لگائی کہ وہ بیٹھہ گئے۔ اور سنبھل کے پھر کھڑے ہوئے اور کئی تلوارین معبد کے لگائین مگر اوسکے کارگر نہوئین وہ بہاگ کے ایک غار مین کود پڑا حضرت ابو دجانہ بھی اوسکے اوپر تہے غار ہی مین اوسکو کچل کے رکھدیا اور سب اسباب اوسکا اوتار لیا۔

اجتماع اقوال اس پر ہے کہ ابوجہل کو معاذ بن عمرو بن الجموح اور دونون پسران عفرا نے گھیرا اور زخمی کیا اور عبد اللہ بن مسعود نے اوسکا سر تن سے جدا کیا۔

روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم پسران عفرا کے مقتل پر کھڑے ہوے فرماتے تہے کہ خداوندا دونون فرزندان عفرا پر رحم کر۔ ان دونون نے اس امت کے فرعون کے قتل مین شرکت

کی ہی۔ وہ ہی کفار کا سرغنہ اور پیشوا تہا۔

جناب علی مرتضیٰ فرماتے ہین کہ روز بدر جب دن چڑہا اور ہم لوگ اور مشرکین مقابلہ مین آکر بھڑ گئے اور ہماری اور اونکی صفین باہم مل گئین تو مین ایک مشرک کی طرف بقصد جنگ چلا۔ اوسوقت کیا دیکھتا ہون کہ ایک ریت کے ٹیلے پر سعد بن خثیمہ اور ایک مشرک لڑ رہے ہین یہان تک کہ وہ کافر سعد کو مار کے اونکا رخت اوتارنے لگا۔ مین نے دیکہا کہ قاتل زرہ اور ساز حرب سے خوب ڈہکا ہوا ہے اور گہوڑے پر سوار ہے۔ مین نے تو اوسے نہین پہچانا مگر وہ مجھے پہچان گیا۔ اس لئے کہا کہ اے ابن ابی طالب ادہر آ اور مجھ سے لڑ۔ مین اوسکی طرف متوجہ ہوا اور وہ بھی آگے بڑہکر مجھپر آیا۔ چونکہ مین کوتاہ قد تہا اور وہ ایک قد آور پیلتن جوان معلوم ہوتا تہا مین ڈرا کہ اگر یہ یون ہی ٹیلے پر سے لڑک پڑا تو مین اس دیوزاد کے بوجھ ہی سے دب جاؤنگا اس لئے مین نیچے کی طرف پیچھے کو ہٹا یہ دیکھکر وہ بولا اے ابن ابی طالب تو مجھ سے بہاگا۔ جب میرے قدم ایک جگہ جم گئے تو وہ شیر کی طرح غرا کے میرے اوپر آیا۔ اور تلوار کا وار کیا مین نے اوسکی تلوار اپنے سپر پر روکی۔ وہ سپر مین گڑ کے اٹک رہی۔ کافر اپنا ہاتھ سلجھا نہین چکا تہا کہ مین نے فرصت پاکر اوسکے زرہ پوش شانے پر ایک ہاتھ تلوار کا رسید کیا۔ تلوار نے زرہ تک کے پرخچے اوڑا دیئے وہ تھرا گیا۔ مین سمجھا تہا کہ مین اسے مار لونگا۔ لیکن تلوار کی ایک بجلی سی مجھے اپنے پیچھے چمکتی دکہائی دی مین نے خالی دینے کے لئے اپنا سر نیچے جو کیا تو وہ تلوار سنسنا کے اوس کافر کے سر پر پڑی اور آواز آئی کہ مین ابن عبد المطلب ہون مین سمجھ گیا کہ یہ ہاتھ حمزہ کا تہا۔ اونکی تلوار خود کاٹ کے اوسکے کاسہ سر مین اوتر گئی تھی۔

روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن عکاشہ بن محصن اور سلمہ بن اسلم بن جریش کی تلوارین لڑتے لڑتے ٹوٹ گئین اور یہ دونون نہتے رہگئے لاچار ہوکر آنحضرت کے پاس گئے حضور نے عکاشہ کے ہاتھ مین ایک چھڑی پکڑا دی اور سلمہ کو ایک شاخ سبز دیدی وہ دونون صاف وصیقل کی ہوئی تلوارین

بنگیئین اور ہمیشہ اونکے پاس رہین۔

کہتے ہین کہ اوسدن حارث بن سراقہ حوض پر تہے تاگاہ ایک بہت تیز تیر اونکے سینہ مین آکے لگا اور وہ شہید ہوئے۔ جب مدینہ مین اونکے مرنے کی خبر اونکی والدہ اور بہن کو پہونچی تو مان نے کہا کہ جب تک آنحضرت صحیح وسالم مدینہ مین نہ آئینگے مین اپنے بیٹے کو ہرگز نہ روؤنگی اون سے پوچھونگی کہ حضرت اگر میرا بیٹا بہشت مین ہے تو خوشی کا مقام ہے رونے کی کچہہ ضرورت نہین۔ ہان اگر وہ فرمائینگے کہ حارث دوزخ مین ہے تو رولونگی اور قسم ہے خدا کی پہر مین اوسکو چلا چلا کے روؤنگی۔ آخرش جب رسول خدا نے بدر سے مراجعت فرمائی تو مادر حارث خدمت عالی مین حاضر ہوئین اور حال حارث کا پوچہا آنحضرت نے فرمایا کہ قسم ہے خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے حارث جنت الفردوس مین ہے۔ مان بولی اب مین اوسکے لئے ہرگز لگا نکرونگی۔ اوسوقت حضور نے ایک پیالہ پانی کا طلب کیا اوس مین اپنے ہاتہہ دہوئے اور کلی کرکے اوس مین ڈالدی اور حارث کی مان کو وہ پانی پلادیا اور جو کچہہ باقی رہا حارث کی بہن کو دیدیا اوس نے بہی پیا پہر حکم دیا کہ اس مین سے تہوڑا سا اپنے گریبانون پر چہڑک لو ادن دونون نے بہی کیا اور اپنے گہر چلی گئین اور پہر مدینہ بہر مین اون سے زیادہ کوئی عورت دل شاد نہین نظر پڑی۔

روایت ہے کہ ہبیرہ بن ابی وہب نے جب شکست قوم دیکہی تو ایسا اندوہناک ہوا کہ بے ہوش ہوکر گر پڑا اور طاقت اوٹہنے کی نہین رہی دیر تک اوندہے منہ پڑا رہا۔ آخر ابواسامہ الجشمی اوسکا حلیف اوسکے پاس آیا اور زرہ بدن سے الگ کرکے اوسے اوٹہا لیگیا۔ اور بعضے یون کہتے ہین کہ ہبیرہ کو ابوداؤد مازنی نے تلوار ماری تہی جسکے صدمہ سے وہ اوندہے منہ گر پڑا اور تلوار زرہ کا ٹکر بدن کے اندر اوتر گئی تہی۔ جسکی وجہ سے وہ زمین سے ہل نہ سکا۔

حکیم بن حزام کا بیان ہے کہ جب جنگ بدر سے ہم شکست کہا کے بہاگے ہین تو مین اپنی جان

کے خوف سے چارون طرف بھاگا پھرتا تھا اور یہ چاہتا تھا کہ دن کہین جلدی آخر ہو جاے تاکہ مسلمان ہم لوگون کی تلاش چھوڑ دین مگر دن کمبخت جیسے کا تیسا باقی معلوم ہوتا تھا اوسوقت مجھے عبداللہ اور عبدالرحمان پسران عوام ملے وہ دونون اونٹ پر سوار تھے اگرچہ عبداللہ لنگڑا تھا مگر دونون بھائی اونٹ سے اوتر پڑے اور مجھے سوار کر دیا اور خود دونون پیچھے پیچھے اونٹ کے ہو لئے۔ اور ہم تینون جون تون کرکے مکہ پہونچے اور خدا کا شکر کیا۔ جان بچی لاکھون پاے۔ حکیم کا قول ہے کہ کچھ میرا ہی یہ حال نہ تھا سینکڑون مجھ سے زیادہ بدحال ہو ہو کے بھاگے تھے۔

قباث بن اشیم الکنانی سے روایت ہے کہ مین بدر مین مشرکین کے ساتھ تھا۔ میری نظر جب مسلمانون کے لشکر پر پڑتی تھی تو وہ مجھے بہت قلیل دکھائی دیتے تھے برعکس اسکے لشکر کفار کے آدمی اور گھوڑے بکثرت معلوم ہوتے تھے۔ اسپر بھی وہ بزدلی تھی کہ لوگون نے چارون طرف بھاگنا شروع کر دیا اور یہ کیفیت تھی کہ کوئی انکو کھاے جاتا ہے آخر جب کسی طرح پانون نہ جمے تو مین بھی اونکے ساتھ بھاگا۔ عورتون کی بھی لوگون کو خبر نہ تھی اون سب کو چھوڑکر فرار کو قرار پر اختیار کیا۔ مین نے یہ حالت دیکھکر اپنے دل مین کہا تف ہے اس نامردی پر کہ اپنی ناموس کا بھی خیال نہ رکھا آپ بھاگ گئے اور اپنی عورتون کو چھوڑ گئے۔ میرا یہ خیال دل ہی مین رہا زبان پر اسکا ایک لفظ بھی نہ آیا تھا غرضکہ افسوس کرتا ہوا اور تباہی کا مارا خوف ورجا مین بدحواس بھاگا جاتا تھا کہ موضع غیقہ مین میری قوم کا ایک آدمی مجھے ملا اوس نے میری حالت زار پر رحم کھا کر اونٹ سواری کو اور زاد راہ دیا۔ وہان سے چلکے مین نے موضع غمیم مین دیکھا کہ حیسمان بن حابس الخزاعی میرے آگے آگے چلا جاتا ہے۔ مین چاہتا تو اوسکے ہمراہ ہو جاتا مگر قصداً پیچھے رہا۔ وہ مجھسے ایک دن پہلے مکہ پہونچا اور مشرکین کی بربادی کی خبر وہان مشتہر کر دی۔ صبح ہوتے ہی جب مین شہر مین پہونچا ہون تو دیکھا کہ لوگ جا بجا حیسمان کو برا بھلا کہہ رہے ہین کہ اوسکے منہ مین خاک کمبخت نے کیسی بڑی خبر سنائی ہے یہ مین جنگ

خندق تک مکہ مین مقیم رہا۔ اسلام میرے دل مین سماچکا تھا اس لئے مدینہ پہونچا مگر مین آنحضرت کو پہچانتا نہ تھا لوگون سے دریافت کیا تو مسجد مین پتا لگا۔ وہان جاکر دیکھا کہ بہت سے لوگ دیوار کے سایہ مین بیٹھے ہین۔ مین نے اوس مجمع کی طرف مخاطب ہوکر باواز بلند سلام کیا۔ حضرت بول اوٹھے اے قباث بن اشیم تو ہی نے جنگ بدر کے دن یہ کہا تھا کہ زوت ہے ان لوگون پر آپ بھاگے جاتے ہین اور اپنی عورتون کو چھوڑے جاتے ہین۔ مین یہ سنکر حیران رہگیا اور سمجھا کہ یہی رسول خدا ہین ورنہ سوائے الہام کے میرے دل کی بات کیسے معلوم ہوسکتی تہی۔ پس مین دوڑکر حضور کے قدمون پر جاگرا آپ سے بیعت کی اور کہا "اشہد انک رسول اللہ"۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ مال غنیمت کے لئے لشکر اسلام مین جھگڑے ہونے لگے رشدہ شدہ یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہونچی آپ نے حکم دیا کہ سارا مال غنیمت بیت المال مین داخل کرو چنانچہ سب کچھ حضور مین حاضر کردیا گیا کسی کے پاس ایک حبہ نہ رہا اوس وقت اہل شجاعت اور لڑنے والے سمجھے کہ یہ مال صرف ہم لوگون کو ملیگا۔ مگر آنحضرت سب کو بحصہ مساوی دینے لگے۔ سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ جن لوگون نے صف کارزار مین بڑھ بڑھ کر تلوارین چلائی ہین اور داد شجاعت دیدے کر اپنی جانین گنوانے مین ذرا بھی دریغ نہین کیا۔ کیا آپ اونکو اون ضعیف اور عاجز لوگون کے برابر دینگے جو قابل جنگ نہ تھے۔ قربان اس غریب نوازی اور مسکین پروری کے ارشاد ہوا کہ تم لوگ یہ فخر نہ کرو کہ ہم اپنی قوت بازو سے فیروزمند اور ظفریاب ہوے ہین۔ یہ انہین ضعفاء کی دعا تہی جو تمہاری سپر بنگئی۔ مال غنیمت کے مہتمم عبداللہ بن کعب بن عمرو المازنی یا خباب بن الارث مقرر کئے گئے تھے روایت ہے کہ مال غنیمت مین جو اونٹ اور فرش اور لباس اور دیگر مال و متاع جمع ہوا تھا اوس سب کے ۳۱۷ حصہ کئے گئے۔ پیدل تین سو تیرہ تہے اونکو ایک ایک حصہ ملا چار حصے دو سوارون کو ملے یعنی سوارون کو پیدلون سے دوگنا دیا گیا۔ رسول صلعم نے سعد بن عبادہ کو بھی حصہ

دیاتھا - حالانکہ وہ جنگ مین شامل نہ تھے - سبب اسکا یہ ہے کہ سعد کو اس لڑائی سے بڑی دلچسپی تھی جب مدینہ مین آنحضرت جہاد کی بیعت لے رہے تھے تو حضرت سعد محلۂ انصار مین جا جا کر لوگون کو آمادہ کرتے اور بڑی کوشش فرماتے تھے اسی سعی مین اونہین سانپ نے کاٹا اور وہ ہمراہی سے باز رہے اس لئے اونکا بھی استحقاق سمجھا گیا - سعد بن مالک الساعدی بدر چلنے کی تیاری کر چکے تھے کہ دفعتاً بیمار ہو گئے اور بعد روانگی آنحضرت صلعم انتقال کیا اور وصیت بھی کر گئے تھے کہ میرا حصہ میرے بال بچون کو دیا جاوے اس لئے اونکا حصہ بھی لگایا گیا - اور ایک مرد انصاری اور ایک اور شخص کو بھی مال ملا - یہ سب چار آدمی ہوے جنکے بارے مین ارباب سیر کو ایسا اتفاق نہین ہے جیسا کہ اون آٹھہ اصحاب کی نسبت ہے جنکا اوپر مذکور ہوا - چودہ اصحاب شہید ہوئے تہے آنحضرت نے اونکو بھی دیا کیونکہ عبد اللہ بن سعد بن خثیمہ نے لکھا ہے کہ میرے والد کا حصہ عویم بن ساعدہ کی ہاتھہ میرے پاس آگیا - اور سائب بن ابی البابہ کا بیان ہے کہ معن بن عدی کی معرفت مستر بن عبد المنذر کا حصہ مجھے ملا -

کہتے ہین کہ ڈیڑہ سو اونٹ جن پر آدم یعنی ادیم یا گیہون وغیرہ غلہ لدا تہا بدر کے دن مسلمانون کے ہاتھہ لگے - مگر مال غنیمت مین سے ایک سرخ لپٹی ہوئی چادر گم ہو گئی - لوگون نے گمان کیا کہ آنحضرت نے وہ چادر اپنے لئے رکھہ چھوڑی ہے لہذا یہ آیت نازل ہوئی -

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ ۚ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ (سورۂ آل عمران پارہ ۴)

ترجمہ - اور پیغمبر کی شان سے یہ نہایت بعید ہے کہ پیغمبر ہو کے خیانت کرے اور جو جرم خیانت کا مرتکب ہوگا تو جو چیز خیانت کی ہے قیامت کے دن خدا کے روبرو بعینہ وہی چیز اوسکو لا حاضر کرنی ہوگی پھر جس نے جیسا کیا ہے اوسکو اوسکا پورا پورا بدلا دیا جائیگا اور کسی پر کسی طرح کا زور و ظلم نہین ہوگا -

اوسی وقت ایک آدمی نے آکر آنحضرت کو اطلاع دی کہ فلان شخص نے وہ چادر چرائی ہے
جب اوس سے پوچہا گیا تو اوس نے انکار کیا۔ مخبر نے عرض کیا کہ حضور فلان مقام کہدوائین پس
جب وہان کہود کے دیکہا گیا تو وہ چادر نکلی۔ جناب رسول خدا کے لئے تقسیم سے قبل حق صفی
مقرر تہا یعنی آپ میر جہاد تہے آپ کو جو چیز پسند ہوتی وہ آپ بغیر تقسیم کے لے سکتے تہے۔

سعد بن عبادہ نے ایک تلوار جسکا نام غضب تہا اور ایک زرہ جسے ذات الفضول کہتے تہے
آنحضرت کی نذر کی تہی پس جنگ بدر کے دن آپ کے ہاتہہ مین وہ ہی تلوار تہی۔

کہتے ہین کہ تین غلام مملوک بہی جنگ بدر مین شامل تہے۔ ایک تو حاطب بن ابی بلتعہ کا غلام۔
دوسرا عبدالرحمان بن عوف کا غلام۔ اور تیسرا سعد بن معاذ کا غلام۔ ان تینون غلامون کو مال غنیمت
مین سے تو کچہہ نہین ملا مگر قیدیون سے اتنا ملگیا کہ اگر آزاد ہوتے تو اتنا پاتے۔ آنحضرت نے اپنے
غلام شقران کو اسیرون پر مہتمم مقرر کردیا تہا۔

سعد پدر عام نے لڑائی مین سہیل بن عمرو کو تیر مارا اوسکی رگ عرق النسا کٹ گئی مگر وہ بہاگا سعد
نے اوسکا پیچہا کرکے اوسے پکڑلیا اور سعد کے پہونچنے سے پہلے اوسے مالک بن دخشم نے تہام
رکہا تہا۔ دونون مین جہگڑا ہونے لگا ہر ایک کہتا تہا یہ میرا قیدی ہے۔ آخر فساد مٹانے کے لئے
آنحضرت نے سہیل کو خود لیلیا۔ اور مالک کی حراست مین اوسے رکہا۔ مقام روحا سے سہیل بہاگا
حضرت نے حکم دیا کہ جو شخص اوسے گرفتار کرے فوراً مار ڈالے ناگاہ وہ آنحضرت کو ملا مگر آپنے اوسے
قتل نہین کیا۔

ابو بردہ بن نیاز نے مشرکین مین سے معبد بن وہب کو گرفتار کیا جو بنی سعد بن لیث مین
سے تہا۔ حضرت عمر فاروق گرفتار کنندگان مشرکین کو بہی ہدایت کرتے تہے کہ اپنے اپنے اسیرونکو
ہلاک کرڈالو چنانچہ ابو بردہ سے بہی کہا۔ معبد نے جو سنا تو اکڑنے لگا اور کہا اے عمر کیا تم

اس دہوکے مین ہو کہ مسلمان ہم پر غالب ہوگئے قسم ہے لات وعزّیٰ کی ہم مسلمانون کو چُن چُن کے مارینگے اور اونکا بیج بھی روے زمین پر نہ چہوڑینگے۔ حضرت فاروق اعظم رضؓ نے اوسے قتل کرڈالا اور بعضون کا قول ہے کہ معبد کا کلام سنکر ابوبردہ سے ضبط نہو سکا اونہون نے خود اوسکا کام تمام کردیا۔

جب سہیل بن عمرو قید ہوا تو اصحاب مین سے کسی نے آنحضرت سے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ شخص اپنے خطبہ مین آپ کی بہت توہین کیا کرتا تہا بہتر ہے کہ آج اسکے دانت توڑوا دیئے جائین تاکہ اوسکو پھر ایسی ناشایستہ کام کی جرأت نہو۔ حضرت نے جواب دیا کہ نہین مین ایسی نامعقول عقوبت کبھی نہ کرونگا قطع عضو بہت بری بات ہے۔ کہین حق تعالےٰ مجہپر بھی ایسی ہی عقوبت نہ کرے گوکہ مین نبی ہون اور علاوہ برین کیا عجب ہے کہ کسی وقت مین وہ کہڑا ہوا وہ چیز پڑہ رہا ہو جس سی تو خوش ہوجاے۔ پس ایسا ہی ہوا کہ جب آنحضرت کے وفات کی خبر مکہ مین پہونچی تو سہیل نے خطبہ پڑہنا شروع کیا اور جو خطبہ یہان مدینہ مین ممبر پر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ پڑہ رہے تہے وہی لفظاً لفظاً سہیل مکّہ مین کہتا جاتا تہا گویا سہیل کے کان جناب صدیقؓ کے ہونٹون سے لگے ہوے تہے۔ سبحان اللہ کیسا اچہا ٹیلیفون اور ٹیلیگراف تہا کہ من تو شدم تو من شدی کی کیفیت حاصل ہوگئی تھی اور صدقے اوس برقی خزانہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس نے نو برس پہلے یہ فرمادیا تہا کہ کسی وقت مین وہ کھڑا ہوکے وہ چیز پڑہیگا جس سے تو خوش ہوجائیگا۔

جسوقت سہیل کے کلام کی کیفیت جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سنی کہا کہ ”اشہد ان محمداً رسول اللہ“

روایت ہے کہ زنانِ قریش ہندہ بنت عتبہ کے پاس گئین اور کہا کہ تو اپنے باپ اور بھائی اور چچا اور گھر والون کے لئے جو جنگ بدر مین مارے گئے ہین ماتم اور گریہ وبکا کیون نہین کرتی۔ ہندہ نے جواب دیا کیا تم یہ چاہتی ہو کہ مین بکا کرون اور اسکی خبر محمدؐ اور اوسکے اصحاب کو پہونچے اور وہ

خوشی منائین اور ہمکو طعن وتشنیع کرین - واللہ مین ہرگز بکا نگرونگی اور اپنے سر مین تیل نڈالونگی جب تک کہ مسلمانون سے اس قتل کا بدلا نہ لے لیا جائیگا اور اون سے جنگ نہوگی - اگر مجھے یقین ہوتا کہ بکا کرنے سے میرے دل کا رنج دور ہوجائیگا تو مین اوسے کرلیتی مگر یہ داغ تو دل سے اوسی دم دور ہونگے جب قتل عزیزان کا عوض مجھے ملیگا غرضکہ جس دن سے ہندہ نے حلف کیا تا جنگ اُحد اوس نے نہ اپنے سر مین تیل ڈالا نہ فرش پر لیٹی نہ اپنے خاوند ابی سفیان بن حرب سے ہم بستر ہوئی -

کہتے ہین کہ عمیر بن وہب بن عمیر الجمحی مقام حجر مین صفوان بن اُمیہ کے پاس آیا - صفوان بولا کہ مقتولین بدر کے غم مین عیش ہمارا منغص ہے - عمیر بن وہب نے جواب دیا سچ ہے بعد اونکی زندگی بھلی نہین معلوم ہوتی اگر مین قرضدار نہوتا اور بال بچون کے کہانے کے لئے گھر مین کچھ چھوڑ جا سکتا تو ضرور مین مدینہ پہونچکر محمدؐ کو قتل کر ڈالتا - مین نے سنا ہے کہ وہ بازارون مین آمد وشد رکھتا ہے پس کہین اوس سے ملکے میل جول پیدا کرلیتا اور کہتا کہ میرا بیٹا جو تمہارے پاس قید ہے اوسے چھوڑانے آیا ہون یون ہی داؤ پیچ کر کے کسی وقت اونہین مار لیتا - صفوان یہ باتین سنکر اوچھل پڑا اور کہنے لگا کہ اے ابوامیہ رب کعبہ مین تیرا قرض ادا کردونگا اور تیرے اہل وعیال کو اپنے بال بچون سے زیادہ سمجھونگا ہم پہلے اونہین کہلائینگے جب آپ کہایا کرینگے للہ تو اسی وقت مدینہ چلدے - الحاصل صفوان نے عمیر کو اپنے ناقہ پر سوار کیا اور اپنی زرہ بھی اوسکو دیدی اور کہا کہ اپنی تلوار کو خوب تیز کر کے زہر مین بجہالے چنانچہ عمیر نے ایسا ہی کیا اور روانہ ہوگیا - صفوان نے یہ بہی کہدیا تہا کہ اسوقت ہم دونون مین یہ عہد وپیمان ہوے ہین کوئی تیسرا شخص یہان موجود نہین ہے تم مدینہ پہونچکے بھی اس راز کو مخفی رکھنا - اور مین بھی چند روز کے بعد وہان آکر تمہارا شریک حال ہوجاؤنگا - یہان تک کہ عمیر مدینہ مین مسجد نبوی کے دروازہ پر پہونچا ناقہ کو درِ مسجد پر بٹھا کر تلوار اپنی گلے مین لٹکائی اور آنحضرتؐ کی طرف چلا - حضرت عمر فاروقؓ اصحاب کے مجمع مین بیٹھے ہوے اون نعمتون کا شکریہ ادا کر رہے تہے جو اللہ جل شانہ نے مسلمانون کو

بدر کے دن عطا کی تہین ناگاہ نظر فاروقی عمیر پر پڑگئی دیکھتے ہی ماتہا ٹہنکا اور عمیر کو مسلح دیکھکے فرمایا
کہ لینا یہ کتا آگے نہ جانے پائے اسی نے جنگ کے دن ہماری قلت اور تعداد کی خبر قریش کو
جا کر دی تہی - پس اصحاب نے فوراً اوسے گرفتار کرلیا - اور حضرت فاروق اعظم گردن پکڑ کے حضور
نبوی مین لے پہونچے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ ناپاک تلوار باندہے ہوئے مسجد اقدس مین
آگیا ہے اگر ارشاد ہو تو ابہی سر قلم کردون مجہے اسکی طرف سے ہرگز اطمینان نہین یہ خبیث بڑا غدار
ہے - حضور نے فرمایا کہ اے عمر اسے چہوڑدو اور میرے پاس آنے دو - مگر آپ جانتے ہین کہ
یہان پہلو مین دل کہان تہے محبت کی برق دوڑ گئی تہی - آنحضرت کے فرمانے سے اتنا تو کیا کہ
عمیر کی گردن چہوڑدی مگر ایک ہاتہہ سے تلوار کا تسمہ اور دوسرے ہاتہہ سے تلوار کا قبضہ مضبوط تہامے ہوے
سامنے لیجا کر کہڑا کردیا - رسول خدا نے تبسم فرمایا اور کہا عمر اللہ اللہ ہم سے زیادہ ہماری محبت کہ تلوار
کو آپ نے نہ چہوڑا - جناب فاروق نے التماس کیا کہ حضور آگے اور کچہہ نہ فرمائین جو کچہہ دریافت
کرنا ہو اس سے پوچہہ لیجیے میرے تمام جسم مین آتش غضب بہڑک رہی ہے جس ارادہ سے یہ آیا ہے
اوسے مین خوب جانتا ہون اگر مجہے معلوم ہوتا کہ آپ اسکے قتل کے حکم دینے مین اتنی دیر لگائینگے
تو مین در مسجد ہی پر اسکا سر بہٹا سا اوڑا دیتا یہ ملعون زندگی مین ہمکو خاک مین ملانے آیا تہا - حضرت
سمجہہ گئے کہ ہان ادہر بہی خبر ہے اور اسی لیے صولت فاروقی جوش مین آگئی ہے کہین ایسا نہو
کہ یہ خاک کا پیوند ہو جاے اور معاً عمیر سے سوال کیا تو یہان کیون آیا ہے - اوس نے جوابدیا کہ
اپنے اسیرون کی خبر لینے آیا ہون جو آپ کے پاس قید ہین - ارشاد ہوا پہر یہ تلوار کیسی اوس نے
یہان بہی چال چلی اور کہا کہ لعنت ہو اس تلوار پر اس نے بدر کے دن کیا کام کیے جو آج کرے گی اسے
تو آتے وقت اوتارنا بہول گیا تہا سہواً رہگئی - ارشاد ہوا کہ سچ بتا - اوس نے پہر بہی جوابدیا کہ حضور مین تو
صرف قیدیون کی خبر لینے آیا ہون - آپ نے فرمایا کہ عمیر ہم تجہہ سے پوچہتے ہین کہ مقام حجر مین تجہہ سے

اور صفوان سے کیا قول وقرار ہوے ہین اونہین بیان کر۔ یہ سنکر عمیر بید کی طرح کانپ گیا جناب
عمر کا ہاتھہ اوٹھا ہی تہا کہ مجرم ”اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ“ کہتا ہوا حضور کے قدمون
پر گر پڑا اور بولا کہ آپ دونون صاحبون نے جس حال کو معلوم کرلیا ہے اوسکے قرار پانے کے وقت
سواے دو آدمیون کے دور دور تک کوئی نہ تہا یہ بات بجز الہام کے اور کسی طرح حاصل نہین ہوسکتی
اور زیادہ حیرت یہ ہے کہ اس قدرتی تار برقی کا اثر ایک اور طرف بہی ہے۔ ادہر جناب عمر کا ہاتھہ
جتنا اوٹھا تہا اوتنا ہی رہگیا اور آپ نے یہ کہکر تلوار پہینکدی کہ اسوقت تک مجہے یہ معلوم ہوتا تہا
کہ مین ایک خوک کو تہامے کہڑا ہون اب یہ صورت مجہے اپنی اولاد سے زیادہ محبوب نظر آتی ہے
ارشاد نبوی ہوا کہ اچہا اب جاؤ اور اپنے اس نئی اولاد کو قرآن کی تعلیم دو۔ اور اسکے قیدیون کو
اسکی خاطر سے بغیر فدیہ لئے رہا کردو۔ عمیر نے اجازت مانگی کہ مجہے حکم ہو مین مکہ جاکر قریش کو دین
حق کی طرف بلاؤن ارشاد ہوا کہ جا تیری درخواست منظور ہوئی ادہر صفوان ہر شخص سے روز پوچہا
کرتا تہا کہ مدینہ کی کوئی نئی خبر بہی تم نے سنی ہے اور جو مدینہ سے مکہ مین آتا اوسکے پاس ضرور
جاتا تہا اور سب مکہ والون سے کہا کرتا تہا کہ اب عنقریب تم وہ خبر سُننے والے ہو جسکے سُنتے
سے جنگ بدر کے سب رنج وغم بہلا دوگے۔ مگر جسکو اللہ رکہے اوسے کون چکہے آخر یہ خبر
آہی گئی کہ ہر کہ درکان نمک رفت نمک شد یعنی حضرت عمیر بھی رنگ گئے۔ صفوان نے
سر پیٹ لیا اور عمیر کے بال بچون کی نگرانی سے ہاتھہ کہینچا مگر ”رزقکم فی السماء“ کے
قائلون کو کیا پرواہ ہو۔ عمیر نے مکہ مین آکر چہاتی پر مونگ دلنا شروع کیا اور کہا اے
قریش دوزخ کی آگ سے اگر بچنا ہے تو ان قدمون مین آن پڑو چنانچہ اونکے ہاتھہ پر
بہت سے لوگ ایمان لاے۔

اسماے مبارک اصحاب بدرؓ اور اونکی فضیلت

واضح ہو کہ اصحاب بدرؓ کی تعداد مین اختلاف ہے - کوئی ۳۱۵ بتاتا ہے کوئی ۳۱۳ کہتا ہے جعفر بن حسن بن عبد الکریم برزنجی نے اپنی کتاب مین کئی کتابون کے حوالہ سے ۳۶۵ - اور شیخ عبد الرحمن القبانی نے ۳۹۱ نام لکھے ہین -

خواص ان مبارک نامون کے برہان حلبی نے اپنی سیرت مین اور دوانی نے بہت سے مشائخ سے یہ بتائے ہین کہ ان نامون کے طفیل سے ہر دعا مقبول ہو جاتی ہے - تجربہ اور تحقیق سے بھی یہ بات بارہا پایہ ثبوت کو پہونچی ہے - شیخ عبد اللطیف اپنے رسالہ مین لکھتے ہین کہ بہت سے علما کا تو یہ عقیدہ ہے کہ لوگ ان نامونکی مداومت سے ولی کامل بنگئے ہین - بعض عارفین کا قول ہے کہ ان اسماے مبارک کی برکت سے ہزارون مریض ہمنے اچھے کئے ہین انکو پڑہکے مریض پر ہاتھہ رکھا نہین کہ وہ اچھا ہوا نہین - اکثرون نے لکھا ہے کہ ہمنے ان نامونکا تجربہ امور مہمہ مین کیا ہے فوراً دعا قبول ہو جاتی ہے - جعفر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ میری والدنے مجھے وصیت کی کہ اے بیٹا ان نامونکے ذکر کے وقت میری ہر دعا قبول ہو جاتی ہے تحقیق جو آدمی انکو ہر روز پڑہے تو بوسیلہ اونکے اوسکی ہر حاجت روا ہو جائیگی - مگر آنحضرت کے نام نامی کے ساتھہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر صحابی کے نام کیساتھہ رضی اللہ عنہ ضرور کہے تو دعا بہت جلد قبول ہو گی اسلئے ہم اون اسماے مقدسہ کو بالتفصیل لکھتے ہین کیونکہ وہ ایک عجیب نعمت غیر مترقبہ ہین اور جہانتک زیادہ سے زیادہ نام ہمین ملے ہین وہ مندرج کئے گئے ہین - انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے ناظرین کو ساری تاریخ کی قیمت انہین جواہرات سے وصول ہو جائیگی - اسلام کے اصلی اور سب حامیون کا نام بتادینا تاریخ کا کام ہی ہے گویا ایک پنتھہ مین دو کاج ہم نکالے دیتے ہین -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ

(۱) بِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ الْمُھَاجِرِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ٭

(۲) وَبِسَیِّدِنَا اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۳) وَبِسَیِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۴) وَبِسَیِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۵) وَبِسَیِّدِنَا عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۶) وَبِسَیِّدِنَا طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۷) وَبِسَیِّدِنَا الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۸) وَبِسَیِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۹) وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۱۰) وَبِسَیِّدِنَا سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۱۱) وَبِسَیِّدِنَا اَبِی عُبَیْدَۃَ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۱۲) وَبِسَیِّدِنَا عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

یہان پر واقفیت تاریخی کی خاطر سے ایک جملہ معترضہ سُن لیجیے کہ گذشتہ نامون مین دس نام حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے ہین جنکو کسی اُستاد نے اس قطعہ مین بھی منظوم کردیا ہے **قطعہ**

(۲)

	ابوبکر[1] و عمر[2] علی[3] و عثمان[4] طلحہ[8] ست و زبیر[9] و عبدرحمن[10]		دہ یار بہشتی اند قطعی سعد[5] است سعید[6] و بوعبیدہ[7]	

(۱) حضرت ابوبکر کا نام عبداللہ اور اونکے باپ کا نام ابوقحافہ تھا۔

(۲) حضرت عمر بن خطاب بن نفیل عدوی ہین۔

(۳) حضرت علی ابن ابی طالب آنحضرت صلعم کے چچازاد بھائی اور داماد اور ہاشمی ہین۔

(۴) حضرت عثمان ذی النورین ابن عفان اموی ہین۔

(۵) حضرت سعد کے باپ ابی وقاص کا نام مالک ہے اور وہ فہری ہین۔

(۶) حضرت سعید بن زید حضرت عمر کے بہنوئی ہین۔ اور حضرت سعید کے باپ زید حضرت عمر کے چچازاد بھائی تھے یعنی یون سمجھو کہ زید بن عمرو بن نفیل۔ پس وہ بھی عدوی ہوئے۔

(۷) حضرت ابوعبیدہ کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح ہے وہ بھی فہری ہین۔

(۸) حضرت طلحہ بن عبیداللہ حضرت ابوبکر صدیق کے بھتیجے تھے۔ اور یہ دونون صاحب تیمی ہین

(۹) حضرت زبیر بن عوام آنحضرت کی پھوپھی حضرت صفیہ کے بیٹے اور حضرت بی بی خدیجہ کے بھتیجے تھے اور اسدی ہین۔

(۱۰) حضرت عبدالرحمن بن عوف بھی فہری ہین۔

آمدم برسر مطلب

الف

اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۱۳) بِسَیِّدِنَا الْاَخْنَسِ بْنِ حَبِیْبِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ✣

(۱۴) وَبِسَيِّدِنَا الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِی اَرْقَمِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۱۵) وَبِسَيِّدِنَا اَنَسٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

(۱۶) وَبِسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۱۷) وَبِسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ اَوْسِ الْاَوْسِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۱۸) وَبِسَيِّدِنَا اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرِ الْاَوْسِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۱۹) وَبِسَيِّدِنَا اُنَيْسِ بْنِ قَتَادَةَ الْاَوْسِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۲۰) وَبِسَيِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مَعَاذِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۲۱) وَبِسَيِّدِنَا اُبَیِّ بْنِ مَعَاذِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۲۲) وَبِسَيِّدِنَا اُبَیِّ بْنِ كَعْبِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۲۳) وَبِسَيِّدِنَا اَسْعَدِ بْنِ زَيْدِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۲۴) وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ ثَابِتِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۲۵) وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۲۶) وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ خَوْلِيِّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

ب

اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۲۷) بِسَيِّدِنَا بِلَالِ بْنِ رَبَاحِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۲۸) وَبِسَيِّدِنَا بُجَيْرِ بْنِ اَبِی بُجَيْرِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۲۹) وَبِسَيِّدِنَا بَحَّاثِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۳۰) وَبِسَیِّدِنَا بَسْبَسَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ✦

(۳۱) وَبِسَیِّدِنَا الْبَرَآءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ✦

(۳۲) وَبِسَیِّدِنَا بِشْرِ بْنِ سَعْدٍ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ✦

(۳۳) وَبِسَیِّدِنَا بِشْرِ بْنِ الْبَرَآءِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ✦

ت

اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۳۴) بِسَیِّدِنَا تَمِیْمٍ مَوْلٰی بَنِیْ غَنَمِ بْنِ السِّلْمِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ✦

(۳۵) وَبِسَیِّدِنَا تَمِیْمٍ مَوْلٰی خِرَاشٍ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ✦

(۳۶) وَبِسَیِّدِنَا تَمِیْمِ بْنِ یُعَارٍ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ✦

ث

اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۳۷) بِسَیِّدِنَا ثَقْفِ بْنِ عَمْرٍو الْمُهَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ✦

(۳۸) وَبِسَیِّدِنَا ثَعْلَبَۃَ بْنِ حَاطِبٍ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ✦

(۳۹) وَبِسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ اَقْرَمَ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ✦

(۴۰) وَبِسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ✦

(۴۱) وَبِسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ خَالِدٍ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ✦

(۴۲) وَبِسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ خَنْسَاءَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ✦

(۴۳) وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ هَزَّالٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۞

(۴۴) وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۞

(۴۵) وَبِسَيِّدِنَا ثَعْلَبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۞

(۴۶) وَبِسَيِّدِنَا ثَعْلَبَةَ بْنِ غَنَمَةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۞

ج

اَللّٰهُمَّ وَاسْئَلُكَ

(۴۷) بِسَيِّدِنَا جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۞

(۴۸) وَبِسَيِّدِنَا جُبَيْرِ بْنِ اِيَاسٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۞

(۴۹) وَبِسَيِّدِنَا جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۞

(۵۰) وَبِسَيِّدِنَا جَبَّارِ بْنِ صَخْرٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۞

ح

اَللّٰهُمَّ وَاسْئَلُكَ

(۵۱) بِسَيِّدِنَا حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۞

(۵۲) وَبِسَيِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۞

(۵۳) وَبِسَيِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ عَمْرٍو الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۞

(۵۴) وَبِسَيِّدِنَا الْحُصَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۞

(۵۵) وَبِسَيِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ اَنَسٍ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۞

(٥٦) وَبِسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٥٧) وَبِسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ اَوْسِ بْنِ رَافِعِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٥٨) وَبِسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ اَوْسِ بْنِ مُعَاذِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٥٩) وَبِسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ خَزَمَۃَ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٦٠) وَبِسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ اَبِی خَزَمَۃَ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٦١) وَبِسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ عَرْفَجَۃَ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٦٢) وَبِسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ قَیْسِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٦٣) وَبِسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ عَتِیْكِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٦٤) وَبِسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ نُعْمَانِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٦٥) وَبِسَیِّدِنَا حَارِثَۃَ بْنِ سُرَاقَۃَ الشَّہِیْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٦٦) وَبِسَیِّدِنَا حَارِثَۃَ بْنِ النُّعْمَانِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٦٧) وَبِسَیِّدِنَا حَارِثَۃَ بْنِ مَالِكِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٦٨) وَبِسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ خَزَمَۃَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٦٩) وَبِسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّۃِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٧٠) وَبِسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ قَیْسِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٧١) وَبِسَیِّدِنَا حُرَیْثِ بْنِ زَیْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٧٢) وَبِسَیِّدِنَا الْحُبَابِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٧٣) وَبِسَیِّدِنَا حُبَیْبِ بْنِ الْاَسْوَدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(٧٤) وَبِسَیِّدِنَا حَرَامِ بْنِ مِلْحَانَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؞

(۷۵) وَبِسَیِّدِنَا حَمْزَةَ بْنِ الْحُمَیِّرِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

خ

اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۷۶) بِسَیِّدِنَا خَالِدِ بْنِ الْبُکَیْرِ الْمُهَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۷۷) وَبِسَیِّدِنَا خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ الْمُهَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۷۸) وَبِسَیِّدِنَا خَبَّابٍ مَوْلٰی عُتْبَةَ الْمُهَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۷۹) وَبِسَیِّدِنَا خُنَیْسِ بْنِ حُذَافَةَ الْمُهَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۸۰) وَبِسَیِّدِنَا خُرَیْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْمُهَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۸۱) وَبِسَیِّدِنَا خَوْلِیِّ بْنِ خَوْلِیِّ الْمُهَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۸۲) وَبِسَیِّدِنَا خَوَّاتِ بْنِ جُبَیْرٍ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۸۳) وَبِسَیِّدِنَا خِدَاشِ بْنِ قَتَادَةَ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۸۴) وَبِسَیِّدِنَا خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّةِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۸۵) وَبِسَیِّدِنَا خَارِجَةَ بْنِ الْحُمَیِّرِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۸۶) وَبِسَیِّدِنَا خَارِجَةَ بْنِ زَیْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۸۷) وَبِسَیِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ سُوَیْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۸۸) وَبِسَیِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۸۹) وَبِسَیِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ قَیْسِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۹۰) وَبِسَیِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ✦

(۹۱) وَبِسَيِّدِنَا خَالِدِ بْنِ قَيْسِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ٭

(۹۲) وَبِسَيِّدِنَا خُلَيْدِ بْنِ قَيْسِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ٭

(۹۳) وَبِسَيِّدِنَا خُلَيْفَةَ بْنِ عَدِيِّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ٭

(۹۴) وَبِسَيِّدِنَا خُبَيْبِ بْنِ عَدِيِّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ٭

(۹۵) وَبِسَيِّدِنَا خُبَيْبِ بْنِ اِسَافِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ٭

د

اَللّٰهُمَّ وَاسْئَلُكَ

(۹۶) بِسَيِّدِنَا دُكَيْنِ بْنِ سَعْدِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ذ

اَللّٰهُمَّ وَاسْئَلُكَ

(۹۷) بِسَيِّدِنَا ذِي الشِّمَالَيْنِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الشَّهِيْدِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(۹۸) وَبِسَيِّدِنَا ذَكْوَانَ بْنِ عَبْدِ الْقَيْسِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ٭

ر

اَللّٰهُمَّ وَاسْئَلُكَ

(۹۹) بِسَيِّدِنَا رُبَيْعَةَ بْنِ اَكْثَمَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ٭

(۱۰۰) وَبِسَيِّدِنَا رُبَعِيِّ بْنِ رَافِعِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ٭

(۱۰۱) وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۰۲) وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ يَزِيْدِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۰۳) وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ عُنْجُدَةَ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۰۴) وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ الْمُعَلَّى الشَّهِيْدِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۰۵) وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۰۶) وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۰۷) وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۰۸) وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۰۹) وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۱۰) وَبِسَيِّدِنَا رَاشِدِ بْنِ الْمُعَلَّى الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۱۱) وَبِسَيِّدِنَا الرَّبِيْعِ بْنِ اِيَاسٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۱۲) وَبِسَيِّدِنَا رُخَيْلَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

ز

اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۱۱۳) بِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۱۴) وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۱۵) وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۱۶) وَبِسَيِّدِنَا زِيَادِ بْنِ السَّكَنِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۱۷) وَبِسَیِّدِنَا زِیَادِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞

(۱۱۸) وَبِسَیِّدِنَا زِیَادِ بْنِ لَبِیْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞

(۱۱۹) وَبِسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ الْمُزَیِّنِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞

(۱۲۰) وَبِسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ الْمُعَلَّا الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞

(۱۲۱) وَبِسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ وَدِیْعَۃَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞

(۱۲۲) وَبِسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ خَارِجَۃَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞

س

اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُکَ

(۱۲۳) بِسَیِّدِنَا السَّائِبِ بْنِ مَظْعُوْنِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞

(۱۲۴) وَبِسَیِّدِنَا السَّائِبِ بْنِ عُثْمَانَ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞

(۱۲۵) وَبِسَیِّدِنَا سَالِمٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞

(۱۲۶) وَبِسَیِّدِنَا سَبْرَۃَ بْنِ فَاتِکَ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞

(۱۲۷) وَبِسَیِّدِنَا سِنَانِ بْنِ اَبِیْ سِنَانِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞

(۱۲۸) وَبِسَیِّدِنَا سُھَیْلِ بْنِ وَھْبِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞

(۱۲۹) وَبِسَیِّدِنَا سُوَیْبِطِ بْنِ سَعْدِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞

(۱۳۰) وَبِسَیِّدِنَا سَعْدٍ مَوْلٰی حَاطِبِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞

(۱۳۱) وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَۃَ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞

(۱۳۲) وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَیْثَمَۃَ الشَّھِیْدِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞

(۱۳۳) وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ مُعَاذِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۳۴) وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُبَیْدِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۳۵) وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ زَیْدِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۳۶) وَبِسَیِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ ثَابِتِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۳۷) وَبِسَیِّدِنَا سَلَامَةَ بْنِ سَلَمَةَ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۳۸) وَبِسَیِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ اَسْلَمَ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۳۹) وَبِسَیِّدِنَا سَالِمِ بْنِ عُمَیْرِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۴۰) وَبِسَیِّدِنَا سَهْلِ بْنِ حُنَیْفِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۴۱) وَبِسَیِّدِنَا سَهْلِ بْنِ عَتِیْكِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۴۲) وَبِسَیِّدِنَا سَهْلِ بْنِ قَیْسِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۴۳) وَبِسَیِّدِنَا سَهْلِ بْنِ رَافِعِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۴۴) وَبِسَیِّدِنَا سُهَیْلِ بْنِ رَافِعِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۴۵) وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ سُهَیْلِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۴۶) وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۴۷) وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۴۸) وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُثْمَانَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۴۹) وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۵۰) وَبِسَیِّدِنَا سِمَاكِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۵۱) وَبِسَیِّدِنَا سُفْیَانَ بْنِ بِشْرِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۵۲) وَبِسَیِّدِنَا سُرَاقَةَ بْنِ کَعْبِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۱۵۳) وَبِسَیِّدِنَا سُرَاقَةَ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۱۵۴) وَبِسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۱۵۵) وَبِسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۱۵۶) وَبِسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ مِلْحَانِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۱۵۷) وَبِسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ قَیْسِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۱۵۸) وَبِسَیِّدِنَا سُبَیْعِ بْنِ قَیْسِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۱۵۹) وَبِسَیِّدِنَا سُلَیْطِ بْنِ قَیْسِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۱۶۰) وَبِسَیِّدِنَا سِنَانِ بْنِ صَیْفِیِّ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۱۶۱) وَبِسَیِّدِنَا سَوَادِ بْنِ وَزْنِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۱۶۲) وَبِسَیِّدِنَا سَوَادِ بْنِ غَزِیَّةَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۱۶۳) وَبِسَیِّدِنَا السَّائِبِ بْنِ خَلَّادِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

ش

اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۱۶۴) بِسَیِّدِنَا شُجَاعِ بْنِ وَهْبِ الْمُهَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۱۶۵) وَبِسَیِّدِنَا شَمَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ الْمُهَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۱۶۶) وَبِسَیِّدِنَا شَرِیْكِ بْنِ اَنَسِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

ص

اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۱۶۷) بِسَیِّدِنَا صَفْوَانَ بْنِ وَھْبِ الشَّھِیْدِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؛
(۱۶۸) وَبِسَیِّدِنَا صُھَیْبِ بْنِ سِنَانِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؛
(۱۶۹) وَبِسَیِّدِنَا صُبَیْحٍ مَّوْلٰی اَبِی الْعَاصِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؛
(۱۷۰) وَبِسَیِّدِنَا صَیْفِیِّ بْنِ سَوَادِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؛

ض

اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۱۷۱) بِسَیِّدِنَا الضَّحَّاكِ بْنِ حَارِثَۃَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؛
(۱۷۲) وَبِسَیِّدِنَا الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؛
(۱۷۳) وَبِسَیِّدِنَا ضَمْرَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؛

ط

اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۱۷۴) بِسَیِّدِنَا طُلَیْبِ بْنِ عُمَیْرِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؛
(۱۷۵) وَبِسَیِّدِنَا الطُّفَیْلِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؛
(۱۷۶) وَبِسَیِّدِنَا الطُّفَیْلِ بْنِ مَالِكٍ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؛
(۱۷۷) وَبِسَیِّدِنَا الطُّفَیْلِ بْنِ مَالِكٍ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؛

؛

(۱۷۸) وَبِسَيِّدِنَا الطُّفَيلِ بْنِ النُّعْمَانِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

ظ

اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۱۷۹) بِسَيِّدِنَا ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

ع

اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۱۸۰) بِسَيِّدِنَا عَاقِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ الشَّهِيْدِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۸۱) وَبِسَيِّدِنَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ الشَّهِيْدِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۸۲) وَبِسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصِ الشَّهِيْدِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(۱۸۳) وَبِسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ عَوْفِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۸۴) وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۸۵) وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُهَيْلِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۸۶) وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۸۷) وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْرَمَةَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۸۸) وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۸۹) وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَظْعُوْنِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۹۰) وَبِسَيِّدِنَا عِيَاضِ بْنِ زُهَيْرِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

(۱۹۱) وَبِسَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۱۹۲) وَبِسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۱۹۳) وَبِسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ وَهْبِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۱۹۴) وَبِسَيِّدِنَا عُكَاشَةَ بْنِ مِحْصَنِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۱۹۵) وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ الْبُكَيْرِيِّ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۱۹۶) وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۱۹۷) وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ فُهَيْرَةَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۱۹۸) وَبِسَيِّدِنَا عَمَّارِ بْنِ يَاسِرِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۱۹۹) وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۲۰۰) وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ سُرَاقَةَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۲۰۱) وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۲۰۲) وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ مُعَاذِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۲۰۳) وَبِسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ مَعْبَدِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۲۰۴) وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۲۰۵) وَبِسَيِّدِنَا عُمَارَةَ بْنِ زِيَادِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۲۰۶) وَبِسَيِّدِنَا عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۲۰۷) وَبِسَيِّدِنَا عَبَّادِ بْنِ بِشْرِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۲۰۸) وَبِسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۲۰۹) وَبِسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ اَوْسِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ +

(۲۱۰) وَبِسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۱۱) وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۱۲) وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۱۳) وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيْكٍ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۱۴) وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۱۵) وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۱۶) وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَارِقٍ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۱۷) وَبِسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ قَيْسٍ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۱۸) وَبِسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۱۹) وَبِسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۲۰) وَبِسَيِّدِنَا عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ الشَّهِيْدِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۲۱) وَبِسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ الْحُمَامِ الشَّهِيْدِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۲۲) وَبِسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ عَامِرٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۲۳) وَبِسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۲۴) وَبِسَيِّدِنَا عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۲۵) وَبِسَيِّدِنَا عُبَيْدَةَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۲۶) وَبِسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ زَيْدٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۲۷) وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ حَقٍّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(۲۲۸) وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✤

(٢٢٩) وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجَدِّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٣٠) وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُمَيْرِيِّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٣١) وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٣٢) وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ اِيَاسٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٣٣) وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٣٤) وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ طَلْقٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٣٥) وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ الْجُمُوحِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٣٦) وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٣٧) وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ سَلَمَةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٣٨) وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ أُمَيَّةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٣٩) وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ مُخَلَّدٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٤٠) وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٤١) وَبِسَيِّدِنَا عَائِذِ بْنِ مَاعِصٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٤٢) وَبِسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ الْعُكَيْرِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٤٣) وَبِسَيِّدِنَا عِصْمَةَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٤٤) وَبِسَيِّدِنَا عُصَيْمَةَ بْنِ الْاَشْجَعِيِّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٤٥) وَبِسَيِّدِنَا عَبْسِ بْنِ عَامِرٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٤٦) وَبِسَيِّدِنَا عَبْسِ بْنِ عَامِرٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(٢٤٧) وَبِسَيِّدِنَا عَبَّادِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَامِرٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ÷

(۲۴۸) وبسیدنا عبادِ بن قیسِ بن عُبَشَۃَ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۴۹) وبسیدنا عُبادۃَ بنِ الخشخاشِ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۵۰) وبسیدنا عبادۃَ بنِ الصامتِ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۵۱) وبسیدنا عبدِ اللہِ بنِ الربیعِ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۵۲) وبسیدنا عبدِ اللہِ بنِ عبدِ منافِ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۵۳) وبسیدنا عبدِ اللہِ بنِ کعبِ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۵۴) وبسیدنا عبدِ اللہِ بنِ عمرٍو الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۵۵) وبسیدنا عبدِ اللہِ بنِ عُمیرِ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۵۶) وبسیدنا عبدِ اللہِ بنِ قیسِ بنِ صیفیٍّ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۵۷) وبسیدنا عبدِ اللہِ بنِ قیسِ بنِ خلدۃَ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۵۸) وبسیدنا عبدِ اللہِ بنِ رواحۃَ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۵۹) وبسیدنا عبدِ اللہِ بنِ عُرفطۃَ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۶۰) وبسیدنا عبدِ اللہِ بنِ ثعلبۃَ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۶۱) وبسیدنا عبدِ اللہِ بنِ زیدِ بنِ ثعلبۃَ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۶۲) وبسیدنا عبدِ اللہِ بنِ زیدِ بنِ عاصمِ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۶۳) وبسیدنا عبدِ اللہِ بنِ عامرِ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۶۴) وبسیدنا عبدِ اللہِ بنِ النعمانِ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۶۵) وبسیدنا العجلانِ بنِ النعمانِ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۶۶) وبسیدنا عتبانِ بنِ مالکِ الخزرجیِّ رضی اللہ عنہ ؛

(۲۶۷) وَبِسَيِّدِنَا عُتُبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✣

(۲۶۸) وَبِسَيِّدِنَا عُتُبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✣

(۲۶۹) وَبِسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✣

(۲۷۰) وَبِسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ وَهَبِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✣

(۲۷۱) وَبِسَيِّدِنَا عَدِيِّ بْنِ اَبِي الزَّغْبَاءِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✣

(۲۷۲) وَبِسَيِّدِنَا عَطِيَّةَ بْنِ نُوَيْرَةِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✣

(۲۷۳) وَبِسَيِّدِنَا عَنْتَرَةَ مَوْلٰى سُلَيْمِ بْنِ عَمْرِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✣

غ

اَللّٰهُمَّ وَاسْئَلُكَ

(۲۷۴) بِسَيِّدِنَا غَنَّامِ بْنِ اَوْسِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✣

ف

اَللّٰهُمَّ وَاسْئَلُكَ

(۲۷۵) بِسَيِّدِنَا الْفَاكِهِ بْنِ بِشْرِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✣

(۲۷۶) وَبِسَيِّدِنَا فَوْرَةَ بْنِ عَمْرِو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ✣

ق

اَللّٰهُمَّ وَاسْئَلُكَ

(۲۷۷) بِسَيِّدِنَا قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ❖

(۲۷۸) وَبِسَيِّدِنَا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ❖

(۲۷۹) وَبِسَيِّدِنَا قُطْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ❖

(۲۸۰) وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ عَمْرِو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ❖

(۲۸۱) وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مُحْصَنِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ❖

(۲۸۲) وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مُخَلَّدِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ❖

(۲۸۳) وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ❖

ك

اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۲۸۴) بِسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ جَمَّازِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ❖

(۲۸۵) وَبِسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ مَالِكِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ❖

(۲۸۶) وَبِسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ زَيْدِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ❖

ل

اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۲۸۷) بِسَيِّدِنَا لَبْدَةَ بْنِ قَيْسِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ❖

م

اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۲۸۸) بِسَيِّدِنَا مِهْجَعِ بْنِ صَالِحِ الشَّهِيْدِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

(۲۸۹) وَبِسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ اَبِيْ خَوْلِيِّ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

(۲۹۰) وَبِسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ عَمْرِو الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

(۲۹۱) وَبِسَيِّدِنَا مِدْلَاجِ بْنِ عَمْرِو الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

(۲۹۲) وَبِسَيِّدِنَا مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

(۲۹۳) وَبِسَيِّدِنَا مَعْمَرِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

(۲۹۴) وَبِسَيِّدِنَا مَرْثَدِ بْنِ اَبِيْ مَرْثَدِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

(۲۹۵) وَبِسَيِّدِنَا الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

(۲۹۶) وَبِسَيِّدِنَا مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

(۲۹۷) وَبِسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ رَبِيْعَةَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

(۲۹۸) وَبِسَيِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ نَضْلَةَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

(۲۹۹) وَبِسَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ عَوْفِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

(۳۰۰) وَبِسَيِّدِنَا مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

(۳۰۱) وَبِسَيِّدِنَا مُبَشِّرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الشَّهِيْدِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

(۳۰۲) وَبِسَيِّدِنَا مُظَهِّرِ بْنِ رَافِعِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

(۳۰۳) وَبِسَيِّدِنَا مُرَارَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

(۳۰۴) وَبِسَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ⁜

⁜

(۳۰۵) وَبِسَیِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ قُدَامَةَ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۰۶) وَبِسَیِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ مُحَمَّدِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۰۷) وَبِسَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ قُدَامَةَ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۰۸) وَبِسَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ نُمَیْلَةَ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۰۹) وَبِسَیِّدِنَا مَعْنِ بْنِ عَدِیِّ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۱۰) وَبِسَیِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ قُشَیْرِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۱۱) وَبِسَیِّدِنَا مُغِیْثِ بْنِ عُبَیْدِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۱۲) وَبِسَیِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ عَبْدِ سَعْدِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۱۳) وَبِسَیِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ الْحَارِثِ الشَّهِیْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۱۴) وَبِسَیِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۱۵) وَبِسَیِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۱۶) وَبِسَیِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۱۷) وَبِسَیِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ جَبَلِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۱۸) وَبِسَیِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ مَاعِصِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۱۹) وَبِسَیِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ الصِّمَّةِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۲۰) وَبِسَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ الرَّبِیْعَةِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۲۱) وَبِسَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ رِفَاعَةَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۲۲) وَبِسَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ الدُّخْشُمِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۲۳) وَبِسَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ مَسْعُوْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ؁

(۳۲۴) وَبِسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ اَوْسِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ٭

(۳۲۵) وَبِسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ خَلْدَةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ٭

(۳۲۶) وَبِسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ٭

(۳۲۷) وَبِسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ٭

(۳۲۸) وَبِسَيِّدِنَا الْمُجَذَّرِ بْنِ زِيَادِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ٭

(۳۲۹) وَبِسَيِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ عَبَّادِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ٭

(۳۳۰) وَبِسَيِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ قَيْسِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ٭

(۳۳۱) وَبِسَيِّدِنَا مَعْقِلِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ٭

(۳۳۲) وَبِسَيِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ٭

(۳۳۳) وَبِسَيِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ عَامِرِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ٭

(۳۳۴) وَبِسَيِّدِنَا مُلَيْلِ بْنِ وَبْرَةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ٭

ن

اَللّٰهُمَّ وَاَسْأَلُكَ

(۳۳۵) بِسَيِّدِنَا نَضْرِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ٭

(۳۳۶) وَبِسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَصْرِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ٭

(۳۳۷) وَبِسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ خَزَمَةَ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ٭

(۳۳۸) وَبِسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ سِنَانِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ٭

(۳۳۹) وَبِسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ الْاَعْرَجِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ٭

(۳۴۰) وَبِسَیِّدِنَا النُّعْمَانَ بْنِ مَالِكِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ ❊

(۳۴۱) وَبِسَیِّدِنَا النُّعْمَانَ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ ❊

(۳۴۲) وَبِسَیِّدِنَا النُّعْمَانَ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ ❊

(۳۴۳) وَبِسَیِّدِنَا نُعَیْمَانِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ ❊

(۳۴۴) وَبِسَیِّدِنَا نُوْفِلِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ ❊

و

اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۳۴۵) بِسَیِّدِنَا وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ الْمُهَاجِرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ ❊

(۳۴۶) وَبِسَیِّدِنَا وَهْبِ بْنِ سَعْدِ الْمُهَاجِرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ ❊

(۳۴۷) وَبِسَیِّدِنَا وَدِیْعَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ ❊

(۳۴۸) وَبِسَیِّدِنَا وَدْقَۃَ بْنِ اِیَاسِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ ❊

ه

اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۳۴۹) بِسَیِّدِنَا هَانِیْٔ بْنِ نِیَارِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ ❊

(۳۵۰) وَبِسَیِّدِنَا هُبَیْلِ بْنِ وَبَرَۃَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ ❊

(۳۵۱) وَبِسَیِّدِنَا هِلَالِ بْنِ اُمَیَّۃَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ ❊

(۳۵۲) وَبِسَیِّدِنَا هِلَالِ بْنِ الْمُعَلَّا الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ ❊

ی

اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۳۵۳) بِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ الْاَخْنَسِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۳۵۴) وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ رُقَيْشٍ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۳۵۵) وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۳۵۶) وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ الْحَارِثِ الشَّهِيدِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۳۵۷) وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ حِذَامٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۳۵۸) وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ الْمُنْذِرِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

اَلْكُنٰى

اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ

(۳۵۹) بِسَيِّدِنَا اَبِىْ سِنَانِ بْنِ مِحْصَنٍ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۳۶۰) وَبِسَيِّدِنَا اَبِىْ مَرْثَدِ بْنِ حِصْنٍ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۳۶۱) وَبِسَيِّدِنَا اَبِىْ مَخْشِيِّ بْنِ مَخْشِيِّ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۳۶۲) وَبِسَيِّدِنَا اَبِىْ كَبْشَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۳۶۳) وَبِسَيِّدِنَا اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(۳۶۴) وَبِسَيِّدِنَا اَبِىْ سَبْرَةَ بْنِ اَبِىْ رُهْمٍ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

(۳۶۵) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی حذیفة بن عتبة المهاجری رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۶۶) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی عقیل بن ثعلبة الاوسی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۶۷) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی الهیثم بن التیهان الاوسی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۶۸) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی ملیل بن الازعر الاوسی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۶۹) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی لبابة بن عبد المنذر الاوسی رضی اللّٰہ عنہ

(۳۷۰) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی حنة بن مالک الاوسی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۷۱) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی حبة بن ثابت الاوسی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۷۲) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی ضیاح بن ثابت الاوسی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۷۳) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی شیخ بن ثابت الخزرجی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۷۴) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی دجانة بن خرشة الخزرجی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۷۵) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی طلحة بن سهل الخزرجی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۷۶) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی الحمراء مولی الحارث الخزرجی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۷۷) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی الاعور بن الحارث الخزرجی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۷۸) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی ایوب بن زید الخزرجی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۷۹) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی حبیب بن زید الخزرجی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۸۰) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی قیس بن المعلّٰی الخزرجی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۸۱) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی خالد بن قیس الخزرجی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۸۲) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی خارجة بن قیس الخزرجی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۸۳) وَبِسَيِّدِنَا اَبِی صرمة بن قیس الخزرجی رضی اللّٰہ عنہ ٭

(۳۸۴) وَبِسَيِّدِنَا اَبِي خُزَيْمَۃَ بْنِ اَوْسِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۳۸۵) وَبِسَيِّدِنَا اَبِي قَتَادَۃَ بْنِ رِبْعِيِّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۳۸۶) وَبِسَيِّدِنَا اَبِي دَاؤدَ بْنِ عَامِرِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۳۸۷) وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْمُنْذِرِ بْنِ عَامِرِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۳۸۸) وَبِسَيِّدِنَا اَبِي سَلِيطِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۳۸۹) وَبِسَيِّدِنَا اَبِي حَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۳۹۰) وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْيَسَرِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(۳۹۱) وَبِسَيِّدِنَا اَبِي مَسْعُوْدِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭

(از رسالہ حضرت شیخ عبدالرحمٰن القبّانی احد العلماء العظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً مِّنْ حَوَآئِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

(۱۰) غزوۂ بنی سلیم و غطفان

آنحضرت صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ بدر سے تشریف لا کے صرف ایک ہفتہ مدینہ مین رونق افروز رہے۔ آپکو خبر پہنچی کہ ایک جماعت بنی سلیم اور غطفانکی ہبربر خاش ہوکر موضع قرقرۃ الکدر مین جو عراق ومکہ کے درمیان مدینہ سے ۳ منزل ہے جمع ہورہی ہے یہ سنتے ہی حضور نے عبد اللہ بن ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ کیا اور نشان بنا کے علی مرتضیٰ کو عطا فرمایا اور دوسو ۲۰۰ آدمی ہمرکاب لیکے اودھر متوجہ ہوئے۔ جب وہان پہنچے تو کسیکو نہ پایا مخالفین خوف

سے کے مارے پہلے سے فِفرو آہو چکے تہے۔ آپ نے چند آدمی اعلاے وادی کی طرف اونکی تلاش مین بہیجے اور آپ بطن وادی کو روانہ ہوے وہان کئی چرواہے نظر آے جنمین ایک غلام یسار نام بھی تہا۔ حضور نے یسار سے دریافت کیا کہ بنی سلیم وغطفان کہان ہین۔ اوس نے جواب دیا کہ حضرت مجھے معلوم نہین۔ پس آپ نے چرواہون سمیت اونٹون کو اپنے ہمراہ لیلیا اور مدینہ کو مراجعت فرمائی۔ مدینہ سے تین میل ایک موضع ہے حرار وہان پہونچکر خمس غنیمت حق بیت المال علیحدہ کر کے باقی کو صحابہ پر تقسیم کر دیا۔ آدمی پیچہے دو دو اونٹ آے کیونکہ سب پانچسو تھے اور وہ غلام یسار آنحضرت صلعم کے حصّہ مین آیا چونکہ وہ نمازی تہا اس لئے آپ نے اوسکو آزاد کر دیا۔ اس سفر مین پندرہ دن صرف ہوے۔

اکثر اہل سیر کا قول ہے کہ غزوہ مذکورہ بالا ہجرت کے تیسرے سال مین واقع ہوا ہے

(۱۱) عصماء بنت مروان وغیرہ کا قتل

بدر مین اگرچہ نمایان فتح مسلمانون کو حاصل ہوئی مگر اوس فتح سے اسلام کی حالت اور بہی زیادہ نازک ہوگئی تھی جو لوگ وہان سے شکست پا کے بہاگے تھے یا فدیہ دیکر چہوٹ آے تہے مسلمانون کا نام سُن کے اونکی آنکھون مین خون اوترتا تہا پس ایسے برے وقت مین اگر خدانخواستہ مدینہ مین دو چار ابو جہل اور ابو سفیان اور پیدا ہو جاتے تو اسلام کا کام ہی تمام ہو جاتا۔ آنحضرت اسوقت بادشاہ تھے اور شاہ وقت کے خلاف سازش کرنیوالون کو سزا دینا ہر حالت مین ضرور ہوتا ہے۔ اسلئے قانون جنگ جاری کئے بغیر مخلصی نظر نہ آئی۔ حکم ہوا کہ تم لوگ تہذیب واعتدال وانصاف کے دائرہ سے تو قدم باہر نہ رکہنا مگر گرد ونواح کے یہودی تم پر زیادتی کرین تو اونکے تدارک مین بھی پہلو تہی نہو۔ مدینہ مین جو لوگ اسلام کے دشمن تہے وہ اگرچہ مکہ والون کی طرح سخت نہ تہے لیکن پھر بہی نقصان

پہونچا سکتے تھے - وہ لوگون کو بہکاتے - اسلام کی مذمت کرتے - اور مدینہ والون سے کہتے تھے کہ تم بڑے بیوقوف ہو کیون مسلمان ہوے جاتے ہو ہرگز ایسا نہ کرو مگر یہ باتین عاشقان اسلام کے کانون کو کب گوارا ہو سکتی تہین - چنانچہ ایک عورت عصما بنت مروان کی کمبختی آگئی - یہ یہودیہ تھی اور ہر وقت مسلمانون کو ہجو سناتی - انصار کو گالیون کے ساتھہ یاد کرتی - جنگ بدر کی فتح سے جل کر اوسکی زبان اور بھی کوئلہ ہو گئی تھی - اشتعال طبع تو برا ہوتا ہے ایک نابینا انصاری عمیر بن عدی نے سوچا کہ تم آنکھون کے باعث جنگ بدر مین تو شامل ہو ہی نہین سکے ہو آؤ یہی کام کرو - جب مسلمان شادان و فرحان بدر سے واپس آگئے ہین تو حضرت عمیر رضی اللہ عنہ پچھلی رات کو عصماء کے گھر مین جا گھسے اور ٹٹول ٹٹال کے خنجر اوسکے کلیجہ مین بہونک دیا جس سے اوسکی روح پرواز کر گئی - مار نے کو مار ڈالا پھر خیال ہوا کہ کہین آنحضرت خفا نہون مین نے اون سے اجازت نہین لی مگر خیر یہ ہوئی کہ جس وقت عمیر نے حضور مین آکر اطلاع دی ہے تو اونکی خوش قسمتی سے حضرت عمر فاروق رض موجود تھے سنتے ہی بھڑک اوٹھے اور خوش ہو کے عمیر کی بہت تعریف کی پر آنحضرت خاموش ہو گئے اور کچھہ نہ کہا -

اسی طرح مدینہ مین ایک اور دشمن خدا و رسول ابو عفک تھا - وہ ہمیشہ لوگون سے کہتا تھا کہ مسلمانون کو قتل کرو اور آنحضرت کو ایذا پہونچاؤ - اوسکو رات کیوقت سالم بن عمر نے مار ڈالا -

کعب بن اشرف بہت ہی موذی تھا وہ کفار کو ترغیب دینے اور آنحضرت کے خلاف بغاوت پھیلانے کو مکہ تک پہونچا تھا اوسے بھی چند انصار نے ملکر جہنم کو پہونچا دیا -

(۱۲) غزوہ بنی قینقاع

جب آنحضرت صلعم مکہ سے ہجرت فرما کے مدینہ مین تشریف لاے تو بنی قینقاع کے یہودیون سے عہد کیا کہ اگر تم لوگ مسلمانون کے ساتھہ دشمنی نہ کروگے تو ہم بھی تم سے کوئی مزاحمت نکرینگے

جب مسلمان جنگ بدر سے مظفر و منصور واپس آئے تو بنی قینقاع سخت برافروختہ ہوئے اور
چہ میگوئیان کرنے لگے کہ محمدؐ کو فتح پانے کے لئے وہ لوگ ملگئے جو علم حرب سے محض ناواقف
تھے اب ہر مسلمان پھولا پھولا پھرتا ہے اگر یہ لوگ ہم سے لڑتے تو خدا نظر آجاتا - یہ کہتے کہتے
آتش حسد اونکے سینہ مین ایسی بھڑکی کہ وہ اپنے پہلے قول وقرار سب بھول گئے اور مسلمانون کی تحقیر
وتذلیل کرنے لگے یہان تک کہ اونکی عورتون سے بھی تمسخر کرنا شروع کردیا - ایک دفعہ ایک مسلمان
عورت بنی قینقاع کے بازار مین جانکلی اور ایک سنار کی دوکان پر جا کے بیٹھ گئی - وہ بیچاری بیخبر
بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک یہودی نے آکر چپکے سے اوسکا دامن اوٹھا کے چاک کرڈالا اور گرہ لگادی
جسوقت وہ اوٹھی ہے تو ننگی ہوگئی اور چارون طرف سے یہودیون نے قہقہے لگائے - وہ
عورت رنجیدہ ہو کے فریاد وزاری کرنے لگی - قضا کار ایک مرد مسلمان بھی پھرتا چلتا وہان آگیا اور اوس نے
لوگون کو لعنت ملامت کی - وہ یہودی جس نے یہ نالایم حرکت کی تھی برہم ہوا اور اوس مسلمان کو
برا بھلا کہنے لگا - اور بولا تم سب مسلمان بدمعاش ہو - رفتہ رفتہ یہ فساد یہان تک بڑھا کہ یہودی اوس
مسلمان کے مارنے کو جمع ہوگئے مسلمان نے اپنی تلوار نکالکے اوس دل لگی کرنے والے یہودی
کو مار ڈالا پھر تو یہودیون نے اوس مسلمان کو بھی نچھوڑا - جب یہ خبر آنحضرت کو پہونچی تو آپ نے اونکے
عمایدکو جمع کر کے فرمایا کہ اے لوگو خدا سے ڈرو اور بدعہدی نہ کرو - قریش نے کینہ اور عداوت کر کے
سنہ کی کھائی ہے کہین تمہارا بھی وہی حال نہو - تم خوب سمجھ لو کہ مین خدا کا رسول ہون میرے ساتھ
بدعہدی کرنا گویا خدا کے ساتھ بدعہدی کرنا ہے - یہ سنکر اونہون نے حضور کو بنایا اور چال چلی یعنی
منافقانہ طور سے ظاہر مین کہنے لگے کہ اے رسول اللہ آپ ہرگز ایسا خیال دل مین نہ لاوین ہم لوگ
آپ سے حسد نہین رکھتے نہ کبھی بدعہدی کرینگے مگر اوسی وقت حضرت جبرئیل نے آکر آپکو خبر دی کہ
حضرت گربہ کشتن بروز اول بہت ٹھیک اصول ہے یہ عفو سے اور سر پر چڑھینگے اور جو کچھ اسوقت

انہون نے کہدیا ہے وہ محض بناوٹ ہے چاہتے ہین کہ سنبھل کے آپکا مقابلہ کرین انکے طرف سے توچھیڑ ہو چکی آپ انہین مہلت ندین۔ پس حضرت نے اون پر چڑہائی کردی وہ اپنے چھوٹے چھوٹے قلعون مین جا چھپے۔ مسلمان گیارہ دن تک محاصرہ کئے ہوے پڑے رہے۔ آخر یہودی تنگ ہوکر باہر نکلے۔ منذر ابن قدامہ سلمی کو حکم ہوا کہ ان سبکو قید کرلو۔ ابن سلول نے حضور کی خدمت مین حاضر ہوکر بڑی منت وسماجت سے اونکی سفارش کی پس شان رحمتہ للعالمینی جوش مین آئی اور فرمایا کہ خیر انکو ہم چھوڑے دیتے ہین مگر یہ ملک عرب سے بالکل نکلجائین۔ دیس نکالے کی خبر سن کے وہ بہت ملول ہوے۔ اور اپنے رئیس عبداللہ بن ابی کو ساتھ لیکے خدمت نبوی مین عرض معروض کرنیکو حاضر ہوے مگر عویم ابن ساعد عبداللہ بن ابی کے چچا اوسوقت در دولت پر حاضر تھے اونہون نے عبداللہ کو اندر نہ گھسنے دیا اور یہودیون کے لئے عبادہ ابن الصامت کو حکم ملا کہ اونکو تین دن کے اندر اندر ملک سے نکال باہر کرو۔ چنانچہ عبادہ نے بخوبی حکم نبوی کی تعمیل کردی۔ یہودی سرحد شام مین پہونچ کے چندہی روز مین تباہ وہلاک ہو گئے۔ اور اونکا مال واسباب غنیمت مین مسلمانون کے ہاتھ آیا۔ آنحضرت نے اوس مین سے تین کمانین دو زرہ اور تین تلوارین اور تین نیزے توخود لے لئے اور خمس الگ کر کے باقی مال صحابہ اور مومنین پر تقسیم کردیا۔ اور یہ پہلی خمس تھی جو آپ نے اپنے ہاتھون سے نکالی۔ اور اس غزوہ سے مراجعت فرما کے بقرعید کی نماز پڑہی اور قربانی کی۔

ذکر امیہ بن الصلت شاعر

ایام جہالت مین یہ شخص دیندار اور موحد تہا بت پرستی چھوڑ دی تھی اور کتب قدیمہ پڑہ کے عیسائی ہوگیا تہا۔ اوس نے اہل کتاب سے ظہور نبی آخرالزمان کی خبر سنی تھی اس لئے اونکی آمد کا منتظر تہا۔ چونکہ خود علم وفضل رکھتا تہا پس اوسکے زعم مین خود رسالت ونبوت کی ہوس پیدا

ہوئی اور جب نور نبوت جلوہ گر ہوا تو رشک و حسد سے جلکر شقاوت وکفران و بدبختی مین گرفتار ہو گیا اور اسلام قبول نہین کیا۔

آنحضرت اوسکے مضامین علم وحکمت سن کے کبھی "امن لسانہ وکفر قلبہ" فرماتے اور کبھی "امن شعرہ وکفر قلبہ" ارشاد ہوتا۔ اور کبھی "واللہ الھادی والمضل واعوذ باللہ من الضلال" کہتے۔ آخر امیہ بن الصلت سنہ ۲ ہجری مین مرگیا۔

(۱۳۱) غزوہ سویق

سنہ ۲ھ کی ۵ ذی الحجہ کو یہ غزوہ واقع ہوا۔ باعث اسکا یہ تھا کہ ابوسفیان جب جنگ بدر سے خاک بسر ہو کے بدحواس بھاگا تو سیدھا مکہ مین آکر دم لیا اور یہ عہد کیا کہ اپنی بیوی سے ہم بستر نہونگا نہ تیل ملونگا جب تک کہ محمدؐ اور اونکے اصحاب سے بدر کا بدلا نہ لیلونگا۔ پس دوسو سوار تجربہ کار اور سامان حرب وضرب لیکر مکہ سے روانہ ہوا چلتے چلتے منازل یہود بنی النضیر مین پہونچا اور حی ابن اخطب کے گھر جاکر دروازہ کھلوایا مگر اوس نے نہ کھولا وہان سے سلام بن شکم کے پاس گیا اوس نے خوب خاطر کی اور شراب پلوائی اور مسلمانون کی خبرون سے مطلع کیا۔ علی الصباح سلام کے گھر سے کوچ کر کے ناحیہ عریض مین مدینہ سے تین کوس کے فاصلہ پر پہونچا وہان ایک انصاری اور ایک اونکا مزدور اپنے کھیت کی رکھوالی کر رہے تھے دونون کو شہید کیا اور اونکے آس پاس کے کئی گھر اور چند درخت خرما کے جلادیئے اور اپنے زعم مین سمجھہ لیا کہ میری قسم اوتر گئی پس وہان سے بھاگا جب یہ خبر آنحضرت کو پہونچی تو آپ نے ابو لبابہ کو مدینہ مین خلیفہ کر کے دو سو مہاجر وانصار ہمراہ لئے اور ابوسفیان کا پیچھا کیا۔ جب ابوسفیان کو خبر ملی کہ مسلمان پیام موت کی طرح ہماری تلاش مین چلے آتے ہین تو اپنے ہمراہیون کو صلاح دی کہ بھائیو اگر اپنی جان پیاری ہے تو اپنا اپنا بوجھہ ہلکا کر لو تاکہ جلدی نکل چلین اس لئے سویق یعنی ستو کے بورے جو زادراہ

کے لیئے لاے تھے راہ مین پھینکتے اور سر پر پالنون رکھے ہوے بہاگے جاتے تھے اور مسلمان وہ بورے اوٹھاتے جاتے تھے الغرض لشکر اسلام منزل قرقرة الکدر تک اونکے تعاقب مین گیا مگر اون سے مڈبہیڑ نہوئی لاچار ہوکر مدینہ چلے آے اور سوای ستو کی گونون کے اور کچھ ہاتھہ نہ آیا لہذا اس غزوہ کا نام سویق رکھا گیا۔ اس سفر مین پانچ دن لگے۔ اور باقی ذی الحجہ آپ مدینہ مین رہے۔

۳ھ ہجری کے واقعات

(۱۴) غزوہ انمار

اس غزوہ کا نام غزوہ ذی امر اور غزوہ غطفان بھی ہے۔ مخبران صادق نے آنحضرت صلعم کو اطلاع دی کہ قوم بنی ثعلبہ اور محارب کے یہودیون کی ایک بڑی جماعت مواضع نجد کے ایک موضع ذی امر مین جمع ہوئی ہے اور قصد رکھتی ہے کہ حوالی مدینہ کو دہڑی دہڑی کرکے لوٹے اور مسلمانون کو ستاوے۔ غورث ابن الحارث اونکا سردار اونکو بہت اوبھارتا ہے۔ حضرت نے عثمان بن عفان کو تو مدینہ مین خلیفہ کیا اور ساڑھے چار سو سوار جرار اپنے ہمرکاب لے کے اونکی گوشمالی کو تشریف لیچلے۔ جب موضع ذی القصہ مین پہونچے ہین تو ایک شخص جبار نامی ملا لوگ اوسے خدمت اقدس نبوی مین لے آے۔ حضور نے اوس سے مفسدون کی خبر پوچھی وہ بولا کہ یہ لوگ تمہین نہ ملینگے انکا قاعدہ ہے کہ لوٹ مار کرکے پہاڑون مین جا چھپتے ہین اور اب بھی تمہارے آنے کی خبر سنکے وہین چلے جائینگے۔ آنحضرت صلعم نے اس نیکمرد کو تعلیم و نصیحت دی جسکے اثر سے جبار بصدق دل مسلمان ہوگیا آپ نے اوسے بلال رضی اللہ عنہ کا مصاحب کردیا۔ آگے جو بڑہے تو وہی حال ہوا یعنی وہ لوگ سامنے نہ آے اور پہاڑون پر جا چڑہے لڑائی کی نوبت ہی نہین آئی مگر دور دور سے مسلمان اونہین دیکھہ سکتے تھے اور وہ مسلمانون کو دیکھتے تھے اتفاقاً اوسی وقت بارش اس کثرت سے ہوئی کہ آنحضرت معہ صحابہ کے خوب ہی بہیگے۔ جب

بادل برس کے کھل گیا اور دہوپ نکل آئی تو لوگون نے کپڑے نچوڑ نچوڑ کے دہوپ مین سکہانے
کو لٹکا دیئے اور جسکو جہان کوئی درخت نظر آیا اپنے کپڑے سکہانے کو ادہر ہی چلا گیا۔ اسطور سے
منتشر جو ہوگئے تو کسی کو کسی کی خبر نہ رہی۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی الگ
گوشہ مین ایک گھنا سا درخت دیکھکے اپنے کپڑے پھیلا دیئے اور اوسکے سایہ مین استراحت
فرمانے کو لیٹ گئے۔ مفسدین نے بالائے کوہ سے ہمارے حضور کو بنفس نفیس تنہا آرام فرماتے
دیکھا تو دوڑے ہوئے اپنے سردار غورث ابن الحارث کے پاس گئے اور خبر کی کہ اسوقت محمد
تن تنہا درخت کے تلے سوتے ہین اور کوئی اونکا محافظ نہین چا اور جلدی سے اونکا کام تمام کردی
پس غورث جو بڑا شجاع اور دلیر تھا فوراً تلوار لے کے اودہر لپکا اور حضور پرنور کے سرہانے پہونچکر شمشیر
آبدار نیام سے کھینچی۔ یہان نیند کا کیا کام تہا دل جاگے ہوئے تھے آنحضرت صلعم نے آنکھ اوٹھاکے اوسے دیکھا
غورث بولا "من یمنعک الیوم منی" یعنی اے محمدؐ میری ہاتھ سے آج تجھے کون بچا سکیگا۔ آپ نے مسکرا کے
جوابدیا کہ "خدا" اسپر اوسنے تلوار ہلانیکو اوٹھائی کہ جبرئیل نے پر مارکے گرا دیا۔ آنحضرت نے جھپٹ کے تلوار اوس سے
لیلی اور سینہ پر قدم رکھکے فرمایا "من یمنعک الیوم منی" اوسنے گڑگڑا کے عرض کی "اشہدان لا الہ الا اللہ
واشہد انک رسول اللہ" مین سچے دل سے ایمان لایا آپکے قدم پاک نے میری سینہ کا سارا زنگ دور کردیا میرا
قصور معاف ہو۔ پس آنحضرت نے علیحدہ ہوکے تلوار اوسکے ہاتھ مین دیدی۔ غورث نے کہا "واللہ لانت خیر منی"
یعنی واللہ تم مجھ سے اچھے ہو مین نے آپ سے دشمنی کی اور آپ نے میری جان بخشی فرمائی۔ آپکے رسول اللہ ہونے مین
کوئی شک نہین۔ آپ نے اوسے رخصت کردیا۔ اوسکی قوم پہاڑ پر کھڑی ہوئی یہ ماجرا دیکھ رہی تھی اوسکے
پہونچتے ہی لعنت ملامت کرکے کہا کہ افسوس ہم تجھے بڑا بہادر سمجھے ہوئے تہے مگر تو نے آج ہماری سب زعم خاک مین
ملا دیئے محمدؐ کے رعب سے بدحواس ہوکے زمین پر گر پڑا اور اپنی تلوار چہنوا دی۔ غورث بولا یارو جو تم نے کہا
سب سچ ہے مگر میری بیتی بھی تو سنلو کہ جسوقت مین آنحضرت کے بالین مبارک پر پہونچا ہون

آپ تنہا تھے اور آپ کے یار و یاور سب اپنے اپنے کپڑے سکھانے مین مشغول تھے
کسی کو آپ کی خبر نہ تھی مین اپنے دل مین خوش ہوا کہ اچھا موقع ہاتھ آیا اور چاہا کہ تلوار سے فیصلہ کر دون
جون ہی کہ تلوار باہر نکالی ہے ناگاہ ایک مرد سفید پوش بلند قامت غیب سے نمودار ہوا اور ہاتھ
مار کے مجھے چت گرا دیا پھر مجھے ہوش نہ رہا اور تلوار میرے ہاتھ سے نکل گئی بیشک وہ مرد سفید پوش
فرشتہ تھا جسے خدا نے اپنے نبی کی مدد کو بھیجا تھا - اے میری قوم محمدؐ سچے پیغمبر ہین اور اونکا
انکار صریح کفر ہے تمکو چاہئے کہ کفر کی ضلالت سے بچکے ایمان لاؤ تاکہ قیامت کے عذاب سے
چھوٹو - لوگ یہ سنتے ہی خوف سے کانپ گئے اور صدق دل سے مسلمان ہوے - گیارہ دن
کے سفر کے بعد حضور مدینہ منورہ تشریف لے آے -

(۱۵) سریہ قردہ

جنگ بدر سے کفار قریش کے دل مین ایسا خوف سما گیا تھا کہ اونھون نے حجاز کے راستے چلنا
چھوڑ دیے تھے اس لئے چاہا کہ عراق کی راہ سے شام کو تجارت کے واسطے جائین اور خوب
خوب کما کے گھر آئین تو اطمینان سے مسلمانون کا ناک مین دم کرین - پس ایک قافلہ صفوان بن
امیہ اور حویطب بن عبد العزی بن ربیعہ کی نگرانی مین عراق کے راستہ سے شام کو چلا - یہ دونون
شخص قریش مین بڑے نامی گرامی اور گردن کش اور آنحضرت اور مسلمانون کے دشمن جانی تھے
جب یہ خبر جناب سید اولین و آخرین کو پہونچے تو آپ نے سو غازیان جرار شیر شکار پر حضرت
زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر کر کے اونکی تادیب اور تخریب کو روانہ کیا - یھی پہلا سریہ ہے
جسمین حضرت زید اول ہی اول امیر ہوے - جب لشکر اسلام مجمع قریش بد انجام کے متصل پہونچا
ہے تو اونکے امرا و خواص غازیان فرخندہ فرجام کی ہیبت سے قافلہ چھوڑ کے نو کدم بھاگے اور
اپنے قافلہ اور مال و اسباب کو بے والی و وارث کر گئے - مسلمانون نے جسکو پایا قید کر لیا اور تمام

مال ومنال پر اپنا قبضہ کر کے مدینہ مین لے آئے۔ آنحضرت صلعم نے خمس لیکے باقی جو کچھ رہا اوسے اہل سریہ پر تقسیم کر دیا۔

(۱۶) قتل کعب بن اشرف یہودی مالدار

کعب جو اپنی قوم کا سردار تہا ہمیشہ آنحضرت کی ہجو مین شعر کہتا اور لوگون کو مسلمانون کی ایذا رسانی پر آمادہ کرتا تہا جسوقت معرکہ بدر کی خبر اوسے ملی اور سنا کہ بہت سے صنادید قریش مارے گئے۔ تو سر پٹیتا ہوا ماتم پرسی کے لئے مکہ مین آکر مقتولین بدر کے لئے بہت رویا اور حسد آمیز باتین کین۔ قریش کی ہمدردی مین ایسے مرثیئے لکھے جنمین بدر کے مقتولون پر بہت سے بین کے اشعار اور کفار قریش کی مدح اور اونکی شجاعت کا اظہار اور آنحضرت اور اہل اسلام کی سراسر مذمت تھی اور قریش کو اوبہارا تہا کہ تم مسلمانون کو قتل کرو۔ لوٹو۔ تنگ کرو اور اسلام کا بیج دنیا مین باقی نہ رکھو جب اوسکی نظم مشہور ہوئی تو فدائیان اسلام نے آنحضرت کے حضور مین اوسے پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ شخص ضرور فساد برپا کریگا اور بڑی بڑی خونریزیان اسکے باعث ہونگی۔ ہے کوئی تم مین ایسا جو اس دشمن بنی نوع انسان کو داخل جہنم کرے۔ محمد بن مسلمہ نے التماس کیا کہ حضور مجھے اجازت دین مین اوس ملعون کو فی النار کرونگا آپ نے ارشاد کیا کہ جلدی کا کام اچھا نہین ہوتا پہلے سعد ابن معاذ سے مشورہ کرلو۔ ابن مسلمہ سعد کے پاس گئے۔ اونہون نے یہ صلاح دی کہ پہلے اوسے کسی طرح اوسکے حصار سے باہر نکالو بعد ازان دیکہا جائیگا۔ پس محمد بن مسلمہ۔ ابو نائلہ۔ عبادہ ابن بشر۔ حارث ابن اوس ابن معاذ۔ ابو عیس ابن جبیر اور سلکان ابن سلامہ متفق ہوکر کعب کے گھر گئے جو مدینہ کے قریب ایک ٹیلہ پر حصار مین رہتا تہا باقی تو الگ ایک گوشہ مین کھڑے رہے ابو نائلہ نے جو کعب کے رضاعی بہائی بہی تہے دروازہ پر جا کے اوسے پکارا وہ باہر آیا باہم خوب باتین ہوئین چونکہ کعب کو آنحضرت سے عداوت قلبی تھی اس لئے ابو نائلہ نے اوسکا دل خوش کرنیکو

حضور کی شکایتین اور بری دل سے کرنا شروع کین کہ اے میرے بہائی کعب محمدؐ ایک مرد عجیب عرب مین پیدا ہوا ہے اوسکے سبب سے تمام عرب ہمارا دشمن ہوگیا ہے اور ہم سے لڑنے کو تیار رہے - یہ شخص ہر وقت راہ خدا مین ہم سے صدقے دلواتا ہے اور ہمین کہانیکے لایق بھی ہم نہین پہونچتا ہم توبڑی مشقت مین ہین - کعب یہ سنکر بولا - بہائی ابہی کیا ہوا ہے تم تو پہلے ہی سے گہبرا گئے - شعر

ابتداے عشق ہے روتا ہے کیا	آگے آگے دیکہنا ہوتا ہے کیا

اے ابو نائلہ تم مجھے یہ بتادو کہ اہل مدینہ اس شخص کے ساتھہ کیا کرینگے - ابو نائلہ نے جوابدیا کہ ابہی توسب اوسکی تابعداری کرتے ہین شاید آگے چلکے برگشتہ ہو جائین - بعد اسکے کعب نے دریافت کیا کہ اچہا اب اپنے یہان آنے کا مطلب بیان کرو - ابو نائلہ نے جوابدیا کہ بہائی ہم بہوکے ہین کچہہ کہانے کو دلواؤ تہوڑے دنون مین ہم تمہارا قرضہ ادا کر دینگے - وہ کمبخت آنحضرت کی شکایتین اور مسلمانون کی یہ مفلوکی سنکر بہت خوش ہوا اور بولا کہ اچہا اپنے جورو بچے میرے پاس رہن رکھو مین تمہین روپیہ قرض دونگا تمہارے اسلام لانے کی یہی سزا ہے کہ یا تو بہوکے مرو یا جورو بچون کو گرو کرو - ابو نائلہ کو غصہ تو آیا تہا مگر اوسے پیکر کہنے لگے کہ بہائی میرے حال زار پر رحم کرو میرے ہتیار رکہلو جورو بچے رہن کرنے سے شرم آتی ہے تمام دنیا نام رکہیگی - کعب نے کہا کہ خیر جاؤ اپنا اسباب ہی لے آؤ وہی رکہلونگا - ابو نائلہ نے وہان سے آکے اپنے ساتہیون سے سب حال کہا اور تہوڑی دیر بعد اونکے سرون پر جہونٹ موٹ کچہہ گٹھریان رکھوائے ہوے پھر اوسکے دروازہ پر جاکے پکارا - رات کا وقت تہا اور چودہوین تاریخ کے چاند کی روشنی آئینہ کی آب وتاب کو شرما رہی تھی - کعب کا بیاہ انہین دنون مین ہوا تہا اور جورو اوسکی نہایت حسین اور ساحرہ تھی دونون راتمین بیٹھے ہوے چاندنی کے مزے لے رہے تھے کہ ابو نائلہ کی آواز

اوس نے سنی اور چلنے کے لئے اوٹھہ کھڑا ہوا۔ نئی دلہن نے دامن پکڑ لیا اور کہا کہ مین زنہار باہر نہ جانے دونگی مجھے اس آواز سے بوے خون آتی ہے مگر یہ گرفتار پنجہ موت کیسے مانتا بیوی مین ماین کرتی ہی رہی یہ باہر نکل آیا تہوڑی دیر تو ابو نائلہ سے باتین کرتا رہا اور پھر باتین ہی کرتے کرتے شب ماہ مین گھر سے دور نکل آیا۔ کہین ہوا جو چلی تو کعب کے بالون کی خوشبو ابو نائلہ اور اونکے ساتہیون کی ناک مین پہونچی۔ ابو نائلہ نے کہا کہ کعب اسوقت تو تیرے بال خوب مہک رہے ہین۔ اوس نے جوابدیا ہان مین نے ابہی اپنا بیاہ کیا ہے اور میری بیوی بہت خوبصورت اور خوشبو پر عاشق ہے اس لئے رات کو اپنے بالون کو معطر رکہتا ہون چنانچہ اب بہی اوسی ماہرو کے پاس سے اوٹھکے آیا ہون۔ محمد بن مسلمہ کعب کے بال پکڑ کے سونگہنے لگے اور الحرب خدعۃ پر عمل کرکے ڈہب پر لا کے ایسا خنجر مارا کہ اوسکا طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔ مرتے دم کعب ایسا چیخا کہ چارون طرف کے حصارون مین خبر ہوگئی۔ اور سب نے اپنے اپنے ہان آگ جلادی۔ یہ لوگ اوسکی لاش کو لپیٹ لپاٹ کے مدینہ کی طرف بہاگے اور پیچھے ہی انکے اہل حصار دہر دوڑے مگر خیر یہ گذری کہ جس راہ سے ہمارے شیر آے تھے وہ راستہ تعاقب کنندون کو نہ سوجہا وہ دوسری طرف پڑ لئے اور یہ لوگ صحیح وسالم بقیع ارقد پر آپہونچے وہان آکر انہون نے تکبیر کے نعرے بلند کیے اور سر اوس پلید کا خدمت نبوی مین حاضر کیا آنحضرت نے سجدۂ شکر ادا کیا اور کعب کی کشمکش مین حارث کے جو زخم آیا تہا حضور نے اپنا لعاب دہن اوسپر لگادیا وہ فوراً اچہا ہوگیا۔

دوسرے دن کعب کی قوم کے لوگ سید عالم کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ آپ کے اصحاب نے ناحق ہمارے سردار کو مار ڈالا ہے حضور نے جوابدیا کہ وہ ہرگز بیقصور نہ تہا بلکہ دین خدا کی تخریب چاہتا تہا۔ رسول اللہ کی تضحیک کرتا تہا۔ مسلمانون کی ایذا رسانی

مین مصروف رہتا تھا۔ مشرکون کو اوبھار اوبھار کے ہم سے لڑواتا تھا۔ اور ہم اگر اوسے سمجھاتے تھے تو مانتا نہ تھا اوسکی یہ سزا ملگئی۔ آخرش وہ لوگ نادم ہو کر چلے گئے۔ کہتے ہین کہ زمانہ اسلام مین پہلے ہی پہل جو سر کٹ کے حضور اقدس مین آیا وہ کعب ہی کا سر تھا۔

(۱۷) قتل ابورافع یہودی تاجر حجاز

ابورافع ایک بڑا متمول یہودی سوداگر سرزمین حجاز مین خیبر کے قریب ایک حصار مین رہتا تھا اور کنانہ ابن ابی الحقیق کا بھائی اور صفیہ کا شوہر تھا۔ وہ بھی کعب بن اشرف کیطرح شب و روز رسول خدا کی ایذا رسانی مین مصروف رہتا اور مشرکین کو اپنے پاس سے روپیہ دے دیکے آنحضرت کے قتل پر مستعد کرتا اور ٹھنڈے دل اور محبت کی آنکھہ سے مسلمانون کو نہین دیکھہ سکتا تھا۔ ناک مین دم آجاتا ہے تو چیونٹی بھی کاٹنے کو دوڑتی ہے۔ جب اوسیون نے کعب بن اشرف یہودی دشمن اسلام کو قتل کر کے سعادت دارین حاصل کی تو خزرجیون کو حوصلہ ہوا کہ ہم بھی اپنا جس کرین کیا ہم اشجع اور جری نہین ہین۔ ہم کو چاہئے کہ ہم ابورافع کا وجود صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹادین جو کفر و شرک اور عداوت رسول اللہ مین کعب سے بڑھکر ہے۔ پس رؤسائے خزرج نے باہم مشورہ کیا۔ اور عبداللہ ابن عتیک۔ عبداللہ بن انیس عبداللہ بن عتبہ اور ابو قتادہ اور ایک شخص اور خدمت مبارک مین حاضر ہوے اور اجازت لیکر خیبر کی طرف گئے۔ غروب آفتاب کے وقت ابورافع کے حصار کے قریب جا پہونچے اہل حصار کے مویشی جنگل سے چر کر حصار کے اندر جا رہے تھے۔ عبداللہ ابن عتیک نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم تو یہین ٹھہرو مین دربان کے پاس جا کے راہ و رسم پیدا کرلون شاید وہ ہمین اندر جانے دے۔ ان سے تو یہ کہا اور خود حصار کے دروازہ کی طرف چلے۔ جب قریب پہونچے تو چرواہون مین مل گئے اور دروازہ کے سامنے دامن اور کپڑے سمیٹ کے اس طرح بیٹھہ گئے جیسے کوئی پیشاب کرنیکو

بیٹھتا ہے - جب باہر کے سب آدمی اندر جا چکے تو دربان نے انہین بھی پکارا کہ اے شخص
اگر تجھے بھی اندر جانا ہے تو جلدی اوٹھہ ورنہ دروازہ مقفل کیے دیتا ہون - عبد اللہ اوٹھے اور
اندر جا کے ایک گوشے مین چھپ رہے اور دیکھا کیے کہ دربان نے تالا ڈالا کے کنجیان ایک
کھونٹی پر لٹکا دی ہین جب دربان سو گیا اور لوگون کی آمد و رفت کی آواز بند ہو گئی تو عبد اللہ اپنی
کمین گاہ سے نکلے اور دروازہ کو کھولدیا اس لئے کہ اگر اہل حصار مجھے دیکھہ بھی لینگے تو مین
بھاگ کے کھلے دروازہ مین سے بلا تکلف باہر نکلجاؤنگا اور اپنے ساتھیون مین جا ملونگا
ابو رافع اوسوقت اپنے بالاخانہ پر بیٹھا ہوا قصہ خوان سے کہانی سن رہا تھا - عبد اللہ منتظر رہے
یہان تک کہ قصہ خوانی ہو چکے اور ابو رافع سو رہا - عبد اللہ بالاخانہ کا دروازہ کھولکے اوپر چڑھے
چلے گئے وہان بالکل اندھیرا تھا اور ابو رافع اپنے اہل و عیال کے ساتھہ سو رہا تھا اوس اندھیرے
مین انہین اپنے شکار کا پہچاننا مشکل ہوا - عبد اللہ بن عتیک کو کوئی اور تدبیر نہ سوجھی تو ابو رافع
کو پکارا اوس نے چونک کے جوابدیا ”وو کون ہے،، آواز سنتے ہی عبد اللہ نے اوسی طرف تلوار
لگائی اور مار کے باہر نکل آئے کیونکہ اپنی گرفتاری کا خوف تھا چونکہ ہاتھہ پورا نہین پڑا تھا اسلئے
زخم کاری نہ لگا - یہ ایک ہی لمحہ کے بعد پھر اندر گھسے اور آواز بدلکے پھر اوسے پکارا کہ ابو رافع
کیا ہے اوس نے جوابدیا کہ ہائے کمبخت گھر مین کوئی غیر گھس آیا ہے جس نے مجھپر وار کیا -
اسمین اوسکے گھر والون مین سے کسی نے چونک کر جوابدیا کہ یہ تو عبد اللہ بن عتیک کی سی آواز ہے
ابو رافع بولا تیری مان تجھے روئے عبد اللہ یہان کدہر سے آگیا - یہ سنتے ہی عبد اللہ نے دوسرا
وار کیا اور پھر بھی شبہ رہا تو تلوار کو اوسکے پیٹ پر رکھکے خوب زور کیا یہان تک کہ وہ پشت سے
پار ہو گئی اور ابو رافع واصل جہنم ہوا - عبد اللہ دروازے کھولتے ہوئے زینہ سے نیچے چلے
جلدی مین چند سیڑھیون سے لڑکتے ہوئے تلے زمین پر آن رہے اور ٹانگ ٹوٹ گئی

پگڑی سے اوسے باندھکے ایک ہی ٹانگ سے کدکتے ہوے حصار سے باہر نکلے اور اپنے ساتھیون سے سب حال آکے بیان کیا مگر صبح دن چڑہے تک وہین رہے جب خوب دن نکل آیا اور تحقیق ہوگیا کہ ابورافع مارا گیا اور اب زندہ نہین ہے تو سبھون نے مدینہ کی راہ لی اور آنحضرت کو یہ خبر سنائی حضور نے اپنا دست حق پرست عبداللہ کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر پہیر دیا وہ اپنی اصلی حالت پر آگئی گویا اوسے کچھہ مضرت ہی نہین پہونچی تھی۔

۳ھ کے نصف رمضان مین سبط رسول نور دیدۂ بتول راحت جان مرتضی امام حسن مجتبی شہید مسموم علیہ التحیتہ والثنا متولد ہوے۔

حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ اور حضرت حفصہ بنت عمر خطاب اور زینب بنت خذیمہ کا نکاح آنحضرت کے ساتھہ ہوا۔ اور ایک دوسری بیوی سے آنحضرت کے لڑکا ہوا۔

(۱۸) غزوۂ احُد

جب مشرکان قریش جنگ بدر سے مکہ مین آے تو اوس کاروان کا مال جسے ابوسفیان شام سے لایا تہا دار الندوہ ہی مین رہنے دیا کیونکہ اوسکے بہت سے مالک جنگ بدر مین مارے گئے تھے اب سرداران واشراف قریش ابوسفیان کے پاس آے اور کہا کہ ہم اس تجارت کا سارا منافع لشکر آرائی مین خرچ کر کے محمد سے لڑنا چاہتے ہین ابوسفیان راضی ہوگیا اور کہنے لگا کہ صلاح ماہمہ آنست کان صلاح شماست مین سب سے دو قدم آگے ہون بلکہ بنی عبد مناف بہی میرے ہمراہ ہین۔

پس مال تجارت نکال کے بیچا گیا۔ ایک ہزار اونٹ اور پچاس ہزار مثقال سونا تو اوس تجارت کا راس المال تہا۔ اور اوتنا ہی اوس سے فائدہ ہوا۔ اصل سرمایہ تو مالکون کو دیدیا

اور نفع سامان جنگ مین صرف کیا گیا - اور ہر طرف ایلچی بہیجکے لوگون کو اپنی حمایت کے لیے بلایا - چنانچہ انہین لوگون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی - اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَیُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ ۵

ترجمہ کفار اپنے مال اس لئے خرچ کرتے ہین کہ مومنون کو اللہ کی راہ سے روکین سو ابھی اور خرچ کرینگے تو یہ مال اونکی حسرت کا سامان ہے اور آخر مغلوب ہونگے -

جب سامان جنگ درست ہوچکا تو اس باب مین بڑی بحث ہوئی کہ عورتون کو ساتھ لیجانا مناسب ہے یا نہین آخر یہی ٹھری کہ لیچلو تا کہ وہ لڑائی کے وقت اپنے مقتول باپ بہائی بیٹون کے نوحے گا گا کے لوگون کو جنگ کے لیئے آمادہ کرین اور جدال و قتال خوب کٹ کٹ کے ہو - اور منہ موڑنیوالون کو شرم دلائین - اب باجے سے لڑائی مین اوتنا کام نہین نکلتا جتنا کہ اوس زمانہ مین عورتین دیتی تہین -

حضرت عباس ابن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اس زمانہ مین مکہ ہی مین تھے اونہون نے اس چڑہائی کی اطلاع دینے کے لئے آنحضرت کو خط لکہا اور قبیلہ بنی غفار کے ایک آدمی کو اجورہ دیکر خط اوسے دیا کہ وہ حضور مین جا کے پیش کردے قاصد نے مدینہ مین آنحضرت کو نہ پایا معلوم ہوا کہ آپ قبا تشریف لے گئے ہین جب وہ مسجد قبا مین گیا تو حضرت مدینہ آنے کے لیئے سوار ہو رہے تھے قاصد نے خط آپکو دیا آپ نے ابی بن کعب سے پڑہوا کے سنا اور کہدیا کہ اسکے مضمون سے کسی کو مطلع نہ کرنا - پھر حضور سعد ابن ربیع کے گھر تشریف لے گئے اور خلوت مین سارا حال اون سے کہا سعد نے عرض کیا کہ خداوند کریم آپ کے حق مین بہتری ہی کریگا - آپ نے سعد کو بہی اس خبر کے اخفا کی ہدایت کی - جب رسول خدا سعد کے گھر سے چلے گئے تو زوجہ سعد پاس آ کے میان سے پوچھنے لگی کہ آنحضرت تم سے خلوت مین چپکے چپکے

کیا باتین کر رہے تھے۔ سعد نے جواب دیا خاموش جا اپنا کام کر عورت ذات کو ایسی باتون سے کیا مطلب۔ عورت بولی واہ جو کچھ آنحضرت نے تم سے کہا وہ مین چھپی سن رہی تھی مین نے ایک ایک بات سُنلی ہے۔ سعد اپنی بریت کے لئے اپنی اہلخانہ کا ہاتھ پکڑے ہوے حضور نبوی مین چلے آے اور ہاتھ جوڑ کے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا قصور نہین ہے اس عورت نے چھپکے آپکی گفتگو سُنلی ہے جو حکم ہو اسکو سزا دون۔ آپ مجھپر افشاے راز کا گمان نہ کرین۔ آنحضرت نے کچھہ نفرمایا صرف یہی ارشاد ہوا کہ خیر جانیدو یہ عورت ہے اسے چھوڑ دو۔

پھر تو یہودیون اور منافقون مین چرچے ہونے لگے کہ مکہ سے جو قاصد آنحضرت کے پاس آیا ہے وہ ضرور کوئی تشویش انگیز خبر لایا ہے اور رفتہ رفتہ یہ خبر عام ہو گئی کہ کفار قریش مدینہ پر چڑھائی کرنے کے لیے مکہ سے نکل کھڑے ہوے ہین اور ابو عامر راہب اپنی قوم کے پچاس آدمی لیکر اونکے ہمراہ ہے۔ علاوہ ازین سب قومون اور قبیلون کے مشرکون نے ملکر بڑا جتھا باندھا ہے اور بڑی دہوم دہام سے آتے ہین اس مرتبہ ایک ایک مسلمان کو کچا چبا جائینگے کسی کو زندہ نہ چھوڑینگے۔

جب لشکر قریش سب اطراف سے آکر جمع ہو گیا تو شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ تین ہزار آدمی کی جمعیت ہو گئی ہے جنمین سات سو زرہ پوش۔ دو سو گھوڑے۔ تین ہزار اونٹ۔ اور پندرہ ہودج تھے۔ قریش کے سب شرفاء اور کُل سردار مثل ابوسفیان۔ اسود بن مطلب۔ جبیر بن مطعم۔ صفوان بن امیہ۔ عکرمہ بن ابوجہل۔ حارث بن ہشام۔ عبداللہ بن ربیعہ۔ خویطب ابن عبدالعزیٰ۔ خالد ابن ولید اور ابوعزہ جمحی شاعر معہ اپنے سب خویش واقربا کے اس لشکر مین شامل تھے۔ لشکر کا سردار و پیشوا ابوسفیان کو مقرر کیا تھا۔

ابوعزہ شاعر جنگ بدر مین گرفتار ہو گیا تھا آنحضرت نے اوسکی مفلسی اور منت وسماجت کے

یا عث رحم فرما کے بغیر فدیہ لئے ہوئے اوسے چھوڑدیا تھا مگر ابو عزہ نے یہ اقرار کرلیا تھا کہ آیندہ کبھی مشرکون کا طرفدار بنکے مسلمانون سے لڑنے نہ آوٗنگا۔ وہ کفار قریش کے ساتھ جب چلنے کو تیار نہوا تو صفوان بن امیہ نے جا کے اوس سے کہا کہ تو اپنے اقرار کے مطابق ہاتھہ پیر سے نہ لڑو زبان ہی سے ہماری مدد کرنا اور رجز پڑہ پڑہ کے ہمارے بہادرون کو آمادہ کارزار کرنا۔ ابو عزہ نے جوابدیا اے صفوان کل ہی تو محمدؐ نے احسان کرکے مجھے جیتا چھوڑدیا تھا کیا غضب ہے کہ آج مین اوسکی جان کا دشمن بنکے تیرے ساتھہ چلون۔ صفوان نے جوابدیا کہ اے نادان اوٹھہ اور میرے ساتھہ چل کہان کا احسان اور کیسی احسانمندی لڑائی مین ایسا ہی ہوتا ہے۔ یاد رکھہ کہ اگر مین اس لڑائی سے جیتا پھرا تو تجھکو اتنا دونگا کہ تو اپنی مفلسی کو عمر بھر کے لئے بھول جائیگا اور اگر تو جنگ مین مارا گیا تو تیرے بال بچون کا مین کفیل ہون اونہین مثل اپنے بچون کے پالونگا المختصر صفوان نے ابو عزہ کو ایسی پٹیان پڑہائین کہ وہ دم مین آگیا اور آنحضرت کا احسان بھول کے دوبارہ آپ کا مقابلہ کرنے آیا۔

الغرض کفار مکہ سے مدینہ کو چلے اور چار شوال روز چہارشنبہ کو ذوالحلیفہ مین پہونچکر تین دن قیام کیا۔ آنحضرت صلعم نے فضالہ کے بیٹون انس و مونس کو جاسوسی کے لئے بھیجا۔ وہ یہ خبر لائے کہ دشمن نے اپنے گھوڑے اور اونٹ عریض کے کھیتون اور کشت زار مین چھوڑ دیئے ہین امید ہے کہ سبزہ کے نام سے وہان گھاس کا ایک تنکا بھی نہ رہیگا۔ دوسری بار آپ نے حباب بن منذر کو روانہ کیا وہ لشکر کی تمام کیفیت و تعداد دریافت کر لائے اور حضرت عباس کی تحریر سے اونکے بیان کی مطابقت ہوگئی

جمعہ کی شب کو جسکے بعد صبح سنیچر کے دن لڑائی ہونیوالی تھی سعد ابن معاذ اور سعد ابن عبادہ اور اسید بن حضیر معہ چند اور دلیرون کے خانہ نبوت کاشانہ کی حفاظت کرتے رہے اور رات بھر جاگا کئے نیز تمام مدینہ کے گلی کوچون کی نگہبانی ہوتی رہی۔

اوسی رات کو آنحضرت صلعم نے یہ خواب دیکھا کہ مین نے ایک مضبوط زرہ پہنی ہے اور ذوالفقار مین دندانے پڑ گئے ہین - اور پہلے ایک گاے اور پھر ایک بکری ذبح کی گئی ہے - دوسرے دن اس خواب کو اصحاب کے روبرو بیان کیا - اور یہ تعبیر دی کہ یارو وہ محکم زرہ مدینہ ہے - اور ذوالفقار مین دندانے جو مین نے دیکھے ہین اوس سے مراد یہ ہے کہ کوئی مصیبت ضرور اس جنگ مین مجھپر پڑے گی - اور گاے کا ذبح ہونا یہ بتاتا ہے کہ میرے یار و اصحاب مین سے کوئی شہید ہوگا - اور بکری کا مارا جانا عبارت ہے کہ قریش قتل ہونگے انشاء اللہ تعالے -

حضور کی راے تھی کہ ہم لوگ مدینہ سے باہر نکلکے نہ لڑین اندر ہی رہکر جنگ کرین پس اس باب مین آپ نے اصحاب سے مشورہ طلب کیا - بہت سے مہاجر و انصار اور عبداللہ ابن ابی سلول کی راے بھی آنحضرت کی راے کے مطابق ہوئی - اور اُبی بن کعب بولے کہ یارسول اللہ ہمارا تجربہ بھی ہے کہ جب کوئی مدینہ پر چڑھکے آیا ہے اگر ہم مدینہ سے باہر نہین نکلے ہین تو فتح ہمین ہی حاصل ہوئی ہے اگر باہر گئے ہین تو ہمنے شکست کھائی ہے - آنحضرت نے فرمایا کہ بس اب ہی شہر سے باہر نہ جاؤ اور بچون اور عورتون کو حصار مین بھیجدو اور یہین سے لڑو خدا نے چاہا تو تمھین فتح ہوگی -

مگر جو انصار معرکہ بدر مین شامل نہو سکے تھے اور شوق شہادت اونکے دلون مین موجزن تھا بولے کہ ہم سے یہ کبھی نہ ہو سکیگا کہ عورتون کی طرح منہ چھپا کے گھرون مین بیٹھہ رہین اور پردہ سے لڑین کفار ہمین نامرد سمجھینگے اور ڈرپوک جانکے ڈہیٹھہ ہوجائینگے اور ہمیشہ اسی طرح ستایا کرینگے اور جب یہ خبر مشہور ہوجائیگی کہ ہم لوگ گھر سے نکل کے جنگ نہین کرسکتے تو گرد و نواح کے لوگون کو مدینہ کے لوٹ لینے کی جرات ہوگی علاوہ برین ہماری کھیتیان اور باغ تو باہر ہین جب وہی برباد ہوگئے تو کھائینگے کیا اور کفار قریش ایکی دلیری پر ہمیشہ آسکے ہماری تیاری

فصلین تاراج کرجایا کرینگے - یارسول اللہ ہماری شجاعت اور ہمت کسی طرح اس بدنامی کو گوارا نہین کرسکتی ہمین تو باہر جاکے مقابلہ کرنیکی اجازت ہو ورنہ ہم شیرون کی طرح کھڑے مین گھٹ گھٹ کے مرجائینگے - حضرت حمزہ ابن عبدالمطلب - سعد بن عبادہ - نعمان بن مالک اور قبائل اوس و خزرج نے بھی ایسی ہی تمنا ظاہر کی اور اتنا اصرار کیا کہ حضور اقدس کو شہر سے باہر جانا پڑا - جمعہ کے دن آپ نے خطبہ پڑھا اور لوگون کو نصیحت کی - جو لوگ کہ شہر سے باہر جانا چاہتے تھے وہ بہت خوش ہوئے - اور مدینہ سے اُحد کی طرف جانے کی راے قرار پاگئی -

حضور نماز عصر پڑھکے حجرہ شریف مین تشریف لے گئے وہان حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ہاتھون سے دستار سر مبارک پر باندھی اور لڑائی کے کپڑے زیب تن کئے لوگ باہر منتظر کھڑے تھے کہ دیکھین مہر سپہر نبوت و رسالت کب طلوع ہوتا ہے اسی انتظار مین کھڑے تھے کہ سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر نے لوگون سے کہا کہ یارو تم نے ضد پکڑی ہے کہ باہر جاکے لڑینگے اور رسول صلعم کی یہ راے نہین ہے - تمکو چاہئے کہ جیسا وہ فرمائین ویسا ہی کرو اوسمین چون و چرا زیبا نہین - کہدو کہ حضرت جو حکم آسمان سے نازل ہو اوسی پر عمل کیا جاوے -

اتنے مین جناب سرور کائنات علیہ السلام والصلواۃ گھر سے برآمد ہوئے تمام اسلحہ زیب بر تھے - زرہ پہنے ہوئے - ادیم کا پٹکا کمر سے باندھے دستار سر پر رکھے شمشیر حمائل کئے ہوئے - شانہ پر سپر اور نیزہ ہاتھ مین - غل ہوا کہ خدا کا دوست اوسکی راہ مین جان بازی کو مستعد ہو کے چلا ہے - خدا کا حبیب خدا کا غازی اپنے پروردگار کا حکم بجالانے اور دشمنان خدا سے انتقام لینے کو بجان و دل آمادہ ہے - یار و اصحاب آپکو اس صورت سے دیکھکر

دل مین بہت شرمندہ ہوے اور آپسمین سرگوشیان کرنے لگے کہ افسوس ناحق ہمنے باہر چلنے کی ضد کرکے آپکو اتنی تکلیف دی - پھر سب نے بالاتفاق عرض کی کہ یا رسول کریم حضور کے مزاج اقدس مین جو آے وہی کیجئے ہم اوسی مین راضی ہین - آنحضرت نے جوابدیا کہ ہمنے تمکو پہلے ہی سمجہایا تہا تم نہ مانے - اب مناسب نہین ہے کہ ہتیار پہننے کے بعد ہم پھر اوتارین جب تک کہ خدا ہی انکے اوتارنے کا حکم نہ نازل فرماے - پس اب وہی کرو جو تمہارا مقصد ہے پیغمبر کی شان سے بعید ہے کہ ہتیار راہ خدا مین باندہکے پھر کہول ڈالے -

پھر آپ نے تین نیزے منگاکے تین جھنڈے بناے - اُوس کا جھنڈا اسید بن حضیر کو دیا - خزرج کا حباب ابن المنذر کو - اور مہاجرین کا علمبردار جو حضور کا خاص جھنڈا تھا جناب علی مرتضی کو بنایا - بعض کا قول ہے کہ وہ جھنڈا مصعب ابن عمیر کو عطا ہوا تہا - اور عبداللہ ابن مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ کرکے اُحد کو روانہ ہوے -

لشکر اسلام مین سو غازی زرہ پوش تھے - اور دونون سعد زرہ لگاے ہوے آنحضرت کے آگے آگے چلے جاتے تھے - ناگاہ جعل ابن سراقہ آنحضرت کے سامنے آکے کہنے لگا کہ مجھے کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کل کے دن تم مارے جاؤگے مگر جناب رسالت مآب نے کچھ بھی خیال نہ کیا -

واضح ہو کہ بہ نسبت بدر کے مسلمانون کی تعداد بھی اس جنگ مین زیادہ تھی اور سامان کی طرف سے بھی بہتر حالت سمجھنا چاہیئے -

اوس منزل مین لشکر اسلام کی تعداد معلوم کی گئی - اصحاب کے لڑکون کی ایک جماعت مثل عبداللہ ابن عمر ابن خطاب - زید ابن ثابت - اسامہ ابن زید ابن ارقم - براء بن عازب - ولید ابن ظہیر - عرابہ بن اوس - ابو سعید حذری - سمرہ ابن جندب اور رافع ابن خدیج وغیرہ کے بہ سبب

کم سنی کے لشکر سے واپس کئے گئے ۔ اور حکم ہوا کہ تم مدینہ کو چلے جاؤ ۔ ظہیر نے کہا کہ یا رسول اللہ رافع بڑا تیر انداز ہے اور سفر کرنے کا بہت شایق ہے اسے لشکر سے نہ خارج کیجئے ساتھ لیجلیئے ۔ اوسے ہمراہ رہنے کی اجازت ہوگئی ۔ ابتو سمرہ بن جندب نے بھی مرّی ابن سنان سے کہا کہ جب رافع کو اجازت ملگئی تو مین غزوہ کی سعادت وبرکت سے کیون محروم رہون مین کشتی مین رافع کو پچھاڑ دیتا ہون مرّی ابن سنان نے یون ہی جا کے آنحضرت کی خدمت مین عرض کیا حضور نے رافع اور سمرہ کو بلوا کے کشتی کا حکم دیا سمرہ نے پچھاڑا اس لئے اوسکو بھی لشکر مین داخل ہونے کی اجازت عطا ہوئی ۔

غروب آفتاب کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور جماعت سے نماز ہوئی رات بھر لشکر نے وہین قیام کیا ۔ آنحضرت تو بنی النجار مین فروکش ہوے اور باقی سب باہم ایک دوسرے کے پاس اوتر پڑے ۔ محمد مسلمہ ۵۰ غازیون کے ساتھ رات بھر لشکر کی محافظت اور گرد آوری کرتے رہے ۔

مخالفین کا لشکر بھی قریب ہی تھا وہ بھی رات بھر مسلمانون کی حرکات وسکنات دیکھتے رہے اور اپنے لشکر کی چوکی پہرے مین خوب مستعد تھے اور انتظام کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا ۔ عکرمہ بن ابو جہل رات بھر گشت کرتا رہا ۔

جب صبح ہوئی تو آنحضرت نے رہبری کے لئے ایک آدمی طلب کیا تاکہ سیدہی راہ سے لیچلے ۔ ابو حشمہ حارثی نے بخوشی یہ خدمت قبول کی ۔ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوے اور ابو حشمہ رستہ بتانے کو آگے آگے ہو لئے ۔ یہانتک کہ ہمارے حضور کوہ احد پر پہونچ گئے یہ ایک سرخ پہاڑی مدینہ سے تہوڑے فاصلہ پر واقع ہے ۔

اثنائے راہ مین لشکر کا گذر اوس جگہہ ہوا جہان قبیلہ بنی حارث رہتا تھا اور غازیان اسلام

ایک ضرورت کے باعث ایک اندہے کی دیوار کے تلے سے گذرے - اندہے نے جو سناکہ اسوقت مسلمان میری دیوار کے نیچے ہین تو کوٹھے پر چڑہکے خاک کی مٹھیان اون پر ڈالنی شروع کین یہان تک کہ سب غازی خاک سے آلودہ ہو گئے مگر اللہ رے خاکساری راہ خدا مین خاک پڑنے سے کوئی چین بجبین بھی تو نہوا سب گذرے چلے گئے - البتہ سعد ابن زید اشہل نے خفا ہو کر اوس اندہے منافق کے ایک کمان ماری تاکہ وہ خاک نہ پھینکے - سو سعد کی اس حرکت سے آنحضرت ناراض ہو گئے اور فرمایا کہ تو نے اس اندہے کو کیون مارا -

نماز صبح کے وقت مسلمان احد مین پہونچے - وہان حضرت بلال نے اذان دی اور ساری لشکر نے جماعت سے نماز ادا کی - ابن ابی سلول منافق معہ اپنے تین سو آدمیون کے اسی منزل سے یا ایک منزل پہلے سے ازراہ نفاق وضعف ایمان لشکر اسلام چھوڑ کر چلدیا - اور وجہ یہ بیان کی کہ آنحضرت نے مدینہ مین رہکر جنگ نہ کی اور دوسرونکی رای کو میری رای پر ترجیح دی - عبد اللہ ابن عمر اون لوگون کے پیچھے گئے اور ہر چند سمجھایا مگر وہ نمانے اور مدینہ کو واپس چلے آے - جب مدینہ کی گلی کوچون مین پہونچے ہین تو لوگون نے چارون طرف سے اون پر لعنت وملامت کی بوچھار شروع کردی - اور سب اہل مدینہ متعجب ہو ہو کے کہتے تھے کہ تم لوگ کیون شیطان کے بہکانے مین آ گئے کہ خدا ورسول سے برگشتہ اور سعادت غزوہ اور ثواب شہادت سے محروم رہے اے بدبختو اب تمہارا کہین ٹھکانا نہین تمنے اپنے ہاتھ سے اپنے پانوءن مین کلہاڑی ماری مگر اونکی واپسی نے مسلمانون کو پست ہمت نہین کیا کیونکہ اونہین تو جان نثارون کی ضرورت تھی ایسے ہمت ہارے ہوؤن کا کیا کرتے وہ سر بکف لوگون کو بھی بودا بنا دیتے اسلئے ابن ابی سلول کا حلیف بھی واپس کر دیا گیا -

جب عبد اللہ بن عمر لشکر مین پہونچ گئے تو غازیون نے اپنی صفین آراستہ کین - اور اسطرح لشکر

جمایا گیا کہ کوہ اُحد پیٹھ کے پیچھے اور مدینہ روبرو تھا۔ جنین کو اپنے دائین پر لیلیا۔ جنین مین ایک پتلی راہ اور اوس مین ایک غار دہو کہے کا مقام تھا جسکی نسبت شبہ ہو سکتا تھا کہ شاید دشمن کا کمین گاہ ہو اور فرصت پا کر وہ مسلمانون پر آگرین اس لئے احتیاطاً عبد اللہ بن جبیر کو پچاس آدمی ملے اور حکم ہوا کہ تم اس غار سے ہوشیار رہو اور تاکید کی کہ اگر دشمن اُدہر سے حملہ کرنا چاہین تو اونہین تیغ و تبر سے روکنا۔ ادہر نہ آنے دینا اور اوس درے کے منہ پر سے ٹلنا نہین۔ چاہے ہم غالب ہون یا مغلوب۔ لڑائی کے وقت ہماری کمک کو بھی نہ آنا۔ اگر ہمارے گلے کٹتے لگین تو بھی وہین جمے رہنا۔ اور ہماری فتح ہو تو لوٹ مین بھی شامل نہونا۔

اسکے بعد عبد اللہ بن محصن اسدی کو لشکر اسلام کے دائین۔ اور ابو سلمہ ابن عبد الاسد مخزومی کو بائین۔ اور ابو عبیدہ ابن الجراح اور سعد بن ابی وقاص کو لشکر کے آگے اور مقداد بن عمرو کو پیچھے قایم کیا۔

ادہر مشرکون نے اپنے لشکر کی صف آرائی یون کی کہ خالد ابن ولید کو دائین پر عکرمہ بن ابو جہل کو بائین پر۔ صفوان بن امیہ اور عمرو بن العاص کو سوارون کا امیر۔ عبد اللہ بن ابی ربیعہ کو تیر اندازون کا افسر مقرر کیا اور لشکر کا علم طلحہ بن ابی طلحہ کو دیا گیا۔

آنحضرت صلعم نے اصحاب سے دریافت کیا کہ مخالفین کے لشکر کا علمبردار کون ہے۔ عرض کیا کہ بنی عبد الدار۔ پھر فرمایا کہ مصعب بن عمیر کہان ہین۔ وہ خود بول اوٹھے کہ حضور مین حاضر ہون۔ اونہین حکم ہوا کہ اچھا لشکر اسلام کا علم تم لو۔ مصعب نے حکم پاتے ہی جھٹ پٹ علم اوٹھا لیا اور حضور کے آگے آگے ہو لئے۔

لشکر کفار مین سے جس نے سب سے پہلے اہل اسلام پر تیر چلائے ابو عامر فاسق تھا وہ اپنی قوم کے پچاس آدمی لیکر مسلمانون پر تیر برسانے لگا اور اونکے ساتھ قریش کے چند

غلامون نے بھی غازیون پر پتھرون کی بوچھار کردی۔

ادہر مسلمان تیرون اور پتھرون کا دفعیہ کرنے لگے اور کفار کے روکنے کی تدبیرون مین مشغول ہوے۔ حالانکہ ٹیڑی دل تہا مگر پھر بھی قدم اونکے اوکھڑے جاتے تھے۔ چنانچہ خدا نے اپنے سچے اور نیک بندون کی تائید ایسی کی کہ پہلے ہی مرحلہ مین ابو عامر فاسق معہ اپنے ساتہیون کے توکدم بہاگا۔ عرب کی عورتین دف بجا بجا کے رجز گاتی اور اون نامردون کو مرد بناتی ہی رہین مگر اونہون نے پیچھے مڑکے بھی نہ دیکھا سیدہی گھر کی راہ لی۔

جب ابو عامر فاسق اور اوسکے ہمراہی بہاگے تو مسلمانون کی بن پڑی اور زور و شور سے غلبہ کیا اور مخالفون کے سوارون پر اتنے تیر مارے کہ وہ بہی بھاگے۔

پھر تو طلحہ ابن ابی طلحہ لشکر مخالف کا علمدار صف سے الگ ہو کے میدان مین آیا اور پکار اوٹھے ہے کوئی مسلمانون مین اس لایق جو میرا مقابلہ کرے اور جسکو بہادری کا دعویٰ ہو میرے سامنے آے۔ جناب اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب میدان مین آے اور دونون لشکرون کے درمیان مقابلہ ہوا۔ جناب شیر خدا علی مرتضیٰ نے جھپٹ کے اوسکے سر پر ایسی دوہتی تلوار دی کہ سر مین شگاف پڑگیا اوسکی بیوی دور سے کھڑی ہوئی یہ مقابلہ دیکھ رہی تھی تلملا کے دوڑی اور ہاتھ جوڑ کے حضرت علیؓ سے عرض کی کہ اللہ اسکا قصور معاف فرمائیے اور میرے اوپر رحم کہا کے اسے چھوڑ دیجیے آپ نے اوسکی جان بخشی کی اور اپنے لشکر مین چلے آے لوگون نے پوچہا یا علی آپ نے اپنے دشمن پر غلبہ حاصل کیا اور پھر چھوڑ دیا یہ کیا بات ہے۔ آپ نے جوابدیا کہ مجھے ایک عورت کی بیکسی پر رحم آگیا۔ اللہ اللہ کیا رقیق القلب لوگ تھے۔

پھر عثمان بن ابی طلحہ نے لشکر کفار کا علم سنبھالا۔ حضرت امیر حمزہ نے اوسکے دونون شانون کے درمیان ایسی تلوار ماری کہ ہاتھ اور شانہ کٹ کے گر پڑا۔

اوسکے بعد ابو سعید بن ابی طلحہ نے علم لیا۔ سعد بن ابی وقاص نے اوسکے حلق پر تیر مارا کہ زبان اوسکی کتے کی طرح منہ سے باہر نکل پڑی۔

اب ابن طلحہ بن ابی طلحہ نے علم تھاما۔ عاصم ابن ثابت بن ابی الاقلح نے اوسے تیر لگایا وہ مرنے کے قریب ہوگیا تھا کہ لوگ اوسے اوٹھا کے اوسکی مان سلاقہ بنت سعد کے پاس لیگئے مان نے پوچھا بیٹا یہ تیر تجھے کسنے مارا ہے۔ اوس نے جوابدیا کہ مین اوسکا نام تو نہین جانتا مگر تیر لگاتے وقت اوس نے البتہ یہ کہا تھا کہ "خذہا انا ابن ابی الاقلح" سلاقہ اتنا سنکر پہچان گئی اور بولی کہ جب تک عاصم کی کھوپڑی کا پیالہ بنا کر اوسمین شراب نہ پی لونگی میرے کلیجہ مین ٹھنڈک نہ پڑیگی۔ اور منادی کرادی کہ جو کوئی عاصم کو گرفتار کر کے میرے پاس لائیگا مین اوسے سو اونٹ انعام دونگی۔ مگر منافع ابن طلحہ اوسکے بیٹے کے چونکہ زخم کاری لگا تھا اسلئے وہ جانبر نہو سکا۔

پھر حارث ابن طلحہ بن ابی طلحہ علمبردار ہوا۔ اوسے بھی بہادر اور جوانمرد عاصم نے اپنے تیر کے زخم سے واصل جہنم کیا۔

بعد ازان کلاب ابن طلحہ بن ابی طلحہ کی کمبختی آئی اور وہ منحوس جھنڈا اوسکے سر پڑا۔ وہ بھی جناب علی مرتضی کے ہاتھہ سے مقتول ہو کے فی النار والسقر ہوا۔

من بعد جلاس ابن طلحہ بن ابی طلحہ علمدار ہو کے ابن عبید اللہ کی ضرب سے دنیا چھوڑ گیا۔ اور بالآخر ارطاۃ ابن سرحیل نے علم اوٹھایا مگر حضرت علی نے اوسکو بھی ٹھکانے لگا دیا۔

غرضکہ یون ہی ہر مشرک علمبردار ہوتا گیا اور یکے بعد دیگرے مسلمانون کے ہاتھون سے قتل ہوتا تا آنکہ بنی عبد الدار مین کوئی نہ رہا جو علم کی سرپرستی کرتا۔ پس رایت کفار نگونسار ہوگیا۔ اور اونکے لشکر مین تلاطم پڑ گیا۔ کچھہ ڈر کے مارے اور کچھہ منحوس جانکر اون بزدلون نے اوسے ہاتھہ

نہ لگایا۔ جب تو عمرہ بنت علقمہ حارثیہ نے جاکر علم اوٹھالیا اور پکاری کہ اے پست ہمتو اب بھی تمھین شرم آئی نہین تمہاری علمبرداری بنگئی اب تو دل کھولکے لڑو۔

یہان سے صاف ظاہر ہے کہ مشرکان عرب خواہ مرد ہون یا عورت بڑے ہی شدید الکفر تھے اونکے اوپر جہاد کرنیکا حکم جو نازل ہوا یہ عین حکمت آلہی تھی اگر ایسا نہوتا تو وہ دین حق کے مٹا دینے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرتے۔

احُد کے دن آنحضرت کے ہاتھہ مین ایک تلوار تھی جسکے ایک طرف یہ شعر عربی مین لکھا تھا۔

	فی الجبن عار و فی الاقبال مکرمتہ		والمرء بالجبن لاینجو من القدر	

ترجمہ فارسی

	نامردی است عار و شجاعت بزرگی است		مروے کہ مرد نیست نباشد وقار او	

یعنی دین کے باب مین نامردی کرنا دنیا اور آخرت مین بے حیائی کی بات ہے۔ اور خدا کی راہ مین دین کی خاطر سے بہادری کرنا موجب عزت و جلال ہے۔

عین معرکۂ کارزار مین وہ تلوار ہمارے حضور نے ابو دجانہ انصاری کو دی۔ یہ ایک قوی تن قوی من پہلوان تھے جب سر سے عصابہ سرخ باندہ لیتے تو لوگ اون سے ڈرنے لگتے تھے اور دشمن کے دل پر اونکی ہیبت طاری ہوجاتی تھی۔ اور کوئی اونکے مقابلہ پر نہین ٹھیر سکتا تھا۔ پس وہ عصابہ سرخ سر سے باندہ کے اور تلوار مذکورہ ہاتھہ مین لیکر میدان جنگ مین گئے جدہر حملہ کرتے تھے اعدا کی صفین درہم برہم ہوجاتی تہین۔ ابو دجانہ لڑتے لڑتے اوس جگہہ پہونچگئے جہان ہندہ مجمع عورات مین دف بجا بجا کے رجز گارہی تھی۔ چاہا کہ ہندہ کو اُسی تلوار سے دو کردون مگر پھر خیال کیا کہ رسول خدا کی بخشی ہوئی تلوار سے عورت کو قتل کرنا زیبا نہین۔

اب تو مسلمانون نے حملہ کرکے کافرون کی فوج کو تلوار کے منہ پر رکھہ لیا اور یہان تک

تیغ زنی کی کہ اونہین چھٹی کے دودہ یاد آگئے اور اپنی جگہہ سے پیچھے ہٹ گئے۔ اونکی عورتون نی چیخین مار مار کے دف ہاتھون سے پھینک دیئے اور رجز گانا بہول گئین۔ اور اپنی جانین بچانیکو دامن سمیٹ سمیٹ کے پہاڑ پر بہاگین یہان تک کہ اونکی پنڈلیان کہل گئین اور خلخال نظر آگئے۔ مسلمانون نے مخالفین کو بہاگتا دیکھکے اونکا تعاقب تو نہ کیا مگر لوٹ پر امنڈ پڑے۔ خالد ابن ولید اس زمانہ مین کفار کے حامی و مددگار تھے اور مسلمان نہوے تھے۔ غار کوہ مین کمین گاہ کے اندر معہ ایک گروہ کفار کے تاک لگائے بیٹھے تھے۔ اسوقت کفار کی شکست اور مسلمانون کا غلبہ دیکھکے چاہتے تھے کہ لشکر اسلام پر حملہ کرین مگر عبداللہ بن جبیر نے روکا اور خالد بن ولید کو غار سے نکلنے نہ دیا۔ خالد نے کئی بار ہمت کی مگر مسلمانون کی جرات کے آگے کوئی تدبیر کارگر نہوئی۔ اور خالد معہ اپنے ساتہیون کے اوس غار مین ایسے چھپے کہ بے معلوم ہو گئے۔ عبداللہ بن جبیر اور اونکے ہمراہی یہ سمجھکے کہ خالد بن ولید معہ اپنے لشکر کے بہاگ گئے بے فکر اور مطمئن ہو گئے۔

جب عبداللہ بن جبیر کے ساتہیون کو یہ یقین ہو گیا کہ لشکر کفار بہاگا اور اودہر خالد بن ولید کا بھی پتا نہین ہے تو سوچے کہ ہم لوٹ سے کیون باز رہین جو ہاتھہ آے وہ اپنا ہے۔ عبداللہ سے کہا کہ یہان بیکار کھڑے کھڑے کیا کرتے ہین چلو ہم بھی ہاتھہ مارین حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے لاکہہ سمجہایا کہ بہائیو ہمارے واسطے یہی حکم ہے کہ کچھہ ہو تم اس مقام سے نہ ٹلنا مگر کوئی نہ مانا اور کہنے لگے کہ ارشاد نبوی کے یہ معنی نہ تھے کہ اختتام جنگ کے بعد بھی تم مٹی کے پتلون کی طرح زمین پر جمے رہنا۔ آخر عبداللہ اور دس سے کم آدمی تو وہین جمے رہے باقی دوڑ کے لوٹ مین ملگئے۔ خالد نے جو یہا نپا تو موقع کا وقت معلوم ہوا۔ اور عکرمہ بن ابو جہل اور ایک اور جماعت مشرکین کو اپنے ساتھہ متفق کرکے ہلہ بول دیا۔ بہاگے ہوے قریش بھی اپل پڑے پہلے تو

عبداللہ اور اونکے ساتھہ کے مٹھی بھر آدمیون کو سینت کے رکھدیا اور پھر لشکر اسلام پر حملہ کیا۔ لوگ تو مال کی طمع اور لوٹ کی حرص مین منتشر ہو ہی گئے تھے اوپر سے یہ آفت نازل ہوئی تو لینے کے دینے پڑ گئے اور کسی کو کسی کی خبر نہ رہی۔ مسلمان مسلمان کو قتل کر رہا تھا۔ کیا خدا کی قدرتین ہین کہ پلک جھپکتے ہی فتح کی شکست ہو گئی۔ سوء تدبیری اور عدول حکمی نے نیچا دکھادیا مسلمان مورخون کے دلون سے آج تک اس شکست کا داغ نہین گیا ہے۔ اگر مسلمان ہے تو کبھی لڑائی مین لوٹ کی طرف نہ جھکے اور مال پر ہاتھہ نہ ڈالے اور اپنے سردار کا حکم مان کے اپنے کام سے کام رکھے۔ نظم

حرص و طمع ہوا و ہوس لفظ ہین یہ چار	چارون نقط سے خالی ہین سب پر ہے آشکار
معمور ہے نشاط سے دل اہل صبر کا	خطرہ نہ باز پرس کا نے خوف قبر کا

ہمارے ناظرین اسوقت پتھر کا کلیجہ کرلین اور دل کو دونون ہاتھون سے تھام کے اشک خونین آنکھون سے بہاتے ہوے نتیجہ اس جنگ کا سُنین۔ کہ حضرت سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایک ہی حملہ مین لشکر اسلام کو درہم برہم کر دیا جو وہم اونکی بعد اسلام لانے کے رہی وہ قبول اسلام سے قبل بھی نہ چھوٹی۔ ادہر شیطان صاحب کی بن پڑی کہ جعال بن سراقہ کا بہیس کر کے چارون طرف پکارتے پھرے کہ خدا نخواستہ محمد قتل ہو گئے۔ مسلمان تو آنحضرت کے عاشق زار تھے یہ سنتے ہی مضطرب ہوے۔ تن بدن کا ہوش نہ رہا۔ دنیا آنکھون مین سیاہ ہو گئی۔ ہاتھہ اسطرح چلنے لگے جیسے کہ اندہے چلاتے ہین۔ نہ اپنا سجھین نہ پرایا۔ چنانچہ اسید بن حضیر کے کئی زخم مسلمانون ہی کے ہاتھہ سے آے۔ اور ایک انصاری نے ابو بردہ کے دو تلوارین رسید کین وہ تو خیر یہ گذری کہ ابو بردہ چلا اوٹھے اور مرد انصاری نے آواز پہچان کے اونہین چھوڑا ورنہ وہان دکھائی کسے دیتا تھا۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے علمبردار کفار کے ہاتھون شہید ہوے

اور کسی کو خبر بھی نہوئی - اللہ جل شانہ کو شرم رکھنی پڑی کہ ایک فرشتہ کو مصعب کا بھیس بھروا کے شام تک علمداری کی خدمت پر مامور رکھا - جنگ کے بعد وہ فرشتہ حضور مین حاضر ہوا - آنحضرت نے فرمایا کہ "تقدم یا مصعب" فرشتہ نے علم تو حضور کے دست مبارک مین سونپا اور عرض کی کہ مین مصعب نہین ہون بڑی دیر سے اونکی قائم مقامی کر رہا تھا - یہ کہکر آسمان کو اوڑگیا - اوسوقت یہ راز کھلا کہ مصعب تو شہید ہوے اور یہ فرشتہ تھا - خداوند کریم نے بڑی شرم رکھلی کہ علمبردار کے مارے جانے کو اثناے جنگ مین موافق و مخالف کسی پر ظاہر نہونے دیا ورنہ اور زیادہ ہلچل مچتی - مصعب کی شہادت کے بعد اونکے بھائی ابوالروم مہاجرین کے علمبردار مقرر ہوے - اور اسی گربڑ مین حذیفہ کے والد حضرت یمان مسلمانون کے ہاتھ سے شہید ہو گئے حضرت حذیفہ پکارتے ہی رہے کہ یارو یہ کیا کرتے ہو یہ میرے والد ہین مگر وہان کون سنتا تھا -

اوسدن مشرکین عرب جنگ کے وقت عزیٰ اور ہبل کے جیکارے بول بول کے خوب ہی لڑے ایسا کشت و خون ہوا کہ خون کی ندیان بہ گئین کشتون کے ڈھیر لگ گئے - اور اسطرح دل کھولکے لڑے کہ جنگ کا کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا - صدہا مشرک مارے گئے اور ستر مسلمان بھی شہید ہوے -

اوسوقت ایسا تلاطم ہوا کہ آنحضرت کے پاس صرف سات مہاجر اور سات انصار کلہم اجمعین یہ ۱۴ آدمی رہگئے - مہاجرین مین ابوبکر صدیق - علی مرتضی - عبدالرحمن بن عوف - سعد ابی وقاص طلحہ ابن عبداللہ - ابوعبیدہ ابن الجراح اور زبیر ابن العوام اور انصار مین حباب ابن المنذر ابودجانہ - عاصم ابن ثابت - سہیل ابن ضیف - اسید ابن حضیر سعد ابن معاذ اور حارث ابن صمہ رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین تھے -

جناب علی مرتضی فرماتے ہین کہ اُحد کے دن جب کفار نے مسلمانون پر غلبہ کیا تو آنحضرت

ناگاہ میری نگاہ سے اوجہل ہو گئے۔ مین بیچین ہو کر ہر طرف اونہین تلاش کرتا پھرتا تھا کہین پتا نچلا آخرش لاشہاے شہدا مین ڈہونڈ ہا وہان بھی نہ پایا۔ پھر مین حیران کھڑا ہوا دل ہی دل مین سوچ رہا تہا کہ یا اللہ العالمین یہ کیا ماجرا ہے کہ پیغمبر خدا نہ زندون مین مجھے ملے نہ مُردون مین۔ پھر یہ سوجھی کہ حق جل و علی نے ہم لوگون کی نافرمانی سے ناراض ہو کر ہم پر یہ غضب نازل کیا ہے کہ اپنے پیغمبر کو اپنے پاس آسمان پر زندہ اوٹھالیا ہے۔ اے علی اب تیری زندگی بھی ہیچ ہے۔ چل کفار سے مقاتلہ و محاربہ کر کے تو بھی اپنی جان دیدے۔ یہ ٹہان کے مین تلوار کھینچ کر لشکر کفار مین گہس گیا اور اونکی صفین کی صفین درہم برہم کردین اور تمام فوج مین تہلکہ ڈالدیا۔ اُسوقت یکایک آنحضرت مجھے نظر آگئے۔ دل باغ باغ ہی تو ہو گیا۔ مگر تن تنہا کفار کے نرغہ مین تھے اور سب لشکر مسلمانون کا تتّر بتّر ہو گیا تہا۔ اسی اثنا مین ایک گروہ مشرکین نے حملہ کر کے آپکو قتل کرنا چاہا۔ مین نے اوس گروہ مین گُس کے سبکو بہگا دیا۔ پھر ایک اور جماعت نے اسی قصد سے یورش کی مین نے اونہین بھی دفع کیا۔

کفار قریش مین سے چار پانچ آدمیون نے اتفاق کر کے عہد کیا تہا کہ کچہ ہی کیون نہو ہم آنحضرت کو ضرور قتل کرینگے۔ اونمین ایک تو ابن شہاب زہری تہا۔ دوسرا عتبہ بن ابی وقاص زہری تیسرا عبد اللہ بن ابی وقاص۔ چوتہا ابن قمیہ۔ پانچواں ابی بن خلف تہا۔ ابن قمیہ نے آنحضرت پر تیر مارنے شروع کئے کہ رخسارۂ مبارک زخمی اور خون سے تر بتر ہو گیا۔ خود کے حلقے روے انور مین گہس گئے۔ پیشانی نورانی مجروح ہو گئی اور ایسا خون بہا کہ تمام ڈاڑہی تر ہو گئی۔

افسوس ہاے افسوس۔ ان مقدس لوگون نے اپنے خون سے سینچ سینچ کے ہمین پرورش کیا ہے اور ہم کمبخت مسلمانون کو ایڑیان رگڑ رگڑ کے مرتا دیکھتے ہین اور اُف بھی نہین کرتے۔

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

حضور اپنی رداے اطہر سے اوس خون کو پونچھتے اور سر و رو پر ملتے تھے۔ اور فرماتے تھے "کیف یفلح قوم فعلوا ہذا بنبیہم وہو یدعوہم الی اللہ تعالیٰ" یعنی کیونکر فلاح پاوینگے وہ لوگ جو اپنے پیغمبر کے ساتھ ایسا کرتے ہین حالانکہ وہ اونہین خدا کی طرف بلاتا ہے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد شان رحمۃ للعالمینی جو موجزن ہوتی تو یہ ارشاد ہوتا تھا۔ "اللہم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون" یعنی یا اللہ تو اس قوم کو بخشدے یہ نہین جانتے کہ ہم کیا کر رہے ہین۔ سبحان اللہ اپنے جانی دشمنون پر بھی یہ شفقت تھی۔

عبد اللہ بن ابی وقاص آنحضرت صلعم کو پتھر مارتا تھا ناگاہ ایک پتھر آپ کے دہن اقدس پر لگا کہ لب زیرین لہولہان اور زخمی ہوگیا اور ایک دانت بھی شہید ہوا۔

عبد اللہ بن شہاب نے آپ کی کہنی پر ایک پتھر مارا جس سے ہاتھ بالکل زخمی ہوگیا۔ اور اوسدن مخالفون نے آپ پر تلوار کے بھی بہت سے وار کئے تھے مگر شان خدا سے کوئی کارگر نہوا۔ ناگاہ ابن قمیہ نے حضور پر ایک تلوار ماری آپ دو زرہین پہنے ہوے تھے اور پیچھے ایک گڑھا تھا۔ اوسکا ہاتھ جو زور سے پڑا تو زرہون پر رکا مگر آپ اوسکے جھٹکے سے گڑھے مین جا رہے اور آپ کے زانو چھل گئے۔ یہ ماجرا دیکھہ کے طلحہ ابن عبد اللہ بدحواس ہوکے دوڑے اور آپکو اپنی بغل مین لیکے اوٹھایا۔ اور اپنے ہاتھ کو ابن قمیہ کی تلوار کی ضربون کے واسطے سپر بنایا اور ایک ضرب بھی آنحضرت پر نہ پڑنے دی سب اپنے ہاتھ ہی پر لین یہان تک کہ طلحہ ابن عبد اللہ کا ہاتھ قیمہ ہوگیا۔ اور شل ہوکے نکما ہوگیا۔

ایک دن لوگون نے طلحہ سے پوچھا کہ اے ابو محمد تمہارے ہاتھ کی اونگلی کیون کام نہین دیتی۔ بولے کہ احد کے دن مالک ابن زہیر جشمی نے آنحضرت صلعم کی طرف ایک تیر چلایا۔ مجھے خوب معلوم تھا کہ مالک کے تیر نے آج تک کبھی خطا ہی نہین کی۔ اسلئے مین نے

اپنا ہاتھہ حضور کے آگے کردیا اور وہ تیر میری اس اونگلی مین آکے پیوست ہوگیا۔ اوسدن سے یہ اونگلی بیکار ہے۔ اوسی دن آنحضرت نے طلحہ کے حق مین فرمایا تھا کہ طلحہ ایسا خیر خواہ اور بہادر ہے کہ آج کے دن جو کچھہ اوس پر گذرتی ہماری محبت مین برداشت کرلیتا اور اُف بھی اسکے منہ سے نہ نکلتی۔

ایک مشرک نے آگے بڑہکے طلحہ پر تلوار کا وار کیا طلحہ زخم کہا کے خون مین نہا گئے۔ اور بیہوش ہو کے زمین پر گر پڑے۔ اسوقت کسی نے تہوڑا سا پانی آنحضرت کی خدمت مین لا کے پیش کیا تہا آپ نے حضرت ابوبکر صدیق سے فرمایا کہ اس پانی کو طلحہ کے پاس لیجاؤ۔ حضرت صدیق اکبر حسب الحکم اونکے پاس لے گئے دیکہا کہ وہ بیہوش پڑے ہین اور زخمون سے خون جاری ہے۔ جناب صدیق نے پانی اونکے منہ پر چھڑکا تو اونہین کچھہ ہوش آیا اور آنکہین کہولین۔ آنکہہ کہولتے ہی بے اختیارانہ دریافت کیا کہ آنحضرت کا کیا حال ہے۔ حضرت ابوبکر بولے کہ خدا کے فضل سے رسول اللہ صحیح و سالم اور بخیر و عافیت ہین اور مجھے تمہاری خدمت مین بہیجا ہے۔ طلحہ یہ سنکر باغ باغ ہوگئے اور کہا الحمد للہ والمنتہ۔ اب کچھہ پرواہ نہین جو مصیبت پڑیگی اوسے جہیل لونگا۔ سبحان اللہ کیا لوگ تہے۔

ابن قمیہ نے جب حضور کے تلوار ماری تھی اور آپ غار مین گر پڑے تھے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ تو اوسی وقت وہ ملعون چارون طرف پکارتا پھرا تہا کہ مین نے آنحضرت کو قتل کر ڈالا اور شدہ شدہ یہ خبر مدینہ بھی پہونچ گئی تھی۔ سنتے ہی اس متوحش خبر کے انس ابن النضر نے اصحاب سے کہا کہ یارو اب ہماری زندگی بھی ہیچ ہے۔ یہ کہتے ہی تلوار نیام سے باہر کہینچ لی اور لشکر کفار پر جا کر حملہ آور ہوے اور سعد بن ابی وقاص سے للکار کے کہا کہ واللہ اُحد کی سمت سے مجھے بہشت کی بو آتی ہے۔ یہ کہکے سخت جنگ کی اور شہید ہوگئے۔ انس نے اتنے زخم کہاے تھے کہ اوس

گنج شہیدان مین اونکا لاشہ پہچانا نہ گیا - اونکی بہن نے بدقت اونکی لاش پہچانی اور وہ بھی اسطرح کہ اونگلی مین ایک تل تھا کہین وہ تل بہن کے نظر پڑ گیا اور اونھون نے بتایا کہ انس کی لاش یہ ہے -

عبداللہ ابن حمید اسدی مشرکین مین ایک نامی گرامی آدمی تھا - اوس نے جو سنا کہ آنحضرت آج بہت زخمی ہوے ہین لوگون سے پوچھا اگر محمد کو تم مجھے دکھا دو تو مین اونکو قتل کرکے رہونگا اور جو کامیاب نہوا تو خود مر رہونگا - لوگون نے دور سے دکھا دیا - وہ آپکو قتل کرنے چلا - ابودجانہ انصاری نے راستہ ہی مین اوسکا مزاج پوچھ لیا اور ایک ضرب مین سب شیخی کرکری کردی اور عبداللہ بن حمید اسدی فی النار ہو گیا -

ابن قمیہ نے ایک ہی ضرب شمشیر کی آنحضرت صلعم پر لگائی تھی اور لگاتے ہی غرور سے کہا تھا کہ "خذہا وانا ابن قمیہ" حضور نے فوراً یہ جواب دیا تھا - "اقماک اللہ واذلک" خدا کی قدرت ایک سال بھی نہین گذرنے پایا تھا کہ ایک دن بکریان چراتی چراتے اپنے گلہ کے پاس پہاڑ پر سو گیا ایک مینڈھے نے آکر پیٹ مین سینگ مارا جو شکم کو چاک کرتا ہوا حلق سے پار نکلگیا اور وہ مر گیا -

اُبی بن خلف کو جنگ بدر مین مسلمانون نے اسیر کر لیا تھا - اُبی نے اپنی رہائی چاہی اور وعدہ کیا کہ مین مکہ پہونچکے اپنا فدیہ بھیجدونگا - آنحضرت صلعم نے اوسکا وعدہ مان کے اوسے چھوڑ دیا تھا - جب وہ قید سے چھوٹا اور گھر کو چلنے لگا تو آنحضرت سے کہتا آیا تھا کہ میرے پاس ایک گھوڑا ہے اوسے مکہ جاکر خوب راتب اور مصالحہ روز کھلایا کرونگا جب وہ موٹا تازہ ہو جائیگا تو اوسپر سوار ہوکے یہان آؤنگا اور تمہین قتل کرونگا - حضور نے اسکے جواب مین اوسی وقت فرمادیا تھا کہ انشاء اللہ العزیز تیرا قول تو پورا نہوگا ہم البتہ تجھے دوزخ کا کندا بنا دینگے - اور اوسی گھوڑے پر تجھے زخم کاری لگیگا رفتہ رفتہ جنگ اُحد کا وقت آیا - سید المرسلین نے اصحاب سے فرمایا ابن خلف اپنا وعدہ وفا کرنے ضرور آئیگا تم اوسکی ٹوہ مین رہنا دیکھو خدا کیا کرتا ہے - لڑائی ختم ہوچکی اور سب جھگڑے طے ہو لئے

کسی کو خیال بھی نہ تھا کہ اب بھی کوئی بات باقی رہگئی ہے۔ آنحضرت صلعم کا قصد تھا کہ شعب اُحد مین تشریف لیجائین کہ یکایک سامنے سے اُبی بن خلف نمودار ہوا۔ اور آنحضرت کو دیکھتے ہی پکارا کہ آج اے محمد تم میرے ہاتھ سے نہین بچ سکتے اگر مین تمہین چھوڑ دون تو خدا مجھے نہ بخشے۔ اور علاوہ برین اور بھی بہت سی گستاخیان حضور کی شان مین کین اور خوب ہی اول فول بکا۔ اصحاب چوکنا ہو گئے اور چاہا کہ اوسکے کردار کی سزا دین مگر آپ نے سب کو روکدیا۔ وہ ڈرایا ہوا چلا آیا۔ جسوقت زد پر پہونچا ہے زبیر آپ کے پاس کھڑے تھے حضور نے اونکا حربہ چھین کے اوسکی گردن سے لگا دیا جس سے کچھ یون ہی سی خراش آئی۔ وہ سانڈ کی طرح ڈکراتا ہوا گھوڑا پھیر کے اپنے لوگون کی طرف بھاگا ایک چیخ اوسکی آسمان پر تھی تو دوسری زمین پر لوگون نے گھوڑے سے اوتار کے دیکھا تو صرف جلد ہی چھل گئی تھی اوسے سمجھایا کہ ارے نادان ایسے زخم تو بچون کو بھی نہین معلوم ہوتے مرد تو منہ پر تلوارین کھاتے ہین تو نے آج یہ کیا نامردی کی۔ اوس نے جوابدیا قسم ہے لات و عزیٰ کی یہ زخم تمام حجاز کے مار ڈالنے کو کافی ووافی ہے مجھپر وہ صدمہ ہے کہ اگر آسمان میرے سر پر گر پڑتا تو یہ تکلیف نہوتی۔ آخر ش اوسی طرح تڑپ تڑپ کے مرگیا۔ اور وہ پانچون آدمی بھی جنہون نے اوسکے ساتھ ملکر آنحضرت صلعم کے قتل کا ارادہ کیا تھا سال بھر کے اندر اندر دوزخ مین جا پہونچے۔ اُبی ابن خلف کو موضع سرف کے محلہ بطن رابغ مین دفن کیا تھا۔ ایکدن عبد اللہ بن عمر کا گذر رات کے وقت اوس محلہ مین سے ہوا۔ جب عبد اللہ اُبی کی قبر کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ ایک شخص آتشین زنجیرون مین جکڑا ہوا ہے اور پکارتا ہے کہ مجھے پانی دو۔ مگر نگہبان اوسکا منع کر دیتا ہے کہ خبردار اسے پانی نہ پلانا یہ آنحضرت کے ہاتھ کا مقتول اُبی بن خلف کافر ہے۔

جبیر بن مطعم نے اپنے ایک حبشی غلام سے کہا جسکا نام وحشی تھا کہ اگر تو حمزہ کو قتل کر کے میری چچا طعیمہ بن عدی کا بدلہ اوس سے لے تو مین تجھے آزاد کر دونگا۔ اور ہندہ بھی وحشی کو بھی حرص

دلایا کرتی تھی کہ تو مرد بن جا اور دشمنون سے بدلا لیکر مجھے خوش کرین تجھے آزاد کرونگی۔ دیکھہ بدر
کے دن حمزہ نے میرے باپ عتبہ کو قتل کرڈالا ہے پس تو بھی آج اوس سے بدلا لے۔ اور
حارث ابن عامر ابن نوفل کی بیٹی نے بھی وحشی سے یہ فرمایش کی تھی کہ اگر محمد۔ علی۔ حمزہ۔
ان تین آدمیون مین سے تو کسی کو قتل کریگا تو مین تجھکو آزاد کرونگی کیونکہ بدر کے دن میرا باپ بھی
مارا گیا ہے اور مین ان تینون آدمیون کے سوا کسی کو اپنے باپ کا ہمسر نہین سمجھتی۔ وحشی سبکی
فرمایشین سن کے بولا کہ محمد کے قتل کی تو مجھے مجال نہین۔ اور حمزہ اگر سوتے بھی ہون تو اونکے
جگانے کے خیال سے میرے جسم پر لرزہ چڑھتا ہے۔ مگر علی کی نسبت البتہ اتنی جرات
اپنے مین دیکھتا ہون کہ اگر موقع ہو تو شاید حملہ کرکے گرا دون غرض وحشی لڑائی کے ہنگامہ مین گیا
اور بھیڑ بھاڑ مین اوس نے حضرت علی کو تلاش کیا۔ لیکن جب شیر خدا سامنے آے تو وحشی
نے اونکو فن محاربہ مین کامل پایا۔ اپنے اطراف وجوانب آگے پیچھے سے بالکل ہوشیار
اور دشمن کے مارنے اور اپنے بچانے مین خوب خبردار تھے۔ وحشی تاڑ گیا کہ ان پر میرا قابو نچلیگا
مین انکے مقابلہ کے لائق نہین ہون طرح دیکر اونکے آگے سے ٹل گیا۔ ناگاہ کیا دیکھتا ہے کہ جناب
حمزہ مثل شیر خرم ورکے لشکر اسلام سے نکلے اور آتے ہی مخالفین کے لشکر کو زیروزبر کردیا۔ سباع
ابن عبدالعزی خزاعی اون سے مقابلہ کرنے کے لئے قریش کی طرف سے نکلا اور حضرت حمزہ کو
پکار کے اپنی طرف متوجہ کیا۔ آپ اوسکی طرف آے۔ اور فرمایا اے ابن مقطعۃ النظور تیرا
یہ حوصلہ کہ خدا اور رسول سے مقابلہ کرے آ تجھی کو پہلے دوزخ کے حوالہ کردن۔ واضح ہو کہ سباع کی
مان مکہ مین ختنہ کیا کرتی تھی اوسکا پیشہ ختانہ تھا اسی سلئے جناب حمزہ نے اوسے یہ طعنہ دیا تھا۔
اتنا کہکے سیدالشہدا نے معاً اوس پر حربہ کیا اور ایک ہی ہاتھہ مین ملک الموت کی حراست مین
دیدیا۔ یہ حال دیکھتے ہی وحشی کے چھکے چھوٹ گئے اور ڈر کے مارے کانپتا ہوا ایک چٹان کی

آڑ مین جا چھپا - وحشی کو حربہ رانی مین نہایت مشاق تھی اوسکا وار کبھی خالی نہین جاتا تھا حضرت حمزہ سباع کو مار کے واپس آتے ہوے اوس چٹان کے پاس سے بھی گذرے جہان وہ چھپا ہوا تھا اوس ظالم نے دغا کی راہ سے غفلت مین وار کیا کہ زیر شکم تمام کھل گیا اور جناب نے تڑپ کے جان دی -

ہاے افسوس صد ہزار افسوس ایک نامرد روباہ خصال نے ہنر بر نیستان میدان وغا اور شیر راہ خدا کو مکر سے مار لیا - وحشی کا بیان ہے کہ زخم کھا کے بھی حضرت حمزہ مجھپر لپکے تھے مگر مین ایسا بے تحاشہ بھاگا کہ اونکے ہاتھ نہ آیا اور وہ بھی شدت درد سے میرا پیچھا نہ کر سکے رستہ ہی مین گر پڑے لوگ دوڑے اور اون سے کچھہ پوچھا مگر وہ جواب ندے سکے مین سمجھہ گیا کہ خاتمہ ہے - جب لوگ لاش کے پاس سے چلے گئے اور وہ اکیلی رہگئی تو مین نے جا کے پیٹ چاک کیا اور کلیجہ نکالکے ہندہ کے پاس لے آیا اور کہا کہ لے یہ تیرے باپ کے قاتل حمزہ کا کلیجہ ہے - ہندہ نے اوسے اوسی وقت خوب چبا چبا کے تھوک دیا - اور اپنے کپڑے اور زیور اوسی وقت مجھے انعام مین دیدیئے - اور کہا کہ مکہ پہونچکے دس دینار تجھے اور دونگی - پھر کہا کہ چلکر حمزہ کی لاش مجھے بتا دے - مین ہندہ کو وہان لیگیا - اوس نے اپنے ہاتھہ سے اونکے ناک کان اور آلہ تناسل کاٹے اور مکہ مین اپنے ساتھ لائی اور لاش وہین پڑی رہی - اوسوقت مشرکین کا زغہ تھا اور لشکر اسلام پر تیرون کا مینہ برس رہا تھا اس لئے جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کی خبر گیری کی کسی کو فرصت نہ ملی -

گروہ مخالفین مین حبان ابن العرقہ - اور ابو سلمہ جشمی فن تیر اندازی مین اوستاد تھے نشانہ اونکا بہت کم خطا کرتا تھا - آنحضرت صلعم نے سعد بن ابی وقاص کو حکم دیا کہ تم جا کر اونکا مقابلہ کرو - سعد یہ حکم پاتے ہی کپڑون مین پھولے نہ سماے - اور اون دونون کے مقابل کھڑے ہوکے تیر چلانے لگے - حبان ابن العرقہ کا تیر ام ایمن کے جامہ پر دائین طرف لگا - وہ اوسوقت لشکر

اسلام مین زخمیون کو پانی پلا رہی تہین حبان کے تیر سے اونکا جامہ اتنا کہلگیا کہ ٹخنہ اور ساق نظر آگیئن- اسپر ابن عرقہ قہقہہ مار کے ہنسا- آنحضرت صلعم کو اوسکی یہ حرکت نہایت ناگوار معلوم ہوئی- آپ نے ایک تیر بے پیکان کا سعد کو دیکر فرمایا کہ اِسے حبان کی طرف پہینکو- سعد نے حکم انور کی تعمیل کی- وہ تیر ٹہیک اوسکے سینہ پر بیٹھا اور ابن عرقہ زمین پر گرا- اور ننگا ہوگیا- حضرت نے یہ دیکھکر تبسم فرمایا- اور سعد کے حق مین دعا کی کہ الٰہی تو کبھی سعد کے سوال کو رد نہ کیجو- حضرت سعد رضی اللہ عنہ اوسی وقت سے مستجاب الدعوات ہو گئے- پھر مدینہ مین جس کسی کو کوئی مشکل پیش آتی وہ سعد سے دعا کراتا فوراً اوسکی مراد برآتی-

ابوطلحہ انصاری اُحد کے دن آنحضرت کی سپر بنے ہوے آپ کے آگے کھڑے رہے اور جلدی جلدی گروہ اشقیا پر تیر مارتے تھے- لہذا تھوڑے ہی عرصہ مین اونکا ترکش تیرون سے خالی رہگیا- ابوطلحہ گھبرا سے- آنحضرت زمین سے تنکے اور لکڑی چن چن کے اونہین دیتے جاتی تھے وہ تکبیر کہہ کہکے اونہین کمان مین رکھتے اور چلاتے تھے خدا کی قدرت اور اوسکے نبی کی برکت سے وہ تنکے تیرون سے اچھا کام دیتے تہے اور ابوطلحہ کی تکبیر سے سارا میدان کانپ جاتا تہا- حضور نبوی سے اونکی آواز کی نسبت ارشاد ہوا کہ لشکر مین اکیلے ابوطلحہ کی آواز چالیس مردان جرار کی ہیبت کے برابر ہے-

جناب صدیق اکبر فرماتے ہین کہ جب آنحضرت صلعم کا روے مبارک زخمی ہوا- اور خود کے حلقے رخسار ہاے پاک مین گہس گئے تو مین عرصۂ کارزار سے بہت جلدی خدمت اقدس مین حاضر ہونے کو چلا- راہ مین مجھے کوئی سامنے سے آتا معلوم ہوا وہ بے تحاشا بھاگا چلا آتا تہا مین نے اپنے دل مین کہا خدا کرے کہ یہ شخص بھی حضور کی خدمت مین جاتا ہو تو اچھا ہے- جب وہ نزدیک آیا تو مین نے پہچانا کہ ابوعبیدہ ابن الجراح ہین- اور حضور ہی مین جاتے ہین- مین اور ابوعبیدہ

دونون خدمت مین حاضر ہوے اور حضرت ابو عبیدہ نے کہا کہ یہ حلقے خود کے رسول اللہ کے روے مبارک سے مین ہی نکالونگا۔ چنانچہ اونہون نے ہی اپنے دانت سے حلقہ کو پکڑ کے کھینچا۔ حلقہ تو نکل آیا مگر وہ دانت اونکا ٹوٹ گیا۔ پھر دوسرے حلقہ کو اوسی طرح دانت سے کھینچا وہ دانت بھی جاتا رہا۔ حلقے نکلتے ہی خون کے فوارے رخ انور سے چل نکلے۔ ابو سعید خدری کہتے ہین کہ میرے والد مالک ابن سنان نے زخم کی جگہہ منہ لگا کے وہ خون چوسا مگر وہ بند نہوا۔ میرے والد کہتے تھے کہ حضور کا خون شربت سے زیادہ مزیدار تھا۔ آنحضرت نے اوسوقت فرمایا کہ جو کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہو جس مین میرا خون ملا ہے وہ مالک ابن سنان کو دیکھہ لے اور جسمین میرا خون ملگیا اوسپر آتش دوزخ اثر نہین کر سکتی۔

جسوقت اسلحہ کی گرانی سے آنحضرت گڑھے مین گر پڑے تو زخمون کے باعث ایسا ضعف تھا کہ آپ اوپر نہ چڑھ سکے۔ علی مرتضی اور طلحہ ابن عبداللہ موجود تہے۔ طلحہ بھی فوراً اوسی غار مین کود پڑے۔ اور بیٹھکے عرض کیا کہ حضور میری پیٹھہ پر پاٹون رکھکے اوپر تشریف لے جائین۔ آنحضرت نے اونکی پشت پر قدم رکھا اور اوپر سے حضرت علی نے ہاتھ پکڑ کے باہر نکال لیا۔ آپ کے برآمد ہوتے ہی کعب ابن مالک نے باواز بلند سب کو خبر کردی کہ "ہذا رسول اللہ حیا سویا" لشکر اسلام جو درہم و برہم ہوگیا تھا سب مجتمع ہوگیا اور حضور کے ساتھہ غار اُحد کی جانب چلا۔ اسی خدمت کے صلہ مین حضرت طلحہ کو آنحضرت نے جنتی ہونے کی بشارت دی اور حضرت طلحہ عشرۂ بشرہ مین داخل ہوگئے۔

واضح ہو کہ میدان خالی پا کے ہندہ اور کفار قریش کی سب عورتین مسلمان مقتولون کی لاشون مین گھس پڑی تہین۔ اور گھس کے کسی کا پیٹ چیر ڈالا کسی کا کلیجہ نکال لیا کسی کے ناک کان کاٹ لئے۔ جیسے کہ ہندہ اس سے پہلے حضرت امیر حمزہ کی لاش کی نسبت کر چکی تھی۔

جب رسول صلعم معہ جماعت اصحاب مکرم کے پہاڑ کی تلیٹی مین پہونچے تو ابو سفیان نے مشرکین کے مشورہ سے ارادہ کیا کہ چلو پہاڑ کے اوپر چڑہ چلین اور مسلمانون کو غار مین نہ جانے دین۔

آنحضرت نے دعا مانگی۔ "اللھم لیس لھم ان یعلونا" یعنی یا اللہ یہ لوگ ہم پر غالب نہ ہونے پائین۔ حق تعالےٰ نے اپنے رسول کی درخواست قبول فرمائی اور اونکے دلون مین ایسا رعب ڈالدیا کہ یا تو وہ اوپر چڑہنے کو تیار اور مستعد تھے یا آپ ہی آپ خوف کے مارے اپنی جگہہ سے ہل نہ سکے سید عالم نے غایت ضعف کے باعث اوسدن ظہر کی نماز بیٹھکے پڑہی۔ اوسکے بعد ارادہ کیا کہ پھر پہاڑ کے اوپر چلنا چاہئے۔ راہ مین ایک پتھر ملا آنحضرت نقیہ تھے اوسپر چڑہ نہ سکے۔ طلحہ بیٹھہ گئے اور حضور اونکی پیٹھہ پر قدم مبارک رکھکے اوپر چڑہے۔

اب ابو سفیان کا قصد ہوا کہ اپنے لشکر کو ساتھ لیکر مکہ واپس جاوٗن مگر لوگون نے یہ صلاح دی کہ واپسی سے پہلے یہ بات تو اچھی طرح تحقیق کرلو کہ محمد مارے گئے یا زندہ ہین۔ ورنہ وہی مثل ہوگی کہ کیا آے اور کیا کر چلے۔ پس ابو سفیان خود سب کے آگے ہوا اور گروہ مسلمانان کے سامنے آکے پکارا۔ "افی القوم محمد" آیا تمہاری گروہ مین محمد ہین۔ آنحضرت نے منع کردیا کہ کوئی جواب نہ دو۔ ابو سفیان نے پھر آواز دی "افی القوم ابن ابی قحافہ" یعنی تم مین ابوبکر زندہ ہین۔ اسکا جواب بھی خاموشی تھی۔ پھر اوس نے پوچھا "افی القوم ابن الخطاب" کیا تم مین عمر موجود ہین۔ کچھہ جواب نہ دیا گیا۔ اب تو ابو سفیان خوشی کے مارے اوچھل پڑا اور اپنے لشکر کی طرف مخاطب ہوکے پکارا کہ لوگو سنلو جن جن کا مین نے نام لیکر پکارا اون مین سے کوئی بھی زندہ نہین تینون مارے گئے اور ہمین اس جنگ مین پوری کامیابی ہوئی۔ اب تو جناب عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو تاب ضبط نرہی اور صولت فاروقی جوش مین آئی اور نہایت غصہ سے باواز بلند گرج اوٹھے کہ اے دشمن خدا تیرے منہ مین خاک تو جہوٹ بکتا ہے تجھے کچا چبا جانے کے لئے تینون زندہ ہین۔ حضرت عمر کی آواز سنکر

ابوسفیان کی تلوون سے جو آگ لگی تو چوٹی سے باہر نکل گئی اور کھسیانا ہو کے جیکارے بولنے لگا- اور کہاکہ "اعل ہبل" یعنی اے ہبل تو بلند ہو- مسلمانون کی طرف سے جواب دیا گیا "اللہ اعلیٰ واجل"- پھر ابوسفیان نے کہا کہ "العزی لنا ولا عزی لکم" یعنی عزیٰ دیبی ہماری ہے تمہاری نہین- اسکے جواب مین ادہر سے یہ کہا گیا کہ "اللہ مولٰنا ولا مولیٰ لکم" اللہ ہمارا مولیٰ ہے تمہارا کوئی مولیٰ نہین- ابوسفیان بآواز بلند کہنے لگا کہ آج کا دن بدر کے دن کا جواب ہے اور لڑائی کی چہان چلتی پھرتی ہے کل تمہاری نوبت تھی آج ہمارا قابو چل گیا اسپر مغرور نہونا چاہئے تم اپنے بہت سے مقتولون کا مثلہ کیا ہوا یعنی ناک کان کٹے ہوے پاوگے سو میرے حکم سے ایسا نہین کیا گیا یہ ہماری عورتون کے کام ہین اور مین اونکی اس کارروائی سے خوش ہون- اب اگلے سال مین ہماری تمہاری لڑائی پھر ہوگی- جناب فاروق اعظم سے پھر نہ رہا گیا- فرمانے لگے کہ اے مردود کیا بکتا ہے آج کا دن بدر کے دن کے برابر نہین ہوسکتا- ہمارے مقتول بہشت مین عیش کر رہے ہین- اور تمہارے مقتول دوزخ مین پڑے جلتے ہین- چہ نسبت خاک را با عالم پاک- اچھا سال آیندہ مین تو جہک مارنے آئیو دیکھہ لیا جائیگا- ابوسفیان نے اپنا سامنہ لیکر لشکر سے کہا کہ خیر مکہ کو چلو- سارا لشکر ڈرتا کانپتا نکبت زدہ مکہ چلدیا-

ایک ڈر دو طرف ہوا کرتا ہے- ادہر اصحاب کو کھٹکا پیدا ہوا کہ کہین ایسا نہو کہ کفار دہوکا دیکے مدینہ پر جہک پڑین اور وہان لوٹین مارین- آنحضرت نے علی مرتضیٰ اور سعد بن ابی وقاص کو حکم دیا کہ تم دونون انکے پیچھے پیچھے دور تک چلے جاؤ- اگر یہ لوگ اونٹون پر سوار ہو کے کوچ کرین اور گھوڑون کو خالی ساتھہ رہنے دین تو جانو کہ مدینہ کا قصد ہے دوسری صورت مین ہمین چاہئے کہ اونکا تعاقب کر کے اونکی خبر لین- دونون صاحبان موصوف نے جاکر معائنہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ کالا منہ کر کے مکہ ہی کو گئے ہین پس سبکو اطمینان ہوگیا-

جب آنحضرت کے شہید ہونے کی خبر مدینہ پہونچی تھی تو اہل بیت مین سے چودہ عورتین معہ جناب فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے بیتاب ہوکر میدان جنگ مین آئین اور حضرت فاطمہ اپنے پدر بزرگوار کو زخمی دیکھکے بہت روئین - وہ آپ کے روے مبارک سے خون صاف کرتی تھین اور علی مرتضی اپنی ڈہال مین پانی بھر بھر کے لاتے تہے مگر خون بند نہوتا تہا جب بورے کے ٹکڑے کو جلا کے اوسکی راکھہ زخم مین بھری گئی تو خون بند ہوا -

کفار کے رفو چکر ہو جانیکے بعد جب مسلمان اپنے شہیدونکے مقتل مین آے تو آنحضرت کا حکم ہوا کہ میرے چچا امیر حمزہ کی لاش ڈہونڈہو - حارث ابن الصمہ حضور کے پاس بیٹھے ہوے تھے یہ سنکر روانہ ہوے جب اونہین دیر لگی تو علی مرتضی بھی گئے - دیکھا کہ حارث امیر حمزہ کی لاش کے سرہانے کھڑے ہین - حضرت علی لاش کا حال زار دیکھکر کمال غمگین ہوے اور آنحضرت کو آکر خبر دی آپ خود وہان تشریف لیگئے - اور اپنے عم عالی شان عرش مکان کا یہ حال دیکھکر نہایت محزون ہوے کیونکہ حضرت حمزہ آپ کے رضاعی بہائی بھی تھے - اور آپکو اونکے ساتھہ حد سے زیادہ الفت تھی - آپ نے فرمایا کہ مجھے عمر بھر کبھی ایسا رنج نہین ہوا جیسا آج ہے اتنے مین صفیہ امیر حمزہ کی بہن آگئین آپ نے زبیر اونکے بیٹے سے فرمایا کہ تم جلدی اپنی والدہ کو یہان سے لیجاؤ - ورنہ وہ بہائی کا یہ حال دیکھکر کہین اپنی جان ندے دین - زبیر نے پوچہا امان جان تم یہان کہان - آنحضرت فرماتے ہین آپ واپس ہو جائین - وہ بولین بیٹا مین نے سنا ہے کہ تیرا مامون راہ خدا مین شہید ہوا - اور اوسکی لاش کا مثلہ کیا گیا - اللہ مجھے صبر دیگا تم خاطر جمع رکھو - یہ جو کچھ میرے بہائی پر گذرا وہ تو اون مصیبتون مین سے ایک ادنی مصیبت ہے جو راہ خدا مین لوگون پر گذرتی ہین - حضرت زبیر نے اپنی مان کی گفتگو آکے آنحضرت سے بیان کی - آپ نے اونکا صبر و ثبات معلوم کرکے اونہین لاش پر آنے دیا - اونہون نے بہائی کی یہ حالت دیکھکے صرف انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور اونکے لئے

زیارت کو گئے اور جناب باری مین مناجات کی کہ اے خداوند تعالےٰ پرستش کے لایق تو ہی ہے
اور مین تیرا بندہ اور رسول ہون اور یہ لوگ تیری راہ اور رضا مین شہید ہوے ہین - اور فرمایا جو شخص
ان شہیدون کی زیارت کرے اور ان پر سلام کھے یہ جواب دینگے - خطاب ابن خالد مخزومی اپنے
باپ سے روایت کرتے ہین کہ وہ فرماتے تھے کہ مین نے آنحضرت صلعم کا یہ کلام سنا اور شہداے
اُحد کی زیارت کو گیا اور اونہین سلام کیا سب قبرون سے سلام کا جواب آنے لگا - میرے بدن پر دہشت
سے لرزہ چڑہ آیا - اور جلد وہان سے سوار ہو کے چلا آیا پیغمبر خدا و حضرت ابو بکرؓ اور جناب عمرؓ ہمیشہ شہداے
اُحد کے قبور کی زیارت کو جایا کرتے تھے - اور اخیر عمر تک اونکا یہی طریقہ رہا - فاطمہ خزاعیہ کہتی ہین کہ مین
ایک دن صحراے اُحد مین گذری مجھے حضرت حمزہ کی قبر نظر آئی مین نے کہا "السلام علیک یا عم رسول اللہ"
قبر سے آواز آئی "وعلیک السلام ورحمتہ اللہ" حق سبحانہ تعالےٰ شہدا کی شان مین فرماتا ہے -
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○ ترجمہ
ان لوگون کو جو راہ خدا مین مارے گئے ہین مردہ مت جانو بلکہ یہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی پاتے
اودہر جب لشکر کفار لوٹ گیا تو اثناے راہ مین قریش بہت پشیمان ہوے اور کہنے لگے کہ ہمنے
اتنی تو محنت کی اور تکلیف اوٹھائی مگر مسلمانون کو بالکل نیست و نابود کر کے نہ چلے یہ ہمنے کیا کیا - اب
مناسب ہے کہ قبل اسکے کہ مسلمان پھر قوت و شوکت بہم پہونچائین اون پر چڑہ چلین اور اونکو بالکل
غارت کردین - صفوان بن امیہ بولا اب راہ سے پھر لوٹ چلنا تو بہت بری بات ہے وہ جلے ہوے
ہین اگر غضب آلود ہو کر مستعد ہو گئے اور اوس و خزرج کی تمام قومین اونکی مدد کو آگئین تو تمہاری بوٹیان تک
اوڑا دینگے - اسوقت تک تو غلبہ تمکو حاصل ہے اب کہین اولٹی نہ پڑ جاے سوچ سمجھ کے کام کرو
کہین رشدہ شدہ یہ خبر مسلمانون کو بھی پہونچگئی - وہ سب پھر مستعد ہو گئے اور زخمون کی مرہم پٹی کرنا
چھوڑ دی - خون ٹپکتے ہوے گھرون سے نکل پڑے - اور جناب رسول اللہ بھی آکے سر راہ

کھڑے ہو گئے۔ اور حکم دیا کہ اون لوگون مین سے کوئی ہمارے ساتھ نہ چلے جو گذشتہ جنگ مین شامل نہ تھا۔ حضرت بلال نے آپ کے اس حکم کو مشتہر کر دیا۔ پس وہی سرفروش و جان نثار اگرچہ تھکے ماندے اور زخمی تھے لبیک لبیک پکارتے ہوے دوڑے چلے آے اور جنگ کے لیئے آمادہ ہو گئے۔ خدا نے ان لوگون کے حق مین یہ آیت نازل کی۔ اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْھُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ○ ترجمہ۔ جنہون نے زخمی ہونے کے بعد خدا و رسول کو قبول کیا اور نیکی کی اور ڈرے اونکے لیئے بڑا اجر ہے

جابر ابن عبداللہ نے آنحضرت کی خدمت مین آ کے عرض کی کہ حضور مین بال بچون کے جھگڑے مین مبتلا تھا اسلیئے جنگ احد مین شامل نہو سکا امیدوار ہون کہ آج تو مجھے بھی ہمرکاب ہونیکی اجازت ہو۔ آپ نے جابر کو اجازت دیدی مگر اور کسی نئے آدمی کو ندی۔ ابن مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ کر کے علم لشکر حضرت علی یا حضرت ابوبکر کو دیا۔ اور روانہ ہو کے موضع حمراءاسد تک پہونچے جو مدینہ سے سات میل ہے اور وہان آگ جلا کر روشنی کی تاکہ قریش کہین اردگرد ہون تو جان لین کہ ہمارے جان لیوا آ گئے۔

معبد ابن ابی معبد خزاعی مکہ جاتا تھا اوس نے آنحضرت سے ملاقات کی اور مسلمانون کی تکالیف پر متاسف ہوا۔ اگرچہ معبد مسلمان نہ تھا مگر قبیلہ خزاعہ سے اور مسلمانون سے صلح تھی اسلیئے اوس نے مسلمانون کی ہمدردی کی۔ اور مکہ چلدیا۔ راہ مین لشکر کفار ملا ابوسفیان عزم بالجزم کر چکا تھا کہ پیچھے لوٹ کے مسلمانون پر دوبارہ حملہ کرین۔ معبد نے کہا کہ لشکر اسلام بڑے شد و مد سے دانت پیستا ہوا تمہارے پیچھے آ رہا ہے کیون اپنی کمبختی بلاتے ہو جاؤ اپنے گھر کی راہ لو۔ اونکے ہمراہ اسمرتبہ بڑی جمعیت ہے۔ مین ابھی اونکو حمراءاسد مین چھوڑ کے آیا ہون۔ اور ایسا گمان کرتا ہون کہ تم یہان سے کوچ بھی نہ کرنے پاؤ گے کہ اونکے گھوڑے تمہین نظر آ جائینگے۔ یہ سنکر سب کی سٹی گم ہو گئی اور

خوف سے بھاگا بھاگ کوچ کرکے مکہ پہونچے۔ معبد نے یہ خبر آنحضرت کے پاس ایک آدمی کی زبانی کہلا بھیجی۔

تعاقب کے خوف سے جب قریش مکہ کو بھاگے تو راہ مین عبد القیس کی جماعت کے لوگ اونہین ملے ابوسفیان نے اونکی زبانی آنحضرت سے کہلا بھیجا کہ ہم اب کی دفعہ تمہارا بالکل کھوج کھود دینگے لوگون نے آکے یہ بات مسلمانون سے کہی وہ سنکر بولے ''حسبنا اللہ ونعم الوکیل''۔

حمراء اسد مین کفار کے دو آدمی مسلمانون کے ہاتھہ آگئے ایک تو معاویہ ابن المغیرہ ابن امیہ اور دوسرا ابوعزہ شاعر جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ معاویہ کی سفارش حضرت عثمان نے بہت سی کی اس لئے چھوڑ دیا گیا مگر یہ حکم ہوا کہ تین دن کے اندر اندر مدینہ سے نکل جاے اگر تین دن کے بعد وہ شہر مین دیکھا جائیگا تو مارڈالا جائیگا۔ مگر وہ محسن کش مدینہ سے نہ نکلا اور وہین چھپا رہا۔ بلکہ حضرت عثمان کو بھی اپنا منہ نہ دکھلایا۔ شاید کسی مکروفریب اور فتنہ انگیزی کی فکر مین ہوگا یا یہ غرض ہو کہ مدینہ کی خبرین مکہ پہونچایا کرون۔ اہل اسلام کو جو یہ خبر لگی تو آنحضرت نے زید ابن حارث اور عمار یاسر کو اوسکے پتا لگانے کے لئے متعین فرمایا۔ جب یہ دونون صاحب اوسکے پاس پہونچے تو وہ کمبخت اون سے مقابلہ کرنے کو مستعد ہوگیا۔ غرضکہ تکرار ہوتے ہوتے ہاتا پائی کی نوبت پہونچی چونکہ اوسکی موت سر پر کھیل رہی تھی مارا گیا۔ ابوعزہ کو جب خدمت نبوی مین لای تو اوس نے بہت منت و سماجت کی اور کہا کہ یہ میرا قصور اور معاف ہوجاے آیندہ ایسا نہ کرونگا حضرت نے فرمایا تو اس لئے آزادی چاہتا ہے کہ مکہ مین اپنی ڈاڑہی پر ہاتھہ پھیر پھیر کے کھے کہ مین نے محمد کو دو دفعہ دہوکا دیا۔ ایسا نہین ہوسکتا اور اوسکو قتل کرادیا۔

بمقام حمراء اسد کفار بھاگے تو اس لئے تم کہہ سکتے ہو کہ میدان مسلمانون کے ہاتھہ رہا۔ مگر بقول ایک مؤرخ کے اس لڑائی مین صرف تیئس ۲۳ کفار مارے گئے اور ستر مسلمان زخمی اور ستر ہی شہید ہوے

کچھ مال غنیمت بھی مسلمانون کے ہاتھ نہ آیا اس خیال سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ مسلمان ہارے ہماری راے مین فتح اور شکست عارضی باتین ہین مسلمان ایک سید ہاراستہ بہو لگئے تھے یعنی اول تو حکم کی اطاعت نہین کی دوسرے فیصلہ قطعی کے پہلے لوٹ پر جھکے۔ اوسکے باعث یہ بھگتان بھگتا۔ ورنہ فتح کہلو یا شکست دونون ٹھیک ہین۔

حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ شہدا کی ارواح کو طائر سبز کے قالب مین رکھتا ہے اور اوسے اختیار ہوتا ہے کہ بہشت مین جہان کی چاہے سیر کرے اور جو چاہے کھاے اور رات کو اون سونے کی قندیلون مین جو سایۂ عرش کے تلے ہین بسیرا کرتی ہین۔ اور یہ بھی تحقیق ہے کہ اللہ جل جلالہ نے شہداے اُحد کو اپنے حضور مین بلا کے باتین کین خصوصاً حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد بزرگوار جناب عبد اللہ سے تو بالمشافہ کلام کیا۔ اور دریافت کیا کہ اگر تمکو کسی چیز کی خواہش ہو تو کہڈالو اسی وقت حاضر ہوگی۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے التماس کی کہ یا الہ العالمین تیرے فضل وکرم سے ہمین کسی بات کی کمی نہین سب کچھ موجود ہے البتہ ایک تمنا ہے اگر پوری کردی جاے حکم ہوا کہو کیون اوسے دل مین رکھہ چھوڑا ہے۔ عبد اللہ نے عرض کی کہ مجھے پھر دنیا مین بھیجدیا جاے تاکہ پھر راہ خدا مین شہید ہون۔ حکم ہوا بس بس اب تمہین دوبارہ تکلیف دینا منظور نہین۔ عبد اللہ بولے خیر تو ہماری یہان کی کیفیت سے ہمارے بھائیون کو دنیا مین خبر کردیجاے جواب ملا ہان البتہ یہ ممکن ہے لہذا اوسی وقت یہ آیتین نازل ہوئین۔ "ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا الخ"

چودہوین شعبان شب برات کو آنحضرت صلعم نے شہداے اُحد کے لئے استغفار کیا ہے اس لئے شب برات کو شہداے اُحد اور دیگر اموات کے لئے استغفار کرنا اور اونکو ثواب پہونچانا موافق سنت کے ہے۔ غزوۂ اُحد ماہ شوال کی ساتوین یا گیارہوین تاریخ واقع

ہوا تھا۔ آنحضرت نے اہل بقیع کے لئے بھی ایک دفعہ استغفار کیا ہے۔

۳ھ کے ماہ شعبان ہی مین حفصہؓ بنت عمر فاروق کا نکاح آنحضرت صلعم سے ہوا تھا اس سے پہلے حفصہ خنیس بن حذیفہ بدری کے نکاح مین آ چکی تھین اور حضرت خنیس رضی اللہ عنہ نے مدینہ ہی مین وفات پائی تھی۔ ماہ رمضان مین آنحضرت نے زینبؓ بنت خذیمہ سے نکاح کیا۔ حضرت زینب کو ام المساکین بھی کہتے تھے کیونکہ وہ مسکینون کو کھانا بہت کھلایا کرتی تھین اور یہی ادا اونکی ہمارے حضور کو بہت بہائی تھی۔ کہتے ہین کہ حضرت زینب نکاح سے اٹھارہ دن بعد یا دو مہینے کے بعد یا تین ماہ بعد انتقال فرما گئین۔ چوتھے سال ہجرت مین شعبان کی چوتھی یا پانچوین تاریخ کو حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ پیدا ہوے لیکن اکثرون نے غزوہ احد کی تاریخون مین اختلاف بھی کیا ہے وہ چوتھی اور اکیسوین بھی بتاتے ہین اور بعض نے نصف ماہ لکھا ہے۔ مگر دن سنیچر تھا اور ماہ شوال اور ۳ھ اسمین سبکو اتفاق ہے۔ اس غزوہ مین مسلمانون کے لشکر کی تعداد سوار اور پیادے ملا کے سب ہزار آدمیون کے قریب بتائی گئی ہے۔ کوہ عینین کو بائین طرف لے کے مسلمان لڑنے کھڑے ہوے تھے اور اسی عینین مین وہ شگاف تھا جس سے نکل کے خالد بن ولید و عکرمہ بن ابی جہل نے لشکر اسلام کو درہم برہم کر دیا تھا اور جہان آنحضرت نے عبد اللہ بن جبیر کو معہ پچاس کماندارون کے مقرر فرمایا تھا۔ اسی پہاڑ پر شیطان نے کھڑے ہو کر آواز دی تھی کہ محمدؐ مارے گئے۔

کفار کے علمبردارون مین سے پہلا طلحہ بن ابی طلحہ تھا جسکو کبش کتیبہ بھی کہتے تھے اوسے حضرت علی نے مارا۔ پھر عثمان بن ابی طلحہ نے علم لیا اوسے حضرت حمزہ نے مار گرایا۔ بعد اوسکے ابو سعید بن ابی طلحہ علمدار ہوا جسکو سعد بن ابی وقاص نے قتل کر دیا۔ پھر مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ نے علم تھاما اوسکو عاصم بن ثابت بن ابی اقلح نے ہلاک کیا۔ اسکے بعد حارث بن ابی طلحہ نے

علمداری اختیار کی مگر اوسے بھی عاصم نے مارا۔ بعدازان کلاب بن طلحہ نے علم سنبھالا اوسے زبیر بن عوام نے جہنم رسید کیا۔ پھر حلاس بن طلحہ نے علم لیا۔ طلحہ بن عبیدہ نے اوسکا خاتمہ کردیا بعدہٗ ارطاۃ بن شرجبیل نے علمداری کی۔ اوسے علی مرتضیٰ نے ختم کردیا۔ پھر شریح بن قارض علمبردار ہوا اور مارا گیا مگر اوسکے قاتل کا نام نہین معلوم ہوا۔ آخرش بنی عبدالدار کے ایک غلام نے جسکا نام صواب تھا علمداری کا وبال اپنے ذمہ لیا اور قزمان کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ واقدی کہتے ہین کہ قزمان منافق تھا اور مدینہ مین لشکر اسلام سے تخالف کر کے رہگیا تھا۔ عورات مدینہ نے اوسے طعنہ دیا کہ مرد تو لڑنے گئے ہین اور تو عورت ہے جو گھر مین بیٹھا رہگیا۔ یہ سنکر اوسکو غیرت آئی اور تیار ہو کے احد پہونچا اوسوقت آنحضرت صفین برابر کر رہے تھے کہ قزمان صف اول مین داخل ہوگیا۔ پہلے اوسی نے لشکر مخالف کی طرف تیر چلایا اور مشرکین مین سے سات آدمی مارے آخرکار بہت زخمی ہو کے گرا اور اپنی تلوار سے آپ اپنے تئین مار کے مرگیا۔ اب بنی عبدالدار مین علمداری کے لئے کوئی نہ رہا اور علم نگون سار ہوگیا تب عمرہ بنت علقمہ حارثیہ نے علمبرداری کی۔

ابوسفیان نے انصار کو پیغام بہیجا تھا کہ اگر ہمارے برادر زادہ کو دیدو تو ہم واپس چلے جائین ہمین تمسے کچھہ سروکار نہین ہے۔ انصار نے اسکا جواب سخت دیا کہ کفار کو گران گذرا اور لڑائی پر آمادہ ہوگئے لڑائی کے وقت آنحضرت کے ساتھہ سات مہاجر اور سات انصار رہ گئے تھے مگر اکثرون نے حضرت عمر فاروق اور محمد بن مسلمہ کو بھی اون مین شامل کیا ہے یون دو اور بڑہے تو سولہ ہوے۔

اوسدن تین مہاجر اور پانچ انصار نے آنحضرت صلعم کے ہاتھہ پر بیعت کی تھی کہ مر کے لڑائی سے منہ پہیرینگے ورنہ جس جگہہ کھڑے ہین وہین جمے رہ جائینگے۔ اونکے نام نامی یہ ہین۔ علی۔ طلحہ۔ زبیر۔ ابودجانہ۔ حارث۔ حباب۔ عاصم۔ سھل۔ تیس [30] آدمی آنحضرت سے آگے بڑہے ہوی لڑتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے "وجہی دون وجہک ونفسی دون نفسک وعلیک السلام غیر

مودع" یعنی ہماری ذات آپکی ذات پراور ہماری جان آپکی جان پر قربان ہے اور آپ پر سلام گریہ سلام رخصت کا نہین ہے

اس لڑائی مین بہت سے مسلمان بہاگ نکلے آنحضرت کو اون پر نہایت غصہ آیا۔ آپ نے نظر جو کی تو علی مرتضی کھڑے معلوم ہوے پوچہا یا علی تم نے اپنے بہائیون کی اقتدا کیون نہین کی جناب علی نے جواب دیا مین آپ کی اقتدا کرتا ہون نہ کہ اپنے بہائیون کی۔ پھر دو جماعتون نے یکے بعد دیگرے آنحضرت پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا حضرت علی نے دونون کا مار کے ستھراؤ کر دیا۔ اوسوقت ابودجانہ اور سہل بن حنیف ننگی تلوارین لئے ہوے رسول اللہ کی حفاظت کر رہے تھے

محمد بن یوسف قرمانی نے بیان کیا ہے کہ جن لوگون نے دندان مبارک رسول اللہ کے توڑے تھے مین نے اونکی اولاد کو دیکہا کہ اونکے آگے کے دانت نہ تھے اُحد کے دن ستر وار تلوار کے کفار نے آنحضرت پر کئے تھے۔ اللہ نے سب سے آپکو محفوظ رکہا جس گڑہے مین حضور گرے تھے وہ ابوعامر راہب نے مسلمانون کی گہات مین کہودا تہا۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے حضرت علی کی مدد سے حضور کو اوس گڑہے سے نکالا۔ حضور نے خوش ہو کے اونکے حق مین یہ بشارت دی ود من احب ان ینظر الی رجل یمشی فی الدنیا وہو من اہل الجنتہ فلینظر الی طلحۃ بن عبید اللہ" یعنی جو شخص دنیا مین کسی اہل جنت کو چلتا پھرتا ہوا دیکہنا چاہے وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔

خنظلہ رضی اللہ عنہ کی شادی عین اوسی دن ہوئی تھی جسدن کہ جنگ اُحد تھی آپ نے ابھی تک غسل جنابت بھی نہین کیا تہا کہ مدینہ مین مسلمانون کے شکست کہانیکی خبر پہونچی آپ اوسی طرح ننگی تلوار لیکر دوڑے اور بہت سے کفار کو قتل کر کے خود بھی شہید ہوے۔ فرشتون نے اونہین غسل دیا اس لئے اونکو غسیل الملائکہ کہتے ہین۔ حضرت خنظلہ بیٹے تھے ابوعامر راہب کے اسلئے اونکی لاش مثلہ نہین کی گئی۔ باقی سب لاشون کے ناک کان ہندہ وغیرہ زنان قریش نے کاٹ کے

ہار اور پہونچیان بنائی تھین اور مکہ مین اونہین پہنے پھرتی تہین۔

عمر ابن خطاب نے ایک گروہ صحابہ کے ساتھ کفار کا مقابلہ کر کے اونہین پہاڑ پر چڑہنے ندیا اور مار کے ہٹادیا۔

حضرت امام ابوحنیفہ فرماتے ہین کہ شہداے اُحد کے جنازون کی نمازین آنحضرت نے پڑہین اور امام شافعی کا قول ہے کہ نہین پڑہین۔

اس غزوے مین چار مہاجر اور چہیاسٹھ ۶۶ انصار شہید ہوے اور تیس کفار مارے گئے۔

اُحد ایک چھوٹا سا پہاڑ مدینہ کے شمال مین دو میل کی مسافت پر واقع ہے چونکہ وہ کسی پہاڑ سے اتصال نہین رکھتا اِس لئے اوسے اُحد کہتے ہین آنحضرت نے احادیث اس پہاڑ کے فضائل مین فرمائی ہین۔

کہتے ہین کہ قریش باراوہ جنگ جب مکہ سے چلکے موضع ابوا مین پہونچے جہان حضرت آمنہ کی قبر ہے تو باہم شورہ کیا کہ آنحضرت کی والدہ کی قبر کھود کے ہڈیان نکال لو اور مدینہ اپنے ساتھ لئے چلو۔ بالفرض اگر اونہون نے ہماری عورتین گرفتار کرین تو یہ ہڈیان دیکر اپنی عورتین چھڑا لینگے۔ نہین تو بہت سا مال لیکر وہ ہڈیان اونہین دیدینگے۔ ابوسفیان نے اس رائے کو پسند نہ کیا اور کہا کہ بنوبکر اور خزاعہ محمد کے دوست ہین اگر یہ خبر اونہین پہونچیگی تو ہماری سب قبرین کھود کے پھینک دینگے

جب لشکر اسلام مقام شیخین پر پہونچا تو ایک گروہ کو مجتمع پایا کہ اونکی آوازون مین خشونت تھی آپ نے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین۔ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ حلیف ہین عبداللہ بن ابی کے اور مذہب یہود رکہتے ہین۔ آنحضرت نے فرمایا تم مشرکین کے مقابلہ کو جاتے ہو پس مشرکین سے مدد نہ لو لہذا اونکو واپس کردیا۔

اُحد مین پہونچکے آنحضرت صلعم نے نماز عشا پڑہی اور فرمایا کہ رات کو کون لشکر کی حفاظت کریگا

ایک شخص نے جوابدیا کہ مین - آپ نے اوسکا نام پوچھا اوس نے کہا ذکوان آپ نے فرمایا اچھا بیٹھو - پھر آواز دی کہ کون رات کو لشکر کی حفاظت کریگا - پھر جواب ملا کہ مین - آپ نے نام دریافت کیا تو بولا کہ ابو سبع - آپ نے حکم دیا کہ اچھا تم بھی بیٹھو - پھر حضور نے پکارا کہ آج رات کو کون لشکر کی حفاظت کریگا - جواب دیا گیا کہ مین - آپ نے نام پوچھا تو کہا ابن عبد قیس - آنحضرت کا ارشاد ہوا کہ اے ابن عبد قیس تم اور ابو سبع اور ذکوان تینون یار ملکے ہمارے خیمہ کی پاسبانی کرو - ذکوان نے ہاتھ باندہ کے عرض کی کہ حضور تینون بار مین ہی تو بولا تہا کہ کسی نہ کسی نام سے تو میری خدمت منظور ہو جائیگی - حکم ہوا کہ اچھا تمہین حفاظت کرو خدا تمہارا نگہبان ہے - حضرت ذکوان نے زرہ پہنی اور ڈہال تلوار لیکے رات بھر خیمہ اقدس اور لشکر کا پھرہ دیا -

جنگ کے دن جب لشکر اسلام مین اپنی ہی غلطیون سے تلاطم پڑگیا تہا تو اسید بن حضیر کے مسلمانون ہی کے ہاتھون سے دو زخم لگے تھے - اور ابو ہریرہ کے بھی اسی طرح دو زخم آئے تھے - حضرت ابو ہریرہ سے لوگون نے پوچھا کہ یہ کیا حال ہے تو آپ نے جوابدیا کہ "وہ ہو فی سبیل اللہ" - روایت ہے کہ جسوقت دونون لشکر لڑائی مین مشغول تھے تو ہندہ معہ دیگر عورات کے دف بجا بجا کر یہ گاتی تہی -

نحن بنات طارق ÷ نمشے علی النمارق ÷ مشے القطا البوارق ÷ ان تقبلوا نعانق ÷ او تدبروا نفارق ÷

اوپر لکہا جا چکا ہے کہ اسی گڑبڑ مین حذیفہ کے والد یمان مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے آنحضرت نے اونکا خون بہا قاتلون سے حضرت حذیفہ کو دلوایا - آپ نے نہین لیا - پس وہ مسکینون کو دیدیا گیا - حضرت حذیفہ ہمیشہ اپنے باپ کے قاتلون کے لئے طلب رحمت اور مغفرت خدا سے کیا کرتے تہے -

کہتے ہین کہ اصحاب اوسوقت چار رنگون پر منقسم ہو گئے تھے - کچھ تو لڑے اور شہید ہوے

اور کچھ بھاگ کے پہاڑیون مین جا چھپے - اور بعض شہر مین جا کے بیٹھ رہے عثمان بن عفان اسی
تیسری قسم مین تھے - لبعد اطمینان کے وہ پھر لڑائی مین آکر شامل ہوے اس لئے یہ آیت اون سب کے
جرم کی معافی کے لئے کلام مجید مین نازل ہوئی اور چوتھی جماعت ثابت قدم رہی اور اپنی جگہہ سے
نہ ٹلی - مگر یاد رہے کہ خدا ان چارون اقسام متذکرہ بالا سے خوش ہے کیونکہ یہ معاملہ بے ترتیبی
اور غلطی راے کا ہے نہ اور کچھہ -

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا
وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ○

ترجمہ جو لوگ تم مین سے ہٹ گئے جسدن لڑین دو فوجین - سو اونکو ڈگا دیا شیطان نے کچھہ اونکے
گناہ کی شامت سے اور اونکو بخش چکا اللہ - اللہ بخشنے والا ہے تحمل رکھتا -

حضرت علی نے فرمایا ہے کہ جنگ احد مین سولہ تلوارین میرے لگین - جنمین سے چار کی
ضرب سے مین زمین پر گر گر پڑا تھا -

حضرت طلحہ کے اس لڑائی مین ۸۰ زخم لگے تھے -

سعد بن ابی وقاص نے مالک بن زبیر کافر کی آنکھہ مین تیر مارا کہ وہ سر توڑ کر نکل گیا اور مالک
بن زبیر جہنم کو روانہ ہوا - اوس نے بہت سے مسلمان زخمی کئے تھے -

عبد اللہ بن جحش کی تلوار لڑائی مین ٹوٹ گئی حضرت نے ایک لکڑی اونہین دیدی اوسی نے
تلوار کا کام بخوبی دیا -

عمرو بن جموح انصاری اعرج کے چار بیٹے تھے اور چارون لڑائی مین شامل تھے لوگون نے
اون سے کہا کہ تمہارے بیٹے تو شامل ہین تم جا کے کیا کروگے کیونکہ تم لنگڑے ہو تم پر جہاد فرض
نہین - مگر بیوی اونکی اور وہ بھی چاہتے تھے کہ لڑائی مین جائین حضرت عمرو بن جموح نے ہتیار لئے

اور یہ دعا کی ؎؎ اللہم لاتردنی الی اہلی ؎؎ یعنی اے اللہ اب تو مجھے میرے گھر پہیر کے نہ لائیو۔ اور آنحضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے۔ آپ نے بھی یہی فرمایا کہ اے ابن جموح تمپر جہاد فرض نہین۔ مگر اونہون نے عرض کی کہ حضور مجھے بڑا شوق ہے کہ جنت مین لنگڑاتا پھرون۔ اونکا اشتیاق بڑہا ہوا دیکھکر حضرت نے اجازت دیدی۔ عمروبن جموح لڑائی مین اکڑتے ہوے جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ مین ہون جنت کا مشتاق اور بیٹا بھی باپ کے پیچھے بہاگا پھرتا تہا۔ دونون خوب ہی لڑلڑ کے شہید ہوے۔ عمروبن جموح کی بیوی ہند اپنے میان اور بیٹے کی لاشین اونٹ پر لاد کے دفن کرنیکو مدینہ لے چلین مگر اونٹ گھٹنون کے بل بیٹھہ گیا۔ اوسے مدینہ کی طرف مار مار کے ہانکتے تھے وہ نہین چلتا تہا اور لیٹ جاتا تہا لیکن جب چھوڑ دیتے تھے تو اُحد کی طرف منہ کر کے دوڑتا تہا جب لوگ اوس اونٹ سے زچ ہوگئے تو ہند روتی پیٹتی آنحضرت کی خدمت مین آئین اور حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اے ہند اونٹ خدا کے حکم کے خلاف کیسے کریگا وہ تو مامور ہے۔ اچھا بتاؤ تمہارے میان نے گھر سے چلتے وقت کیا کہا تہا۔ ہند نے جوابدیا کہ دعا کی تھی ؎؎ یا اللہ اب مجھے گھر پہیر کر نہ لانا ؎؎ حضور نے فرمایا بس یہی سبب ہے اونٹ کے نہ چلنے کا۔ بہلا خدا کہین اپنے ایسے دوستون کا سوال رد کرتا ہے۔ بس تم اون لاشون کو جہان پڑی تہین وہین ڈالدو۔ اور گھر جاؤ۔ یہ لوگ تو یہین دفن ہونگے۔

جنگ اُحد مین جب مسلمان بہاگ نکلے تو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالے عنہ مہاجرین کے علمبردار جہان تھے وہین کھڑے رہگئے اپنی جگہہ سے اصلا جنبش نہ کی۔ ابن قمیہ نے اونکے دائین ہاتھہ مین تلوار ماری کہ وہ کٹ گیا۔ حضرت مصعب نے علم دوسرے ہاتھہ مین لیلیا۔ اور کہتے تہے ؎؎ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل ؎؎ یعنی محمد صرف رسول اللہ ہین اور تحقیق ان سے پہلے اور رسول بھی گذرے ہین۔ اوس ملعون نے دوسری تلوار ماری دوسرا ہاتھہ بھی الگ ہوکے

گر پڑا - پھر اونہون نے وہی کلمہ کہا اور علم کو دونون بازوؤن سے پکڑکے چھاتی سے لگالیا - پھر اوس نے تیر مارا وہ شہید ہوے - اور نشان اونکے بھائی ابوالروم نے لپک لیا -

اب ابوالروم ہی علم آگے آگے لئے ہوے مدینہ لاے - حضرت مصعب جلیل القدر اصحاب مین سے تھے اور بڑے عالم فاضل تھے - حبش کو جو مسلمان ابتداے نبوت مین ہجرت کرکے گئے تھے آپ اونمین شامل تھے - جنگ بدر مین بھی حاضر ہوے - آنحضرت نے بعد بیعت عقبہ ثانیہ یا بعد عقبہ اولی کے اونہین مکہ سے مدینہ کو انصار کے ساتھہ مسائل دین کی تعلیم کے لئے بھیجا تہا - قبل اسلام لانے کے آپ بڑے امیر تھے اور عیش وکامرانی مین مشغول رہتے تھے اسلام لاکے زہد وتقوی اختیار کیا - ایک دن آنحضرت صلعم نے اونکو چمڑے کا پرانا تسمہ کمر سے باندہے دیکھا فرمایا دیکھو مصعب کو - خدانے اسکا دل روشن کردیا ہے - ایک زمانہ وہ تہا کہ مین نے اسکے باپ کو اسکے لئے دوسو درہم کا حلہ خریدتے ہوے دیکھا تہا - اور اب جو خدا اور رسول کی محبت مین اسکی حالت ہے اوسے تم دیکھتے ہی ہو -

وہب بن قابوس مزنی اور اونکے بھتیجہ حارث بن عقبہ بن قابوس اگرچہ پہلے سب مسلمانون کے ساتھہ لوٹ مین مشغول ہوگئے تھے - مگر جب خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل پیچھے سے مسلمانون پر حملہ آور ہوے تو وہب اور حارث نے اونکے مقابلہ مین بڑی ثابت قدمی اور شجاعت ومردانگی دکھائی - اسی عرصہ مین کفار کا ایک گروہ آنحضرت صلعم کی طرف جھکا - حضور نے فرمایا "من ہذہ الفرقۃ" یعنی ہے کوئی ایسا جو اس فرقہ کو دفع کرے - وہب نے جواب دیا "انا یا رسول اللہ" اے رسول خدا مین ابھی ان کو خاک مین ملاے دیتا ہون - یہ کہکر ایسے تیر نشانہ باندہ باندہ کے لگاے کہ سب بھاگ گئے - پھر دوبارہ ایک گروہ شقاوت پژوہ نے حضور کی طرف رخ کیا آپ نے کہا "من ہذہ الکتیبۃ" ہے کوئی ایسا جو انہین روکے - وہب نے تلوار پکڑی اور اونہین بھگادیا - پھر ایک اور

جماعت کی کمبختی آئی - آپ نے ارشاد کیا - "من ہولاء" وہب نے بدستور جوابدیا - آنحضرت نے فرمایا - "قم وابشر بالجنۃ" یعنی اوٹھہ اور جنت کی بشارت لے - وہب نے یہ سنکے تلوار لی اور کفار پر پل پڑے کافرون نے چارون طرف سے اونہین گھیر لیا اور شہید کیا اونکے بعد اونکے بھتیجہ حارث نے بڑی کوشش و جان فشانی کرکے شہادت پائی - جناب عمر فاروق رضی نے فرمایا ہے کہ میری دلی آرزو اور اصلی تمنا یہی ہے کہ میری موت مزنی کی موت کی طرح ہو - اور سعد بن وقاص نے کہا ہے کہ مین نے جو بہادری احد مین وہب بن قابوس کی دیکھی ویسی کسی دوسرے آدمی سے ظہور مین نہین آئی - ایسے شجیع دنیا مین کب نظر آتے ہین - آنحضرت صلعم اونکے سرہانے کھڑے ہوے فرماتے تھے "رضی اللہ عنک فانی عنک راض" خدا تم سے راضی ہوا پس مین بھی تم سے راضی ہون دفن شہدا کے وقت اگرچہ آنحضرت کو کمال ضعف تھا اور سیدہے کھڑے نہین ہوسکتے تھے مگر آپ نے وہب کی لاش کو اپنے ہاتھہ سے دفن کیا -

عمرو بن ثابت بن وقش کی تمام قوم ایمان لے آئی تھی وہ سب اونکو ہدایت کرتے تہے کہ مسلمان ہو جاؤ مگر عمرو بن ثابت کے سمجھہ مین نہ آتا تھا - اتفاقاً اوسی دن پردہ غفلت کا اونکے دل سے دور ہوا او ہر مسلمان احد کو جا رہے تھے کہ نور یقین اونکے اندر چمک اوٹھا - ہتیار لیکر لڑائی پر جو جہک گئے تو تمام مجمع کفار کو زیروزبر کردیا جب لڑتے لڑتے شل ہوگئے تو شہید ہوے رسول کریم نے اونکے حق مین - "انہ لمن اہل الجنۃ" فرمایا ہے - یعنی وہ ضرور جنتی ہین -

مخیریق نام ایک یہودی مالدار احبار بنی اسرائیل مین سے تھا اوس نے کتب سابقہ مین تعریف نبی آخر الزمان کی پڑہی تھی - آپ تو احد تشریف لئے جاتے تھے کہ مخیریق کے دل مین اسلام نے جوش مارا - سنیچر کا دن تھا اوس نے اپنی تمام قوم سے کہا کہ تم سب مسلمان ہوجاؤ لیکن کسی نے نہین مانا - پس مخیریق اوٹھا اور تلوار لیکے آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور ایمان لایا - درست اعتقاد سے

مشرکین سے لڑکے شہید ہوا۔ بموجب اوسکی وصیت کے آنحضرت صلعم نے اوسکا مال مسلمانون پر تقسیم کردیا۔ آپ نے مخریق کو بہترین یہود کہا ہے۔

نسیبہ بنت کعب نے اپنے خاوند زید بن عاصم اور ایک بیٹی عمارہ اور ایک بیٹے عبداللہ کے ساتھ تمام وکمال اہتمام لڑائی کا کیا۔ بیچاری عورت ذات مشک لیئے ہوے دن بہر مسلمانون کو پانی پلاتی رہین۔ جب دیکہا کہ کفار کا غلبہ ہوا تو پانی پلانا موقوف کردیا اور مشرکین سے لڑنے لگین۔ یہان تک کہ تیرہ زخم لگے جنمین ایک ایسا تہا جو سال بہر مین اچہا ہوا۔ وہ زخم ابن قمیہ کے ہاتہ سے لگا تہا۔ حضرت نسیبہ نے بہی اوسکو خوب خوب جواب دیئے لیکن وہ دو زرہین پہنے تہا اس لئے کچہ اثر نہوا۔ جب نسیبہ کے زخم لگا تو آنحضرت صلعم نے اونکی بیٹی عمارہ کو آواز دے کر فرمایا کہ اپنی ماں کو آکے سنبہالو۔ اور زخم کی مرہم پٹی کرو۔ یہ دونون ماں بیٹان خوب خوب لڑین۔ نسیبہ کے پاس سپر نہ تہی آپ نے ایک صحابی سے جو آپ کے پاس بیکار کھڑے ہوے تہے فرمایا کہ تم اپنی سپر اس لڑنے والی ہی کو دیدو۔ چنانچہ وہ سپر نسیبہ نے لیلی۔ اور کفار کے حملے جو حضور پر ہوتے تہے روکنے لگین۔ کفار مین سے ایک سوار نے اونہین تلوار ماری جو کارگر نہوئی۔ نسیبہ نے اوسکے گہوڑے کے ایک ہاتہ دیا گہوڑا گر پڑا اور سوار اوس پر سے الگ جا رہا۔ آنحضرت نے عمارہ کو پکار کے پہر اونکی ماں کے پاس بہیجا۔ ماں بیٹیون دونون نے ملکے اوس سوار کو مارلیا۔ عبداللہ بن نسیبہ کے ایک مشرک نے ایسا زخم لگایا جس سے خون نہین بند ہوتا تہا۔ نسیبہ نے اوسے باندہا اور کہا اوٹہ کفار کا مقابلہ کر۔ اتنے مین وہی کافر نسیبہ کے سامنے سے گذرا۔ آنحضرت نے بتایا کہ اسی نے تیرے بیٹے کو زخمی کیا ہے۔ نسیبہ نے ایک ہاتہ تلوار کا اوسکی پنڈلی مین مارا کہ وہ لڑکہڑا کے گر پڑا۔ آنحضرت ہنس دیئے۔ نسیبہ نے عرض کی حضور دعا کیجیے کہ مین آپ کے اہل بیت کے ساتھ قیامت کے دن قبر سے اوٹہون اور اونہین کی رفاقت مین جنت مین رہون آنحضرت نے جوابدیا کہ نسیبہ تو اوس دن

میری رفیق بنائی جائیگی اور دعا کی ''اللہم اجعلھم رفقائی فی الجنۃ'' یا اللہ نسیبہ اور اوسکے کنبے کو جنت مین میرا رفیق بنائیو۔ اسکے بعد نسیبہ خوش ہو ہو کے لڑتین اور کہتی جاتی تہین کہ اب جو مصیبت چاہے مجہپر پڑے مین کچہہ خوف نہین کرتی ہون۔ جنگ یمامہ مین بھی وہ شامل تہین اور مسیلمہ کذاب کو تلاش کرتی پھرتی تہین۔ ناگہان ایک شقی نے اونکے ایک تلوار ماری ہاتہہ کٹ کے گر پڑا باوجود اسکے بھی وہ لڑنے سے باز نہ رہین۔ اور تہوڑی دیر کے بعد اوس مردود کو مار لیا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہے کوئی ایسا جو سعد بن ربیع بن عمرو انصاری عقبی بدری کی خبر لادے کہ اونکا کیا حال ہوا۔ لوگ ادہر اودہر دوڑے۔ ایک انصاری نے اونکو مردون مین پڑے ہوے دیکھا کہ ایک رمق جان باقی تہی آپنے حضرت خواجہ عالم کا سلام اون سے کہا۔ سعد نے کہا کہ میرا بہی سلام حضور سے عرض کر کے کہنا ''جزاک اللہ عنا یا رسول اللہ افضل ما جزی نبیا عن امتہ'' یعنی اے رسول اللہ جزا دے اللہ تمکو ہماری طرف سے بہتر اوس جزا سے جو اللہ نے کسی نبی کو اوسکی امت کی طرف سے دی ہو۔ پھر اور اصحاب کو میری جانب سے سلام کہدینا۔ اور کہنا کہ اگر آنحضرت کی خدمت گذاری مین ذرا بہی قصور کروگے تو خدا تمہارا کوئی عذر نہ سنیگا اتنا کہکے جان بحق تسلیم ہوے۔ اون انصاری نے سارا ماجرا خدمت نبوی مین آکے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ''اللہم ارض عن سعد بن الربیع'' یعنی اے اللہ راضی ہو سعد بن ربیع سے۔

ایک عورت کا باپ بیٹا اور خاوند اور علاوہ اونکے اور سب رشتہ دار اسی جنگ مین شہید ہوگئے کوئی باقی نہ رہا بیچاری اکیلی رہگئی۔ سب سے پوچہتی تہی لوگو للہ مجہے یہ تو بتادو کہ رسول اللہ تو صحیح وسالم ہین لوگون نے اوسے لاکے حضور مین کھڑا کردیا کہ اپنی آنکھون سے دیکہہ لے۔ اوس نے زیارت کی اور خوش ہوگئی اور کہا کہ اب مجہے کسیکا غم نہین ہے۔

سولہوین شوال اتوار کے دن آنحضرت نے بلال کو حکم دیا کہ مشتہر کردو ہم جہاد کے لئے پہر جاینگے

پس وہی لوگ ہمارے ساتھہ چلین جو جنگ احُد مین شامل تھے - تاکہ مشرک یہ نہ سمجھین کہ مسلمانون کو ہمنے اتنا زچ کیا کہ وہ مضمحل ہو گئے ہین - اس ارادہ سے آٹھہ کوس تک چلے گئے اور تین دن حمراء الاسد مین رہکر واپس آے - کفار کو جو تعاقب کی خبر ہوئی تو سر پر پیر رکھکے بہاگے -

اسی سال مین حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا بعد ولادت امام حسن کے پچاسوین دن حاملہ ہوئین یعنی حضرت امام حسین آپ کے رحم پاک مین آے -

بروایت واقدی رح کفار قریش کی طرف سے عمرو بن عاص - ہبیرہ بن وہب - ابن بعری - اور ابو عزی وغیرہ اطراف عرب سے حمایتی تلاش کرنے اور فوج کفار کے لیئے آدمی جمع کرنے گئے تھے - تین نشان بناے گئے - ایک سفیان بن عوف کو - دوسرا طلحہ بن ابی طلحہ کو - اور تیسرا کسی اور شخص کو ملا -

حضرت عباس نے جو اطلاعی خط مکہ سے مدینہ آنحضرت صلعم کو بہیجا تہا وہ آپکو مسجد قبا مین ملا - ابی بن کعب نے اوسکا مضمون کچھہ تو بآواز بلند پڑہا اور کچھہ مخفی آپکو سنایا - بعد ازان عمرو بن سالم مکہ سے آکے حضور کو یہ خبر دے گئے کہ قریش ذوی طوی مین آگئے ہین اور فوراً مکہ واپس گئے - قریش کے کان اونکی آمد و رفت سے کھڑے ہو گئے کہ بیشک آنحضرت کو ہماری چڑہائی کی خبر ہو گئی ہے اب مسلمان قلعہ بند ہو جائینگے اور ہمارا کچھہ بس نہ چلیگا - صفوان بولا خیر اگر وہ ہاتہہ نہ آئینگے تو ہم اوس و خزرج کے باغ کاٹ ڈالینگے جس سے اونکی معاش برباد ہو جائیگی اور وہ اگر میدان مین آکے ہم سے لڑے تو پہر کیا کہنا - ہمارا لشکر اون سے بہت زیادہ ہے - کنوئین جہکا دینگے - کفار کا لشکر پانچوین شوال جمعرات کو موضع وطاء مین اوترا - قریش کے دس سوارونکا طلیعہ سلمہ بن سلامہ کو ملگیا اور آپسمین تیر اور پتھر چلے - اس ایک شیر نے دسون سوارون کو نو کدم بہگا دیا - پہر حضرت سلمہ نے

اپنے کھیت مین سے گڑے ہتیار نکالے اور اپنی قوم بنی اشہل کو اس ماجرے سے مطلع کر دیا۔

آنحضرت صلعم کی راے تھی کہ مدینہ سے باہر نہ نکلین شہر ہی مین رہ کر لڑین۔ چنانچہ آپ نے اصحاب سے مشورہ طلب کیا۔

عبد اللہ بن ابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ہمین بہت سی لڑائیان دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ہم عورتون اور بچون کو ٹیلون اور گڑھیون مین محفوظ کر دیتے تھے اور خود شہر کی گلیون اور کوچون مین جم جاتے تھے پھر مردون کے تیر اور نیزے اور عورتون کے پتھر دشمنون کا منہ پھیر دیتے تھے۔ اسی طرح ہم مہینون لڑے ہین۔ ہان مدینہ سے نکلکے جب کبھی لڑے ہین تو زک ہی اوٹھائی ہے۔ اور جب شہر کے اندر سے لڑے ہین تو دشمن منہ کی کھا کے بھاگا ہے آپ بھی ایسا ہی کرین انشاء اللہ تعالےٰ فتح ہو گی۔ اکابر اصحاب نے بھی یہی راے پسند کی مگر جوش بھرے نوجوان جو جنگ بدر مین حاضر نہو سکے تھے اور شہادت کے سچے ولولے دل مین رکھتے تھے اور معمر صحابہ جنہین اسلام نے بڑہاپے مین جوان کر دیا تھا نہ مانے۔ حضرت حمزہ۔ سعد بن عبادہ اور نعمان بن مالک وغیرہ انہین مین سے تھے۔

ابو سعید خدری کے باپ مالک بن سنان کھڑے ہو کے کہنے لگے کہ یارسول اللہ آج وہ دن ہے کہ دو دولتون مین سے کوئی دولت ہمین ملے یا تو فتح پائین یا شہید ہو جائین۔ مگر آپ نے اسکا کچھہ جواب ندیا پس مالک بیٹھہ گئے۔

آنحضرت صلعم کے عم بزرگوار صف شکن جرار ہنر بر رسول شیر خدا حضرت حمزہ سامنے آے اور فرمایا کہ قسم ہے اوس خدا کی جس نے آپ پر قرآن اوتارا ہے مین اوسوقت تک کہانا نہ کہاؤنگا جب تک کہ شہر سے نکل کے دشمنون کو موت کا ذائقہ نہ چکھا لونگا۔ چنانچہ آپ نے جمعہ اور سنیچر دونون دن روزہ رکہا اور روزہ دار ہی شہید ہوے۔

نعمان بن مالک بولے کہ مین شہادت دیتا ہون کہ ذبح کی ہوئی گاے جو آپ نے خواب مین

دیکھی ہے مین ہون للہ آپ مجھے اس دولت غیر مترقبہ سے محروم نہ کرین۔ قسم ہے اوس ذات
پاک کی کہ جسکے سوا کوئی معبود نہین۔ مین بیشک جنت مین جاؤنگا۔ فرمایا کس طرح تم نے جانا۔
عرض کی کہ مین اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہون اور جہاد سے بھاگتا نہین۔ حضور نے
فرمایا سچ کہتے ہو۔ چنانچہ نعمان اُحد ہی مین شہید ہوے۔

پھر ایاس بن اوس نے التماس کی کہ یا رسول اللہ ہم قبیلہ بنی عبد الاشہل سے ہین تمنا ہے
کہ وہ فوج کی ہوئی گاے ہم ہون ہم جنت مین جائین اور وہ دوزخ مین۔ پس ہم سے نہین ہو سکتا کہ قریش
اپنے اپنے گھر جاکے کہین کہ ہمنے مسلمانون کو اونکے گھرون سے نکلنے نہین دیا اور اونکی کھیتیان
تباہ کرڈالین۔ ہم تو ایام جاہلیت مین کسی سے مغلوب نہین ہوے ہین چہ جائیکہ اب جبکہ حضور کی
برکت سے ہمین حق کی قوت حاصل ہے۔

ابو سعید خیثمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ قریش بڑے سامان اور لشکر سے ہم پر چڑھے ہین اگر یون ہی
لوٹ گئے تو بہت دلیر ہوجائینگے اور ہمیشہ لوٹ مار کرنیکو ہمپر چڑھ آیا کرینگے۔ اور دیگر دہقانی بھی ایسا
ہی کرینگے۔ میرا بیٹا بدر مین شہید ہوچکا ہے رات کو مین نے اوسکو خواب مین دیکھا تھا۔ اوس نے بیان
کیا کہ خدا مجھہ سے بہت خوش ہے اور مین جنت مین عیش کرتا ہون یا رسول اللہ اب مین بڈھا ہوا دعا
کیجیے کہ مجھے شہادت نصیب ہو آپ نے دعا فرمائی اور وہ اسی جنگ مین شہید ہوے۔

جب لشکر اسلام درہم و برہم ہوا اور ہُلڑ مچ گیا تو مسلمان کئی حالتون مین ہوگئے۔ بعض تو بھاگ کے
موضع مہراس تک پہونچے۔ اور کچھہ بھاگے تو سہی مگر تھوڑی دور جاکے واپس چلے آے۔ اور بعض
بھاگنے کو تھے مگر معاً سنبھلے اور میدان مین جمگئے۔ کچھہ وہ بھی تھے جنکو جنبش ہی نہین ہوئی۔ پھر
ان ثابت قدم رہنے والون اور پھرنے والون مین سے بعضے تو متفرق طور پر لڑتے رہے اور
مرا گئے۔ اور کچھہ حضرت کی خدمت مین فوراً پہونچ گئے۔ اور بعض حضرت کو تلاش ہی کرتے رہے اور

آخر وقت مین حاضر ہوے۔ آنحضرت صلعم کی خدمت مین اوسوقت بہت ہی کم اصحاب رہگئے تھے جنکی تعداد چودہ سے تیس تک بیان کی جاتی ہے۔ اونمین سے سولہہ کے نام ہم اوپر لکھہ چکے ہین۔

حضرت ابوبکر صدیق پروانہ وار ہروقت حضور کے گرد رہے۔ ناگاہ عبدالرحمن آپ کے بیٹے نے جو اوسوقت تک مسلمان نہ ہوے تھے فوج اعدا سے نکلکے کہا کہ ہے کوئی ایسا جو میرا مقابلہ کرے۔ تو آپ سے نرہا گیا اور جھٹ تلوار میان سے نکالکے شیر غران کی طرح اپنے بیٹے پر دوڑے۔ آنحضرت پکار اوٹھے کہ اے ابوبکر تمہارا ہٹنا میرے پاس سے اچھا نہین تم اپنی زندگی سے ہمین نفع دو اور تلوار اپنے نیام مین کرلو۔

شماس بن عثمان کی نسبت آنحضرت نے خود فرمایا ہے کہ جنگ کے دن شماس میری سپر تھے جسوقت مین تیر پھینکتا اور کفار میری طرف آنے کا ارادہ کرتے تو شماس بزور شمشیر اونہین ہٹا دیتے تھے۔ اور اپنی جان مجھپر فدا کرنیکو برابر تیار رہے۔ آخر کار شہید ہوے۔

عباس بن عبادہ و خارجہ بن زید نہایت جوانمردی سے لڑے۔ اور پکار پکار کے کہتے تھے کہ اے مسلمانو اگر آنحضرت شہید ہوگئے تو خدا کو کیا منہ دکھاؤگے۔ ہماری نافرمانی اور خلاف ورزی نے لشکر اسلام مین یہ گڑبڑ ڈالی ہے۔ بالآخر دونون شہید ہوگئے۔ حضرت خارجہ زخمون مین نہایت چور تھے کہ مالک بن وخشم نے اون سے کہا کہ آنحضرت شہید ہوگئے۔ خارجہ نے جواب دیا کہ اللہ تو زندہ ہے ہمکو چاہئے کہ ہم خود اللہ کے لئے لڑین اور دین کی حمایت کرین۔ اور یہی جواب مالک بن سعد بن ربیع نے دیا تھا۔

ایک مشرک زرہ پوش نے سعد بن مولا حاطب کو شہید کیا حضرت رشید نے اوس مشرک پر حملہ کیا اور ایک ہی وار مین اوسکے دو ٹکڑے کرڈالے۔ پھر اونکا بھائی ابن عویم جو کفار کی طرف تھا اون پر لپکا آپ نے ایک ہی ہاتھہ مین اوسکا خود و سر دونون اوڑا دیئے اور وہ مرگیا اوسدن آنحضرت

نے رشید کی کنیت ابو عبداللہ مقرر کی۔

آنحضرت صلعم لڑائی مین جس جگہہ جا کے کھڑے ہوے تھے وہان سے ایک بالشت بھی قدم نہ ہٹایا اور اخیر وقت تک وہین کھڑے ہوے مسلمانون کو اسطرح لڑایا کئے جیسے کوئی بڑا تجربہ کار ہو۔

آپ بہاگنے والون کے نام لے لیکر پکارتے جاتے تہے اور خود بھی تیر و پتھر پھینکتے بلکہ لڑنے والون کو تیر دیتے تھے۔ عبداللہ بن شہاب کہتا ہے کہ ہم چار آدمیون نے باہم عہد کیا کہ حضور اقدس کو مضرت پہونچائین مگر کچہہ بھی نہ کر سکے۔ اوسدن آپ پر تلوار کے ستر وار ہوے لیکن اللہ تعالےٰ نے آپکو محفوظ رکھا۔ جب لڑائی کے بعد آنحضرت مدینہ مین آگئے تو مغرب کی نماز کے وقت سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کے سہارے سے مسجد مین تشریف لاے مگر عشا کی نماز کو بغیر سہارے ہی تشریف لے آے تھے۔

مدینہ کے منافق اور یہود اور خصوصاً ابن ابی باتین بنانے لگے کہ اگر آپ پیغمبر ہوتے تو ایسی بلا مین نہ پھنستے۔ حضرت عمر فاروق کو تاب نہ رہی اور تلوار نیام سے کھینچکے آنحضرت سے اجازت طلب کی کہ اگر حکم ہو تو سب یہودیون کو خاک مین ملادون۔ آپ نے فرمایا۔ عمر۔ صبر کرو اللہ خود اپنے پیغمبر کو غلبہ دیگا یہود تو ہمارے ذمی ہین۔ پھر طیش مین آکر عرض کیا کہ اچھا تو منافقون ہی کے قتل کا حکم دیدیجئے فرمایا کہ وہ اسلام کا اقرار کرتے ہین اور مجھے کلمہ گو کے قتل کا حکم نہین ہے۔

آنحضرت نے آٹھوین شوال روز اتوار کو بعد نماز فجر حمراء الاسد کا ارادہ کر دیا اور اونہین تھکے ماندے زخمیون کو ساتھہ لیا جو جنگ اُحد مین شریک تھے کسی نئے آدمی کو ہمراہ چلنے کی اجازت نہ ہوئی اور مشرکین قریش کا تعاقب کیا۔ مشرکین ذجوروحہ تک پہونچ چکے تہے یہ خبر سنکے اپنے ہوش و حواس کھو دیئے اور بہاگتے نظر آے۔ اوسدن علم حضرت علی مرتضی یا حضرت ابو بکر صدیق رض کو مرحمت ہوا تھا۔

شہدای اُحد کے اسمای مبارک

(۱) اَللّٰھُمَّ اسئلك بسیّدنا حمزۃ بن عبد المطّلب المھاجریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الف

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُكَ

(۲) بسیدنا انس بن النضر الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ÷

(۳) وبسیدنا اُنَیس بن قتادۃ الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ÷

(۴) وبسیّدنا اوس بن الارقم الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ÷

(۵) وبسیدنا اوس بن ثابت الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ÷

(۶) وبسیدنا ایاس بن اوس الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ÷

(۷) وبسیدنا ایاس بن عدی الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ÷

ث

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُكَ

(۸) بسیدنا ثابت بن الدحداح الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ÷

(۹) وبسیدنا ثابت بن عمرو الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ÷

(۱۰) وبسیدنا ثابت بن وقش الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ÷

(۱۱) وبسیدنا ثعلبۃ بن سعد الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ÷

(۱۲) وبسیدنا ثقب بن فروۃ الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ÷

(۱۳) وبسیدنا ثقف بن عمرو المہاجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ح

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ

(۱۴) بسیدنا حارث بن انس الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۵) وبسیدنا حارث بن اوس الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۶) وبسیدنا حارث بن ثابت بن سفیان الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۷) وبسیدنا حارث بن ثابت بن عبد اللہ الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۸) وبسیدنا حارث بن عدی الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۹) وبسیدنا حارث بن عقبۃ المہاجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۰) وبسیدنا حارث بن عمرو الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۱) وبسیدنا حباب بن قیظی الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۲) وبسیدنا حبیب بن زید الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۳) وبسیدنا حُسَیل بن جابر الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۴) وبسیدنا حنظلۃ بن ابی عامر الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خ

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ

(۲۵) بسیدنا خارجۃ بن زید الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۶) وبسیدنا خلاش بن قتادة الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✦

(۲۷) وبسیدنا خلّاد بن عمرو الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✦

(۲۸) وبسیدنا خیثمة بن الحارث الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✦

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ

(۲۹) بسیدنا ذکوان بن عبد قیس الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✦

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ

(۳۰) بسیدنا رافع مولیٰ غزیّة الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✦

(۳۱) وبسیدنا رافع بن مالک الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✦

(۳۲) وبسیدنا رافع بن زید الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✦

(۳۳) وبسیدنا رفاعة بن عبد المنذر الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✦

(۳۴) وبسیدنا رفاعة بن عمرو الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✦

(۳۵) وبسیدنا رفاعة بن وقیش الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✦

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ

(۳۶) بسیدنا زیاد بن السکن الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۳۷) وبسیدنا زید بن ودیعۃ الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ

(۳۸) بسیدنا سُبَیع بن حاطب الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳۹) وبسیدنا سعد مولیٰ حاطب المہاجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۴۰) وبسیدنا سعد بن ربیع الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۴۱) وبسیدنا سعد بن عبید الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۴۲) وبسیدنا سعد بن سوید الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۴۳) وبسیدنا سلمۃ بن ثابت الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۴۴) وبسیدنا سُلَیم بن الحارث الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۴۵) وبسیدنا سُلَیم بن عمرو الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۴۶) وبسیدنا سہل بن رومی الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۴۷) وبسیدنا سہل بن عدی الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۴۸) وبسیدنا سہل بن قیس الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ

(۴۹) بسیدنا شمّاس بن عثمان المهاجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

ص

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ

(۵۰) بسیدنا صیفیی بن قیظیی الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

ض

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ

(۵۱) بسیدنا ضمرة بن عمرو الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

ع

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ

(۵۲) بسیدنا عامر بن امیۃ الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۵۳) وبسیدنا عامر بن مخلّد الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۵۴) وبسیدنا عامر بن یزید الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۵۵) وبسیدنا عباد بن سہل الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۵۶) وبسیدنا عباس بن عبادۃ الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۵۷) وبسیدنا عبد اللہ بن جُبیر الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۵۸) وبسیدنا عبد اللہ بن جحش الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۵۹) وبسیدنا عبد الله بن الربیع الخزرجی رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۶۰) وبسیدنا عبد الله بن سلمۃ الاوسی رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۶۱) وبسیدنا عبد الله بن عمرو الخزرجی رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۶۲) وبسیدنا عبد الله بن قیس الخزرجی رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۶۳) وبسیدنا عبد الله بن هبیت المهاجری رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۶۴) وبسیدنا عبد الرحمٰن الهبیت المهاجری رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۶۵) وبسیدنا عبدة بن الحسحاس الخزرجی رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۶۶) وبسیدنا عبید بن التیهان الاوسی رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۶۷) وبسیدنا عبید بن المُعلّٰے الخزرجی رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۶۸) وبسیدنا عتبۃ بن ربیع الخزرجی رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۶۹) وبسیدنا عقربۃ بن عقربۃ المهاجری رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۷۰) وبسیدنا عمارۃ بن زیاد الاوسی رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۷۱) وبسیدنا عمرو بن ثابت الاوسی رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۷۲) وبسیدنا عمرو بن الجموح الخزرجی رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۷۳) وبسیدنا عمرو بن القیس الخزرجی رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۷۴) وبسیدنا عمرو بن مطرف الخزرجی رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۷۵) وبسیدنا عمرو بن معاذ الاوسی رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۷۶) وبسیدنا عمیر بن عدی الاوسی رضی الله تعالیٰ عنہ +
(۷۷) وبسیدنا عنترۃ مولیٰ سُلیم الخزرجی رضی الله تعالیٰ عنہ +

ق

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ

(۷۸) بسیدنا قرۃ بن عقبۃ الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۷۹) وبسیدنا قیس بن الحارث الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۸۰) وبسیدنا قیس بن عمرو الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۸۱) وبسیدنا قیس بن مخلّد الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

ک

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ

(۸۲) بسیدنا کیسان مولیٰ بنی یازن الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

م

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ

(۸۳) بسیدنا مالک بن خلف المہاجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۸۴) وبسیدنا مالک بن ایاس الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۸۵) وبسیدنا مالک بن سنان الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۸۶) وبسیدنا مالک بن نمیلۃ الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۸۷) وبسیدنا مجذّر بن زیاد الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۸۸) وبسیدنا مصعب بن عمیر المهاجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۸۹) وبسیدنا معبد بن مخرمۃ الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ

ن

(۹۰) بسیدنا نعمان بن خلف المهاجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۹۱) وبسیدنا نعمان بن عبد عمرو الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۹۲) وبسیدنا نعمان بن مالك الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۹۳) وبسیدنا نوفل بن عبداللہ الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ

و

(۹۴) بسیدنا وهب بن فالوس المهاجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ

ی

(۹۵) بسیدنا یزید بن حاطب الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۹۶) وبسیدنا یزید بن السکن الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۹۷) وبسیدنا یسار مولیٰ ابی الهیثم الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

اَلکُنیٰ

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ

(۹۸) بسیدنا ابا ایمن الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۹۹) وبسیدنا اباجۃ الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۱۰۰) وبسیدنا اباحرام الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۱۰۱) وبسیدنا ابازید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۱۰۲) وبسیدنا اباسفیان الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

(۱۰۳) وبسیدنا اباھریرۃ الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

قد تمّ الاسماء الشّہداء الاُحد رضوان اللہ الصّمد

واضح ہو کہ اکثر کتابون سے تعداد شہدای اُحد ستّر معلوم ہوئی ہی مگر یہ نام بھی معتبر ذریعہ سی ملے ہین جو ایکسو تین (۱۰۳) ہین

واقعات سنہ چار ہجری

(۱۹) سریۂ قطن

محرم سنہ ۴ ہجری مین جناب رسالت مآب صلعم کی خدمت مین عرض کی گئی کہ موضع قطن مین بنی اسد جمع ہورہے ہین - اونکا ارادہ ہے کہ مدینہ اور اوسکے نواح مین لوٹ مار کرین - آپ نے ڈیڑہ سو مجاہدین کا لشکر تیار کیا اور حضرت ابوسلمہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اوسکا امیر بنا کے روانہ فرمایا - اوس لشکر ظفر پیکر کی ہیبت سے مخالف نوک دم بہاگ نکلے اور جو قدرے قلیل باقی رہگئے تھے اون سے مختصر سی لڑائی ہوئی اہل اسلام نے اونکا منہ پہیر دیا اور چند آدمی و مویشی بہی

اونکے گرفتار کر لئے اور دسوین دن مدینہ مین آ گئے۔ اکابرین مین سے ابو عبیدہ بن جراح اور سعد بن وقاص وغیرہ بھی اس سریہ مین شامل تھے۔ فید ایک قلعہ مکہ کی راہ مین ہے اوسکی طرف قطن ایک پہاڑ ہے وہین یہ موضع واقع تھا۔

(۲۰) سریہ رجیع

بنی ہذیل کے چشمون مین سے ایک چشمہ کا نام رجیع ہے اوسکے پاس ایک موضع بھی اسی نام کا تھا وہین یہ واقعہ ماہ صفر مین سرزد ہوا۔

تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جنگ اُحد سے واپس ہو کے قریش جب مکہ پہونچ گئے تو جو قبائل کہ اونکے ہمدرد تھے فتح کی مبارکباد دینے کو آئے اور محلہ بنی عبد الدار سے رونے پیٹنے کی آواز سنی سبب دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اس قوم کے کئی آدمی جنگ اُحد مین مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین اونکی عورتین روتی پیٹتی ہین خصوصاً سلافہ بنت سعد کا خاوند طلحہ ابن ابی طلحہ لشکر قریش کا علمبردار تھا وہ معہ اپنے چار بیٹون کے مقتول ہوا لہذا سلافہ نے کہرام مچا رکھا ہے۔

یہ سنکر وہ لوگ سلافہ کے پاس ماتم پرسی کے لئے گئے وہان جاکر دیکھا کہ سلافہ نے اپنے شوہر اور بچون کے غم مین سر منڈا ڈالا ہے اور قسم کھائی ہے کہ جب تک اونکے قاتلون سے بدلا نہ لیلونگی سر مین تیل نہ ڈالونگی اور جو کوئی اون قاتلون مین سے ایک کا سر بھی کاٹ کے میری پاس لائیگا سو اونٹ اوسے دونگی۔ لوگون نے دریافت کیا کہ اونہین کسنے مارا ہے۔ سلافہ نے جواب دیا کہ میرے دو بیٹے تو عاصم ابن ثابت کے ہاتھ سے مارے گئے ہین اور ایک کو طلحہ ابن عبد اللہ نے اور ایک کو زبیر ابن العوام نے قتل کیا ہے۔

سفیان بن خالد ہذلی لحیانی جو قبیلہ عضل و قارہ کے لوگون کے ساتھ آیا تھا سلافہ کی یہ باتین سنکر دام حرص مین گرفتار ہو گیا۔ اور اپنی قوم سے مخاطب ہو کے کہنے لگا کہ بھائیو۔ اس سے بہتر کوئی

بات نہین اسے ہم خرما وہم ثواب سمجھو - اول تو یہ رنڈیا دکھیا تمہین دعا دیگی اور اسکا دل ٹھنڈا ہوجائیگا - دوسرے تمہارے دشمن مقتول وبرباد ہونگے - تیسرے سو اونٹ ملینگے - پس کمرہمت چست باندہو اور اس کام کو کرڈالو - مرد اسی واسطے پیدا ہوے ہین کہ کچھ کمائین اور کچھ دوسرون کے کام نکالین - لوگون نے پوچھا کہ بتاؤ اسکی تدبیر کیا ہے - سفیان بولا کہ بہت سہل جس مین ہڑ لگے نہ پھٹکری مگر رنگ بہت چوکھا آوے - ہم لوگ مدینہ چلکے جھونٹ مونٹ مسلمان ہوجائین اور آنحضرت صلعم کی خدمت مین حسن عقیدت ظاہر کرکے رسوخ بڑہالین پھر چند روز کے بعد عرض کرین کہ حضور ہمارے قبیلہ کے اور لوگ بھی اسلام قبول کرنا چاہتے ہین آپ مسلمانون کی ایک جماعت ہمارے ساتھ کردین جو ہمکو اور اونہین اسلام کی تعلیم دین - ضرور چند مسلمان تمہارے ساتھ چلے آینگے اور عجب نہین کہ اونکے ہمراہ ان تینون آدمیون مین سے بھی کوئی ہو جنہون نے اس عورت کے بیٹون کو مارا ہے -

لوگ اس بات پر راضی ہوگئے اور عضل وقارہ کے سات آدمی مدینہ مین آے اور مسلمانون سے خوب ربط وضبط بڑہا کے شیر وشکر ہوگئے - پھر سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلواۃ کے حضور مین حاضر ہوکر اوپری دل سے اسلام قبول کیا اور کہنے لگے کہ حضور ہمارے قبیلہ کے بہت سے لوگ مسلمان ہونا چاہتے ہین - آپ اصحاب کی ایک جماعت ہمارے ساتھ کردیجئے تاکہ ہمین اور ہماری قوم کو اصول اسلام سکھائین - یہ ظالم مدینہ مین آکر ثابت ابن ابی الاقلح کے گھر فروکش ہوے تھے - اور حضرت عاصم ابن ثابت سے ایسا میل جول کرلیا تھا کہ سوتے جاگتے کبھی اون سے جدا نہوتے اگر گھر سے باہر جاتے تو عاصم ہی کے ساتھ نکلتے اور اونہین کے ہمراہ گھر مین داخل ہوتے تھے - غرضکہ بڑی محبت اور دانت کاٹی روٹی ہوگئی تھی - اکثر یہ تذکرہ ہوا کرتا تھا کہ بھائی عاصم - تم رسول اللہ صلعم کے نیک اصحاب مین ہو کیا اچھا ہو کہ حضور تمہین بھی ہمارے گھر بھیجدین - ہفتہ عشرہ کے بعد دس آدمی اونکے

ساتھہ جانے کے لئے منتخب کئے گئے جن مین سے سات کے نام کتب مستندہ سے معلوم ہوے ہین - عاصم ابن ثابت - مرثد ابن مرثد - خبیب ابن عدی - زید ابن الدثنہ - عبد اللہ ابن طارق - خالد ابن ابی لبکیرہ - معتب ابن عبیدہ - چونکہ انبیاء کا فرض یھی ہے کہ خلق اللہ کو خدا کا راستہ بتائین - اس لئے حضور نے ان دسون کو مسلح کر کے اونکے ساتھہ کر دیا مگر ہتیار بند ہوا کے بھیجنا اور اس طرح روانہ کرنا جیسے کوئی اپنے تابعین کو لڑائی پر بھیجتا ہے اس بات کی دلیل ہے کہ آنحضرت صلعم کو بذریعہ وحی مآل کار کی خبر ہوگئی تہی مگر مجبور - کیا کیا جاتا - وہان تو کام یھی تھا کہ جو کوئی مسلمان ہونے کے لئے بلاوے اوسکے پاس دوڑے چلے جاؤ خواہ تمہارا دوست ہو یا دشمن یا منافق - اور جناب باری عزاسمہ کو بھی یھی منظور تہا کہ مسلمان ان ظالم منافقون کے ساتھہ بغیر کان ہلاے چلے جائین تاکہ کفار پر روز روشن کی طرح یہ بات ظاہر ہو جاسے کہ مسلمان راہ خدا مین اپنی جانین قربان کرنیکو یون تیار ہین کہ دوست و دشمن کی تمیز بہی نہین کرتے - آنحضرت نے روانہ کرتے تو روانہ کر دیا مگر اوسوقت اون جگر کے ٹکڑون کو پہلو سے جدا ہوتے ہوے دیکھکر ایک آہ دلدوز بھی بے اختیار منہ سے نکل گئی اور دونون ہاتھون سے کلیجہ تہام کر رہ گئے -

غرضکہ یہ جماعتِ اصحاب جسکے سردار حضرت عاصم ابن ثابت رضی اللہ تعالے عنہ تھے قبیلہ عضل وقارہ کے اون سات آدمیون کے ساتھہ مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئی اثناے راہ مین کفار نے خدا کے اون نیک بندون سے کہا کہ یہ ہتیار لیکر چلنا کیا ضرور ہے ہم تو تمہارے دوست ہین کوئی تم سے آنکھہ نہین ملا سکتا - حضرت عاصم نے فرمایا کہ اسکی کچھہ پرواہ نہین چاہے دشمن ہو یا نہو مگر سپاہی کا زیور یہی ہے - المختصر جب چلتے چلتے عفان اور مکہ کے درمیان موضع ہدہ پر پہونچے تو اون ساتون منافقون مین سے ایک چھپکے آگے چلا گیا اور سفیان بن خالد کو خبر کی کہ لو تمہارا شکار قریب ہے - عاصم ایک مسلمانون کی جماعت کے ساتھہ چلے آتے ہین - کفار یہ بات سن کے

بہت خوش ہوے۔ اور بنی لحیان مین سے دو سو آدمی استقبال کے بہانے سے تیر و کمان لیکر چلے۔ خالد ابن ابی البکیرہ نے دور سے جو دیکھا کہ ہمارے ساتھیون مین سے ایک آدمی آگے آگے چلا آتا ہے اور ایک بہتر تیر اندازون کی اوسکے پیچھے ہے اونکا ماتھا ٹھنکا اور عاصم سے پکار کے کہا کہ اے ابو سلمان تمہارے ان ساتھیون نے جو مدینہ مین تمہارے گھر آکر اوترے تھے ہم سے دغا کی۔ حضرت عاصم نے بھی جو آنکھہ اوٹھا کے دیکھا تو صورت حال معلوم کرلی اور جواب دیا کہ ہان ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے۔ چلو سامنے یہ ٹیلہ ہے جسے لوگ فدفد کہتے ہین اس پر چڑھ چلین اور کوئی گہبرانے کی بات نہین اے بھائیو۔ تمہاری مرادین پوری ہوگئین تم شہادت کے مشتاق تہے وہ تمہارے لئے موجود ہے۔ مسلمانو۔ خدا کی راہ مین گردنین کٹواؤ اور اللہ جل شانہ کا دیدار اور ساری جنت جاگیر مین لو دیکھو وہ حورین تمہارے لئے جام کوثر بہرے کہڑی ہین اور تمہارے ہجر سے بیتاب ہین۔ خدا اپنی رحمت کی دولت تمہین عطا کرنا چاہتا ہے۔ اعدائے دین کا سامنا کرو اور سعادت دارین دونون ہاتھون سے لوٹو۔ بھائیو۔ مردون کے نام آسمان کے تلے رہجاتے ہین بہادرون کے ہی کام پس ماندون کو یاد آسکتے ہین۔ آج نام کرلو قیامت تک تمہارے لئے آفرین اور مرحبا ہے۔ خدا او رسول پر جانین فدا کرو قوم کے لئے قربان ہوجاؤ کہ اسی کا نام بقا ہے۔ دنیا بے ناپائدار مین کرورون مٹھی باندہے آے اور ہاتہہ کہولے ہوے چلے گئے کوئی اونکا نام بہی نہین لیتا۔ یہ موقع قسمت سے تمہارے ہاتہہ آیا ہے اسے جانے نہ دینا۔ عہ۔ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما۔ خاص کر تمہارے ہی منہ سے اچھا معلوم ہوگا۔

عاصم کا یہ کہنا تہا کہ اونکے ہمراہی جوش مین آگئے اور جہوم جہوم کے قبضون پر ہاتہہ ڈالدیئے۔ یہ دسون شیر منہ مین جھاگ بہرے ہوے فدفد کی چوٹی پر تن تن کر کہڑے ہوگئے۔ چونکہ سچے مسلمان اور اسلام کے حقیقی جان نثار تہے جنت آنکھون کے سامنے پہر گئی۔ اتنے مین کفار کا گروہ بہی پاس

آگیا تھا - اِن شیرون کی چتون جو بہری دیکھی تو بولے کہ ہم سے لڑنے کا قصد نہ کرنا - تم ہم سے عہدہ برا نہین ہو سکتے ہو - جلدی مین اپنی جانین نہ گنواؤ - عاصم نے جوابدیا کہ مردود کیا بکتے ہو خاموش ہمین اور جان جانے کا خوف - استغفر اللہ - ہم سچے اور پکے مسلمان ہین - ہمارا دین برحق ہے - اگر مارے جائینگے تو رحمت خدا ہمکو اپنے آغوش مین لے لیگی - یہ سنکر سفیان ابن خالد بولا کہ عاصم کیون سٹری ہوا ہے میرا کہا مان اپنے کو اور اپنے یارون کو ہلاک نہ کر ہم سے امان مانگ ہم تمہین اپنی پناہ مین لے لینگے - حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے جوابدیا کہ اے شقی زبان کو لگام دے مسلمان بجز خدا کے کسی سے پناہ کے طالب نہین ہوتے تو کس کھیت کی مولی ہے جو ہم تجھ سے امان کے خواستگار ہون - القصہ سفیان نے بہتیرا سر کھپایا اور لاکھون فریبون سے دام تزویر مین پھنسانا چاہا مگر یہ کب ماننے والے تھے انہین تو اوستاد ازل نے سبق ہی اور پڑھایا تھا -

اس جگہہ ناظرین ایک جملہ معترضہ ہمارا بھی سماعت فرمالین کہ کل ایک دوست نے ایک نئے عیسائی کی تاریخ محمدی زبردستی ہمارے ہاتھہ مین دے دی تھی - اگرچہ ہمنے کچھہ حصہ اپنی زندگی کا بحث و مباحثہ کی کتابون مین بھی ضایع کیا ہے مگر اب صرف اس مصرعہ پر عمل کر کے کہ ہرچہ از دوست میرسد نیکوست - ہمنے وہ کتاب لے لی اور دو چار ورق اولٹ پلٹ کے دیکھے - اوسمین ایک جگہہ لکھا تھا کہ "محمد صاحب اور اون کے ساتھی لوٹیرے اور قزاق تھے اونہون نے ثروت دنیا کی خاطر یہ سارے ڈھکوسلے کئے" یہ متعصبانہ عبارت دیکھکر ہمین ہنسی آگئی کہ کہان وہ دس آدمی اپنے گھرون اور یار و یاورون سے دور جنگل بیابان مین ۲۰۰ جانی دشمنون کے آگے کھڑے ہین اور خوب سمجھگئے ہین کہ یہ ہمین چھوڑینگے نہین مگر رسّی کی طرح وہ بل نہین جاتا جسے بٹنے والے نے بٹ دیا ہے - اور کہان یہ عبارت - کیا ثروت دنیا کے بندون مین ایسی ہی کس بل ہوتے ہین - حاشا وکلا - ہرگز نہین - اون خدا کے نیک بندون نے تو ہمیشہ دنیا پر لات ہی ماری

اور نان جوین بھی پیٹ بھر کے کبھی نہ کہائی۔ بہوک کے مارے پیٹون پر پتھر باندہ باندہ کے توحید کے لئے لڑے ہین اور کسی نے دولت دنیا کی نکیل اونکے ہاتھہ مین نہین دیدی۔ تخت وتاج تو درکنار دہن دولت۔ باپ مان۔ بہائی بیٹے۔ چہوڑ کے خدا کی راہ مین فقیر ہو گئے۔ کفار کے لاکہون کرورون لاتعد ولاتحصی ظلم سہے اور مفلس قلاچ ہی بنے ہوے گلے کٹاے اور پہر بہی دولت دنیا کے عاشقون نے اونہین جاہ کا طالب ہی کہا۔

آمدم برسر مطلب حضرت عاصم سُن چکے تہے کہ سُلاقہ نے قسم کہائی ہے کہ مین عاصم کے کاسۂ سر مین شراب پیونگی۔ اس لئے آپنے دعا کی کہ اے حق جل وعلیٰ واے خالق ارض وسما تو وحدہٗ لاشریک ہے میری نعش کا محافظ رہیو تجہے خوب معلوم ہے کہ مسلمان باایمان دنیا سے جاتا ہون ایسا نہو کہ یہ کفار تیرے ایک پرستار کے کاسۂ سر کو شراب سے ناپاک کرین۔ اے خدای جل جلالہٗ میرے حال زار کی خبر اپنے پیغمبر کو کردے۔ خداوند کریم نے یہ دعا اونکی قبول فرمائی۔

اتنے مین کفار نے مسلمانون پر تیر پہینکنے شروع کردئے پھر تو یہ بہی آمادۂ جنگ ہو گئے حضرت عاصم نے بھی تیر مارے جب تیر اونکے ختم ہو گئے تو نیزے سے لڑے اور نیزہ بھی ٹوٹ گیا تو تلوار سنبھالی اور اس شجاعت ومردانگی سے لڑے کہ مخالفین کے چہکے چہوٹ گئے آخر لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

اونکے گرتے ہی کفار نے چاہا کہ سلاقہ کے لئے سر مبارک کاٹ کے لیچلین اور انعام مین سَو اونٹ لین مگر وہان تو حضرت عاصم کی دعا درجۂ قبولیت حاصل کر چکی تھی جناب باری عزاسمہ نے شہد کی مکہیون اور زنبورون کو مامور کیا کہ عاصم کی نعش مبارک سے کوئی ہاتہہ نہ لگانے پاے آپ جانتے ہین کہ جسے پی چاہے وہی سہاگن ہوتی ہے چہتہ کے چہتہ ان دونون جانورون کے بلاے بے درمان کی طرح آنے شروع ہوے۔ بیچ مین غریق رحمت۔ شہید دشت غربت

حضرت عاصم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا جنازہ تہا اور کوئی مکھی یا بڑ پاس ادب سے اوسے مس نہین کرتی تہی مگر چارون طرف سے ان خدا کے بہیجے ہوے موکلون نے یون گہیر رکھا تہا کہ مجال کیا جو پرندہ بہی پر مار سکے۔ چند اشقیا نے پاس جانیکی جرارت بہی کی مگر اس ننہی منی بے حقیقت مخلوق نے وہ ڈنک مارے کہ بوکھلا گئے اور زمین پر پٹخنیان کہا کہا کے گرے درد کی سوزش سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ زندگی ہی مین نار جہنم نے جلانا شروع کر دیا ہے۔ سوجن اور ورم سے ایک ایک ظالم پہول پہول کر بارہ پنی توپ کا باوا ہو گیا تہا۔ جب اور لوگون نے یہ خدا کا غضب اور اوسکا فوری اثر دیکہا تو لرز گئے اور پہر کسی نے لاش کی طرف رُخ بھی نہین کیا۔ سچ ہے جسے خدا رکھے اوسے کون چکہے دن بہر تو شہد کی مکہیون اور زنبورون نے جنازے کی حفاظت کی چند کفار کو جان سے ہلاک کیا۔ رات کے وقت ایک پہاڑی نالے مین ایسی طغیانی پیدا ہو گئی کہ حضرت عاصم کے لاشہ کو بہا لی گئی مخالفین نے صبح آکر دیکہا تو نام و نشان بھی نہ تہا ہاتھ ملتے رہگئے۔ بنو لحیان تعجب مین تہے کہ رات کو نہ ابر آیا نہ پانی برسا یہ سیلاب کہان سے آیا مگر طمع کی رسی کشان کشان سلافہ کے پاس لے پہونچی اور وہان جا کے انعام کے طالب ہوے۔ اوس نے دور ہی سے دہتا بتائی کہ ای نامردو مین نے عاصم کو جیتا یا اوسکا کاسۂ سر منگایا تہا۔ یا یہ کہا تہا کہ تم دو صفحے کی کہانی آکر مجہے سنا دینا۔ جاؤ اپنی راہ لو مین تمکو اونٹ کا ایک بال بھی ندونگی۔ یہ اپنا سا منہ لیکر چلے آے۔ مصرع

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادہر کے ہوے نہ اودہر کے ہوے۔ جو مسلمان اسلام پر جان فدا کرتے ہین خسر الدنیا والاخرۃ اونہین کے دشمنون کی شان مین آیا ہے۔

اب رہے حضرت عاصم کے نو ساتھی اونمین سے چھ صاحبون نے تو اونہین کے ہمراہ جام شہادت نوش فرمایا اور سیدہی جنت کی راہ لی۔ اور باقی تین بزرگوار خبیب ابن عدی زید ابن الدثنہ۔ اور عبد اللہ ابن طارق کفار سے پناہ مانگ کے پہاڑ سے نیچے اوتر آے۔

ظالمون نے اون سے یہ عہد کیا تہا کہ تم لڑائی کو تو بند کرو اور پہاڑ سے اوتر کے مدینہ چلے جاؤ - وہ سچے مسلمان اونکے فریب مین آگئے اور نیچے آتے ہی بے ایمانون نے کمانون کے چلون سے اون کی مشکین کس لین - عبداللہ ابن طارق نے اونکی یہ دغا بازی دیکھکر فوراً اپنے ہاتھہ کے بند توڑ ڈالے اور تلوار ہاتھہ مین لیکر بولے کہ اے سیہ بختو دور ہو مین تم سے امان نہین مانگتا - یہ کہکر شیر کی طرح بپھر کر حملہ آور ہوے - اب کوئی اونکا مقابلہ نہین کرسکتا تہا - وہ روباہ منش سکتہ مین کھڑے ہوے اونکا منہ تکتے تھے جب کچھہ نہ بنی اور دیکھا کہ یہ شیر میدان دغا کچاہی چبا ے جاتا ہے تو دور ہٹ گئے اور اینٹین اور پتھر پہینک پہینک کے اونہین شہید کر ڈالا -

اب رہگئے خبیب وزید - سو یہ دونون کمزور و منحنی اور دبلے پتلے تھے انہین دشمن باندہ کے مکہ لے پہونچے اور بیرحمی و بیدردی سے بازار مین لیجا کر یوسف کی طرح بیچ ڈالا - حارث ابن عامر ابن نوفل کی بیٹی نے سو اونٹ دیکر خبیب کو خرید لیا - کیونکہ جنگ بدر مین خبیب نے حارث کو قتل کیا تہا اور حارث کے پس ماندے چاہتے تھے کہ اوسکے بدلے مین خبیب کو مار ڈالین - اور زید ابن الدثنہ کو صفوان بن امیہ نے پچاس اونٹ کے عوض مین لیلیا - صفوان اپنے باپ کے عوض مین جو بدر کے دن مارا گیا تہا اوسکے قاتل زید کو شہید کرنا چاہتا تہا - یہ دونون مظلوم قیدی ماہ ذیقعدہ مین مکہ پہونچے تھے اس لئے حرمت کے مہینے گذر جانے کے انتظار مین دونون کو قید رکہا

صحیح بخاری مین ہے کہ دو مہینے کی قید مین خبیب کے بال بہت بڑہ گئے تھے آپ نے حارث کی ایک بیٹی سے اُسترہ لیلیا بال تراشنے بیٹھے ہی تھے کہ حارث کا ایک چھوٹا بیٹا کھیلتا کھیلتا اونکے پاس چلا گیا - آپ نے اوسے پیار کرکے اپنے زانو پر بٹھا لیا اور بدستور بیٹھے ہوے بال بنایا کئے - حارث کی جورو نے جو دیکھا تو اپنا سر پیٹ لیا کہ ہے ہے یہ قیدی ہے اور خوب جانتا ہے کہ ہم اسے قتل کرینگے اب یہ اُسترہ بھی تھامے ہوے ہے اور ہمارا لڑکا بھی اسکے قبضہ مین ہے

یہ بچہ کو کیون چھوڑنے لگا تھا - خبیب نے جو اوس عورت کی پکار سُنی تو بولے کہ خاطر جمع رکھہ مین اِس معصوم کو نہ ستاؤنگا - ہم مسلمان ایسے فعل شنیعہ کے مرتکب نہین ہوتے - تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اُسترہ بھی واپس کردیا اور وہ بچہ بھی ہنستا کھیلتا اپنی مان کی گود مین چلا آیا -

ایسے تھے وہ لوگ جنہین لوٹیرا اور دنیا کا عاشق کہا جاتا ہے - ہان اگر قزاق اور سفاک دیکھنا ہون تو جنگہاے صلیبی کے زمانہ کی کروسیڈون کی تاریخون مین - مسلمانون کے اسپین سے نکالے جانے کے حالات مین - ۱۸۷۸ء کی جنگ روم وروس مین - اور دور کیون جاؤ کل کے غدر آرمینیا اور جنگ روم و یونان کے حالات مین دیکھلو کہ مسلمانون کی کیپون کی کیپین بھر بھر کے مکانون کو جلادیا اور ماؤن کی گود سے بچون کو چھین چھین کے اوپر ہوا مین اوچھالا ابھی بچہ زمین پر نہ آنے پایا تھا کہ بیچ ہی مین تلوار ماری وہ دو ٹکڑے ہوکر زمین پر آرہا - عورتون کی عزت لینا اور لوٹ تو یارون کے بائین ہاتھہ کا کرتب ہے اگر شاذ و نادر کسی جاہل چلے ہوے مسلمان نے ایسا کیا بھی ہے تو عیسائیون کی شاگردی سے ورنہ اہل اسلام ایسی باتین کیا جانین -

حارث کی جورو کہتی ہے کہ مین نے خبیب سے زیادہ خوش اخلاق اور نیک چلن قیدی کوئی نہین دیکھا حالانکہ اوس زمانہ مین مکہ مین کوئی میوہ دیکھنے کو بھی نہ تھا مگر خبیب انگور ہی کھایا کرتے تھے خداوند کریم غیب سے اونکو یہ رزق پہونچاتا تھا -

ماہ ہاے حرام کے گذر جانے کے بعد حرم شریف سے باہر خبیب اور زید دونون کو سولی دینے کے لئے موقع تنعیم مین لے گئے پہلے وہ دونون باہم ملے اور ایک نے دوسرے کو صبر و تقویٰ کی وصیت کی - پھر خبیب نے کفار سے کہا کہ مجھے دو رکعت نماز شکرانہ کی پڑھ لینے دو - کفار نے منظور کیا حضرت خبیب نے دو رکعتین پڑھ لین - اوسی وقت سے یہ نماز مقتولان بے گناہ کے لئے سنت ہوگئی -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ "اول من سن الرکعتین عند القتل خبیب" یعنی قتل کے وقت جس نے پہلے ہی پہل دو رکعت نماز پڑہی وہ خبیب ہین۔

جب حضرت خبیب نماز پڑہ چکے تو فرمایا کہ اگر مجھکو یہ شرم نہ ہوتی کہ لوگ مجھے موت سے جی چرانے کا طعنہ دینگے تو مین نماز کو بہت طول دیتا بعد ازان اونہون نے یہ شعر پڑہے ہے۔

وَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا	عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ
وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاءْ	یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٖ

یعنی جب کہ مین مسلمان مارا جاتا ہون تو مجھے کچھہ پرواہ نہین۔ کسی طرح سے ہو۔ میرا مارا جانا خدا کیلیئے ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو عضو پارہ پارہ کے ٹکڑون مین برکت دے۔ جب خبیب کو سولی پر چڑہایا اور قبلہ سے اون کا مونہہ پہیر دیا تو اونہون نے فرمایا کچھہ مضایقہ نہین "فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ" یعنی جسطرف چاہو پھر جاؤ ہر طرف خدا کا مونہہ ہے۔

معاویہ ابن سنین کہتا ہے کہ حضرت خبیب کو سولی دیتے وقت مین بھی موجود تہا جسوقت آپنے دعا مانگنی شروع کی ہے تو چارون طرف ایک خوف وہیبت چھا گئی تھی اہل عرب مین رسم تہی کہ جب کوئی مظلوم دعا مانگتا تہا تو ظالم باین اعتقاد زمین پر لیٹ جاتا تہا کہ مظلوم کا وبال لیٹ جانے سے مجھہ پر نہ پڑے اس لئے میرے باپ نے مجھے بھی زمین پر لٹا دیا تہا۔

خویلطب ابن عبد العزیٰ کہتا ہے کہ خبیب کی دعا سنکر مین تھرتھرانے لگا اور اپنے دونون کان بند کر کے وہان سے اتنی دور بہاگ گیا کہ خبیب کی آواز میرے کانون مین نہین پہونچتی تھی۔

حکیم ابن خرام سے روایت ہے کہ خبیب کی دعا سے مجھہ پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ مین ایک درخت کی اوٹ مین جا کر چھپ گیا۔

محمد ابن اسحاق سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خبیب کی دعا قبول کی اور جو لوگ اونکے

قتل مین ساعی اور حاضر تھے اون کو بڑے بڑے صدمون اور بلاؤن سے مارا۔ سعید ابن عامر بھی اون بلازدون مین سے تہا۔ قاتلان خبیب کے ساتھہ رہنے سے اوسکے پیچھے بھی ایک بلا لگ گئی تھی یعنی کبھی کبھی بلاسبب اوسکو غش آجاتا تہا۔ جب سعید مشرف باسلام ہوے تو بھی وہ عارضہ باقی رہا۔ حضرت عمر فاروق رضہ نے اپنی خلافت کے زمانے مین اون کو حمص کا امیر کردیا تہا۔ ایک روز حضرت عمر نے اون سے پوچہا کہ سعید تم اپنی اس بیماری کی دوا نہین کرتے سعید نے جواب دیا کہ یا امیر المومنین خبیب کے قتل کے دن مین بہی حاضر تہا اون کی دعا سنکر میرا یہ حال ہوگیا اوس دن سے آج تک یہ عارضہ چلا جاتا ہے اور کسی دوا سے اچھا نہین ہوتا۔

الغرض مشرکون نے اون کو لکڑی کی سولی پر لٹکادیا اور کمال عناد کے باعث اون کا مونہہ کعبہ کی طرف سے پہیر کر مدینہ کی طرف کردیا پھر کفار نے اون سے کہا کہ اگر تم اسلام سے مونہہ پہیر کے اپنے دین آبائی مین آجاؤ تو ہم تمکو چھوڑدین اوس مظلوم خداپرست نے جواب دیا کہ اگر ساری دنیا کی دولت مجھے ملجاے تو بھی اسلام سے مین برگشتہ نہین ہوسکتا۔ ایک جان تو در کنار سو جانین ہون تو بہی اسلام پر قربان کردون پہر کافرون نے اون سے پوچہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو ہم تم کو تمہارے گہر صحیح سلامت بہیجدین اور محمد صلعم کو نعوذ باللہ تمہاری جگہہ سولی دین خبیب نے فرمایا کہ اے ملعونو۔ خاموش یہ کیا کفر بک رہے ہو میرا دل ہرگز نہین چاہتا کہ مین گہر رہون اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پانون مین ایک کانٹا بھی چبھے۔ محمدؐ پر میری جان فدا ہے محمدؐ میرا مالک میرا آقا ہے۔ اے بدذاتو۔ مین تم شیطانون کے کہنے سے ہرگز گمراہ نہ ہون گا۔ کفار بولے کہ قسم ہے لات وعزیٰ کی اگر تو محمدؐ کے دین سے دست بردار نہ ہوگا ہم تجھے قتل کرینگے۔ خبیب نے جواب دیا کہ قتل ہونا میرے لئے زندگی جاوید ہے۔ جب خبیب نے دیکھا کہ دشمن میرے قتل پر آمادہ ہین تو جناب باری تعالی کی طرف رجوع کی اور بڑی گریہ وزاری سے کہنے لگے کہ بار خدایا یہان سب کے سب میرے دشمن جان ہین کوئی آشنا بہی

نہین کہ میرا اسلام تیرے دوست اور تیرے رسول تک پہونچادے - اے میرے خدا-
تو ہی میرا اسلام اپنے رسول کے حضور مین پہونچا زید ابن اسلم کہتے ہین کہ مین اور صحابہ کی ایک جماعت
مدینہ مین حضرت رسول خدا کے حضور مین حاضر تھے کہ یکایک نزول وحی کے آثار آنحضرت صلعم پر
ظاہر ہوئ آپنے فرمایا ''وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ'' پھر ہم لوگون کی طرف مخاطب ہو کر خبر دی کہ اسوقت
قریش نے خبیب کو قتل کر ڈالا - جبریل امین اوسکا سلام مجہہ سے کہنے آے تھے جب رجیع سے
لوگ آے اور وہان کی کیفیت بیان کی تو حضرت خبیب کے مقتول ہونیکا بالکل وہی وقت
تہا جسوقت کہ حضور نے اون کے شہید ہونے کی خبر دی تھی -

کفار قریش نے جب حضرت خبیب کو سولی پر چڑہا دیا تو اون لوگون کو بلایا جن کے باپ
دادے حضرت خبیب کے ہاتہہ سے جنگ بدر مین مارے گئے تھے پس چالیس آدمی اکٹھے
ہو کر آے - کفار نے اون چالیسون کے ہاتہہ مین نیزے دیدیئے اور کہا کہ دیکھو یہ وہی شخص ہے
جس نے تمہارے آبا واجداد کو قتل کیا ہے آج تمہاری باری ہے تم بھی اس سے بدلہ لو - اون
سنگدل بے رحمون نے حضرت خبیب کے جسم مبارک پر نیزے مارنے شروع کیئے اوسوقت
خودبخود حضرت خبیب کا مونہہ قبلہ کی طرف ہو گیا آپ نے خدا کا شکر کر کے فرمایا کہ میرا مونہہ اللہ تعالی
نے اوس قبلہ کی طرف کر دیا جسے اپنے رسول اور سب مسلمانون کے لئے پسند فرمایا ہے حضرت
خبیب زخمون کے صدمون سے سولی پر لٹکے ہوے تڑپتے رہے اور کفار اون کو نیزے مارتے
رہے یہانتک کہ ایک بے رحم شقی نے اون کے سینہ بے کینہ پر ایسا نیزہ مارا کہ پشت کے وار
پار نکل گیا اور حضرت خبیب نے نیزہ لگتے ہی فوراً توحید الٰہی اور شہادت آنحضرت صلعم کا اقرار کر کے جان دی
اور سیدہے جنت کو سدہارے - انا للہ وانا الیہ راجعون -

بعدازان حضرت زید کو سولی کے نیچے لے گئے - زید نے بھی خبیب کی اقتدا کر کے دو رکعت

نماز پڑہی اور سولی پر چڑہاتے وقت کفار نے اون سے بھی وہ ہی باتین کین جو حضرت خبیب سے کی تہین اور اونہون نے بھی ہر ایک بات کا وہ ہی جواب دیا جو خبیب نے دیا تہا۔

زید کی باتین سنکر ابوسفیان نے کہا کہ مین نے کسی کے پیرو اپنے پیشوا کے اسقدر مطیع اور معتقد نہین دیکھے جیسے کہ محمدؐ کے اصحاب اون کے تابعدار اور فرمان بردار ہین۔ آخر نسطاس غلام صفوان ابن امیہ نے حضرت زید کو شہید کیا۔

مخفی نہ رہے کہ سلاقہ نے سو اونٹ دینے کا جس کام کے لیے وعدہ کیا تہا اور باوجود شرط پوری ہونے کے اوسے وفا نہ کیا بلکہ اولٹا اون لوگون کو سخت و سست کہا اس مین حکمت آلہی یہ تھی کہ قاتلان عاصم وغیرہ پر بخوبی روشن ہوجاے کہ مسلمانون سے دغا اور فریب کرنی سے ہم پر یہ وبال پڑا پس وہ لوگ نہ ادہر کے رہے نہ اودہر کے ہوے۔

الحاصل کفار نے خبیب کو سولی دیکر ویسے ہی اودہر لٹکتا چھوڑ دیا تاکہ آنے جانے والے دیکہین اور ہر طرف اسکی خبر پہونچ جاے۔ جب یہ خبر آنحضرت صلعم کو ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ہے کوئی ایسا جو خبیب کی لاش کو سولی پر سے اوتار لاے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ مین اور مقداد ابن الاسود دونون مل کر انشاء اللہ اس کام کو کر لائینگے۔ پس زبیر اور مقداد مدینہ سے چلے۔ رات کو راستہ چلتے اور دن کو کہین چھپ رہتے۔ اسی طرح تنعیم مین جا پہونچے۔ دیکہا کہ سولی پر لاش لٹک رہی ہے اور آس پاس کفار قریش کے چالیس سوار متعین ہین۔ انہون نے اللہ تعالی کی جناب مین مناجات کی۔ قدرت کاملہ نے اپنا ایسا اثر دکہایا کہ یہ دونون سولی کے نیچے جا پہونچے مگر اون سوارون کو مطلق خبر نہ ہوئی اور ان دونون نے حضرت خبیب کی لاش اوتاری۔ باوجودیکہ چالیس دن گذر گئے تھے مگر جیسی کی تیسی تازہ معلوم ہوتی تھی گویا کہ آج ہی جان نکلی ہے۔ آپ اپنے زخمون پر ہاتھ رکھے ہوے تھے اور ہر زخم سے خون جاری تہا اور جسم سے

مشک کی خوشبو آتی تھی - زبیر نے لاش کو گھوڑے پر رکھکر اپنی راہ لی - صبح کو سارے مکہ مین خبر ہو گئی کہ خبیب کی لاش غائب ہے - ستر سوار جرار باو پا گھوڑون پر سوار کر کے لاش لیجانے والے کے پیچھے دوڑائے گئے اور زبیر و مقداد کو جالیا -

زبیر نے جب دیکھا کہ ایک فوج کی فوج ہم پر چڑھ آئی ہے کمال عاجزی سے جناب باری مین مناجات کی کہ اے حافظ حقیقی اب ہم تیرے اس پاک بندے کی لاش تجھے سپرد کرتے ہین یہ کہہ کر لاش زمین پر رکھہ دی - خدا کی قدرت دیکھئے کہ اوسیوقت زمین پھٹ گئی اور لاش کو اپنے اندر لے لیا - اسیوجہ سے حضرت خبیب کو بلیع الارض کہتے ہین - یعنی اون کی لاش کو زمین نگل گئی ہے - پھر زبیر کفار کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ اے قریش تم ہم پر کیون چڑھ آئے ہو دیکھو مین زبیر ابن العوام ہون اور میری مان کا نام صفیہ بنت عبد المطلب ہے اور یہ میرے رفیق مقداد ابن الاسود ہین ہم دونون دو شیر ہین کہ اپنے مسکن کو جاتے ہین اگر تمہارے دل مین کچھہ ہوس ہو تو لڑ لو یاد رکھنا کہ کچا ہی تو چبا جاینگے اور اگر پھر جانا چاہتے ہو تو اپنے اپنے گھرون کو چلے جاؤ کفار کچھہ سوچ سمجھہ کے مکہ کو واپس چلے گئے اور زبیر و مقداد نے آنحضرت صلعم کی خدمت اقدس مین حاضر ہو کر سارا حال عرض کر دیا - ان کے پہونچنے سے پہلے حضرت جبریل علیہ السلام حضور کی خدمت مین آچکے تھے اور زبیر و مقداد کی جوانمردی کا حال اور لاش کے لانیکی ساری کیفیت حضور نبوی مین عرض کر کے کہا تھا کہ اے محمدؐ آسمان کے سارے فرشتے تمہارے ان دونون اصحاب کی تعریف کرتے ہین یہ راہ خدا مین بڑے مرد ہین - یہان تو الہام سے یہ باتین ہو رہی تھین کہ زبیر و مقداد بھی آن موجود ہوے -

(۱۳) سریہ عبد اللہ بن اُنیس

آنحضرت صلعم کو عاصم اور اون کے ساتھیون کے قتل کا بڑا رنج ہوا اور عبد اللہ بن اُنیس انصاری کو

سفیان بن خالد ملعون کے قتل کو روانہ کیا - وہ سفیان کو پہچانتے نہ تھے آپ نے اوسکی شکل بتادی حضرت عبداللہ نے حضور سے یہ بھی اجازت لے لی کہ میرے جو جی مین آویگا وہ اوس سے کہونگا اور تلوار لے کر روانہ ہوے - جسوقت بطن عرنتہ مین پہونچے جو ایک مقام وادی عرفات کے پاس ہے تو اوس کافر کو دیکھا اور اوسی حلیہ کے موافق پایا جو آنحضرت نے بتادیا تہا حضرت عبداللہ اوسکے پاس گئے اور بیان کیا کہ مین قوم خزاعہ مین سے ہون مین نے سنا ہے کہ تم مسلمانون سے لڑنے کی اور مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریان کر رہے ہو مین بہی حاضر ہون ہر حال مین تمہارا شریک رہونگا اور الحرب خدعۃ پر عمل کر کے ایسی خوش آمد کی باتین کین کہ سفیان بہت راضی ہوا - آخر یہان تک نوبت پہونچی کہ حضرت عبداللہ اوسکے خیمہ مین داخل ہو گئے اور موقعہ پاکر سر اوسکا کاٹ لیا اور مدینہ کو روانہ ہوے تہوڑی دور چل کے ایک غار مین چھپ رہے حق سبحانہ تعالیٰ نے اوس غار کے موتہہ پر مثل غار ثور کے مکڑی سے جالا تنوادیا جب سفیان کی قوم کو خبر ہوئی تو عبداللہ کی تلاش مین جھپٹے - بہت تلاش کیا مگر نہ پایا آخر ہار کے واپس گئے - اوسوقت عبداللہ غار سے نکل کر روانہ ہوے اور منزلین قطع کرتے ہوے حضور اقدس مین پہونچکر سر اوس لعین کا پاے مبارک پر ڈالدیا - آپ اور اصحاب بہت خوش ہوے - لکھا ہے کہ حضور نے ایک عصا عبداللہ ابن انیس کو دیا اور فرمایا کہ یہ عصا بہشت مین اپنے ہاتہہ مین رکھیو تو بیشک جنتی ہے چنانچہ حضرت عبداللہ سوتے جاگتے کبھی اوس سونٹے کو اپنے سے جدا نہین کرتے تھے یہان تک کہ مرنے کے وقت اوسکو اپنے کفن مین رکھوالیا -

(۲۲) غزوہ بدر ثانی

احد سے پھرتے وقت ابوسفیان یہ کہہ گیا تہا کہ سال آیندہ مین ہم بارادہ جنگ ضرور آوینگے اور بدر پر پھر لڑائی ہوگی - جب وہ زمانہ قریب ہوا اور ابوسفیان سے بدر تک آنے کا سامان

نہ ہو سکا تو سوچا کہ کوئی ایسی صورت نکالنی چاہئے کہ آنحضرت بھی بدر پر نہ آوین تاکہ اونسے خجالت
نہ ہو اس لئے اوس نے نعیم بن مسعود اشجعی کو مدینہ بھیجا تاکہ وہ آنحضرت کو خبر پہونچا دے کہ ابوسفیان
نے اب اسقدر لشکر جمع کر لیا ہے کہ مسلمان اوس سے عہدہ برآ نہین ہو سکتے چنانچہ اوس شخص نے
مدینہ مین آکے یہی مشہور کرنا شروع کر دیا۔ جو مسلمان اوسکی دہمکیان سنتا تھا کہتا تھا کہ ہمارے لئے اللہ
کافی ہے وہ بہت اچھا کام بنانے والا ہے ہم ایسی گیدڑ بھبکیون کی کچھ پرواہ نہین کرتے۔ غرض کہ
آنحضرت صلعم نے ڈیڑہ ہزار آدمیون کا لشکر تیار کیا اور بدر پر تشریف لے آئے مگر ابوسفیان مارے
ڈر کے نہ آیا اور آپ نے معہ لشکر چند روز وہین مقام کیا۔ اصحاب نے وہان پر تجارت سے بہت
نفع حاصل کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہر دینار پر مجھے وہان ایک دینار نفع ہوا۔
پھر وہان سے خوش و خرم بغیر لڑے بھڑے گھر واپس آگئے۔ خدائے تعالیٰ نے یہ آیتین اسی حال
مین نازل فرمائی ہین۔ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ
اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ○ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ
سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ ○

ترجمہ۔ اون لوگون سے جنہون نے مسلمانون سے کہا کہ ابوسفیان وغیرہ نے تمہارے لئے لشکر
جمع کیا ہے ڈرو اس بات سے اون مسلمانون کا ایمان زیادہ ہوا اور اونہون نے کہا کہ اللہ ہمارے لئے
کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے پھر مسلمان خدا کی نعمت و فضل لیکر اپنے گھرون پر واپس آگئے
اور کوئی تکلیف اون کو نہ پہونچی وہ تابع ہوے اللہ کی مرضی کے اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔

اس غزوہ کو بدر موعد اور بدر صغریٰ بھی کہتے ہین۔

نعیم بن مسعود اشجعی مدینہ سے مکہ کو اسلئے آیا تھا کہ قریش کو لشکر اسلام کی شوکت اور تیاری اور
اسباب قتال سے آگاہ کرے۔ چنانچہ اوس نے آکر کہا کہ تمام مدینہ لشکر سے بھرا ہوا ہے۔

ابوسفیان نے جواب دیا کہ بہائی اس سال ہمارے ملک مین سخت قحط ہے یہان تک کہ چار پایون کو چارہ بھی نصیب نہین ہوتا تو جاکر آنحضرت صلعم کو اور اون کے اصحاب کو خوف دلاتا کہ وہ لڑائی کے لئے گھر سے باہر نہ نکلین اور وعدہ خلافی اونہین کی طرف سے وقوع مین آوے پھر ہمین کہنے کو جگہہ ہوجائیگی کہ ہم نے تو سامان جنگ تیار کرلیا تھا مگر مسلمان ہی ہمارے ڈر کے باعث مدینہ سے باہر نہ نکلے - ابوسفیان کو یہ خوف بھی تھا کہ کہین ایسا نہ ہو کہ لشکر اسلام بدر مین آجاے اور اوسکی شوکت کا شہرہ پہیلے اس لئے کہا کہ اے نعیم مین اس خدمت اور کارگذاری کے بدلے مین بیس[۲] جوان اونٹ اور بیس[۲] قراضہ زر تجھے دونگا -

نعیم اوسکی یہ باتین سنکر بولا اے کمبخت تو یہ کیا باتین بناتا ہے آنحضرت صلعم اس جنگ کی تیاری مین مشغول ہین اور قبائل اوس و خزرج کے حلیف اون کی مدد کو اتنے مجتمع ہوے ہین کہ مدینہ مین قدم رکھنے کو جگہہ نہین ہے اور تو کہتا ہے کہ اون کو جاکر ڈرا یہ کیسے ہوسکتا ہے - مگر ابوسفیان نے نعیم کی بہت منت وسماجت کی اس لئے اوس نے اس بات کو قبول کرلیا اور مدینہ جانے کو راضی ہوگیا -

نعیم نے اپنا سر منڈواکر عمرہ کرنیوالون کی صورت بنالی اور مدینہ پہونچا جب مسلمانون نے ابوسفیان کا حال اوس سے دریافت کیا تو اوس نے جواب دیا کہ قریش نے ایک بڑا لشکر جمع کیا ہے اور اکثر قبائل عرب اون سے آکر مل گئے ہین میرے سامنے کوچ کی تیاری تھی اب تو وہ گھرون سے چل چکے ہونگے تم ہرگز مدینہ سے باہر قدم نہ رکھنا ورنہ یاد رکھو کہ تم مین سے ایک بھی نہ بچے گا - نعیم یہ باتین بڑی خیرخواہی اور دلسوزی سے ہر ایک مسلمان کو سناتا تھا یہانتک کہ اکثر مسلمان اوسکی سخن سازی سے کچے بن گئے اور ادہر منافقین اور یہود نے جب مسلمانون کے ارادے مین ضعف دیکھا تو خوشی سے پہولے نہ سماے اور شادیانے بجانے لگے -

جناب ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے جب لوگون کا یہ حال دیکھا تو حضرت سرور کائنات کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کی یارسول اللہ نعیم کی باتون سے لوگون نے ہمت ہار دی ہے مگر چاہیے کچھ ہو ہم اوس وعدے کو ضرور پورا کرینگے جو ابوسفیان کے ساتھ کیا گیا ہے۔ حیف ہے کہ ہم مدینہ سے باہر نہ نکلین اور کفار کو ہماری بددلی اور خوف ثابت ہو واللہ مشرکین سے لڑنا ہمارے لئے زندگی جاوید ہے انشاءاللہ ہم اپنے دین کی عزت بڑھائینگے۔ جب آنحضرت نے ایسے بڑے دو جان نثارون سے یہ بات سنی تو فوراً اوٹھ کھڑے ہوے اور فرمایا کہ اگر کوئی نہین جاتا تو تن تنہا مین جاؤنگا اوسوقت صرف ستر مسلمان آپ کے ساتھ مدینہ سے باہر نکلے جب یہ خبر عام ہوئی تو اور مسلمان بھی دلیر اور قوی دل ہو گئے اور وہ ڈر جو نعیم کی باتون سے شیطان نے اونکے دل مین ڈالدیا تھا بالکل جاتا رہا سب کے سب کوچ پر آمادہ ہو گئے اور راہ خدا مین جان دینے کو فرض سمجھا۔

آنحضرت صلعم نے علم لشکر اسلام کا حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کو عنایت کیا اور عبداللہ ابن رواحہ کو مدینہ مین خلیفہ کرکے ڈیڑھ ہزار مردان دین اور جان بازان عرصۂ معرفت و یقین کو ہمراہ رکاب سعادت انتساب لیکر بدر کی طرف کوچ کر دیا۔

لشکر اسلام مین کل دس گھوڑے تھے اور مال و اسباب جنگ بھی کچھ زیادہ نہ تھا البتہ لوگون نے تھوڑا تھوڑا اسباب تجارت اپنے ہمراہ لے لیا تھا۔

چونکہ مسلمان دنیوی مال و دولت اور شان و شوکت کے طالب نہ تھے بلکہ زمانہ جہالت کی دولت و حشمت کو چھوڑ چھوڑ کر مسلمان ہو گئے تھے اور اسلام کو جاہ و ثروت سے بہتر جانتے تھے اس لئے مفلس اور تنگدست رہتے تھے۔ اونہین کسی طرح دولت کی طرف میلان نہ تھا البتہ یہ چاہتے تھے کہ کفار کی شوکت ٹوٹ جاے تاکہ وہ دین خدا مین رخنہ انداز نہ ہون اور مسلمانون کو خدا پرستی سے نہ روکین۔ پس وہ اپنے اس مطلب کو ہر طور سے حاصل کرتے تھے کبھی مقاتلہ اور محاربہ سے۔

کبھی وعظ و تفہیم سے۔ کبھی تاخت و تاراج سے اور کبھی کفار کو اپنا تابعدار بنا لینے سے اس کام مین اگر کافرون کے مال و دولت ہاتھ لگ جاتے تو خیر ورنہ اصل مین وہ دنیا کے خواہان نہ تھے اونکے دل دولت ایمان و معرفت سے ایسے غنی ہو گئے تھے کہ حب دنیا کی جگہہ دل مین باقی نہ تھی۔ دیکھو یہود بنی النضیر کو مغلوب کر کے بھی اون کو مال و اسباب سمیت نکل جانے دیا اون کے ایک پیسہ کو بھی ہاتھ نہ لگایا ہان جو چیزین وہ چھوڑ گئے تھے وہ البتہ لی ہین۔ انہین وجوہ سے مسلمان ہمیشہ مفلس رہتے آے ہین۔ چنانچہ اسوقت بھی جس حال سے اپنے اپنے گھرون مین بیٹھے ہوے تھے خدا پر توکل کر کے ویسے ہی چل دئے اور اپنی بے سر و سامانی کا کچھہ خیال نہ کیا۔

ماہ ذیقعدہ کی پہلی رات تھی کہ بدر مین جا کے منزل ہوئی۔ وہان پہونچکر آٹھہ روز تک مقیم رہے اور جسکے پاس جو اسباب تجارت تھا بیچا۔ خداوند کریم کی عنایت سے ایک ایک کے دو دو ہو گئے اودہر مکہ سے ابو سفیان نے جماعت کثیر اور سب قومون اور قبیلون کے دو ہزار آدمی اور گھوڑے ساتھہ لے کر بدر کا ارادہ کیا موضع مجنہ مین پہونچکر ابو سفیان نے لوگون سے کہا کہ اس سال سخت قحط ہے زمین پر چارون طرف کہین سبزہ نظر نہین آتا ہمارے اونٹ گھوڑے مر جائینگے بہتر یہی ہے کہ گھر لوٹ چلین اوسکے کہنے سے سب کی یہی صلاح ہو گئی اور سب کے سب حیلہ کر کے پھر گئے۔

مسلمانون کو جب یہ خبر پہونچی تو سبھون نے تاسف کیا اور آنحضرت معہ صحابہ کرام کے مدینہ کو مراجعت کر گئے۔

جب لشکر کفار مکہ مین پہونچا تو صفوان بن امیہ وغیرہ نے اون کو بڑی لعنت ملامت کی اور کہا کہ اے نامردو بزدلو تم نے خود ہی وعدہ کیا تہا اور پہر اوسے وفا نہ کر سکے اب مسلمان ہم پر دلیر ہو جائینگے ان طعنون کی چوٹ ابو سفیان اور قریش کے دلون پر ایسی لگی کہ پہر لشکر کی آراستگی شروع کر کے

مدینہ پر چڑہائی کرنیکا ارادہ کردیا اور کہنے لگے کہ اگر بدر پر نہ لڑے تو نہ سہی مدینہ ہی پر چڑہائی کرینگے۔

یہ وہ زمانہ تہا کہ بدرمین بازار یا میلہ لگا کرتا تہا۔ چارون طرف سے لوگ جمع ہو رہے تھے اسی لحاظ سے مسلمانون نے تجارت کا مال اپنے ساتھہ لیا تہا۔ اگرچہ جنگ نہین ہوئی اور نہ مال غنیمت حاصل ہوا لیکن سوداگری ہی کے نفع سے محنت وصول ہوگئی۔

کہتے ہین کہ ابوسفیان ایک ہزار آدمی لے کر مکہ سے باہر نکلا تہا اور پچاس گہوڑے اوسکے ساتھہ تھے مکہ سے سات آٹہہ کوس کے فاصلہ پر مرالظہران مین پہونچکر خشک سالی کا بہانہ کرکے لوٹ گیا۔ اہل مکہ نے اس سفر کا نام جیش السویق رکہا کیونکہ سوا ے ستوؤن کے اور کچہہ کہانا اس زمانہ مین قریش کو میسر نہ تہا چنانچہ قریش اپنے ساتھہ وہ ہی لے گئے تھے۔

غزوۃ السویق جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے وہ اسکے علاوہ ہے۔

(۲۲۳) سریہ بنی اسد

تیسرے سال ہجری کے آخر یا سال چہارم کے شروع مین آنحضرت صلعم نے سلمہ ابن عبدالاسد مخزومی کو بنی اسد پر بہیجا وجہ اسکی یہ تھی کہ حضور کے سمع مبارک مین یہ بات پہونچی تھی کہ خویلد کے بیٹون طلحہ اور سلمہ نے اپنی قوم کے بہت سے لوگون کو جمع کرکے ایک لشکر آراستہ کیا ہے اور مسلمانون کی تخریب اور قتل پر وہ لوگ آمادہ ہین۔ چاہتے ہین کہ نواح مدینہ مین پہونچ کے مسلمانون کے اونٹ وغیرہ اور اسباب جو کچہہ پائین لوٹ لے جائین۔

جب یہ خبر متواتر آئی اور خوب تحقیق ہوگیا کہ ایک لشکر کا لشکر مدینہ کی طرف آتا ہے تو آنحضرت صلعم نے بہی ابوسلمہ کو حضور مین بلواکر لشکر اسلام کا علم مرحمت فرمایا اور ڈیڑہ سو مسلمان اونکے ہمراہ کردیے کہ جن مین ابوعبیدہ ابن الجراح۔ سعد ابن ابی وقاص۔ اسید ابن حضیر۔ ابونائلہ۔ ابوبشرہ ابن ابی رہم غفاری۔ عبداللہ ابن سہیل ابن عمرو۔ اور ارقم ابن ابی الارقم بھی شریک تھے۔

رخصت کے وقت آنحضرت نے ابو سلمہ کو فہمایش کردی کہ سرزمین بنی اسد تک جاکے ٹہرجانا اور اون کی راہ روکے رہنا اگر حقیقت مین اون لوگون نے لشکر جمع کیا ہے اور مسلمانون کے قتل وغارت پر آمادہ ہین تو اونسے لڑنے مین سعی کرنا۔ ابو سلمہ رخصت ہوکر لشکر اسلام کے ساتھہ مدینہ سے باہر نکلے اور ولید ابن زبیر طائی کو راہ بتانے کے لیئے آگے کرکے بنی اسد کی طرف روانہ ہوے اثناے راہ مین ہر جگہہ یہی خبر ملی کہ طلحہ اور سلمہ نے ایک بڑا لشکر جمع کیا ہے اور مدینہ پر دہاوا مارے چلے آتے ہین۔

جب شیران اسلام موضع قطن پر پہونچے تو کفار کے اونٹ جنگل مین چرتے دیکھے لوگون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کفار بہت قریب ہین۔ پہر کچہہ شک وشبہ اونکے فساد مین باقی نہ رہا اسلیے غازیان اسلام نے اونکے چوپایون پر قبضہ کرلیا اور تین ساربانون کو اسیر کیا باقی سب بہاگ گئے اور اپنے لشکر سے جو بہت قریب تہا جاملے۔

جب کفار کو اہل اسلام کے آنیکی خبر پہونچی تو قوم بنی اسد اگرچہ مسلمانون کی بہ نسبت بہت زیادہ تہی۔ لیکن یہ خبر سنتے ہی سب کے سب ہمت ہار گئے اور اپنی ساری چوکڑی بہول کے ایسے بدحواس ہوے کہ جسکا جدہر موتہہ اوٹہا بہاگ گیا یہان تک کہ اپنے ڈیرے۔ خیمے۔ مال ومتاع بہی چہوڑ گئے۔ جب لشکر اسلام نے وہان پہونچکر کسی متنفس کو نہ پایا تو بہ آسایش تمام وہان فروکش ہوے اور جو کچہہ مال واسباب اور مویشی وغیرہ ہاتھہ آے اپنے ساتھہ لیکر مدینہ کو مراجعت فرمائی مال غنیمت مین سے ولید ابن زبیر طائی کو بہت کچہہ دیکر خوش کیا۔ پہر خمس جدا کرکے سارا مال مسلمانون پر تقسیم کیا گیا۔ ہر ایک غازی کے حصہ مین سات سات اونٹ اور چند بکریان آئی تہین اس سریہ کے آنے جانے مین صرف دس دن صرف ہوے۔

(۲۴) سریہ بیر معونہ

سنہ ۴ ہجری کے شروع مین اور بعضون کے قول کے مطابق صفر سنہ ۴ ھ مین سریہ مذکورۂ بالا واقع ہوا - اہل سیر لکھتے ہین کہ ابو براء ابن عامر ابن مالک ابن جعفر جو ملاعب الاسنہ کے نام سے بھی مشہور اور نجد کا رہنے والا قوم بنی عامر مین سے تھا حضور اقدس مین حاضر ہوا - آپ نے اوس سے ارشاد فرمایا کہ تو مسلمان ہوجا وہ اسلام تو نہین لایا مگر اوس دین پاک کی تعریف بہت سی کی اور کہا کہ مین مسلمان ہوجاتا مگر مجھے اپنی قوم کا زیادہ خیال ہے آپ کچھ لوگ اپنے اصحاب مین سے میرے ساتھ کردین کہ وہ میری قوم کو جا کے دعوت اسلام کرین اگر قوم کے لوگ مسلمان ہوجاوینگے تو مجھے بھی دین اسلام قبول کرنے مین کچھ تامل نہ ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ لوگ تمہاری بات مانینگے اور تمہارے حکم کے تابع ہونگے - حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہین اہل نجد مسلمانون کے قتل و ہلاک کے درپے نہ ہوجائین - عامر بولا استغفر اللہ - ایسا ہرگز نہین ہوسکتا مین اون لوگون کو اپنے ساتھ لے جاؤنگا مجال نہین کہ کوئی شخص اونہین آنکھ دکھا سکے آپ خاطر جمع رکھین اونہین کوئی نقصان نہ پہونچا سکے گا پس حضور نے اپنے اصحاب مین سے ستر آدمی جو قراء کہلاتے تھے اور کلام مجید پڑھنے والے تھے اون کے ساتھ کردئے - اکثر تو اون مین سے انصار تھے اور بعض مہاجرین - یہ لوگ بہت بزرگ اور مقبول اصحاب مین سے تھے دنکو لکڑی اور پانی ازواج مطہرات کے حجرون مین پہونچاتے اور رات کو نماز اور ذکر اور تلاوت قران شریف مین مشغول رہتے تھے - منذر بن عمرو الساعدی کو اون پر امیر کیا اور ایک نامہ رؤسائے نجد اور بنی عامر کے نام لکھکر اونہین دیدیا - حضرت منذر نے اپنے ساتھ ایک رہبر بنی سلیم کا لیلیا تھا جسکا نام مطالب تھا - اسی زمانہ مین عامر نے دو گھوڑے اور دو اونٹ ہدیہ کے طور پر اپنے بھتیجہ لبید ابن ربیعہ کے ہاتھ حضور نبوی مین بھیجے - سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین مشرکون کا ہدیہ نہین لیتا -

لبید بولا کہ حضور یہ کیا فرماتے ہین بنی مضر مین سے کسی نے ابی براء کا ہدیہ رد نہین کیا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ مین تو ایسا ہدیہ نہین لیتا اگر لیتا ہوتا تو ابی براء کی سوغات کو ردّ نہ کرتا۔

بعد ازان لبید نے عرض کیا کہ عامر ایک مرض سخت مین مبتلا ہے آپ کے دست اعجاز پرست سے امید ہے کہ اوسے شفا ہو جاے اور اسی غرض سے یہ ہدیہ حضور مین بہیجا ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ہان اسکا کچہہ مضایقہ نہین یہ ہدیہ تو اپنا واپس لے جاؤ اور اوسکی بیماری کا حال مفصل کہو جب اوسکے مرض کی کیفیت معلوم ہو گئی تو حضور نے ایک مٹی کا ڈہیلا زمین سے اوٹہایا اور لعاب دہن مبارک اوس پر ڈال کے فرمایا کہ جاؤ پانی مین گھول کے اسے پلادو شافئ مطلق شفا دیگا لبید نے جاکے وہ ڈہیلا پلادیا پیتے ہی شفا حاصل ہو گئی گویا بیمار ہی نہ تہا۔

یہ جماعت اصحاب کی حضور کا نامۂ نامی لیکر ابو براء کے ساتھہ روانہ ہوئی اور موضع بیر معونہ پر پہونچکر قیام کیا۔ اونٹون کو عمرو بن امیہ ضمیری اور حارث ابن صمہ کو دیکے چراہ گاہ کو روانہ کردیا اور نامۂ نامی حرام بن ملحان کو دیا تاکہ بنی عامر کو پہونچادین۔ حرام دو آدمی اپنے ساتھہ لیکر خط پہونچانے گئے عامر ابن طفیل ابن مالک جو ابو براء کا بہتیجہ تہا اور اہل اسلام سے کمال عداوت رکہتا تہا اوس قوم کا سردار تہا۔ یہ تینون اصحاب جسوقت آبادی کے قریب پہونچے ہین تو یہ مشورہ کیا کہ ابن ملحان تو خط دینے جاوین اور باقی دونون صاحب آبادی کے باہر ہی توقف کرین اگر وہ لوگ ابن ملحان سے باخاطر پیش آئین تو باقی دونون کو بھی بلا لیا جائیگا اور جو دشمنی کرینگے تو یہ دونون واپس ہو کر اصحاب مین جا ملینگے۔ غرض کہ حضرت ابن ملحان رضی اللہ عنہ اوس قوم کے پاس تشریف لے گئے اور دور سے پکار کے کہا کہ اے قوم مین تمکو رسول خدا کا پیغام سنانے آیا ہون۔ اون بدنہادون نے یہ بات سنکر ایک شخص کو اشارہ کیا کہ تو پیچھے سے جاکے نیزہ و سنان سے ان کو شہید کردے پس کچہہ لوگون نے اونکو باتون مین لگایا اور اوس لعین بدذات نے پس پشت سے

ایسا کاری نیزہ مارا کہ سینہ فیض گنجینہ سے پار نکل گیا حضرت ابن ملحان کے مونھہ سے اتنا کلمہ تو نکلا فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ یعنی قسم ہے مالک کعبہ کی مین اپنے مقصود کو پہونچ گیا۔ سوا اس کے کچھہ نہ کہا اور ٹھنڈے ہو کر وہین گر پڑے۔ واقدی کا بیان ہے کہ حضرت ملحان کو عامر بن طفیل نے اپنے ہاتھہ سے شہید کیا۔

ادہر عامر ابن طفیل نے لپک کر بنی عامر سے مدد مانگی تاکہ رسول اللہ کے اصحاب سے لڑکے اونہین ہلاک کرے حالانکہ ابو براء اصحاب رسول کے آنے کا اعلان تمام مین کر چکا تہا اور یہ بات مشہور ہو گئی تھی کہ ابو براء اصحاب سے عہد و پیمان کر کے اپنے ساتھہ لایا ہے اس لئے ساری قوم نے یک زبان ہو کر مدد دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم ابو براء کے عہد کو نہ توڑینگے اور جو لوگ کہ قول و قرار کر کے آئے ہین اونسے نہ لڑینگے۔

آخر اوس کافر نے قبائل سلیم اور عصیہ اور رعل اور ذکوان کے پاس آدمی بہیجے اور اون کے لشکر کا انبوہ بلا کے بیر معونہ کو جا گھیرا۔ تمام اصحاب لڑ بہڑ کر شہید ہو گئے۔

جس وقت کفار لڑائی کی تیاری مین مصروف تھے اوسوقت اصحاب اخیار کو اندیشہ ہوا کہ ابن ملحان کو کیون دیر لگی۔ عمرو ساعدی نے سب سے کہا کہ چلو اون کو ڈہونڈین اور دریافت کرین کہ دیر کس سبب سے ہوئی کہ اس عرصہ مین کفار ناہنجار نے آگھیرا۔

جب سب شہید ہو چکے تو حضرت ابوبکر صدیق کے غلام حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کی لاش کو فرشتے آسمان پر اوٹہا لے گئے اور سب کافرون نے اس بات کو اپنی آنکھہ سے دیکھا حضرت صدیق اکبر نے عامر بن فہیرہ کو ابتدائے اسلام مین خرید کر کے آزاد کر دیا تہا اور ہجرت کے وقت وہ بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق تھے۔

ان لوگون کی شہادت کے بعد صرف منذر ابن عمرو تن تنہا باقی رہ گئے تہے کفار نے اونسے

دریافت کیا کہ اگر تم ہم سے امان مانگو تو ہم دے سکتے ہین اونہون نے جواب دیا کہ امان تو مجھکو نہین چاہیئے مگر اتنا چاہتا ہون کہ مجھے ابن ملحان کے مقتل تک لے چلو وہان پہونچکر مین اون کی صورت دیکھ لون پھر مجھے کچھ نہین چاہیئے لوگون نے اجازت دیدی۔ آپ نے وہان دیکھا کہ ابن ملحان خاک وخون مین لتھڑے پڑے ہین یہ حال دیکھ کر منذر سے نہ رہا گیا اللہ اکبر کہکر کفار نابکار پر حملہ کیا اور یہان تک لڑے کہ شہید ہو گئے۔

اب صرف دو شخص باقی ہین یعنی عمرو ابن اُمیہ ضمیری اور حارث ابن صمہ انصاری جو اونٹ چرانے گئے تھے یہ لوگ جب چرا گاہ سے لوٹے تو دور سے دیکھا کہ لشکر گاہ پر چیل کوّے اور گدہ منڈلار ہے ہین۔ گرد وغبار آسمان تک چھایا ہوا ہے ان دونون کے دل مین شک ہوا کہ الٰہی یہ کیا معاملہ ہے گھبرا کے ایک اونچے ٹیلہ پر چڑھ گئے۔ بغور دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تمام اصحاب کی لاشین پڑی ہین اور کفار کے سوار ادہر اودہر پھرتے ہین یہ دونون اس حال کو دیکھکر کہنے لگے کہ اب کیا صلاح ہے عمرو نے کہا کہ رسول خدا کے پاس چل کے اس امر کی اطلاع دینی چاہیئے۔ حارث نے جواب دیا کہ اے عمرو مجھ سے تو یہ نہ ہو سکیگا کہ اپنی جان بچانے کی فکر کرون اور اوس جگہ سے چلا جاؤن جہان منذر شہید ہوے ہین اتنا کہا اور فوراً قتل گاہ کی طرف چل نکلے عمرو نے جب یہ دیکھا تو وہ بھی اون کے ساتھ ہو لئے اور شہادت گاہ پر پہونچ کے کفار کے دو آدمی قتل کئے آخر ش اون ملعونون نے ترغہ کر کے دونون کو قید کر لیا اور حارث سے کہنے لگے کہ ہمکو تمہارا قتل کرنا منظور نہین جو کہو ہم تمہارے ساتھ وہی معاملہ کرین حارث نے کہا کہ مین صرف تم سے اتنا چاہتا ہون کہ مجھے منذر ابن عمرو اور حرام ابن ملحان کے مشہد پر لے چلو پھر تمہارا جو جی چاہے کرنا لوگ حارث کو اوس مقام پر لے گئے۔ حارث نے جسوقت اون دونون اصحابون کی لاشین خاک وخون مین پڑی ہوئی دیکھین دل بھر آیا اور تلوار ہاتھ مین لیکر اتنا لڑے کہ شہید ہو گئے اور اپنے شہید ہونے سے

پہلے چار کافرون کو واصل جہنم کیا۔

عمرو ابن امیہ کو اسیر کیئے ہوے پھر وہین لے آے جہان سب اصحاب شہید ہوے تھے یہان عامر ابن طفیل نے اون سے پوچھا کہ اے عمرو تم اپنے یارون کو پہچان سکتے ہو اونہون نے جواب دیا کہ ہان لوگ اون کو لاشون مین لے گئے اور دریافت کیا کہ بتاؤ سب لوگون کی لاشین موجود ہین یا نہین۔ عمرو نے ایک ایک لاش کا معائنہ کر کے جواب دیا کہ ان مین ایک شخص عامر بن فہیرہ کی لاش مفقود ہے جو حضرت صدیق کے غلام تھے معلوم نہین ہوتا کہ وہ لاش کہان گئی عامر ابن طفیل نے اون کا حلیہ دریافت کیا عمرو نے پہلے تو اون کی صورت شکل بتائی اور پھر کہا کہ وہ ہم سب مین افضل اور سلمانون مین اول اور رسول خدا کے اصحاب مین اعلیٰ اور برتر تھے عامر ابن طفیل نے جواب دیا کہ مین نے اپنی آنکھہ سے اونہین شہید ہوتے ہوے دیکھا ہے جبار ابن سلمی نے اونہین شہید کیا اور شہید ہوتے ہی اون کی لاش آسمان کی طرف اوڑ گئی۔

جابر یا جبار ابن سلمی جو قبیلہ بنی کلاب مین تھا بعد اس واقع کے اپنے یارون سے تعجب کر کے کہا کرتا تھا کہ مین بڑی حیرت مین ہون کہ جب مین نے عامر ابن فہیرہ کے سینہ پر نیزہ مارا اور اوسکی نوک اون کی پشت سے نکل گئی تو اونہون نے "فزت واللہ" کہہ کر جان دی اور مین نے اچھی طرح سے دیکھا کہ اونکی لاش آسمان پر اوڑ گئی۔ ایک دن مین نے ضحاک ابن سفیان کلابی سے جاکر یہ قصہ بیان کیا۔ اوس نے تمام مطالب اس طرح سمجھا دیئے کہ میری خاطر جمع ہو گئی پھر ضحاک نے مجھے دعوت اسلام کی مین اپنے کفر سے توبہ کر کے فوراً مسلمان ہو گیا۔

روایت ہے کہ جبار اپنی زندگی مین اکثر بیان کیا کرتا تھا کہ میرے اسلام کا باعث وہی معاملہ ہوا ہے جو مین نے عامر ابن فہیرہ کی شہادت کے وقت دیکھا تھا۔

جب جبار مشرف باسلام ہو گیا تو ضحاک ابن سفیان کلابی نے جناب سرور کائنات کی

خدمت بابرکت مین ایک عرضی بہیجی جس مین جبار کے اسلام لانے اور عامر ابن فہیرہ کی لاش آسمان پر اوڑ جانے کی ساری کیفیت مندرج تھی - آنحضرت نے اوس نامہ کو سنکر ارشاد کیا کہ ملائکہ نے اونکے جسم کو تو دفن کردیا ہے اور روح کو اعلیٰ علیئین پر لے گئے ہین -

ابھی اس حادثہ کی خبر مدینہ مین نہین پہونچی تھی نہ ضحاک کا خط حضور نے پڑھا تہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور مین حاضر ہوکر سارا حال سنادیا حضرت بہت رنجیدہ ہوے اور یارون اور اصحاب کو سب معاملہ کی اطلاع کردی اوسکے بعد لوگ مدینہ مین آے اور ضحاک کا خط بہی صادر ہوا تو ہوبہو وہی حال پایا گیا جسکی خبر آنحضرت نے پہلے سے سنا دی تھی -

ابو براء اپنے بہتیجہ کی بے وفائی اور مکر سے ایسا غمگین ہوا کہ رنج سے انتقال کرگیا - اوسکے بیٹے نے عامر ابن طفیل کے قتل پر کمر باندہی اور عہد واثق کیا کہ اس شخص کو جس نے اون لوگون کو مارا ہے جنہین میرا باپ مدینہ سے اپنے ساتھہ لایا تہا اور اوسکی حرکت ناشایستہ سے میرے باپ کو ایسا غم ہوا کہ وہ مرگیا قتل کئے بغیر نہ چھوڑونگا - پس ایک دن نیزہ ہاتہہ مین لئے ہوے چلا گیا - دیکہا کہ عامر ابن طفیل بہری مجلس مین بیٹہا ہے دوڑ کر ایسا نیزہ مارا کہ ہلاکت کے قریب پہونچا دیا - عامر زخم کہا کر بولا کہ اگر مین جیتا رہا تو اسکا عوض لونگا اور جو مرگیا تو خیر - اگرچہ اوس نے زخم سے تو نجات پائی مگر ایک بہت بڑا دنبل پیدا ہوگیا جس سے جان بر نہ ہوسکا اور اوسی بلا مین مرگیا -

عمرو ابن اُمیہ ضمیری اب تک نرغہ کفار مین گہرے ہوے تھے لوگ اونہین عامر ابن طفیل کے پاس لے گئے اوس نے اونکا سر منڈوا کر آزاد کردیا کیونکہ اوسکی مان کو کسی نذر کے سبب ایک بردہ آزاد کرنا تہا -

القصہ عمرو آزادی پا کے مدینہ کو چلے آے راستہ مین دو کافر بنی عامر مین سے اونہین ملے یہ سوچے کہ بیر معونہ کا کچھہ تو بدلا لینا چاہیے اس لئے دونون کو قتل کردیا اور آنحضرت کی خدمت مین

پہنچکے سارا حال عرض کیا آنحضرت نے فرمایا کہ اے عمرو وہ دونون کافر اہل اسلام کی امان مین تھے تونے یہ اچھا کام نہین کیا جو اون کو قتل کر ڈالا اب تجھے اونکا خون بہا دینا چاہیئے - وہ دونون مشرک آنحضرت کی امان مین تھے - عمرو ابن امیہ کو اسکی کچھہ خبر نہ تھی - آنحضرت صلعم نے اس خطا کی نسبت دیت تجویز کی اور سوچے کہ بنی عامر اور یہود بنی نضیر ہم عہد ہین او نکے مشورے سے اس جھگڑے کو طے کر لینا چاہیئے چنانچہ یہی امر غزوہ بنی نضیر کا باعث ہوا -

اکثر لوگون نے یہ بھی لکھا ہے کہ عامر بن طفیل نے اپنی حماقت سے آنحضرت صلعم کی خدمت مین کہلا بھیجا تہا کہ یا تو اپنے ملک مین مجھے بھی شریک کر لو اور زمین نرم اور دیہات اور جنگل اپنے حصہ مین رکھو اور شہر میرے حوالے کر دیا اپنی وفات کے بعد مجھے اپنا خلیفہ مقرر کر جاؤ نہین تو مین بڑا لشکر لا کے تم سے لڑونگا - جناب رسول اللہ نے اوسکا یہ پیغام سنکر فرمایا اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ عَامِرًا یعنی یا اللہ تو خود عامر کا کام تمام کر دے مجھہ تک نوبت نہ آنے پائے - اسی دعا سے اوسکے وہ دنبل نکلا جس سے وہ مر گیا -

شہدائے بیر معونہ کی شان مین یہ آیت نازل ہوئی ہے "بلغوا قومنا انا لقینا ربنا فرضی عنا و رضینا عنہ" اور حضرت سید المرسلین نے چالیس دن تک قنوت فجر مین اونکے قاتلون کے قبائل پر بددعا کی ہے -

موضع بیر معونہ متعلقات نجد مین درمیان ارض بنی عامر اور بنی سلیم کے ہے اور بیر معونہ بنی سلیم کا ایک چشمہ ہے اور ارض بنی عامر و ارض بنی سلیم دو شہر ہین -

واضح ہو کہ اکثر لوگون نے اون اصحاب کی تعداد جو بیر معونہ کو بھیجے گئے تھے صرف تیس لکھی ہے بعض چالیس بتاتے ہین اور بعضون نے ستر لکھے ہین اور ہمنے ایک جگہہ بہتر بھی دیکھے ہین -

روایت ہے کہ جب مجاہدین بیر معونہ نے آپ کو گھرا ہوا دیکھا تو مناجات کی کہ اے اللہ

ہم کسی کو ایسا نہین دیکھتے کہ سلام ہمارا تیرے رسول کو پہونچادے پس جبریل علیہ السلام آے اور سلام اونکا حضور کو پہونچادیا۔ آپ نے جواب دیا ''وعلیہم السلام''۔

حضرت واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ابوالبراء نیزہ باز اور برچھیت تہا وہ خود دو گھوڑے اور دو ناقے لیکر خدمت نبوی مین حاضر ہوا مگر آنحضرت نے اونہین قبول نہ کیا۔ اوسکے پیٹ مین قرحہ کا آزار یعنی دبیلہ تہا جس سے اوسکو بہت تکلیف تھی اکثر لوگون نے یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت نے اوسکے لئے ایک قطی شہد کی لبید کے ہاتھ بہیجی تھی جسے چاٹ کر وہ اچھا ہوگیا۔ اور اوسی دن اپنے بیٹے ربیعہ اور لبید کو غلّہ دیکر خدمت رسول خدا مین بہیجا تہا۔

ستر انصار نوجوان قران پڑہنے والے بیر معونہ کو بہیجے گئے تھے اون کا معمول یہ تہا کہ جب شام ہوتی تو حوالی مدینہ مین جاکر تلاوت اور تعلیم و تعلم قران کرتے اور نمازین پڑہتے تھے اور جب صبح ہوتی تو لکڑیان چن چن کر آنحضرت صلعم کے مکان مین پہونچاتے تھے۔ اون کے گھر والے تو یہ جانتے تھے کہ یہ سب رات کو مسجد مین رہتے ہین اور اہل مسجد یہ جانتے تھے کہ اپنے مکانون مین شب باش ہوتے ہین۔

واقعہ بیر معونہ کی خبر کے ساتھ اور بھی چند متوحش خبرین آنحضرت کو پہونچی تہین۔ یعنی ایک تو شہداے بیر معونہ کی مصیبت۔ دوسرے مرثد بن ابی مرثد کی تباہی اور تیسرے محمد بن مسلمہ کی روانگی۔ چنانچہ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ ابوالبراء کے عمل کا نتیجہ ہے۔ اوسی شب کی صبح کو نماز فجر مین بعد رکوع کے آپ نے قاتلان شہداے بیر معونہ پر لعنت کی۔ جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ پڑہ چکے تو یہ دعا اون قاتلون کے حق مین فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اُشْدُدْ وَطَاتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بَنِيْ لِحْيَانَ وَرِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ فَاِنَّهُمْ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بَنِيْ لِحْيَانَ وَ

عَضَلٍ وَّالْقَارَةِ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ ھِشَامٍ وَّعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ۔

یعنی اے پروردگار سخت پامالی اور ہلاکی ڈال قبیلہ مضر پر اے پروردگار تجھکو لازم ہے کہ انتقام لے بنی لحیان اور بنی زعب اور بنی رعل اور بنی ذکوان اور بنی عصیہ سے کیونکہ ان سب قبیلون نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی ہے اے پروردگار تجھکو لازم ہے کہ انتقام لے بنی لحیان اور قبیلہ عضل اور قبیلہ قارہ سے اے پروردگار نجات دے ولید بن الولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش ابن ربیعہ اور ناتوان مسلمانون کو خدا مغفرت کرے قبیلہ غفار کی اور قبیلہ اسلم کو حق تعالیٰ سلامتی بخشے۔ بعد ازان آنحضرت صلعم نے سجدہ کیا اور اسی طرح پندرہ روز یا چالیس روز تک کرتے رہے یہان تک کہ یہ آیت نازل ہوئی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْیَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اَوْیُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظَالِمُوْنَ +

ترجمہ۔ اس امر مین تمکو کچھہ اختیار نہین تم کیون تردد کرتے ہو شاید حق تعالیٰ اون کی طرف متوجہ ہووے اور وہ اسلام لاوین یا اون پر عذاب کرے جب کہ وہ اپنے کردار پر مصر ہون کیونکہ وہ ظالم و فاجر ہین۔

ابو سعید خدری کہتے ہین کہ کئی جگہہ انصار مین سے ستر ستر آدمی شہید ہوے ہین یعنی جنگ اُحد مین ستر۔ بیر معونہ مین ستر۔ معرکہ یمامہ مین ستر جسر ابی عبید کی جنگ کے دن ستر آدمی شہید ہوے مگر آنحضرت صلعم جتنا صدمہ شہداے بیر معونہ کا ہوا اس قدر اور کبھی نہین ہوا تھا۔

انس رضہ کہتے تھے کہ حق تعالیٰ نے شہداے بیر معونہ کے حق مین چند آیتین نازل کی تہین مگر وہ منسوخ و متروک ہوگیئن منجملہ ان کے دو آیتین یہ ہین بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنَّا لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَرَضِیْنَا عَنْہُ ترجمہ وہ کہتے تہے کہ مشرکین ہماری قوم پر پہونچے اور ہم نے ملاقات کی اپنے پروردگار سے یعنی شہید ہوے پس راضی ہوا ہمارا پروردگار ہم سے اور ہم راضی ہوے اوس سے یعنی اوسکے عطیہ رحمت و کرامت سے۔

کہتے ہین کہ ابوبراء اپنے قبیلہ مین بہت بڈہا اور بزرگ تہا اور بباعث پیرانہ سالی وناتوان حالی کے حرکت کی تاب نہین رکہتا تہا۔

جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے چلکر خدمت مین جناب رسول خدا صلعم کی آتے تھے تو چار دن تک پیادہ پا چلے آے۔ مقام قنادہ پر اون کو دو آدمی بنی کلاب مین سے ملے۔ ان دونون کو آنحضرت نے لباس پہنا کر اپنی جانب سے امان دی تھی لیکن عمرو کو اس بات سے اطلاع نہ تھی جب وہ دونون سو گئے تو عمرو نے اون کو مار ڈالا۔

بعض روایتون مین آیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص بھی عمرو بن امیہ کے ساتھہ آے تھے مگر ہمارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ سعد بیر معونہ نہین گئے اور اوس جماعت مین سواے انصار کے کوئی مہاجر نہ تہا۔

عروہ بن الصلت کو مشرکین نے امان دینی چاہی تھی کیونکہ وہ عامر بن طفیل کے بڑے دوست تھے اور اون کی قوم بنی سلیم نے بھی اون کو امان دینے کی خواہش ظاہر کی مگر حضرت عروہ نے انکار ہی کیا فرماتے تھے کہ مین تمہاری امان قبول نہین کرتا اور نہ اپنی جان سلامت لیکر گھر جاؤنگا مین تو اپنے اصحاب ہی کے ساتھہ مرونگا۔

حضرت واقدی نے سولہ (۱۶) شہداے بیر معونہ کے نام اپنی کتاب مین درج کئے ہین وہ یہ ہین۔

۱۔ عامر بن فہیرہ بنی تیم قریش مین سے۔

۲۔ بنی مخزوم مین سے حکم بن کیسان جو حضرت عامر کے حلیف تھے۔

۳۔ بنی سہم مین سے نافع بن بدیل بن ورقاء۔

۴۔ منذر بن عمرو امیر لشکر جو انصار مین سے تھے۔

۵۔ بنی زریق مین سے معاذ بن ماعص۔

۶ و ۷ - بنی النجار مین سے حرام وسلیمان - یہ دونون بیٹے ملحان کے تھے -

۸ و ۹ و ۱۰ - بنی عمرو بن مبذول مین سے حارث بن صمہ اور سہل بن عامر بن سعد بن عمرو اور طفیل بن سعد -

۱۱ - بنی عمرو بن مالک مین سے انس بن معویہ -

۱۲ - ابو شیخ ابی بن ثابت بن المنذر بھی گذشتہ قبیلہ سے تھے -

۱۳ - بنی دینار بن النجار مین سے عطیہ بن عبد عمرو -

۱۴ - بنی عمرو بن عوف کے حلیف عروہ بن الصلت جو بنی سلیم مین سے تھے -

۱۵ و ۱۶ - قبیلہ تیت سے مالک بن ثابت اور سفیان بن ثابت -

کہتے ہین کہ کعب بن زید بن قیس کو لاشون مین سے اوٹھا لاے تھے اگرچہ وہ بہت زخمی تھے مگر وفات نہین پائی اور جنگ خندق مین شہید ہوے -

(۲۵) غزوہ بنی النضیر

اسی سال مین آنحضرت صلعم خاص اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھہ جن مین حضرت ابوبکر صدیق عمر فاروق - علی مرتضیٰ - زبیر طلحہ - سعد ابن معاذ - اسید ابن حضیر اور سعد ابن عبادہ شامل تھے یہودیان بنی النضیر کے پاس گئے تاکہ اون دونون اشخاص مقتول کے خون بہا کی نسبت گفتگو کرین - یہ لوگ آنحضرت صلعم کے ساتھہ عہد و پیمان کر چکے تھے اور بنی عامر کے ساتھہ بھی انکا میل ملاپ ہو چکا تھا جسوقت حضور نے اون سے باتین کین تو بولے کہ اے ابوالقاسم تم جو کچھہ کہوگے ہم وہی کرینگے مگر تھوڑی دیر ٹھہر کر آرام کر لو تاکہ ہم آپ کی اور آپ کے اصحاب کی خاطر و مدارات کرین - سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی التماس قبول فرمائی - اب ان لوگون نے الگ جا کر آپس مین صلاح کرنی شروع کی کہ کوئی ایسی صورت نکالنا چاہئے جس سے مسلمانون کا کام تمام کر ڈالین - اوسوقت جناب سرور کائنات دیوار سے پیٹہ لگاے بیٹھے تھے - حی ابن اخطب نے اپنی قوم سے کہا کہ اے یہودیو

محمد معہ اپنے اصحاب کے تمہارے جال مین آپہنسا ہے اس وقت کو غنیمت جانو اور جو کچھ تمکو کرنا ہو کرلو پھر ایسا موقعہ کبھی نہ ملیگا میری دانست مین ایک آدمی اس گھر کی چھت پر چڑہ جاے اور بڑا سا پتھر محمد کے سر پر مارے تاکہ ہم اوس کے پنجہ سے بچین - اس بات کو سنکر عمرو ابن حجاش بن کعب بولا کہ مین چھت پر جاکر یہ کام کرون گا -

سلام ابن مشکم نے کہا کہ اے قوم تمہارا یہ خیال خام ہے اس وقت تو تمہین نافرمانی ہرگز نہ چاہیئے پھر ساری عمر جو چاہو کرتے رہنا مگر لوگون نے اوسکی بات نہ مانی تو وہ کہنے لگا کہ یارو اگر تم محمد کے ساتھہ دغا کروگے اور کہین اوسے خبر ہوگئی تو فوراً وہ عہد جو ہم مین اور اُن مین ہے ٹوٹ جائیگا وہ تو ابہی یہ باتین کر ہی رہا تہا کہ عمرو بن حجاش جلدی سے ایک بڑا سا پتھر لیکر کوٹھے پر چڑہ گیا جسوقت کہ اوس نے سیڑہی پر قدم رکھا ہے فوراً وحی نازل ہوئی اور یہود کی سب فسادانگیزیان آپ کو معلوم ہوگیئن - آپ معاً اوٹھہ کھڑے ہوے اور مدینہ کی طرف چلے - اصحاب حیرت مین تھے کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے - لاچار وہ بہی اوٹہکر پیچھے پیچھے چلے گئے اور مدینہ مین آکر دریافت کیا کہ حضور وہ لوگ تو آپ کی ضیافت مین مشغول تھے آپ نے یہ کیا کیا - حضور نے فرمایا کہ نہین یہ سب اون کا مکر و فریب تہا وہ ارادہ کر رہے تھے کہ میرے سر پر ایک بڑا سا پتھر پھینکدین -

اس کے بعد آپ نے محمد بن سلمہ کو اوس قوم مکار کے پاس روانہ کیا اور کہلا بہیجا کہ اب ہماری تمہارے عہد و پیمان ٹوٹ گئے کیونکہ تمہارا ظاہر و باطن ایک سا نہین ہے بہتر ہے کہ مسلمانون کے پاس نہ رہو - دس دن کی مہلت دی جاتی ہے اس مدت مین یہان سے نکل جاؤ -

جب اون لوگون نے حکم نبوی سنا تو سامان سفر کرنے لگے - چراگاہون سے اپنے اونٹ منگوا لئے - ان کے سوا اور بہت سے اونٹ کرایہ کئے - چاہتے تھے کہ سامان سفر ٹھیک کر کے چلتے بنین کہ اس اثناء مین عبداللہ ابن ابی سلول منافق نے اون سے کہلا بہیجا کہ تم

بڑے بے وقوف ہو جو اپنے گہروں سے بہاگے جاتے ہو تمکو چاہیئے کہ اپنے قلعون کو خوب مضبوط و مستحکم کرکے اون مین رہو۔ ادہر مین دو ہزار جرار سپاہی لیکر اور اپنی قوم کو جمع کرکے تمہاری مدد کو آتا ہون یہود بنی قریظہ اور اون کے ساتھی اور عطفان کے لوگ سب تمہاری حمایت کرینگے

جب یہ پیغام ابن اخطب نے سنا تو غرور سے پہول کر کُپا ہو گیا اور جناب رسالت مآب کی خدمت مین کہلا بہیجا کہ ہم تو اپنے ملک سے نہین نکلتے جو تمہارے جی مین آوے وہ کرو۔

مسلمان یہ پیغام سنکر برہم ہوے اور کہنے لگے کہ اللہ اللہ۔ یہ وقت آگیا کہ دشمنان خدا سینہ زوری کرکے ہمارے قریب رہین اور اون کے دل ایسے فسادون سے بہرے ہون کہ ظاہر مین تو رسول خدا سے قسم کہاوین اور باطن مین اون کے تشنہ خون ہون ہم تو اون کو ضرور یہان سے نکالینگے پس سب نے بنی النضیر مین جانے اور اون لوگون کی گوشمالی کرنیکا سامان کرلیا۔

آنحضرت صلعم نے ابن اُم مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ کرکے لشکر اسلام کا جھنڈا اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کو دیا اور مدینہ سے کوچ فرماکر ایسی جلدی پہونچے کہ عصر کی نماز بنی النضیر مین جا پڑہی سب یہودی اپنے اپنے قلعون مین جاکر چھپ رہے۔ مسلمانون نے پندرہ دن تک محاصرہ رکہا۔ یہودی اپنے قلعون پر سے تیر اور پتھر پہینکتے تھے اور پندرہ دن تک اسی انتظار مین قلعہ بند رہے کہ کوئی ہماری مدد کو آتا ہوگا۔ اودہر عبد اللہ بن ابی سلول منافق جس نے اونکو بہروسہ دیا تہا بالکل کانون مین تیل ڈال کر چپکا ہو رہا۔ خداوند کریم نے بنی النضیر کے دل مین اہل اسلام کا خوف اور اپنی قوم کی ذلت ایسی ڈالدی کہ اون کو اپنی قوم اور قبیلہ کا بالکل اعتبار نہ رہا اور سمجھہ گئے کہ اگر دنیا مین کوئی سچا ہے تو وہ مسلمان ہی ہین۔ اس لئے آنحضرت کی خدمت مین پیغام بہیجا کہ اگر آپ ہم سے کچہہ مزاحمت نہ کرین تو ہم قلعون سے نکل کر چلے جائین۔ حضور نے فرمایا کہ ہم نے تو اول ہی تم سے کہا تہا کہ تم یہان سے چلے جاؤ مگر تم نے سرکشی کرکے جھگڑا بڑہا دیا۔ ہم کو تم سے

اب بھی پرخاش نہین تمہین اختیار ہے جدہر چاہو چلے جاؤ ہم تو تمہارے ہتیارون سے بھی کچھہ مزاحمت نہ کرتے مگر تمہاری سرکشی کی یہ سزا ہے کہ اب تم اپنے ہتیار اپنے ساتھہ لیکر نہ جانے پاؤگے البتہ اپنا مال ومتاع اپنے ساتھہ لے جا سکتے ہو ہم کو اوس سے کوئی غرض نہین - بنی النفیر نے اس بات کو غنیمت جانا اور اپنے گھر اپنے ہاتھون سے خراب کر کے سارا مال واسباب چارپایون پر لاد کے کوچ کر دیا - حضور نے محمد ابن مسلمہ کو متعین کیا کہ اون کو کمال حفاظت کے ساتھہ ہماری حد سے باہر نکال دو -

یہود چھہ سو۶۰۰ اونٹ نقد وجنس کے اپنے ساتھہ لیکر اور اپنے تئین خوب آراستہ وپیراستہ کر کے - خلعت پہنے ہوے - باجے بجاتے - گانا گاتے روانہ ہوے - اور اپنی مردانگی اور بہادری کے گیت مسلمانون کو سناتے مدینہ کے بازارین سے نکلے - بعضے شام کی طرف گئے بعضون نے خیبر کا رخ کیا اور کچھہ نواح اذرعات کی طرف چلے گئے -

ہتیارون کی تفصیل جو وہ چھوڑ گئے یہ تھی پچاس۵۰ زرہ - پچاس۵۰ خود اور تین سو چالیس۳۴۰ تلوارین اور تین سو پچاس۳۵۰ اونٹ مال واسباب کے جنہین وہ نہ لیجا سکے اور حصارین پڑا چھوڑ گئے - یہ سب مسلمانون کے ہاتھہ آیا -

جب یہود بنی النضیر چلے گئے اور مسلمانون نے حفاظت کے ساتھہ اون کو مدینہ کی حد سے مال واسباب سمیت نکال دیا تو آنحضرت صلعم نے حصارین جتنا مال پایا اوس سب کو جمع کرالیا اور مظفر ومنصور خیر وعافیت کے ساتھہ مدینہ تشریف لے آے -

مہاجرین کے بود وباش کا طریقہ ہجرت کے زمانہ سے یہ تہا کہ انصار کے گھرون مین رہا کرتے تھے - ہر انصار نے ایک ایک مہاجر کو اپنے ہان فروکش کر لیا تہا اور اوسکے کہانے پینے کا بھی متکفل وہی ہوتا تہا - انصار کو مہاجرین سے یہان تک محبت تھی کہ اونہین اپنی آنکہ کا تارا سمجھتے تھے

بلکہ انصار نے اونہین اپنے گھرمین رہنے کے لئے قرعہ ڈالے تھے جسکے نام کی چٹی نکلی وہی اوس مہاجر کو اپنے گھر لے گیا پھر مجال کیا تھی کہ وہ دوسری جگہہ کا پانی بھی پینے پاوے اسی طرح چندروز تک مہاجر انصار کے مہمان رہے ۔

جب آنحضرت صلعم بنی النضیر کے علاقہ سے پھر کے مدینہ مین تشریف لائے تو جو مال وہان سے حاصل ہوا تہا اپنے پاس منگوایا اور انصار کو بلا کے خدا کی حمد اور شکر کے بعد فرمایا کہ اے جماعت انصار تم نے مہاجرون کی بہت اعانت و مدد کی ہے اون پر تمہارے بڑے بڑے احسان ہین اگر تم چاہو تو یہ مال جو بنی النضیر سے خدا نے دلوایا ہے تمکو تقسیم کر دیا جاے اور مہاجرین بدستور تمہارے گھر مین مہمان رہین اور جو تمہاری صلاح ہو تو یہ مال مہاجرون کو دیا جاے اور وہ تمہارے گھرون سے رخصت ہو کر الگ اپنے اپنے مکانون مین رہین اور اون کے اخراجات کا بوجہ تم پر سے اوتر جاے اور تم سبکدوش ہو جاؤ۔

آنحضرت صلعم کا یہ ارشاد سنکر سعد ابن معاذ اور سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہما بولے "یا رسول اللہ ہمارا دل تو یہ چاہتا ہے کہ آپ یہ مال مہاجرین کو عطا فرمائین ۔ ہمکو ایک حبہ نہین چاہئے ؛ وہ یہ لوگ مال لیکر بدستور ہمارے ہی گھرون مین رہین اور اون کے اخراجات کے بھی ہم ہی متکفل رہین کیونکہ یہ بڑے عالی رتبہ لوگ ہین آپ کی محبت اور خدا کی دوستی مین اونہون نے گھربار کو چھوڑا اور جو کچھہ اون کے پاس تہا سب سے ہاتھہ اوٹھا کر حضور کے ساتھہ چلے آے ہین ہماری دلی رضا یہ ہے کہ یہ مال اون ہی کو ملے اور وہ بدستور ہمارے ہی گھرون مین رونق افروز رہین اون کی مفارقت ہمین کسی طرح گوارا نہین ہے اون کے قدم سے ہمارے گھرون مین بڑی روشنی اور خیر و برکت رہتی ہے"۔

جب ابن معاذ اور ابن عبادہ نے آنحضرت کی خدمت مین یہ عرض کی تو سارے انصار خوش ہو کر بول اوٹھے کہ اے رسول کریم ہم سبکو یہی بات منظور ہے آپ ایسا ہی کرین ۔ حضرت نے انصار

کی ہمت اور دین داری سے خوش ہوکر اون کے حق مین دعاے خیر کی اور وہ مال بموجب انصار کی مرضی کے مہاجرین مین تقسیم کر دیا تقسیم کے وقت حضرت صدیق اکبر۔حضرت فاروق اعظم۔عبدالرحمن ابن عوف۔حضرت صہیب اور ابو سلمہ ابن عبدالاسد مخزومی کے مشورے سے کام کیا گیا۔مگر جو انصار مثل سہیل ابن حنیف اور ابودجانہ وغیرہ کی بہت مفلس تھے اون کو بھی اوس مال مین سے حصہ ملا ہتیارون مین سے ایک تلوار جو نہایت عمدہ اور ابن ابی الحقیق کر باندہنے کی تہی سعد ابن معاذ کو دیگئی

آنحضرت صلعم جب ہجرت کر کے مدینہ مین آے تھے تو یہودبنی قریظہ اور بنی النضیر نے جو مدینہ سے باہر علیحدہ علیحدہ رہتے تھے آپ سے عہد و پیمان کئے تھے کہ ہم آپ کے ساتھ رہینگے آپکی بدخواہی نہ کرینگے اور آپ کے کسی دشمن کو مدد بھی نہین دینگے۔

یہودیون کو اون درختہاے خرما سے جو انکی گڑہی کے پاس تھے مثل اپنی اولاد کے محبت تھی۔آپ نے اس خیال سے اون درختون کے کاٹنے کا حکم دیا تہا کہ اگر یہ کاٹے جاینگے تو اونکی روح پر صدمہ ہوگا اور وہ قلعہ سے باہر نکلکے لڑینگے۔بعض اصحاب نے تو عمدہ قسم کے درخت کاٹے۔اون کی نیت مین یہ بات تھی کہ کافر خوب ہی دق ہون اور بعض اصحاب نے بُری قسم کے کاٹے اس نیت سے کہ اہل اسلام کو ضرور فتح ہوگی اور سب مال بنی نضیر کا مسلمانون کے قبضہ مین آئیگا۔پس عمدہ عمدہ درخت مسلمانون کے لئے بچار کہنا چاہئے۔چونکہ نیت دونون فریق کی نیک تھی اس لئے اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ۔

ترجمہ۔جو کاٹی تمنے ایک قسم درخت خرما کی یا قایم چھوڑا ہے اپنی جڑون پر سو یہ دونون باتین خدا کے حکم سے تھین اس لئے کہ نافرمانون کو رسوا کیا جاے۔

صحیح بخاری مین ہے کہ آپ نے درختون کے جلانیکا بھی حکم دیا تہا چنانچہ چند درخت

جلائے بھی گئے اسی باب مین حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر ہے۔

وَهَانَ عَلٰی سِرَاةِ بَنِی لُؤَیٍّ	حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَةِ مُسْتَطِیْرٌ

یعنی آسان ہوا سرداران بنی لوی کو آگ لگا دینا بویرہ مین کہ شرارے اوسکے اوڑتے تہے۔

بویرہ اوس جگہہ کا نام ہے جہان بنی نضیر کے درخت خرما تھے۔

انصار کے دو قبیلہ تہے اَوس اور خزرج اون مین ہمیشہ باہم لڑائی رہا کرتی ہی۔ بنی قریظہ اوس کے حمایتی تھے اور بنی نضیر خزرج کے اور ہر ایک اپنے اپنے دوستون کی مدد کیا کرتا تہا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق قبیلہ خزرج مین سے تہا اس لئے اوس نے درپردہ بنی نضیر سی مدد کا وعدہ کیا تہا بنی نضیر اپنے مکانون سے نکلتے وقت مکان توڑ توڑ کے اچھی اچھی چیزین نکال لے گئے تھے یہان تک کہ کواڑ اور کڑیان بھی نکال لی تہین اور جانے کی عجلت مین مسلمانون نے بھی اون کی مدد کی اور مکانات توڑ توڑ کے اون کی چیزین نکال دین چنانچہ اس آیت مین اسی معاملہ کا بیان ہے

هُوَ الَّذِیْٓ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا وَ قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَ اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ۔

ترجمہ۔ وہی ہے جس نے نکالا اہل کتاب کافرون کو اُن کے گھرون سے پہلے ہی بار لشکر جمع کرنے کے وقت تمہین گمان نہ تہا کہ وہ نکل جاوینگے اور اون کو بھی یہ ہی خیال تہا کہ اون کے قلعہ اون کو اللہ سے بچا لینگے پس آیا اون پر اللہ کا غضب اوس جگہہ سے کہ جدہر کا اونہین خیال بھی نہ تہا اور اوس نے اون کے دلون مین رعب ڈالدیا اور اونہون نے اوجاڑ ڈالے گھر اپنے ہاتھون سے اور مسلمانون کے ہاتھون سے پس اے سوجہہ والو عبرت پکڑو۔

مدارج النبوت مین لکھا ہے کہ بنی النضیر نے جو آنحضرت کو پتھر مارنا چاہا تھا اس کی خبر ذیل کی آیت مین ہے۔

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ ھَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَھُمْ فَکَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ

ترجمہ۔ اسے ایمان والو یاد کرو اللہ کی عنایت کو جو تم پر ہوئی اوس وقت مین کہ ارادہ کیا تھا ایک قوم نے تم پر دست درازی کرنے کا سو اللہ نے اون کا ہاتھ تم سے روک لیا۔

کنانہ بن صویر نام ایک احبار بنی نضیر کا آنحضرت کی تشریف بری سے آگاہ ہو گیا اور اوس نے اپنی قوم کو اطلاع دی کہ خدا نے محمد کو تمہارے فریب سے آگاہ کر دیا ہے۔ اسے لوگو وہ رسول خدا اور خاتم الانبیا ہین تم ایسا نہ کرو گویا یہ تم اپنے آپ کو فریب دیتے ہو یہ تمہاری طمع ہے کہ جو تم چاہتے ہو کہ خاتم الانبیا ہارون کی نسل سے ہو حق تعالی یہ نعمت جسے چاہے اوسے عنایت کرے اور جسپر چاہے اپنی سعادت کا دروازہ کھولدے جو جو صفات نبی آخر الزمان کے ہین نے توریت مین پڑہے ہین وہ سب محمد مین موجود ہین مین جانتا ہون کہ اب وہ تمہارے نکالنے کا حکم دینگے تم دو کامون مین سے ایک کام کرو۔ بہتر تو تمہارے لئے یہ ہے کہ اون پر ایمان لاؤ تو یہان سے نکالے بھی نہ جاؤ گے یا جزیہ دینا قبول کرو۔ لوگون نے جواب دیا کہ ہمکو جلا وطنی قبول ہے موسی کا دین چھوڑنا منظور نہین۔

جب مسلمانون کو بدر مین فتح ملی تہی اوس وقت بنی نضیر آپ کو نبی موعود بتاتے تھے مگر جب اُحد مین شکست ہوئی تو اون کو شک پیدا ہوا اور ابو سفیان سے مل گئے۔

روایت ہے کہ بنی نضیر کے درخت خرما کاٹنے کے لئے حضور نے عبد اللہ بن سلام اور ابو یسلی مازنی کو مقرر کیا تھا۔ ابو یسلی عمدہ عمدہ درخت خرما کاٹتے تھے تاکہ یہودیون کو زیادہ قلق ہو اور عبد اللہ بن سلام بڑے بڑے اور پرانے درخت اس خیال سے کاٹتے تھے کہ آخر مسلمانون کو فتح ہو گی

مین اچھے درخت اون کے لئے چھوڑے دیتا ہون۔

جب یہ دونون بزرگوار اون کے درخت کاٹنے لگے اور کھیتون کو اوجاڑنا شروع کیا تو کفار ازراہ طعن کہتے تھے کہ ہم لوگ تو تمہارے نزدیک کافر ہین کیا یہ درخت بھی تمہارے خیال مین کافر ہین جو اونہین کاٹے ڈالتے ہو اون کی یہ باتین سنکر چند مسلمانون کو شبہ ہونے لگا تھا۔ اوس شبہ کے رفع کرنے کے لئے وہ آیت نازل ہوئی جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم کا خیمہ بنی حطمہ کے میدان مین نصب کیا گیا تھا۔ عزورا یہودی نے آپ کے خیمہ پر ایک تیر مارا۔ پس خیمہ وہان سے اوکھاڑ کر دوسری جگہہ کھڑا کر دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اوس کی تاک مین تھے۔ ناگاہ کیا دیکھتے ہین کہ وہ ننگی تلوار ہاتھہ مین لئے ہوے نو آدمیون کے ساتھہ قلعہ کے باہر آیا۔ حضرت علی نے اوسپر حملہ کیا اور اوسکا سر کاٹ کے خدمت نبوی مین لے آے پھر حضور نے ابودجانہ اور سہل کو آٹھہ آدمیون کے ہمراہ حضرت علی کے ساتھہ کر دیا۔ ان سبھون نے اون کفار کو بھی قتل کر ڈالا جو عزورا کے ساتھہ آے تھے اور اون کے سر حضور کے سامنے حاضر کئے۔

حضرت واقدیؒ فرماتے ہین کہ عمرو بن امیہ نے مدینہ کو آتے ہوے جن دو شخصون کو مار ڈالا تھا اون کے سلاح درخت اور خون بہا آنحضرت نے اون کی قوم کے پاس بھجوا دیا کیونکہ عامر بن طفیل نے آنحضرت سے کہلا بھیجا تھا کہ ایک مسلمان نے ہماری قوم سے دو آدمیون کو مار ڈالا ہے۔ حالانکہ آپ نے اون دونون کو امان دی تھی مگر جب اوسمین کچھہ جھگڑا پیدا ہوا تو آنحضرت بنفس نفیس سنیچر کے دن مدینہ سے تشریف لے چلے اور مسجد قبا مین آکر نماز پڑھی پھر بنی النضیر کے محلہ مین تشریف لاے دیکھا کہ سب محفل جماے بیٹھے ہین ہمارے حضرت بھی مع اصحاب کے وہان بیٹھہ گئے اور اون لوگون سے باتین کرنے لگے۔

کنانہ بن صوریا احبار یہود کی ایک بیٹی تھی نہایت خوبصورت اور صاحب حسن وجمال اوسکا نام شعثاء تہا۔ حسان نے اپنے اشعار مین اوسکے حسن کی بہت تعریف کی ہے۔ اس سُنکے کنانہ نے کہا تہا کہ اگر مجھکو اپنی خوبصورت بیٹی مین عیب لگ جانے کا خیال نہ ہوتا تو مین بلاشک مسلمان ہوجاتا اب مجھکو بھی اپنی وہی حالت منظور رہے جو تمہاری ہوگی۔

حضرت واقدیؒ فرماتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم مقام بنی النضیر سے مدینہ مین تشریف لے آے تو آپ کے بعد اصحاب بھی وہان سے چلدئے۔ راہ مین اون کو ایک آدمی ملا جو مدینہ سے آتا تہا اصحاب نے اوس سے پوچہا کہ بہائی تو نے رسول خدا کو بھی ادہر جاتے دیکہا ہے۔ اوس نے کہا ہان مجھکو آنحضرت جسر کے پار مدینہ کی طرف جاتے ہوے ملے تھے۔ جب اصحاب حضرت کے پاس پہونچگئے تو معلوم ہوا کہ حضور نے محمد بن مسلمہ کو طلب کیا ہے۔ جناب صدیق اکبر نے عرض کی یارسول اللہ آپ بنی النضیر سے چلے آے اور ہم لوگون کو خبر ہی نہین ہوئی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ یہود نے میرے ساتھہ دغا کرنیکا قصد کیا تہا۔ حق تعالی نے مجھکو اوسکی خبر دیدی اس لئے مین فوراً وہان سے اوٹھہ کے چلا آیا۔ اتنے مین محمد بن مسلمہ بھی آن موجود ہوے حضرت نے اونہین حکم دیا کہ اے ابن مسلمہ تم یہود بنی النضیر کے پاس جاؤ اور اون سے کہو کہ رسول خدا نے مجھے تمہارے پاس بہیجا ہے اور کہا ہے کہ تم لوگ میرے ملک اور شہر سے نکل جاؤ۔

جب محمد بن مسلمہ اون کے پاس پہونچے تو کہا کہ اے یہود مین رسول خدا کا ایلچی بنکر تمہارے پاس آیا ہون مگر مین اون کے پیغام کو پیچھے بیان کرون گا پہلے تم سے وہ بات کہنا چاہتا ہون جسے تم خوب جانتے ہو۔ تمکو قسم ہے اوس توریت کی جسکو خدا نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا ہے سچ سچ میری باتون کا جواب دینا تمکو یاد ہوگا کہ آنحضرت کی بعثت سے قبل مین تمہارے پاس آیا تہا تو تم نے مجھہ سے کہا کہ اے ابن مسلمہ اگر تو چاہے تو ہم تجھکو ناشتہ کرا کے رخصت کردین اور

اگر تو چاہے تو ہم تجھکو یہودی بنالین اوسوقت مین نے تمکو یہ جواب دیا تھاکہ خیر اگر تم کھانا کھلانا چاہتے ہو تو مین کھالونگا مگر مجھکو یہودی بننا منظور نہین ہے - چنانچہ تمنے مجھکو ایک قاب مین کھانا دیا مگر بیٹھکر یہ بھی کہنے لگے کہ اے ابن مسلمہ تو ہمارا دین کیون نہین قبول کرلیتا کیونکہ دنیا مین کوئی دین اگر سچا ہی تو وہ دین یہود ہی ہی شاید تیرا ارادہ اوس دین کے قبول کرنیکا ہی کہ جسکو اس زمانہ مین اسلام اور دین حنفیہ کے نام سے مشہور کرتے ہین - سُن اے ابن مسلمہ ابو عامر دین حنفیہ سے ناراض ہے - اوس دین کا پھیلانے والا تمھارے پاس آویگا شان اوس کی یہ ہوگی کہ وہ خندہ رو ہوگا - اوسکی دونون آنکھین سرخی ہوگی - وہ یمن کی طرف سے آویگا ناقہ پر سوار - گلیم پوش ہوگا اور ایک ٹکڑے روٹی پر قناعت کریگا - اوسکے کندھے پر تلوار ہوگی - وہ کسی سے نہ کہیگا کہ خاموش ہو بلکہ وہ سب کی سنے گا اور کلام اوسکا حکمت کے ساتھ ہوگا وہ آکے تمہاری زمین پر اوتر پڑیگا ہتیار اور اسباب سب کے چھینے جاوینگے اور لوگ قتل ہون گے اور نعشون سے گوش و بینی قطع کئے جاوینگے - یہ سن کے بنی النضیر بولے ہان یہ سب سچ ہے ہمنے یہ بات تجھہ سے ضرور کہی تھی لیکن محمد وہ شخص نہین ہے جسے ہم صاحب ملت حنفیہ بتاتے ہین -

محمد بن مسلمہ یہ سُن کر خاموش ہو رہے اور کہا کہ اے یہود مجھے جو اپنی طرف سے سمجھانا تھا وہ مین کہہ چکا اب خبردار ہو جاؤ کہ آنحضرت نے فرمایا ہے تحقیق تمنے اوس عہد کو توڑ ڈالا جو ہمارے ساتھہ کیا تھا مجھکو اوس بات کی خبر ہوگئی ہے جسکے لئے عمرو بن حجاش کوٹھے پر چڑھا تھا یہود چُپ سنتے رہے اور ایک حرف بھی نہ بولے - محمد بن مسلمہ کہنے لگے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ ہم درستی سامان و اسباب سفر کے لئے تمکو دس دن کی مہلت دیتے ہین اسکے اندر اندر تم ہمارے شہر سے نکل جاؤ اور میعاد ختم ہونے کے بعد جو شخص تم مین سے یہان نظر آئیگا اوسکی گردن ماری جائیگی - تب اون لوگون نے جواب دیا کہ اے ابن مسلمہ ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ قبیلہ اوس مین سے

کوئی شخص یہ حکم لیکر ہمارے پاس آئیگا - محمد ابن مسلمہ نے اسکا یہ جواب دیا کہ اب بعد اسلام لانے کے ہم لوگون کے قلب تبدیل ہو گئے ہین -

یہ حکم سنکر وہ لوگ سامان سفر کرنے کے لئے چند روز ٹہیرے - اون کے سواری اور بار برداری کے جانور ذی الحدر مین چرنے گئے تھے - اون کے ہانک لانے کیواسطے آدمیون کو روانہ کیا اور قبیلہ اشجع سے بھی لوگون کو اجرت پر مقرر کر لیا اور تیاری سفر مین بہت جلدی کرنے لگے -

یہ لوگ تو سامان سفر مین مصروف تے کہ ناگاہ ابن ابی کے دو قاصد سوید اور داعس آن موجود ہوے اور آنکر کہا کہ عبد اللہ ابن ابی نے تمکو پیغام دیا ہے کہ تم لوگ ہرگز اپنے گھرون سے باہر نہ نکلو اور اپنے حصارون مین مقیم رہو میرے ساتھ میری قوم کے دو ہزار آدمی اور سوائے اونکے بہت سے عرب ہین یہ سب تمہاری مدد کو آجائینگے اور تمہارے ساتھ جان دینگے مجال کیا کہ مسلمان تمکو ضرر پہونچا سکین اور بنو قریظہ اور تمہارے حلیف قبیلہ غطفان کے لوگ بہی تمکو مدد دینگے -

ابن ابی نے کعب بن اسد کے پاس بہی مدد طلب کرنے کے لئے قاصد بہیجا تہا جسکا جواب کعب نے یہ دیا کہ بنی قریظہ کا ایک بچہ بھی عہد شکنی نہ کریگا خبردار تم ایسا کلام پھر کبھی ہم سے نہ کرنا - لہذا ابن ابی بنی قریظہ کی طرف سے مایوس ہو گیا مگر چاہتا تہا کہ بنی النضیر اور مسلمانون مین مڈبہیڑ کرا ہی دے - اس لئے اکثر حی بن اخطب کے پاس نامہ و پیغام بہیجکر اوسے اوکساتا رہتا تہا -

حی بن اخطب کو بھی لالچ آگیا اور آنحضرت کی خدمت مین قاصد بہیجکر اطلاع دی کہ ہم یہان سے ہرگز نہ نکلینگے جو تمہارے جی مین آے وہ کرو -

حی بن اخطب عبد اللہ ابن ابی کے فریب مین آکر اپنے حصارون کی درستی و مرمت کرنے لگا جن جن چیزون کی ضرورت دیکہی حصارون مین داخل کرین اور گلی کوچون کو صاف اور ہموار کرا کے کنکر پتھر قلعون مین اس لئے بہر لئے تاکہ مسلمانون پر اون کی بوچھار کرین ایک سال کی خوراک بھی قلعو نمین

مہیا کرلی۔ پانی کے چشمہ متواتر حصارون مین جاری تھے اون کے ختم ہوجانیکا کسی کو بھی خوف نہ تھا۔ چنانچہ یہودی مونچھون پر تاؤ دے دے کر یہ کہتے تھے کہ مسلمانون کی کیا گودڑی ہے جو کامل سال بھر ہمکو محاصرہ مین رکھین۔

سلام ابن مشکم سے نہ رہا گیا تو اوس نے کہا اے حی این خیالست ومحالست وجنون یہ تیرے نفس نے تجھکو دہوکا دیا ہے واللہ اگر مجھکو اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ لوگ تجھے بے وقوف اور لغو جانینگے تو بیشک مین تجھ سے جدا ہو کر اون یہودیون کے ساتھ مل جاتا جو میری بات مانتے ہین اے حی تو ایسا نہ کر اللہ خوب جانتا ہے اور تیرے ساتھ مجھے بھی خبر ہے کہ بیشک محمدؐ رسول اللہ ہین اور اون کی صفت ہمارے نزدیک ثابت ہے پس اگر ہم اس سبب سے اون کی پیروی نہ کرین اور اون سے حسد رکھین کہ نبوت اولاد ہارون ع سے نکل گئی ہے تو ہمکو اتنا تو ضرور کرنا چاہئے کہ اون کی بات ہی کو مان لین اور اپنی جانین اور زن وفرزند اور مال ومتاع لیکر نکل جائین۔ کیا اتنا ہمارے لئے تہوڑا ہے۔ اس مین ہم لوگون کی عزت رہ جائیگی۔ اگر مسلمانون نے یہان آکر ایک دن کے لئے بھی ہماری گڑہیون کو گھیر لیا تو یاد رکھنا کہ یہ رعایتین جو وہ اب منظور کرتے ہین ہمارے ہاتھ سے نکل جاوینگی

حی بن اخطب نے اسکا جواب یہ دیا کہ مسلمان ہرگز ہمارا محاصرہ نہین کر سکتے ابن ابی ہماری مدد کو آتا ہے۔ سلام ابن مشکم نے جواب دیا کہ عبداللہ بن ابی کا قول لایق اعتماد نہین وہ تجھکو ورطۂ ہلاکت مین ڈالنا چاہتا ہے خود تو اپنے گھر مین بیٹھہ رہیگا اور ہمین لڑواویگا۔ مین نے سنا ہے کہ اوس نے کعب سے بھی مدد مانگی تھی۔ مگر اوس نے انکار کردیا اور کہا کہ بنی قریظہ مین سے میرے جیتے جی کوئی عہد شکنی نہین کر سکتا۔ ابن ابی نے بنی قینقاع سے بھی ایسا وعدہ کیا تھا چنانچہ وہ بھی اوسکے بھروسہ پر لڑ پڑے اور عہد شکنی کر بیٹھے۔ وہ تو اوسکی مدد کے منتظر ہی رہے اور یہ اپنے گھر مین بیٹھا ہوا چین کرتا رہا یہانتک کہ مسلمانون نے جاکر بنی قینقاع کو تباہ کردیا۔ اے حی اوسکا کام بہکانا ہے ہم لوگ قبیلہ اوس

کے ساتھ ہمیشہ اوسے مارتے رہے ہین - وہ نہ یہودی ہے نہ مسلمان اور نہ اپنی قوم کے دین پر ہے ایسی حالت مین اوسکے قول وفعل کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے -

اس پر حی ابن اخطب نے جواب دیا کہ میرا نفس ہر بات اور ہر کام سے انکار کر سکتا ہے مگر محمد کی عداوت کو چھوڑنا میرے بس مین نہین ہے - جب سلام نے اوسکی یہ باتین سنین تو کہا کہ واللہ یہ ہی لچھن آوارۂ وطن ہونے کے ہین ہمکو اپنے گھرون سے نکلنا پڑیگا - مال ہمارا تلف ہو جائیگا ہماری بزرگی ضائع ہو جائیگی زن وفرزند ہمارے اسیر ہونگے اور ہمارے بہادر اور شجاع قتل ہو جائینگے -

غرض کہ سلام نے بہت سر مارا مگر حی ابن اخطب نے کسی طرح نہ مانا - آخرش حق تعالی نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ بنی النضیر پر جاؤ اور اون کو اپنی سرحد سے باہر کردو - ادہر منافقون نے خفیہ بنی النضیر سے یہ کہلا بھیجا کہ تم ہرگز اپنی جگہہ نہ چھوڑنا ناکہ بندی اور کوچہ بندی کر لینا اور اپنے حصارون کو خوب مضبوط بنا لینا اگر مسلمان بغیر لڑائی کے نہ مانین گے تو ہم تمہاری اعانت کو موجود ہین چنانچہ یہود نے ایسا ہی کیا -

حضرت رسالت مآب نے نقیب کو بلا کے منادی کرادی - اوسی دم اہل اسلام ہتیار لگا لگا کے بنی نضیر کی طرف روانہ ہوے اور دونون طرف سے لڑائی شروع ہو گئی قریباً بیس[۲۰] روز تک لڑائی رہی اس عرصہ مین جب مسلمان اونکے کسی مورچے یا گڑہی پر حملہ کرتے اور غالب ہو جاتے تہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتے تھے اور اوس جگہہ کی مضبوطی کر کے لڑنے لگتے تہے اور مسلمان جس گڑہی یا مکان پر غلبہ پاتے تھے اوسکو کہود کر برابر کر دیتے تھے -

آنحضرت صلعم نے اون کے کچھہ چھوہارون کے درخت کاٹنے کا حکم دیا تہا اس مین مصلحت یہ تھی کہ وہ سخت غیظ وغضب مین آجائین - لہذا دہ درخت کاٹے گئے - اونکے نخلستان مین سب سے عمدہ قسم وہ تھی جسے لوگ تو راصفر کہتے تھے - میوہ اوسکا بالکل زرد رنگ کا اور اوسکے پوست اور مغز کا یہ عالم تہا کہ پوست اور گودے کے اندر سے گٹھلی صاف نظر آتی تھی - وہ درخت اونکو اپنی اولاد سے بہی

زیادہ عزیز تھے۔ جب یہودیون نے اپنے نخلستان کٹتے دیکھے تو کہنے لگے کہ اے محمدؐ جو کتاب تم پر نازل ہوئی ہے اوس مین زمین پر فساد کرنیکا حکم ہے یا اصلاح کا۔ اور بھی اس باب مین اونہون نے بہت کچھہ کہا سنا مگر جب ایک بھی نہ چلی اور منافقین کی مدد سے بھی مایوس ہو گئے تو حق تعالی نے اون کے دلون مین اسلام کا رعب وہیبت ڈالدی۔ آخر ش اونہون نے آنحضرت صلعم سے درخواست کی کہ اگر آپ ہماری جان بخشی کرین تو ہم مدینہ سے بدر ہو جائین۔ پس آنحضرت نے اونسے اس شرط پر صلح کر لی کہ وہ مدینہ سے اس طرح نکلین کہ تین تین آدمی پیچھے ایک ایک اونٹ ہو اور اوسی پر جو کچھہ مال اور کہانے پینے کی چیزین لدسکین لادے جائین اون کے سوا جو کچھہ باقی رہ جائیگا اون کا مال نہین ہے۔ غرضکہ وہ لوگ اسی طرح شہر سے نکل گئے۔ اون کے اخراج کے باب مین یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ○

ترجمہ۔ اگر یہ امر نہ ہوتا کہ حق تعالی نے اون کے حق مین جلا وطن ہونا مقرر کیا تو اون پر دنیا ہی مین عذاب کرتا اور اون کے لئے آخرت مین آتش دوزخ کا عذاب ہے۔

غرض کہ وہ لوگ سرحد مدینہ سے نکل کر اذرعات اور اریحا کی طرف چلے گئے جو ملک شام مین ہین مگر حی ابن اخطب اون کے ساتھہ نہ گیا بلکہ اپنے اہل وعیال اور اپنے بہائی کی اولاد کو ہمراہ لے کر خیبر کو چلا گیا اور اون سبکو وہان چھوڑ کر خود مکہ مین آیا۔ یہان آکر کیا دیکھتا ہے کہ قریش مکہ سے نکل کھڑے ہوے ہین اور رسول خدا کے ساتھہ جنگ کرنیکا ارادہ رکھتے ہین چونکہ اوس سال مین سخت قحط تہا اس لئے وہ لوگ مکہ سے باہر نکل کر ٹھہر گئے اور آپسمین کہنے لگے کہ یہ وقت سفر کرنے کا نہین ہے۔ بہتر ہوگا کہ سمت آجاوے۔

اسوقت مین اون لوگون کے ساتھہ زادراہ کے لئے سوائے ستو کے اور کچھہ نہ تہا اسواسطے

اوس لشکر کا نام جیش السویق ہوا یعنی ستو والا لشکر چنانچہ اس مشورہ مین یہ بات ٹہری کہ مکہ مین پہر چلو
ناگاہ اسی حال مین حی ابن اخطب اون کے پاس پہونچ گیا۔ اون لوگون نے حی ابن اخطب سے
اوسکی قوم کا حال پوچھا اوس نے جواب دیا کہ مین اونکو خیبر اور مدینہ کے درمیان متردد چھوڑ آیا ہون
تم اون کے پاس پہونچ کر اونہین بھی اپنے ساتھہ لے لینا وہ تمہارے ساتھہ ہو کر محمد سے لڑینگے
پھر کفار قریش نے بنی قریظہ کا حال دریافت کیا تو اوس نے کہا کہ بنی قریظہ محمد سے مکر و حیلہ کر کے مدینہ
ہی مین رہ گئے ہین جب تم اون کے پاس پہونچ جاؤ گے تو وہ بھی تمہارے ساتھہ شامل ہو جائینگے
آخر اہل مکہ نے ایک سال اور توقف کیا۔

دولت مآب جناب صبحی پاشا کی کتاب حقایق الکلام فی تاریخ الاسلام مین مندرج ہے
کہ ماہ ربیع الاول مین اسلام کا لشکر ظفر پیکر مدینہ سے غزوہ بنی النضیر کے لئے روانہ ہوا تھا اور چھہ روز تک
اون کا محاصرہ کئے ہوئے پڑا رہا۔ بعض لوگون نے بیچ بچاؤ کرا دیا اس لئے صرف اون کی جلاوطنی پر
اکتفا کی گئی۔ زیادہ باز پرس نہین ہوئی۔

حضرت عبد اللہ ابن عثمان اور حضرت زینب اور حضرت علی مرتضیٰ کی والدہ ماجدہ وغیرہ کا انتقال

اسی سکمہ ہجری مین حضرت رسول خدا کے نواسے عبد اللہ ابن حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔ سبب اونکی وفات کا یہ تہا کہ ایک مرغی نے اونکی آنکھہ مین چونچ
ماری تھی جس سے آنکھہ کا خلش کچھہ ایسا پڑا کہ جان بر نہ ہو سکے۔ چھہ سال کی عمر مین وفات پائی۔
آنحضرت نے اونکے جنازے کی نماز پڑہی اور اون کے پدر بزرگوار نے اونہین قبر مین اوتارا۔
حضرت زینب بنت خزیمہ زوجہ رسول اللہ اور عبد السلام ابو سلمہ ابن عبد الاسد مخزومی شوہر ام سلمہ

اور فاطمہ بنت اسد والدہ علی مرتضی نے اسی سال مین وفات پائی اور اسی سال مین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ متولد ہوے - اسی سال مین آنحضرت صلعم نے حضرت ام سلمہ کو شرف زوجیت سے مشرف فرمایا - یہ عقد ماہ شوال مین ہوا تہا -

بیان کیا گیا ہے کہ جب آنحضرت کو حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی کے قریب المرگ ہونیکی خبر پہونچی تو آپ کو بہت رنج ہوا اور فرمایا کہ ان کے وفات کی خبر فوراً میرے پاس آوے آپ نے خود بقیع مین اپنے ہاتھہ سے اونکی قبر کہودی - اوسمین اوتر کر لیٹے اور قران شریف پڑہا - ستر تکبیرون کے ساتھہ آپ نے اونکے جنازے کی نماز پڑہی اور فرمایا کہ کوئی فشار قبر سے سواے فاطمہ بنت اسد کے نجات نہ پاویگا لوگون نے پوچہا کہ کیا آپ کے فرزند دلبند قاسمؓ بھی ضغطہ قبر مین مبتلا ہون گے حضور نے جواب دیا کہ قاسم تو درکنار اون سے چہوٹا ابراہیمؑ بھی اوس سے بےخوف نہین ہے جب حضور نے اون کے مرنے کی خبر سنی تو معہ صحابہ اون کے گہر تشریف لے گئے اور اپنا پیراہن مبارک اوتار کر فرمایا کہ غسل کے بعد اسکا کفن دینا - آپ نے اونکے جنازے کو بھی کندہے دیئے جب قبر پر پہونچے تو اوتر کر اوسمین لیٹ گئے وہان سے نکلنے کے بعد فرمایا "بسم اللہ وعلی اسم اللہ"

صحابہ نے عرض کی کہ فاطمہ کے حق مین دو باتین ہم نے آپ سے ایسی نئی دیکہین کہ کسی اور کے لئے آپ نے نہین کی تہین ایک تو قمیص مبارک کا کفن دیا اور دوسرے آپ اون کی قبر مین لیٹے - فرمایا کہ قمیص کے پہنانے سے میری غرض یہ تھی کہ وہ دوزخ کی آگ سے نجات پاوین اور قبر مین لیٹنے سے یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالی اون کی قبر مین وسعت دے - اے لوگو بعد وفات ابی طالب کے کوئی میرے ساتھہ نیکی اور ہمدردی نہین کرتا تہا سواے اس مرحومہ مغفورہ کے لہذا مین نے اپنا پیراہن اوسکو پہنا دیا ہے کہ اللہ تعالی اوسکو بہشت کا حلہ عطا فرماوے اور قبر مین اوسکی لیٹا کہ اللہ تعالی امتحان قبر سے خلاصی دی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے ابن زبیر کو وصیت کی کہ مجھکو

آنحضرتؐ اور شیخینؓ کے پاس دفن نہ کرنا بلکہ امہات المومنین کے پاس دفن کی جاؤن کیونکہ اگر مین گناہون کی نجاست مین آلودہ ہون تو اون کے پاس دفن ہونے سے پاک نہین ہو سکتی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب فاطمہ بنت اسد مر گئین تو حضور اون کے سرہانے جاکر بیٹھے اور فرمایا "امی بعد امی" یعنی میری مان کی وفات کے بعد تم میری مان تھین اور اسکے سوای اون کی بہت تعریف کی اور اپنا پیراہن اون کے کفن کو دیا۔

اسامہ بن زید اور ابو ایوب انصاری اور عمر بن خطاب کو حکم ہوا کہ اون کی قبر کھودین اور لحد آپنے اپنے دست مبارک سے کھودی اور مٹی نکالی پھر قبر کے اندر اوتر گئے اور فرمایا۔

اللہ الذی یحیی ویمیت وھو حی لا یموت اغفر لامی فاطمۃ بنت اسد ووسع علیہا مدخلہا بحق نبیک والانبیاء قبلی فانک ارحم الراحمین۔ ترجمہ۔ اللہ وہ ذات ہے کہ ہمیشہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اور نہین مرتا ای اللہ بخشدے میری مان فاطمہ بنت اسد کو اور فراخ کردے اوسکی قبر بطفیل اپنے نبی کے اور بطفیل اگلے نبیون کی تحقیق تو رحم کرنیوالون مین سب سے بڑا رحم کرنیوالا ہے پھر حضور نے چار تکبیرین کہہ کر اون کو قبر مین اوتارا اور حضرت عمر اور ابو بکر بھی اوتارنے مین آپ کے شریک تھے۔

عمر بن عبد العزیز فرماتے ہین کہ آنحضرت سوائے پانچ آدمیون کے اور کسی کی قبر مین نہین اوترے اون مین سے تین تو عورتین ہین اور دو مرد۔ اول حضرت خدیجہ کی قبر مین مکہ مین اور چار کے لئے مدینہ مین ایسا ہوا۔ ایک تو حضرت خدیجہ کا بیٹا جسکو آنحضرت نے اپنی گود مین پرورش کیا تہا۔ دوسرے عبد اللہ مزنی جن کو ذو البجادین بھی کہتے ہین تیسرے حضرت عایشہ کی والدہ ام رومان کی قبر مین۔ چوتھے فاطمہ بنت اسد کی قبر مین۔

اسی سال مین زید بن ثابت نے آنحضرت کے حکم سے یہود کی خط و کتابت سیکھی تاکہ اون کے

بھیدون سے آگاہ ہو جائین اور یہ علم اونہون نے پندرہ دن مین سیکھہ لیا تھا تاکہ یہودی رہی سہی توریت کو بھی محرف نہ کر ڈالین۔

اسی سال مین ایک مالدار یہودی کے لڑکے نے ایک یہودی عورت سے زنا کیا حضور نے اپنی شریعت کے بموجب اوسے رجم یعنی سنگ سار کرنیکا حکم دیا۔ یہود آپ کو فریب دینا چاہتے تھے اور کہتے پھرتے تھے کہ ہماری شریعت مین تو یہ حکم ہے کہ زانی اور زانیہ کا مونہہ کالا کرکے اونٹ پر اولٹے مونہہ سوار کر دیتے ہین اور چھوڑ دیتے ہین۔ اسپر عبد اللہ بن سلام نے جو احبار یہود مین سے مسلمان ہو گئے تھے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ جھوٹ بولتے ہین توریت مین بھی زانی کو سنگ سار کرنے کا حکم ہے اسپر آپ نے توریت منگائی۔ یہود نے آیت رجم پر اپنا ہاتھہ رکھہ کے توریت کو پڑہنا شروع کیا ابن سلام نے پڑہنے والے سے کہا کہ ہاتھہ تو اوٹھا جون ہی اوس نے ہاتھہ اوٹھایا رجم کی آیت ظاہر ہو گئی۔ عبد اللہ بن سلام نے اوسکو سب کے سامنے پڑہ سنایا اور مجرم سنگ سار کیا گیا۔

اسی سال مین شراب کی حرمت پر آیت نازل ہوئی لیکن بعضے کہتے ہین کہ ۳ھ ہجری مین شراب حرام ہوئی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ شراب کی حرمت مین کئی دفعہ وحی نازل ہوئی اور بعضون کے نزدیک غزوہ حدیبیہ مین یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ اکثر لوگ ۸ھ ہجری کا واقع بتاتے ہین مگر صحیح قول یہ ہی ہے کہ اسی سال ۴ھ ہجری مین یہ آیت نازل ہوئی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ ترجمہ۔ اے ایمان والو یہ شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے کام شیطان کے ہین ان سے بچتے رہو شاید تمہارا بھلا ہو۔ روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ ایک قول کے بموجب ۸ھ ہجری مین شراب حرام ہوئی شیخ ابن حجر صحیح بخاری کی شرح مین اسی قول کو مستند بتاتے ہین۔ شراب کی حرمت مین چار آیتین نازل ہوئی ہین مکہ مین یہ آیت اوتری تھی۔

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ

ترجمہ۔ کھجور اور انگور کے میوون سے تم نشہ کی چیزین اور خاصی روزی بناتے ہو۔

جب تک یہ آیت نازل نہ ہوئی تھی اوسوقت تک مسلمان شراب پیتے تے۔ مدینہ مین آکر حضرت عمر فاروق اور معاذ بن جبل اور چند انصار نے آنحضرت سے دریافت کیا کہ شراب عقل کی ضایع کرنے والی ہے اور قمار بازی مین مال کا نقصان ہے ان دونون کی نسبت آپ کیا حکم دیتے ہین اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ ترجمہ۔ لوگ تم سے شراب اور جوے کی نسبت حکم پوچھتے ہین کہدو کہ اون مین بڑا گناہ ہے اور فائدہ بھی ہے لوگون کو مگر گناہ اونکا اون کے نفع سے بہت بڑا ہے جسوقت آپ نے یہ آیت حضرت عمر فاروق کے روبرو پڑہی ایک جماعت عقلاے صحابہ نے تو بوجب اسکے شراب پینا موقوف کردیا اور دوسرے گروہ نے ترک نہ کیا یہان تک کہ عبد الرحمن بن عوف نے ایک دن اپنے چند یارون کی دعوت کی اور سب کے سب شراب پی کر خوب مست ہوگئے مغرب کے وقت ایک شخص اون مین سے امام ہوا اور نماز مین سورہ "قل یا یہا الکافرون" پڑہی اور بجاے "لا اعبد" کے "اعبد" پڑھ گئے اوسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ۔

ترجمہ۔ اے ایمان والو جب تمکو نشہ ہو تو نماز کے نزدیک مت جاؤ یہان تک کہ سمجھنے لگو جو تم کہتے ہو۔

اسکے بعد بعض صحابہ نے اس خیال سے کہ پینا اوسکا موجب ترک نماز کا ہے اوسکو ترک کیا اور بعضون نے اوسکو اسقدر پینا اختیار کیا کہ نماز کے وقت نشہ نہ پیدا ہو یہان تک کہ عتبان بن مالک انصاری نے صحابہ کی ایک جماعت کی دعوت کی اور اونٹ کا کلہ اون کے لئے بھون کرلاے جب اونہون نے کہایا اور شراب پی اور مست ہوگئے تو ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے اور اشعار فخر اور

مدح اور ذم پڑہنے لگے۔ سعد بن ابی وقاص نے ایک قصیدہ بنایا اوسمین انصار اور قوم انصار کی ہجو تھی
ایک انصاری نے اوس ہوتے ہوے کلہ کو اوٹہاکر سعد بن ابی وقاص کے سر پر مارا اون کے
سر مین بہت زخم آگیا۔ سعد نے انصار کی شکایت آنحضرت سے آکر بیان کی حضرت عمر نے جب یہ خبر
سنی تو دعا فرمائی کہ یا اللہ شراب کی نسبت شافی حکم ہمارے لیئے نازل فرما۔ پس اوسی وقت یہ آیت
نازل ہوئی۔

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ج فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○

ترجمہ۔ اے ایمان والو تحقیق شراب اور جوا اور مورتین اور پانسے پلید کام شیطان کے ہین
تم اون سے بچو تاکہ نجات پاؤ تحقیق ارادہ کرتا ہے شیطان کہ ڈالے تم مین دشمنی اور بغض شراب اور
جوے کے وسیلہ سے اور باز رکھے تمکو اللہ کے ذکر سے اور نماز سے سو اب بھی تم رکوگے۔ جسوقت
حضرت عمر فاروق نے یہ آیت سنی تو کہا کہ اے رب ہمارے ہم ان چیزون سے باز رہے اور ایک روایت
مین ہے کہ حضرت فاروق نے یون فرمایا تہا کہ ہم باز رہے۔ ہم باز رہے تحقیق شراب لے جاتی ہے
انسان کے مال اور عقل کو۔

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ بازار مدینہ مین منادی کرادو کہ
شراب بالکل حرام کردی گئی۔ اوس منادی کو سنکر جو کوئی بھی شراب پی رہا تہا اوس نے فوراً اوسے چھوڑ دیا
اور ہاتہہ مونہہ دہو ڈالے۔ جس کے گھر مین شراب تھی اوس نے سب پہینکدی۔ چنانچہ اوس دن
بازار مدینہ مین شراب اسطرح بہتی تھی جیسے پانی بہتا ہو۔

آپ نے بہت سی حدیثین شراب پینے والون کے حق مین بیان فرمائی ہین۔ آپ کا ارشاد ہے

کہ جو ہمیشہ دنیا مین شراب پیتا ہے اگر وہ بغیر توبہ کئے مرجاے تو شراب بہشت سے ناامید رہیگا۔
جابر بن عبداللہ انصاری فرماتے ہین کہ فرمایا رسول خدا نے تحقیق اللہ نے عہد کرلیا ہے کہ جو کوئی دنیا مین نشہ کی چیزین پئیگا۔ قیامت مین اوسے دوزخیون کا پسینہ پلایا جائیگا۔ ابن عمر فرماتے ہین کہ آنحضرت کا ارشاد ہے کہ جو کوئی شراب پیتا ہے اللہ اوسکی چالیس دن کی نماز قبول نہین کرتا اگر وہ توبہ کریگا تو قبول ہو جائیگی مگر چار دفعہ توبہ کرنیکے بعد اگر پانچوین دفعہ پہر اس جرم کا مرتکب ہوتا ہے تو پہر توبہ بہی نہین قبول کی جاتی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ لعنت کی آنحضرت نے دس آدمیون پر یعنی شراب کے بنانیوالے پر۔ بنوانے والے پر۔ پینے والے پر۔ پلوانے والے پر۔ بیچنے والے پر۔ خریدنے والے پر۔ اوسپر جسکے لئے خریدی گئی۔ اوسکی قیمت کہانیوالے پر۔ شراب کے اوٹہانے والے پر اور اوٹہوانے والے پر۔

حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے ہر ایک نشہ والی چیز شراب ہے اور سب نشہ والی چیزین حرام ہین۔

۵ ہجری کے واقعات

اس سال مین آیۂ حجاب نازل ہوئی اور مسلمان عورتون کو چہپا ہوا رہنا اور پردہ نشینی اختیار کرنا فرض ہوا۔ اسی سال مین زینب بنت جحش آنحضرت صلعم کی زوجیت سے مشرف ہوئین۔

(۲۶) غزوہ مریسیع جسکو غزوہ بنی المصطلق بہی کہتے ہین

حارث ابن ابی ضرار نے عرب کے مشرکون کو بہکا کے رسول خدا سے لڑنے پر آمادہ کیا تہا۔ اوسکے اغوا سے ایک بہت بڑی جماعت جمع ہو کر ایک لشکر طیار ہو گیا۔ قریب تہا کہ یہ لوگ جنگ کے ارادہ سے مدینہ پر چڑہائی کردین کہ یہ خبر حضور نبوی مین پہونچ گئی۔ آنحضرت صلعم نے بریدہ ابن الحصیب اسلمی کو اونکا حال دریافت کرنیکے لئے بہیجا۔ بریدہ نے اونسے جا کر کہا مین نے سنا ہے کہ تم لوگ

محمدؐ سے لڑنیکا ارادہ کر رہے ہو اور تم نے ایک لشکر آراستہ کر لیا ہے اگر یہ بات سچ ہے تو مین بھی چاہتا ہون کہ اپنی قوم کو جمع کر کے تمہارے پاس آجاؤن اور مسلمانون سے لڑون۔ وہ لوگ یہ بات سنکر بہت خوش ہوسے اور اس لالچ سے بریدہ کی بہت خاطر و تواضع کی اور کہا کہ اسے دوست محمدؐ سے لڑنے کا ہم مصمم ارادہ کر چکے ہین۔ دیکھنا کہ جان توڑ توڑ کے مسلمانون کو کیسا نیچا دکھاتے ہین۔ جب بریدہ نے خوب تحقیق کر لیا کہ یہ لوگ لڑائی پر تلے ہوسے ہین تو کہا کہ لو مین بھی اب جاتا ہون تاکہ اپنی قوم کو فراہم کرون۔ پھر وہان سے رخصت ہو کر مدینہ مین واپس آکر سارا حال آنحضرت صلعم کو کہہ سنایا۔

جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا کہ کفار بدکار مدینہ پر چڑھائی ضرور کرینگے تو زید ابن حارثہ کو مدینہ مین خلیفہ کر کے مہاجرین کا علم جناب علی رضی اللہ عنہ کو اور انصار کا علم سعد ابن عبادہ کو مرحمت فرمایا اور جناب فاروق اعظم کو لشکر اسلام کے مقدمہ پر تعین کر کے کوچ کیا بہت سے منافق بھی لشکر اسلام کے ساتھہ ہو لئے۔ راہ مین ایک شخص جو دشمنون کا جاسوس تہا گرفتار کیا گیا۔ لوگون نے اوس سے لشکر کفار کا حال معلوم کرنا چاہا مگر وہ یہ ہی کہے گیا کہ مین کچھہ نہین جانتا اوسکی باتون پر حضرت فاروق اعظم کو طیش آگیا تو آپنے ایک ایسی ڈانٹ بتائی کہ بچہ کے ہوش وحواس جاتے رہے اور کہنے لگا کہ مین بنی المصطلق مین سے ہون۔ حارث ابن ابی ضرار نے جاسوسی کے لئے مجھے بہیجا ہے۔ جناب عمر فاروق نے اوسے آنحضرت کی خدمت مین لے جانا چاہا مگر وہ سخت کلامی اور انکار سے لڑنے پر آمادہ ہو گیا۔ آخر ش حضرت عمرؓ کو جوش آگیا تو اوسے قتل کر ڈالا۔

جب اوسکے قتل ہونے کی خبر بنی المصطلق کو پہونچی تو خوف کے مارے کانپ اوٹھے۔ کچھہ تو اون مین سے متفرق اور پریشان ہو گئے اور جو باقی رہ گئے تھے وہ مقابلہ پر آئے۔

لشکر اسلام نے مقام مریسیع پر ڈیرے ڈالے۔ حضرت رسول خدا نے عمر خطاب کو حکم دیا کہ جاؤ انہین نصیحت کر کے پہلے اسلام کی طرف بلاؤ۔ چنانچہ حضرت عمر نے تشریف لیجا کر اونکو بہت کچھہ

پند ونصائح کیئے مگر شریرون نے اونکی ایک نہ سنی اور جنگ کے لیئے تل گئے۔

مسلمانون نے پہلے تو تیر پھینکے مگر جب دیکھا کہ وہ ناہنجار کسی طرح نہین مانتے تو ایک بارگی اون پر حملہ کردیا۔ کفار کے دس آدمی تو مارے گئے اور باقی قید ہوے۔ مسلمانون مین سے صرف ایک آدمی شہید ہوا۔

جب لڑائی ہو چکی تو قبیلہ بنی المصطلق مین سے ایک شخص مسلمان ہوا اور بیان کیا کہ مین نے لڑائی کے وقت چند آدمیون کو سفید ابلق گھوڑون پر سوار لشکر اسلام کی مدد کے لیئے آتے دیکھا تھا اون کی شکل وصورت ایسی تھی کہ مین نے کبھی نہین دیکھی۔ یہ حال دیکھہ کر میرے دل کو یقین ہوگیا کہ دین اسلام سچا ہے۔ اگرچہ لڑائی ہو چکی تھی اور اوسکے دل مین کوئی دنیوی خوف وخطر باقی نہین رہا تھا مگر اسی تائید غیبی نے کفر وضلالت سے اوسے نکال کے مسلمان کردیا۔

حارث ابن ابی ضرار کی بیٹی جویریہ کا بھی ایسا ہی حال ہوا۔ وہ لشکر اسلام کی شوکت وعظمت اور آسمانی مددگارون کی شان وشوکت دیکھہ کر مسلمان ہوئی۔ باوجودیکہ عالی خاندان اور رئیس زادی تھی نیز کوئی دنیوی غرض نہین رکھتی تھی مگر پھر بھی اپنا آبائی طریقہ چھوڑ کر اسلام اختیار کیا اور ناز ونعمت سے نکلکر محض اسلام کی خاطر مفلسی کو گوارا کیا۔ اگرچہ ابتدا مین مسلمان ہونے کے باعث اپنے خویش واقربا کے نزدیک ذلیل اور لذائذ دنیوی سے چند روز محروم رہی مگر انجام کار جناب باری عز اسمہ نے اسلام لانے کے عوض مین اوسپر ایسا فضل وکرم کیا کہ حضرت رسول خدا کی زوجیت سے مشرف ہوئی

حضرت جویریہ رضہ نے اسلام لانے کے بعد اور زوجیت سے مشرف ہونے کے قبل اکثر فرمایا کہ رسول خدا کے آنے سے پہلے مین نے یہ خواب دیکھا تھا کہ چاند مدینہ کی طرف سے میرے پاس آیا ہے پس مین سوچا کرتی تھی کہ اسکی تعبیر کیا ہو گی اب کہ دولت اسلام سے مالامال ہو گئی ہون اور شرف زوجیت مجھے حاصل ہے اس لیئے سمجھہ گئی کہ میرے خواب کی تعبیر یہی تھی۔

اسی سفر مین جہجاہ ابن سعد غفاری مین جو عمر خطاب کے اجورہ دار تھے اور سنان ابن وبرجی مین ایک کنوئین پر جھگڑا ہوا۔ واقعات اس نزاع کے یہ ہین کہ سنان اور جہجاہ دونون نے اپنا اپنا ڈول کنوئین مین ڈالا اتفاقاً دونون کے ڈول ہم شکل تھے۔ ایک کا ڈول تو کنوئین مین گر پڑا اور دوسرے کا نکل آیا۔ وہ ڈول جو نکل آیا تھا حقیقت مین سنان کا تھا۔ جہجاہ بولا کہ یہ میرا ڈول ہے اسی پر دونون مین جھگڑا ہو گیا۔ یہان تک تکرار ہوئی کہ جہجاہ نے سنان کے موتھہ پر ایسا طپانچہ مارا کہ خون بہ نکلا۔ سنان پکارا "یاللانصار یاللخزرج" اور جہجاہ مہاجرون کو پکار کے چلایا "یاللکنانتہ یاللقریش" ان دونون کی آواز سنکر مہاجرین اور انصار مین سے آدمی ہتیار لے لے کر دوڑے اور قریب تہا کہ فساد عظیم برپا ہو جاے مگر مہاجرون نے سنان کو سمجھایا کہ بہائی تمہین جانے دو معاف کر دو۔ سنان اونکے سمجہانے سے مان گیا اور نزاع رفع ہو گیا۔ کہین عبداللہ ابن ابی سلول منافق بھی اپنے یارون سمیت وہان بیٹھا تہا بڑے غصہ سے چلا کر بولا کہ یہ مہاجر تو ہماری جان کے لئے بڑے صاحب شوکت و قوت بن بیٹھے ہین اگر اب کی دفعہ مدینہ مین میرا جانا ہوا تو وہ جو عزیز ہے اوسکو جو خوار ہے مدینہ سے نکال دیگا اوس ملعون نے اپنے کو تو عزیز کہا اور حضرت سرورکائنات کو خوار ٹھرایا پس اوسکے قول کے یہ معنی ہوے کہ مین مدینہ مین جا کر محمد کو وہان سے نکال دونگا۔

بعد ازان اپنی قوم کیطرف غضبناک ہو کر دیکھا اور بولا کہ یہ بلا تم نے اپنے اوپر آپ لی ہے کہ مسلمانون کو مدینہ مین رہنے دیا اور اپنے مال و اسباب مین شریک بنایا۔

زید ابن ارقم یہ سب باتین اوسکے پاس بیٹھے ہوے سن رہے تھے حضرت رسول خدا کے پاس آے اور سارا حال بیان کیا اوسوقت حضور کی خدمت مین ابوبکر صدیق۔ عثمان ابن عفان۔ سعد ابن ابی وقاص۔ محمد ابن مسلمہ۔ اویس ابن جولی۔ عباد ابن بشیر وغیرہ حاضر تھے۔ جب زید سارا قصہ گذشتہ کہہ چکے تو حضور نے اس لحاظ سے کہ کہین اصحاب مین سے کوئی شخص عبداللہ ابن ابی سلول کی

جانکا خواہان نہ ہو جای۔ زید سی کہا کہ شاید تو اوس سی خفا ہی اسلئے دشمنی کے باعث ایسا کہتا ہی۔ زید نے کہا کہ نہین مینے اوسکو منہ سی سنا ہی آپنے فرمایا شاید تیری سماعت مین فرق ہو۔ وہ بولی ہرگز نہین مینے اچھی طرح برملا کہتے ہوے سنا ہی چونکہ حضور کو اوسکی خطاپوشی منظور تھی اسلئے کچھہ خیال نہ فرمایا اور وہان سے کوچ کردیا۔

اسیدابن حضیر نے جب سنا کہ عبداللہ ابن ابی سلول نے حضور کی خدمت مین بڑی گستاخی کی ہے تو وہ آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا حضرت آپ عزیز و گرامی ہین اور وہ ذلیل و خوار ہے آپ اوسے مدینہ سے نکال دین مگر آپنے اسکی بات پر بھی کچھہ توجہ نہ فرمائی اور ہر چند لوگ ابن ابی کے پاس گئے اور سمجھایا کہ اے بدبخت تجھہ پر کیا غضب پڑا تھا کہ تونے پیغمبر خدا کے حق مین گستاخی کی اگر یہ بات سچ نہین ہے تو اون کی خدمت مین جاکر عذر خواہی کر اور قسم کھا پس ابن ابی اوسی وقت قسم کھا کر بولا مین نے ایسا نہین کہا اور حضرت رسول خدا کے پاس بھی آکر جھوٹی قسم کھا گیا کہ یا حضرت زید نے جو بات آپ سے کہی ہے وہ غلط ہے مین نے ہرگز ایسی بے ادبی کبھی نہین کی۔

جب وہ اپنے قول سے بالکل پھر گیا تو بعضے آدمیون کو یقین ہو گیا کہ یہ سچا ہے اور زید نے جھوٹ کہا تھا چنانچہ زید کے بعض اقربا نے اونہین ملامت کی۔ زید کہتے ہین کہ مجھے اسکا بہت غم ہوا اور ایک دن مین رنج کی حالت مین گھوڑے پر سوار باہر میدان مین چلا جاتا تھا ناگاہ جناب سرور کائنات بھی وہان آنکلے اور نبوت کی روسے میرے رنج کا حال دریافت کرکے ہنسے پھر میرا کان مروڑ کے فرمایا کہ غمگین نہ ہو اللہ تعالی تیرے قول کی تصدیق اور منافق کی تکذیب کرتا ہے یہ کہکر سورۃ المنافقون مجھے پڑھ کر سنادی جس سے میری تسکین ہوگئی اور وہ رنج و غم جاتا رہا۔

عبداللہ ابن ابی کا ایک بیٹا تھا اوسکا نام بھی عبداللہ ہی تھا۔ یہ نہایت سچا مسلمان اور موحد تھا اوس نے حضور نبوی مین آکر التماس کی کہ حضور اگر آپ چاہین کہ میرا باپ عبداللہ ابن ابی سلول اپنے

کفر کے باعث قتل کیا جاے تو مجھکو حکم ہو کہ مین اپنے ہاتہہ سے اوسے قتل کرون۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہین اوسے قتل کرنا نہین چاہتا جب تک کہ وہ ہم مین ہے ہم اوسکے ساتہہ نیکی کرتے رہینگے

جب لشکر اسلام مدینہ کی طرف چلا تو وادی عقیق مین عبد اللہ پسر عبد اللہ ابن ابی نے سر راہ کھڑے ہو کر ہر ایک سوار کو تاکنا شروع کیا یہان تک کہ اوسکا باپ بھی اوس طرف سے گذرا چونکہ بیٹے کی غرض یہ تہی کہ کہین میرا باپ مدینہ کو نہ چلا جاے اور اپنا ارادہ فاسد پورا کرنے کے درپے نہ ہو پس جسوقت اوسکی نظر باپ پر پڑی تو اوسکے اونٹ کی مہار پکڑ کر بٹھا لیا اور اونٹ کے زانو پر پانوں رکھہ کر کھڑا ہو گیا۔ باپ نے دریافت کیا کہ تیرا کیا ارادہ ہے۔ عبد اللہ نے جواب دیا کہ جب تک رسول خدا کا حکم نہ ہوگا مین تجھکو مدینہ نہ جانے دونگا۔ اب سروست میرے سامنے یہ اقرار کر کہ مین ذلیل تر ہون اور رسول خدا عزیز ترین۔ جو شخص ان باپ بیٹون کی باتین سنتا تہا تعجب مین رہ جاتا تہا۔ شدہ شدہ یہ خبر آنحضرت کو بہی پہونچی آپ یہ سنکر وہان تشریف لاے اور پوچہا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ لوگ بولے کہ عبد اللہ نے اپنے باپ کو پکڑ رکہا ہے اور کہتا ہے کہ جب تک آنحضرتؐ کا حکم نہ ہوگا مین تجھکو مدینہ نہ جانے دونگا۔ حضرت اون دونون کے پاس گئے اور دیکہا کہ حقیقت مین بیٹا باپ کا اونٹ پکڑے ہوے کھڑا ہے اور باپ کہتا ہے کہ "لانا اذل من الصبیان لانا اذل من النساء" یعنی مین لڑکون اور عورتون سے بہی زیادہ ذلیل ہون۔ حضور نے بیٹے سے کہا کہ بس زیادہ ضد نہ کر اسکو چھوڑ دے عبد اللہ نے آپ کے فرمانے سے فوراً باپ کو چھوڑ دیا۔

ایک دن عبادہ ابن الصامت نے عبد اللہ بن ابی سے کہا کہ تو رسول خدا کے پاس جاتا کہ وہ تیرے لئے بخشش کی دعا کرین مگر اوس منافق کمبخت نے انکار کر کے موتہہ پہیر لیا اوسوقت اتفاقاً رسول خدا بہی وہان سے کچھہ دور تشریف رکہتے تہے شان ایزدی دیکھو کہ عبادہ اور ابن ابی سلول مین یہ گفتگو ہو ہی رہی تہی کہ سورہ منافقون کی یہ آیت نازل ہوئی۔

وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ○

ترجمہ۔جب منافقون سے کہا جاتا ہے کہ رسول خدا کے پاس چلو تاکہ وہ تمہارے لیئے بخشش کی دعا کرین تو وہ غرور سے منہ پہیر لیتے ہین۔ابہی عبادہ ابن الصامت نے اوسکے انکار واعتراض اور روگردانی کا حال کسی سے کہا بہی نہ تہا کہ وحی نے سارا حال سب پر منکشف کردیا۔

اس غزوہ مین یہود کی طرف کے دس آدمی مارے گئے اور بہت سے گرفتار ہوے۔لشکر اسلام مین سے صرف ایک مسلمان شہید ہوا۔لڑائی مین یہودیون کے پیر اوکھڑ گئے اور بہت سا مال غنیمت مسلمانون کے ہاتہہ آیا۔قبیلہ بنی المصطلق کی آبادی چشمہ مریسیع کے کنارے تہی اسی لیئے اسکو غزوہ مریسیع کہتے ہین۔

عبداللہ بن ابی مدینہ والون کا سردار ہونیوالا تہا اگر آنحضرت مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ مین نہ آتے تو مدینہ والے اوسی کو حاکم بناتے۔وہ مصلحت کی نظر سے مسلمان ہوگیا تہا لیکن دل سے آنحضرت کا بدخواہ تہا اسی واسطے لوگ اوسکو منافق کہتے تہے اسکے علاوہ اور بہی چند لوگ منافق تہے یہ لوگ جہاد مین شریک تو ہوتے تہے لیکن دل سے جنگ نہین کرتے تہے ثواب ان کے مدنظر نہین ہوتا تہا بلکہ مال غنیمت کے لالچ سے ساتہہ ہوجاتے تہے۔یہ وہی ابن ابی ہے جو جنگ احد سے واپس چلا آیا تہا اور اسی نے بنی النضیر کو بہکا دیا تہا وہ جلاوطنی کے حکم سے راضی ہوکر پہر باغی بن گئے تہے جیساکہ اوپر مذکور ہوچکا ہے یہ مسلمانون کی آستین کا سانپ تہا۔آنحضرت کے تحمل کی توانتہا نہ تھی مگر جناب فاروق اعظم اوسکی گستاخانہ باتین سن سن کر پیچ وتاب کہاتے تہے۔آخر آپ سے ایک بار نہ رہا گیا تو آپ نے التماس کی کہ اگر حکم ہو تو مین اس منافق کی گردن اوڑادون مگر آنحضرت نے فرمایا کہ خبردار کبھی ایسا نہ کرنا۔لوگ اولٹا الزام ہمکو ہی دین گے کہ محمد اپنے ساتہیون کو بہی مارڈالتے ہین۔

جناب صبحی پاشا اپنی کتاب مین تحریر فرماتے ہین کہ یہ غزوہ ۶ سنہ ہجری کے ماہ شوال مین ہوا۔

بنی المصطلق مغلوب اور پریشان ہوکر مسلمانون کے ہاتھہ مین اسیر ہوے ۔حارث بن ابوضرار کی بیٹی ثابت بن قیس کے حصہ مین آئی ۔حضرت رسول خدا نے اوسکو خرید کر کے آزاد کر دیا اور پھر وہ حضور کے عقد مین آگئی ۔جب لوگون نے یہ بات دیکھی تو جویریہ بنت حارث کے سبب رشتہ دارون کو آنحضرت کی تعظیم وتکریم کے سبب سے آزاد کر دیا ۔یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب رسول اللہ آنحضرت سے نہایت ہی محبت رکھتے تھے ۔

اس غزوہ مین مہاجرین کا نشان حضرت علی یا حضرت صدیق کو عطا ہوا تھا اور انصار کا نشان حضرت فاروق اعظم کے پاس تھا اور ایک روایت مین یون بھی آیا ہے کہ انصار کا نشان سعد بن عبادہ کو عنایت ہوا تھا اور حضرت عمر فاروق لشکر کے مقدمہ پر متعین کئے گئے تھے ۔جیسا کہ مذکور ہوا لشکر اسلام مین اسوقت تیس گھوڑے ۔دش مہاجر بیس انصار اور چند منافق شامل تھے حضرات عایشہ اور اُم سلمہ بھی ہمراہ تھین ۔

جب دونون جماعتین مقابل ہوئین تو آپ نے حضرت عمر کو حکم دیا کہ مشرکین سے پکار کر کہہ دو کہ اگر وہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہہ لینگے تو اون کے جان و مال محفوظ رہینگے ۔حضرت عمر نے ایسا ہی کیا مگر اوتھون نے نہ مانا ۔اس غزوہ سے پھرتے وقت تیمم درست ہوا ۔

حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ جب آنحضرت مال غنیمت کی تقسیم سے فارغ ہوے تو چشمہ کے کنارے میرے پاس بیٹھے ہوے تھے ۔ناگاہ جویریہ بنت حارث جو بہت حسینہ اور جمیلہ تھین آئین اور آتے ہی کلمہ شہادت پڑہا اور کہا کہ مین حارث کی بیٹی ہون اور ثابت بن قیس کے حصہ مین آئی ہون ۔آنحضرت نے اون کو خرید کے آزاد کر دیا ۔مہر اون کا سب بنی المصطلق کے قیدیون کا آزاد کرنا ٹھہرا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ چالیس آدمیون کا آزاد کرنا مقرر ہوا تھا ۔

افک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

افک کہتے ہین جہوٹ اور تہمت لگانے کو۔منافقون نے حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگائی تہی اور بعضے مخلصین بہی براہ نادانی اسمین شریک ہوگئے تھے۔شرح اس قصہ کی یہ ہے کہ غزوہ مریسیع کے سفر مین آنحضرت صلعم حضرت عائشہ صدیقہ کو بہی ساتہہ لے گئے تھے۔چونکہ آیۂ حجاب نازل ہو چکی تھی پس ہر کوچ و مقام مین ایسا ہوا کرتا تہا کہ جناب عائشہ صدیقہ ہودج مین چہپ جاتین۔لوگ اوسکو کوچ کے وقت اونٹ پر لاد دیتے اور مقام کے وقت اوتار کر الگ ہو جاتے تھے

جب لشکر اسلام غزوہ سے فارغ ہو کر مدینہ کو پہرا تو مدینہ کے متصل سحر کے وقت کوچ کی ندا دی گئی حضرت عائشہ طیاری کی خبر سنکر قضاے حاجت کے لئے فرودگاہ سے الگ تشریف لے گئین۔ وہان سے پہرتے وقت گلوبند کو ٹٹولا جسمین مہرہ یمانی جڑا ہوا تہا تو اوسے گلے مین نہ پایا معلوم ہوا کہ کہین کہل پڑا اس لئے اوسی دم اولٹے پانوٗن واپس گئین اور اوس مقام پر جاکر ڈہونڈا۔اس تلاش مین کچہہ دیر لگی۔چونکہ حضرت عائشہ اس زمانہ مین کم عمر اور دُبلی پتلی تہین۔ہودج لادنے والون کو یہ خیال ہوا کہ آپ ہودج مین تشریف فرما ہین۔چونکہ عورتون مین بوجہ بھی کم ہوا کرتا ہے اس لئے اونہون نے ہودج کو اونٹ پر لاد دیا اور خالی یا بہرے ہونے کی کچہہ تمیز نہ ہو سکی۔اور قافلہ روانہ ہو گیا۔

ادہر جب حضرت صدیقہ گلوبند لیکر وہان سے واپس آئین تو دیکہا کہ قافلہ کا کوچ ہو گیا ہے۔آپ بہت گہبرائین اور یہ سوچکر کہ جب لوگون کو ہودج مین میرا نہ ہونا معلوم ہو گا تو ضرور ڈہونڈہنے آوینگے چادر مین لپٹ لپٹا کر وہین بیٹہہ رہین۔وقت صبح کا تہا۔نیند نے غلبہ کیا تو آپ سو گئین۔

لشکر اسلام مین یہ دستور تہا کہ کوچ کے وقت دو ایک آدمی منزل گاہ پر چہوڑ دئے جاتے تہے تاکہ فرودگاہ پر جو کچہہ اسباب وغیرہ کسی کا بہول چوک سے پڑا رہ گیا ہو اوسے لیکر لشکر سے آملین۔ اوس دن کوچ کی تیاری کے وقت حضرت رسالت مآب نے صفوان ابن معطل سلمی ذکوانی کو بلا کر

اسکام کے لئے حکم دیا تہا۔ صفوان اپنے ہمراہیون سمیت فرودگاہ پر موجود رہے۔ جب نور کا ترکا ہوا تو چارون طرف دیکہنا شروع کیا۔ معلوم ہوا کہ ایک شخص چادر اوڑہے بےخبر سو رہا ہے سمجہے کہ لشکر کا کوئی آدمی سوتا رہ گیا ہے دور سے پکارے کہ اے شخص اوٹہہ لشکر کوچ کر گیا ہے۔

اوسکی آواز سے جناب عائشہ بیدار ہوگئین۔ صفوان بہی قرینہ سے جان گیا کہ یہ حضرت صدیقہ ہین کیونکہ آیۂ حجاب کے نازل ہونے سے قبل اوس نے آپ کو دیکہا تہا۔ صفوان الگ ہٹ گیا اور پیٹہہ موڑ کے بہ آواز بلند کہا "انا للہ وانا الیہ راجعون"۔ جناب صدیقہ فرماتی ہین کہ اوسکی آواز سے مین بالکل جاگ اوٹہی اور مونہہ پر نقاب ڈال لیا۔ صفوان نے اونٹ کو بٹہا کر آپ کو سوار کر لیا اور مہار پکڑے ہوے لشکر گاہ مین آپہونچا۔ اوس وقت سارا لشکر منزل پوری کر کے فرودگاہ پر اوتر چکا تہا۔ دن بہی بہت چڑہ آیا تہا۔ جب یہ خبر عام ہوئی تو عبداللہ ابن ابی سلول منافق نے اکثر بے ایمانون کو اپنے ہمراہ کر کے پہلے تو خود بدنام کرنا شروع کیا پہر اورون سے بہی کہوایا۔ شدہ شدہ چند مسلمان ضعیف الاعتقاد بہی اون کے ساتہہ ہوگئے۔ حسان ابن ثابت۔ مسطح ابن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش وغیرہ بہی اونہین مین تہے۔ حضرت حمنہ بہن تہین زینب بنت جحش کی جو ازواج مطہرات مین سے ہین۔

حضرت عائشہ مدینہ مین پہونچکر بیمار ہوگئین۔ اون کی بدنامی کی خبر آنحضرتؐ اور اون کے مان باپ نے بہی سنی مگر بیماری کی حالت مین خود حضرت عائشہ سے کسی نے نہ کہا۔ جناب پیغمبر خدا ان باتون سے بہت رنجیدہ ہوے۔ جب جناب صدیقہ کو صحت حاصل ہوئی تو ایک روز مسطح کی مان نے اپنے بیٹے کو کوسا۔ حضرت عائشہ سنکر بولین کہ اے اُم مسطح یہ کیا کہتی ہو تمہارا بیٹا جنگ بدر مین شامل تہا اور بدریون کے حق مین بددعا کرنا منع ہے۔ اُم مسطح نے جواب دیا کہ اے صدیقہ تمنے نہین سنا کہ وہ تمہارے حق مین کیا کہتا ہے اور سارا قصہ بیان کر دیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین اچہی ہوگئی تہی مگر اپنی بدنامی کا حال سنکر ایسا رنج ہوا کہ پہر بیمار پڑ گئی اور بے ہوش ہوگئی۔ جسوقت ہوش آتا یہی دل مین

سمائی کہ مونہہ لپیٹ کے کنوئین مین گر پڑون - رات دن اسی اودہیڑبن مین رہتی تھی - ایک دن پیغمبر خدا گھر مین تشریف لاے اور لوگون سے میرا حال پوچہا مین نے خود التماس کی کہ یارسول اللہ اگر مجھے حکم ہو تو مین اپنے میکے یعنی مان باپ کے گھر چلی جاؤن - مجھے اجازت ہوگئی اور مین اپنی مان کے پاس آئی اور پوچہا کہ امان جان تمنے بہی کچھ سنا ہے کہ لوگ میرے حق مین کیا کہتے ہین - والدہ ماجدہ نے جواب دیا بیٹی تو ایسی باتون پر غم نہ کہا یہ دنیا ہے - یہان کے لوگون کا دستور ہے کہ جسے معزز اور ممتاز دیکہتے ہین اوسے خواہ مخواہ بدنام کرنے لگتے ہین - یہ سنکر مجھے رونا آگیا اور مین آواز سے رونی لگی اوسوقت حضرت والد بزرگوار بالاخانہ پر تلاوت قرآن مجید کر رہے تھے میرے رونے کی آواز سنکر امان جان سے دریافت فرمایا کہ عائشہ کیون روتی ہے - امان جان نے سارا قصہ اون سے بیان کیا - والد ماجد نے آکے مجھے تسکین دی اور میرے آنسو پونچھہ کر فرمایا کہ کیون روتی ہے صبر کر اور دیکہہ کہ اللہ تعالے تیرے حق مین کیا حکم دیتا ہے -

القصہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اسی رنج مین ایسی بیمار پڑین کہ گھر مین جتنے کپڑے ہوتے لرزے کی حالت مین سب اون پر ڈال دئے جاتے تھے تو بہی اون کا لرزہ نہ جاتا تہا اودہر رسول اللہ کو بہی اسباب مین بہت تشویش تھی - ایک دن آپ نے حضرت علی مرتضی حضرت عثمان - حضرت اسامہ ابن زید اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم وغیرہ کو جمع کر کے مشورہ کیا کہ اس مین تم لوگون کی کیا صلاح ہے - جناب فاروق اعظم نے عرض کی یارسول اللہ مین خوب جانتا ہون کہ یہ افواہ سراسر غلط ہے جب حق تعالی آپ کے جسم مبارک پر مکہی کے بیٹھنے کا روادار نہین تو کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کو اوس آدمی سے نہ بچاے رکھے جو بدترین امور مین آلودہ ہو -

پہر حضرت علی مرتضی فرمانے لگے کہ یارسول اللہ یہ بات بالکل بے اصل ہے - عائشہ کو جنگل مین کوئی بے عزت نہین کر سکتا تہا - منافقون کی محض افترا پردازی ہے - اگر کبھی نعلین مبارک مین نجاست

لگ جاتی ہے تو جبرئیل اگر منع کر جاتے ہین کہ آپ ان جوتون کو مسجد مین نہ لے جائین اگر خدانخواستہ ایسی بات ہوتی تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کو خبر کر دیتا۔

اسکے بعد حضرت عثمان ابن عفان نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ بات بالکل غلط ہے جب خداوند کریم آپ کے سایہ کو زمین پر اس لئے نہین پڑنے دیتا ہے کہ کسی کا پانون اوس پر نہ پڑ جاے اور اوسکی اسقدر حفاظت کی جاتی ہے تو حرم محترم کی بے عزتی خدا کو کیون گوارا ہونے لگی۔

سعد ابن معاذ بولے کہ جن لوگون نے حضرت صدیقہ کو بدنام کیا ہے اونہین خوب سزا دینی چاہیئے یہ بات سنکر سعد ابن عبادہ جو قوم خزرج کے پیشوا تھے شرمندہ ہو کر بولے کہ اے ابن معاذ یہ بات تم نے اسواسطے کہی ہے کہ بدنام کرنے والے ہمارے گروہ مین سے ہین۔ اسپر ان دونون مین ایسی تکرار بڑہی قریب تہا کہ دونون مین لڑائی ہو جاے۔ مگر آنحضرت نے دونون کو ٹھنڈا کر کے خاموش کر دیا

حضرت اُم المومنین فرماتی ہین کہ مین اپنے باپ کے گھر یہ سب باتین سنا کرتی تھی دُورات دن برابر اسی غم مین مجھے نیند نہ آئی آنسوؤن کی جھڑی ایسی لگ گئی تھی کہ کسی وقت تھمتی نہ تھی۔ ایکدن حضرت رسول خدا میرے والد ماجد کے پاس تشریف لاے اور ام رومان یعنی میری والدہ سے پوچھا کہ عائشہ کسطرح ہے۔ امان جان نے میری بیماری کا حال بیان کیا۔ مین یہ باتین سنکر اوٹھ بیٹھی۔ آپ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے لگے۔ حضرت کے کلام کی تاثیر سے خود بخود میرے آنسو تھم گئے اور مین نے اپنے مان باپ سے کہا کہ تم میری طرف سے حضور کی خدمت مین عرض کر دو کہ مین اپنے اور تمہارے لئے حضرت یعقوب علیہ السلام کی مثال سے بہتر کوئی مثل نہین پاتی کیونکہ حضرت یعقوب نے فرمایا تہا۔

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۔

ترجمہ۔ تمہاری باتون پر اب صبر ہی بہتر ہے اور اللہ کی مدد چاہیئے۔

یہ کہکر مجھے غش آگیا اور مین گر پڑی ہنوز مجھے ہوش نہ آیا تہا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مین میری عاجزی پسند آئی اور پیغمبر خدا پر نزول وحی کے آثار ظاہر ہوے۔ پسینہ رخسار انور سے موتی کی طرح ٹپکنے لگا۔ جب وہ حالت جاتی رہی تو حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ حق تعالیٰ نے تجھے مبرا کیا اور تیرے حق مین وحی نازل ہوئی یہ سن کے والد بزرگوار نے مجھ سے فرمایا کہ عائشہ اوٹھہ اور حضور کے قدمون پر گر کے شکر گذاری کر مین نے جواب دیا کہ اباجان اس باب مین سوائے اللہ تعالےٰ کے مین تو کسی اور کی شکر گذاری نہ کرون گی اوسی نے میرے دامن سے بدنامی کا دہبہ چھڑایا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ جب میری بریت مین حضور پر وحی نازل ہو چکی تو آپ نے یہ آیت أعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرّجیم ان الذین جآء و بالافك عصبۃ منکم لا تحسبوہ شرا لکم بل ھو خیر لکم پڑہکے سورہ نور کا دوسرا رکوع سنا دیا جو اوسی وقت نازل ہوا تہا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوسے سُن کے نہایت محظوظ ہوے اور آنحضرت صلعم کے چہرہ مبارک پر بہی شگفتگی چہا گئی۔

پہر حضور باہر تشریف لے گئے اور مسجد مین یار و اصحاب اور مسلمانون کو جمع کر کے خطبہ پڑہا اور آیہ کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ط سے لگا کر وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَ اِنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○ تک سنائین۔ (دوسرا رکوع سورہ نور پارہ اٹھارہوان)

جسکا پورا ترجمہ ملاحظہ ناظرین کے لئے ہم لکھے دیتے ہین۔

ترجمہ۔ مسلمانو جن لوگون نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی نسبت طوفان اوٹہا کے کھڑا کر دیا ہے کیا وہ تمہین لوگون مین سے ہین۔ اس طوفان کو اپنے حق مین برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق مین بہتر ہوا جس سے سچے مسلمان اور منافق کی تمیز ہو گئی طوفان اوٹہانے والون مین سے جتنا گناہ جس نے سمیٹا اوسکی سزا بھگتیگا اور جس نے اونمین سے طوفان کا بڑا حصہ لیا ویسی ہی اوسکو

بڑی سخت سزا ہوگی - مسلمانو جب تم نے ایسی نالایق بات سُنی تھی ایمان والے مردون اور ایمان والی عورتون نے اپنے مسلمان بھائیون کے حق مین نیک گمان کیون نہ کیا اور سُننے کے ساتھ ہی کیون نہ بول اوٹھے کہ یہ صریح بہتان ہے جن لوگون نے یہ طوفان اوٹھایا ہے اپنے بیان کے ثبوت پر چار گواہ کیون نہ لائے پھر جب وہ گواہ نہ لاسکے تو خدا کے نزدیک بس یہی جھوٹے ہین - اور اگر تم پر دنیا و آخرت مین خدا کا فضل اور اوسکا کرم نہوتا تو جیسا تم نے ایسی نالایق بات کا چرچا کیا تھا اس مین تم پر کوئی بڑی آفت نازل ہو گئی ہوتی تم لگے اپنی زبانون سے اوسکی نقل در نقل کرنے اور اپنے منہ سے ایسی بات بکنے جسکی تمکو مطلق خبر نہین اور تم نے اوسکو ایک ہلکی بات سمجھا حالانکہ اللہ کے نزدیک وہ بڑی سخت بات ہے - اور جب تم نے ایسی نالایق بات سنی تھی سنتے ہی کیون نہ بول اوٹھے کہ ہم کو ایسی بات منہ سے نکالنی زیبا نہین حاشا وکلا یہ تو بڑا بھاری بہتان ہے - مسلمانو خدا تمکو نصیحت کرتا ہے کہ اگر ایمان رکھتے ہو تو پھر کبھی ایسا نہ کرنا - اور اللہ اپنے احکام تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ سب کے حال سے واقف اور حکمت والا ہے - جو لوگ چاہتے ہین کہ مسلمانون مین بُری باتون کا چرچا ہو اونکے لئے دنیا مین عذاب دردناک ہے اور آخرت مین بھی اور ایسے لوگون کو اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہین جانتے - اور مسلمانو اگر یہ بات نہوتی کہ تم پر اللہ کا فضل و کرم ہے اور نیز یہ کہ اللہ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے تو تم مین فساد عظیم برپا ہو گیا ہوتا -

حضرت حسان رضی اللہ عنہ اور صفوانؓ مین اسیواسطے دشمنی ہوگئی تھی اور یہان تک نوبت پہونچی کہ صفوان نے اونپر تلوار کا وار کیا - حضرت حسان کے اقربا نے صفوان کو پکڑ کر اپنے گھر مین قید کر لیا جب یہ خبر آنحضرت کو پہونچی تو آپ حسان سے بہت ناراض ہوے - حسان نے دست بستہ معافی مانگی مگر آپنے اونکی طرف سے منہ پھیر لیا - پھر دوسری بار عرض کی تو بھی توجہ نفرمائی آخر کار تیسری مرتبہ یہ کہا کہ میرے ان اشعار پر غور فرما کے مجھے معاف کیجیے -

وعند اللہ فی ذالك الجزاء		مجوت محمد افاحببت عنہ	
لعرض محمد منکم وفاء		فان ابی ووالدتی وعرضے	

حضور نے یہ اشعار سنکر اونہین معاف کردیا۔حسان نے صفوان کو بہی رہا کرادیا۔

مسطح ابن اثاثہ جو جناب صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا پر طعن کرنے مین منافقین کے ساتھہ ہوگئے تہے حضرت ابوبکر کی خالہ کے نواسے تہے اور اونکے والد اونکی صغر سنی مین مرگئے تھے اسلئے حضرت صدیق ہی نے اونہین پرورش کیا تہا اور اب بہی اونکی کفالت کرتے تہے جب وحی الہی سے سب مطاعن جہوٹے ٹہیرے اور حضرت صدیقہ کی پاک دامنی ظاہر ہوگئی تو ابوبکر صدیق نے قسم کہائی کہ اب مین مسطح کی خبرگیری نہ کرونگا وہ بڑا بد ہے۔ادہر تو صدیق اکبر کے دل مین یہ خیال گذرا اودہر آنحضرت پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

ترجمہ۔اور چاہئے کہ قسم نہ کہاوین وہ لوگ جو دین مین صاحب فضل ہون اور مال کی طرف سے بہی صاحب دستگاہ اور فراخی ہون اسپر کہ نفقہ ندیوین اپنون کو اور محتاجون اور مہاجرین فی سبیل اللہ کو اور چاہئے کہ معاف کرین اونکی خطا کو اور انتقام سے منہ پہیرین اور اونکے قصور سے چشم پوشی کرین کیا تم نہین چاہتے کہ اللہ تمہین بخشے اگر اپنی معافی چاہتے ہو تو تم بہی اونکے قصورون سے درگذر کرو اللہ تعالی بڑا بخشنے والا ہے۔

حضرت صدیق اکبر یہ آیت سنکر بولے واللہ مین دل وجان سے اپنی بخشش چاہتا ہون۔ اس لئے بدستور مسطح کی خبرگیری کرتا رہونگا اور کبھی اوسکی کفالت سے دست بردار نہ ہونگا۔

ابوایوب انصاری کی بیوی نے ایکدن اپنے شوہر سے کہا کہ تم نے وہ طعن بہی سنے ہین جو لوگ

حضرت عائشہ کی نسبت مشہور کرتے ہین۔ ابوایوب نے جواب دیا کہ سب بکتے اور جہک مارتے ہین حضرت صدیقہ
بالکل مبرا اور منزہ ہین۔ اوس وقت حضرت ابوایوب کی زبان سے یہ کلام جاری ہوا مایکون لنا ان
نتکلم بھذا ابھتان عظیم اس نیک مرد کے یہ کلمے اللہ تعالیٰ کو ایسے پسند آے کہ ادہر تو اپنے گہر مین
میان بیوی یہ باتین کر رہے تھے اودہر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پر وحی بہیجی اور اوس مین وہ الفاظ
حرف بحرف بیان کردئے۔ اوسوقت سواے اون دونون میان بیوی کے کوئی شخص گہر مین نہ تہا
جو یہ گمان کیا جاتا کہ کسی نے سنکر کہہ دئے ہونگے وہ آیت یہ ہے وَلَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ
لَنَا اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ترجمہ۔ اور تمنے جب ایسا سنا تہا تو یہ کیون نہین کہا کہ کہدیتے کہ
ایسی باتین ہمارے لایق نہین ہین پاک ہے تو اے اللہ یہ بات بہتان ہے بڑا۔

جب یہ آیت ابوایوب اور اونکی بیوی نے سنی تو جامہ مین پہولے نہ سماے اور کہا کہ خوشا قسمت
ہماری جو ہماری بات بہی خداوند کریم کو پسند آگئی۔

قصہ مختصر براءت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وحی الٰہی سے ایسی ثابت ہوئی کہ پہر کسی منافق اور
مشرک کو جاے دم زدن نہ رہی اور جو لوگ اس باب مین بیہودہ باتین بک چکے تہے سب کے
سب شرمندہ اور خجل ہوے۔

کہتے ہین کہ براءت عائشہ مین وحی نازل ہونے سے پہلے بہی ایکدن آپ نے خطبہ مین سب کے
سامنے بیان کیا تہا کہ مین عائشہ کا حال سواے نیکی کے اور کچہہ نہین جانتا اور جس شخص کے ساتھ
اوسکو تہمت لگائی گئی ہے اوسکی آمد و رفت بہی میرے یہان صرف میرے ہی پاس رہی ہے اور میرے
غیبت مین بہی وہ کبھی میرے گھر پر نہین آیا اور صفوان بذات خود بہی بڑا نیک چلن آدمی ہے لیکن
چونکہ انبیاے کرام مین بہی بشریت ہوتی ہے اس لئے آپکو بہی گونہ تردد تہا مگر جب وحی نازل ہو چکی
تو آپ نے اون لوگون کو جنہون نے یہ طوفان برپا کیا تہا اور اوس مین شریک تہے طلب کر کے

اسّی اسّی درے حدقذف کے لگوائے - چار آدمیون یعنی حسان بن ثابت اور مسطح ابن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش اور عبد اللہ بن ابی پر یہ حد جاری ہوئی مگر اکثر راویون نے عبد اللہ کو اجراے حد مین شامل نہین کیا ہے

صحیح بخاری کی بعض شروح مین قصہ افک کی بہت سی حکمتین لکھی ہین اون مین سے چند یہ ہین -

اول - یہ کہ اسکے سبب سے حضرت عائشہ کی تعریف کلام مجید مین شامل ہو گئی -

دوم - یہ کہ مومنون پر جو مصیبت پڑتی ہے اور جو تہمت اون پر لگائی جاتی ہے وہ اون کے ثواب اور رفع درجات کا باعث ہوتی ہے -

سوم - ایسے معاملات مین مومنین کا حال معلوم ہوجاتا ہے اور خداے تعالیٰ کے بیان سے مسلمانون کی شان ظاہر ہوتی ہے جیساکہ ابوایوب انصاری اور اون کی بیوی کا حال اوپر معلوم ہوچکا -

چہارم - یہ کہ اس سے مسلمانون کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جب تم پر کوئی جھوٹی تہمت لگائے تو اپنے دل کو یون سمجھا لیا کرو کہ جب عائشہ صدیقہ سے پاک دامن پر لوگون نے تہمت لگا دی تو ہماری کیا حقیقت ہے -

پنجم - ایسے مصیبت زدہ کو حضرت عائشہ کی پیروی کرکے صبر جمیل کرنا چاہئے کیونکہ حضرت صدیقہ سے اس باب مین سواے گریہ وزاری اور جناب باری مین عجز و نیاز کرنے کے اور کوئی بات ظہور مین نہ آئی تھی -

ایک روایت یون ہے کہ جب رسول خدا نے اصحاب کو بلا کے مشورہ کیا تھا تو حضرت علی نے یہ راے دی کہ یارسول اللہ عائشہ کے علاوہ تمہارے لئے عورتین بہت ہین آپ اس باب مین زیادہ تشویش کیون فرماتے ہین اور اگر ایسی ہی کاوش ہے تو عائشہ کی لونڈی بریرہ سے اونکا حال دریافت کر لیجئے - بریرہ شب و روز اونکی خدمت مین رہتی ہے اور وہ آپ کو بھی ہرگز دھوکا نہ دیگی جو بات ہوگی سچ سچ آپ سے عرض کردیگی - پس حضور نے بریرہ کو بلا کر حال پوچھا اوس نے بیان کیا کہ قسم ہے

اوس خدا کی جسنے تمکو سچا قرآن دیکر بہیجا ہے مین نے عائشہ سے آج تک کوئی ایسی بات نہین دیکھی جس سے مجھے اوسکی نسبت کوئی شک ہو وہ تو ایک نادان لڑکی ہے تین پانچ کچھ نہین جانتی مین تو آٹا گوندہکے رکھہ دیتی ہون اور وہ سو جاتی ہے - بار ہا بکری آکر آٹا کھا گئی اوس سے تو یا حضرت اپنے گھر کی بہی حفاظت نہین ہوسکتی وہ ایسی باتین کیا جانے -

زینب بنت جحش ازواج مطہرات مین سے تہین اور حضرت عائشہ سے برابری کا دعویٰ تہا اونکا حسن وجمال بہی جناب صدیقہ سے کسی طرح کم نہ تہا اور آنحضرتؐ اونکی قدر ومنزلت بھی بہت کرتے تہے اگر ذرا بہی پانی مرتا ہوتا تو سوتیاڈاہ اونہین برائی کرنے سے ہرگز باز نہ رکھتا - اگرچہ اونکی بہن حمنہ اونہین الگ گودا کرتی تہین اور لڑتی تہین کہ تم بہی میرے ساتہہ ہوکر عائشہ کی برائی کیون نہین کردیتین مگر جب جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے صدیقہ کے حال کی تفتیش کی تو اونہون نے یہی فرمایا کہ یا حضرت مین اپنی آنکھہ اور کان کی بہت حفاظت کرتی ہون اور نہین چاہتی کہ بغیر سُنے اور بن دیکھے بات کہکے اپنی زبان کو ناپاک کرون قسم ہے اللہ پاک کی مین نے عائشہ سے سوائے خیر وخوبی کے اور کچھہ نہین دیکھا ہے مین اونکو نہایت صاحب عصمت جانتی ہون - پس اللہ عز اسمہ نے اونکو حسد سے بچالیا اور ورع وتقویٰ نے دامن نہ چہوڑا نہین تو اونکا درجہ ایسا تہا کہ وہ بہی اپنی بہن حمنہ کی طرح سوت سے بغض کرکے ہلاک ہوتین -

صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ جن کے ساتہہ متہم کیا گیا تہا عنّی اور عورت کے کام ہی کے نہ تہے اس طوفان بے تمیزی کو دیکھہ دیکھہ کے کہا کرتے تہے کہ قسم ہے خدائے عزوجل کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے مین نے آج تک کسی عورت سے جماع نہین کیا - علاوہ برین وہ نہایت پارسا اور نیک آدمی تھے - آخرکار حمایت اسلام مین لڑکر شہید ہوگئے -

حسان رضی اللہ عنہ نے بہی اپنی خطا سے نہایت نادم اور خجل ہوکر اوسکی تلافی مین ایک قصیدہ

جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مدح مین لکھا - اوس قصیدہ کا ایک شعر یہ ہے -

حسان رزان ماتزن بریبة		ویصبح غرثی ان لحوم الغوافل	

یعنی عائشہ ایک عورت عفیفہ پارسا اور پاکدامن ہے اور ایسی صاحب وقار وعقل وثبات ہے کہ اوسپر تہمت نہین لگائی جا سکتی -

کہا گیا ہے کہ اس غزوے سے پھرتے وقت جب لشکر اسلام مدینہ کے قریب پہونچا ہے تو بہت تیز آندہی چلی یہان تک کہ جو جہان تہا وہین کہڑا رہ گیا - اوسوقت آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آج ایک بہت بڑا منافق زید بن رفاعہ مرا ہے - عبد اللہ بن ابی کو یہ سنکر بہت رنج ہوا کیونکہ اوسمین اور زید مین بڑا دوستانہ تہا -

اس غزوے کے سفر مین کُل اٹھائیس [۲۸] دن صرف ہوے -

مواہب لدنیہ مین ابن عبد البر سے روایت ہے کہ نزول آیت تیمم کا غزوہ بنی المصطلق مین ہوا جسے غزوہ مریسیع بہی کہتے ہین - صاحب روضۃ الاحباب لکہتے ہین کہ اسی سفر مین یا کسی اور سفر مین حضرت عائشہ کا ہار مدینہ کے قریب گم ہوگیا تہا - جس منزل مین گم ہوا اوسکا نام صُلصُل ہے قضارا وہان لوگون کے پاس پانی ہوچکا قریب تہا کہ نماز قضا ہو جاے کہ لوگ حضرت ابو بکر کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ حضور عائشہ کے باعث یہ توقف راہ مین ہوا ہے کہ پانی ہوچکا اور نماز کا وقت نرہا - جناب صدیق اکبر اپنی بیٹی کے پاس تشریف فرما ہوے اوسوقت آنحضرتؐ آرام فرما رہے تہے اور جناب صدیقہ مگس رانی مین مصروف تہین - حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ پر عتاب شروع کیا کہ اتنے مین صبح ہوگئی لوگ اور بہی بیچین ہوے کہ آیت تیمم نازل ہوئی - سب نے نماز فجر تیمم کرکے ادا کی - نماز کے بعد اُسید بن حضیر نے کہا "وما ہی باول برکتکم یا ال ابی بکر" یعنے اے آل ابو بکر تمہاری یہ پہلی ہی برکت نہین ہے بلکہ تمہارے باعث سے اور بہت سے فوائد

سلمانون کو حاصل ہوے ہین - پہروہ ہار ملگیا گویا اوسکے گم ہونے مین حکمت الٰہی یہی تہی کہ ایک حکم شرعی ایسا جاری ہوجاے جسمین سلمانون کو آسانی ہو -

(۲۷) غزوہ خندق

یہ غزوہ بہی ۵ھ ہجری مین ہوا - مگر بعضون نے چوتہے سال ماہ شوال مین بتایا ہے - اسکو غزوہ احزاب بہی کہتے ہین - شرح اسکی یہ ہے کہ جب آنحضرتؐ نے یہود بنی النضیر کو نواح مدینہ سے نکالدیا اور وہ سب متفرق ہوگئے تو ایک جماعت اونکی خیبر مین جارہی - اونمین سے حی بن اخطب سلام بن ابی الحقیق کنانہ بن ربیع - ابو عامر راہب فاسق - ہوذۃ ابن قیس - ابی وغیرہ بیس[۲۰] آدمی قریش کے پاس گئے اور چاہا کہ اونکو مسلمانون سے لڑنے کے لئے آمادہ کرین - ابو سفیان نے اون سے آنیکا سبب دریافت کیا - یہود نے جوابدیا کہ ہم سب تمہارے ساتہہ عہد باندہنے آے ہین ہمکو محمد سے عداوت قلبی ہے چاہتے ہین کہ دین اسلام کی بیخ وبنیاد اوکہاڑ ڈالین - ابو سفیان بولا وو مرحبا کم واہلاً ہمارا سب سے بڑا دوست وہی ہے جو محمد کے مقابلہ مین ہماری مدد کرے - یہودی کہنے لگے کہ عماید قریش مین سے پچاس آدمی منتخب کرو اور اونہین لیکر کعبہ مین چلو - وہان چلکے ہم سب قسم کہائین کہ جب تک ہم مین سے ایک بہی زندہ رہے لڑائی سے ہاتہہ نہ کہینچے - آخر یہی ٹہیری اور سب نے خانہ کعبہ مین جاکر قسم کہائی -

پھر ابو سفیان نے کہا کہ اے گروہ یہود تم اہل کتاب ہو بتاؤ کہ ہمارا دین اچہا ہے یا محمد کا - ہم تو اپنے باپ دادا کے دین پر ہین مگر محمد نے ایک نیا مذہب نکالا ہے - اسکا یہودیون نے یہ جوابدیا کہ تم براہ راست ہو - اسپر یہ آیت نازل ہوئی - اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ○ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ○

ترجمہ - کیا تمنے اون لوگون کو نہین دیکہا جنکو کہ کتاب سے حصہ دیا گیا ہے وہ بتون اور شیطان کے معتقد ہوے جاتے ہین اور مشرکون سے کہتے ہین کہ تم اچھی راہ پر ہو بہ نسبت مسلمانون کے۔ یہ لوگ وہ ہین جن پر خدا نے لعنت کی ہے - اور جسپر خدا لعنت کرے اوسکا مددگار کوئی نہوگا - بلکہ یہان سے لیکر "وکفی بجہنم سعیرا" تک اونہین لوگون کے باب مین ہے۔

جب یہ لوگ قریش کی طرف سے اپنا اطمینان کر چکے تو قبیلۂ غطفان مین پہونچے جو قیس کی جماعت مین سے تہا - اونکے رئیس عقبہ یا عینیہ بن حصین فزاری سے وعدہ کیا کہ ہم خیبر کے خرما کی ایک سال کی فصل تمہین دینگے تم ہمارے ساتہہ لڑنے چلو چنانچہ عقبہ راضی ہوگیا اور اپنے حلیف بنی اسد کو بہی اپنے ساتہہ لے لیا - ابو سفیان نے چار ہزار آدمی جمع کئے - نشان لشکر عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ کو دیا - اوس لشکر مین تین سو گہوڑے اور ہزار اونٹ تہے - مکہ سے نکلکے پہلا مقام مراء الظہران مین ہوا - وہان قبیلہ اسلم والی شجع و بنو مرہ و کنانہ و فزارہ و غطفان معہ اپنے اپنے لوگون کے آملے اور سب دس ہزار آدمی کی بہیڑ بہاڑ ہوگئی - یہ سب ملکے مدینہ کو چلے - شدہ شدہ جب اسکی خبر حضور نبوی کو پہونچی تو آپ نے صحابہ کو جمع کر کے مشورہ کیا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالے نے یہ التماس کی کہ یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ملک مین دستور ہے کہ جب کوئی بڑا لشکر چڑہائی کرتا ہے تو شہر کے گرد خندق کہود لیتے ہین - اس بات کو آنحضرت نے بہی پسند فرمایا - صحابہ بہی راضی ہوگئے۔

اب ادہر بہی تیاریان ہونے لگین - عبد اللہ ابن ام مکتوم مدینہ مین خلیفہ مقرر ہوے - زید بن حارث کو مہاجرین کا اور سعد بن عبادہ کو انصار کا علم ملا - اور تین ہزار آدمیون سے باہر نکلے چھتیس گہوڑے لشکر مین تہے - اصحاب کے لڑکون کی ایک جماعت تو مدینہ واپس کردی گئی اور ایک گروہ لڑکون کا مثل عبد اللہ بن عمر - زید بن ثابت - ابو سعید خدری - براء ابن عازب کے لڑائی مین

ساتہہ گیا - یہ سب لڑکے پندرہ پندرہ برس کے تھے - کوہ سلع کے نیچے آنحضرت کے لئے
ادیم سبز کا خیمہ کھڑا کیا گیا - اوسی طرف میدان بھی تہا وہین خندق کھودنے کی ٹھیری اور ہر آدمی کو حکم
ہوا کہ چار چار گز زمین پر خندق کھودو اور ایک روایت مین فی آدمی ایک ایک گز زمین بہی لکھی ہے -
یہود بنی قریظہ سے عاریتاً پہاوڑے اور کدال کھودنے کو لئے گئے - یہ لوگ مسلمانون سے صلح
رکہتے تہے - جناب رسالت مآب بہی سبکے ساتہہ خندق کھودنے مین مشغول تھے تاکہ سب
خوشی بخوشی کام کرین اور کسی کا دل نہ ٹوٹے - سلمان فارسی بڑے قوی آدمی اور خندق کھودنے مین
بہت مہارت رکہتے تھے اس لئے صحابہ باہم جہگڑنے لگے - مہاجر تو کہتے تہے کہ سلمان ہم مین
ہین اور انصار کو اصرار تہا کہ یہ ہمارے گروہ مین ہین - آنحضرت نے یون فیصلہ کردیا کہ سلمان ہمارے
اہل بیت مین شامل ہین - حضرت سلمان ہر روز پانچ گز چوڑا اور پانچ گز گہرا خندق کھود لیتے تہے اور
ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ اکیلے دش آدمیون کے برابر کام کرتے تھے - چنانچہ چھہ دن مین
سب خندق کھد کے تیار ہوگیا - اکثر مؤرخون نے کام کی مدت پندرہ[۱۵] - بیس[۲۰] - چوبیس[۲۴] - اور تیس[۳۰] دن بہی
لکھی ہے مگر یہ اختلاف ظاہرا یون معلوم ہوتا ہے کہ کام تمام کردینے کی میعاد صرف چھہ دن کی مقرر کردیگئی تہی
کسینے تو میعاد مقررہ مین کردیا اور کسینے زیادہ مدت لگائی اور جس راوی کو جو مدت پہونچ گئی اوس نے وہی بیان کردی ہے
اکثر مقامات پر مدینہ کے گرد دیوار بہی بطور فصیل کے حفاظت کے لئے بنادی گئی - راویان
معتبر نے فرمایا ہے کہ اوس زمانہ مین موسم سرما کی نہایت شدت تہی اور مدینہ مین ایسی عسرت اور تنگی
تھی کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا اکثر مسلمان تین تین فاقون سے گذر کرتے تہے اور اوسی پریشان حالی
اور شکستہ بالی مین پیٹون سے پتھر باندہ باندہ کے مصیبتین اور اذیتین سہتے اور خندق کھودتے تہے
صاحب لولاک جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس مٹی اور پتھر ڈہونے اور کھودنے
مین مشغول تہے (جانم فدائے بر قدمان مبارک باد) یہان تک کہ حضور پرنور اکثر از سر تا پا خاک آلودہ

ہوجاتے تھے۔ اونہین کوششون کا نتیجہ ہے کہ آج پچاس کرور آدمی روے زمین پر لاالہ الااللہ کہتے ہین۔ دیکھو ادہر دس ہزار سے زیادہ جمعیت اور سامان جنگ کثرت کے ساتھہ۔ گھوڑے اونٹ بافراط۔ شان وشکوہ حد سے باہر۔ امرایان صاحبان دولت وحشمت اور سرداران نامی گرامی باثروت کا مجمع۔ اِدہر تین ہزار سے کم مفلس قلاش فاقہ زدہ جنکے پیٹ کو نہ روٹی ہے نہ لڑنے کو ہتیار ہین یہ مقابلہ کیسا۔ صرف کفر واسلام کا فرق تہا جس نے پردہ ڈہک لیا ورنہ تھوڑے سے بھوکے پیاسے رئیسون کے مجمع کا کیا کرسکتے تھے۔ بات صرف یہ تھی کہ کفار ہواے نفس کے اغواسے ناحق لڑتے تہے اور یہ فلاکت زدہ خدا کے حکم سے جان دینے کو تیار تھے اونکے ساتھہ شیطان تہا اور انکی مدد پر خداے رحمان۔

حضرات براء ابن عازب اور جابر ابن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہین کہ جب حضور نبوی صلعم سے جان نثارون کے واسطے خندق کھودنے کا حکم صادر ہوچکا تو ہم لوگون نے مارامار کھدائی شروع کی۔ کھودتے کھودتے پتھر کا ایک ٹکڑا برآمد ہوا جو ایسا سخت تہا کہ ہشت دہات نے بھی اوسکے سامنے ہاتھہ جوڑے تھے۔ بہت سی کدالین اوسپر ٹوٹین۔ لوگ سرٹپک پٹک کے ہار گئے مگر اوسکا ایک ذرہ تک الگ نہوا۔ تو حضور کو اوسکی اطلاع کی گئی۔ آپ وہان تشریف لانے کے لئے اوٹھے اور حالت آپکی یہ تہی کہ تین دن سے ایک دانہ اوڑکے دہن مبارک مین نہین گیا تہا۔ شدت گرسنگی سے پتھر شکم پاک سے بندہا تہا۔ جسوقت باعث آفرینش ما وشما علیہ التحیۃ والثنا وہان پہونچے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر کدال اوس سنگ لاخ پر ماری۔ دست اعجاز پرست کی برکت سے تہائی پتھر ریزہ ریزہ ہوگیا اور ایک بجلی سی کوندگئی جسکی روشنی مین آپ نے فرمایا کہ ملک شام مجھے نظر آتا ہے۔ دوسری بار اللہ اکبر کہکر جو آپ نے ضرب لگائی تو دوسرا ثلث مٹی ہوکے الگ ہوگیا اور لمعۂ برق کی تجلی مین فارس کا ملک نظر انور سے گذر گیا۔ تیسرے ہاتھہ مین کل پتھر کا

فیصلہ تہا اوس سے جو آگ جہڑی تمام مین آئینہ ہوگیا- غرضکہ جو تپھر سینکڑون ہزارون چوٹ مین ساری
لشکر سے نہ ٹوٹتا تہا اوسے تین ہاتہہ مین آپ نے سرمہ ساکر دیا اور بہ ہدایت ملہم غیبی حضور نے
یہ پیشین گوئی کی کہ یہ تینون ملک میری امت کے ہاتہون فتح ہونگے اور اللہ جل شانہ اپنے پاک
بندون کو غالب کر کے اپنے سچے دین اسلام کی روشنی سے کفر و گمراہی کے اندہیرے کو دور
کریگا- چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ملک یمن تو حضور کے روبرو ہی اسلام کے قبضۂ اقتدار مین آگیا اور باقی
آپ کے بعد جناب فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد سعادت مہد مین فتح ہو گئے-
المختصر جب اہل اسلام نے بکمال جد و جہد اعدا کے پہونچنے سے پہلے خندق تیار کر لیا اور
اپنے زن و فرزند- اور مال و متاع کو مدینہ کے حصارون مین محفوظ کر دیا تو اثناے راہ سے ابوسفیان
نے حیی بن اخطب کو کعب بن اسید پیشواے یہود بنی قریظہ کے پاس بہیجا اور اوسے سمجہا دیا کہ کسی
نہ کسی تدبیر سے اون لوگون کو محمد کے ساتہہ سے الگ کر لے- بنی قریظہ نے آنحضرت سے عہد
کیا تہا کہ ہم دشمنان اسلام سے دوستی نکرینگے اور جب تک ہم اپنے اس قول پر قائم رہین مسلمان
ہمکو اپنے ملک سے نہ نکالین- لہذا مسلمانون کی طرف سے برابر اس عہد پر عملدرآمد ہوتا چلا آتا تہا
کہ حیی بن اخطب نے کعب بن اسید کے دروازہ پر آکر دستک دی- کعب کا ماتہا ٹہنکا کہ یہ کم بخت
اپنے ساتہہ مجہے بہی مٹی مین ملانے آیا ہے اس لیئے خاموش ہو رہا کچہہ جواب نہ دیا- حیی نے
پہر دستک دی اور پکارا کہ مین حیی ہون اور تیری ملاقات کو آیا ہون مجہسے دو باتین کر لے- کعب
نے جوابدیا تو بڑا بُوم شوم ہے اپنی قوم بنی النضیر کو تو برباد کر چکا اب مجہے بہی ویران کرنے آیا ہے-
خبیث یہان سے کالا منہ کر مین تجہسے بات بہی نہ کرونگا اور مجہہ سے یہ ہرگز نہو سکیگا کہ اوس عہد کو
فسخ کردون جو مین نے محمدؐ کے ساتہہ باندہا ہے کیونکہ مین نے آج تک محمدؐ سے کوئی بات راستی کے
خلاف نہین دیکہی اور مسلمانون نے کبہی ہماری تحقیر و ہتک نہین کی- اونکے سایہ مین ہم لوگ

شب وروز عیش وعشرت سے امن وآمان کے ساتھہ بسر کرتے ہین یحیی نے جوابدیا اے کعب
لعنت ہے تجھپر۔ مین تیرے لئے عزت ابدی اور دولت سرمدی لایا ہون اور تو مجھے دہتکارے دیتا
ہے۔ ذرا کان دہر کے میری سُن لے کہ شرفاء وپیشوایان قریش اور قبیلہ بنی کنانہ اور سرداران غطفان
لشکر عظیم لے کے آئے ہین اور سبہون نے قسم کہائی ہے کہ جب تک دم مین دم ہے باہمی
رفاقت سے دستکش نہونگے۔ سب کے سب محمد اور اوسکے یار واصحاب کی بیخ کنی پر تلے ہوے
ہین۔ اب ان لوگون کی خیر نہین ہے۔ تو بہلا انکے پیچہے اپنی عزت کیون کہوتا ہے۔ کعب نے
کہا کہ یہ بات تیری ہمارے لئے مژدہ نہین ہے بلکہ ذلت ابدی ہے۔ تو ہمارے سر پر ایک کالی
گہٹا لایا ہے جس مین سوائے بلا ومصیبت کے ہمارے لئے کچھہ نہین۔ تیری خیر ہے تو سیدہا
چلا جا ورنہ مین تیری خبر لونگا۔ ہمین تیرے صلاح ومشورہ کی کچھہ ضرورت نہین یحیی نے دیکھا کہ یہ تو
بالکل ہتہون پر سے اوکہڑ گیا اس لئے دوسرا راگ لایا اور یون بولا کہ اے کعب مین تیری اوستادی
سمجھا۔ تو سارے زمانہ مین خسیس مشہور ہے مجھے جو اپنے دروازہ پر دیکھا تو سمجھا کہ ضیافت کرنی پڑیگی
اس لئے پیچہا چہوڑانا چاہتا ہے اور مسلمانون کے عہد وپیمان کا نرا بہانہ ہے۔ کعب کو اس طعنہ
سے بڑی غیرت آئی اور جہلکے اپنے حصار کا دروازہ کہولدیا۔ یحیی اندر آکے اوسکی بغل مین بیٹھہ گیا اور
ایسی دلفریب باتین کین کہ کعب کا دل نرم ہوگیا اور کہنے لگا کہ اے یحیی جو تو کہتا ہے مجھہ سے تو اسکا
انصرام ناممکن ہے۔ اگر تم سے اور قریش سے محمد اور اوسکے اصحاب کا بال بیکا نہ ہوسکا تو تم سب اپنے
اپنے گہرون کو بہاگ جاؤگے اور مین اپنی قوم کے ساتھہ اونکے ہاتہون مین رہکے بلا مین پہنسا رہ
جاؤنگا یحیی نے قسم کہائی کہ اگر ایسا ہوا ابہی تو مین تیرا ساتھہ نچہوڑونگا اور اسی حصار مین تیرے ساتھہ
رہون گا تاکہ جو تیرا حال ہو وہی میرا ہو۔ الحاصل باتون ہی باتون مین اوسے ایسا پرچایا کہ وہ اوسکے
جُل مین آگیا اور جو عہد آنحضرتؐ سے کیا تہا اوسے توڑ ڈالا یحیی نے جو دیکھا کہ میرا جادو چل گیا اسلئے

کعب سے وہ عہد نامہ دیکھنے کو مانگا جو آنحضرت صلعم اور بنو قریظہ مین ہوا تھا اور اوسے ہاتھہ مین لیکر چاک کر ڈالا پھر اچھی طرح اپنی دلجمعی کر کے قریش کے پاس چلا گیا۔ اور ساری سرگذشت ابوسفیان کو جا سنائی۔ اوس نے حیی کو بہت شاباشی دی۔

حیی کے چلے آنیکے بعد کعب نے اپنی قوم کے ناموروں کو آدمی بہیجکر بلا بہیجا۔ زبیر ابن باطا۔ نباش ابن قیس۔ اور عقبہ بن زید وغیرہ آن موجود ہوے۔ اونکو صورت حال سے جو اطلاع ہوئی تو سب نے کعب کو لعنت ملامت کی اور بولے کہ تو نے یہ کیا کیا۔ تو نہین جانتا تہا کہ حیی ایک بڑا بد۔ شامت زدہ اور متفنی آدمی ہے۔ کعب ان لوگون کی لعنت ملامت سنکر نہایت ہی شرمندہ ہوا اور اپنے کئے سے پچہتایا مگر اب کیا ہو سکتا تہا۔ وقت رفتہ اور تیر از کمان جستہ پہر کے نہین آتا ہے۔ اللہ تعالی کو بنی قریظہ کی ہلاکی ہی منظور تہی پس اوسکے یہ سامان ہو گئے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی اطلاع ہوئی تو آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ بنی قریظہ کے پاس جاکر اسکی خبر تو ضرور لانا چاہیے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ بہت مبارک مین جاکے اس خبر کے صحیح یا غلط ہونے کا پتا لگاکے لاتا ہون۔ یہ کہکر زبیر فوراً روانہ ہو گئے اور وہان سے سارا حال تحقیق کر کے بارگاہ نبوی مین اطلاع دی کہ حقیقت مین یہ خبر سچ ہے۔ بنو قریظہ اپنا مال واسباب چھپانے مین مصروف ہین۔ مویشی چارون طرف سے جمع کر رہے ہین۔ اور حصار و درستی سامان جنگ مین مشغول ہین۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد ابن معاذ۔ سعد ابن عبادہ۔ اسید ابن حضیر۔ عبد اللہ بن رواحہ اور حواب بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کو بنی قریظہ مین بہیجا اور حکم دیا کہ اونکو جاکے سمجھاؤ۔ تاکہ وہ اپنی کمبختی نہ بلائین اور اس ارادۂ فاسد سے باز آئین۔ یہ اصحاب تشریف لے گئے اور کعب بن اسید کو فہمائش کی مگر اوسکی شومئی بخت نے کچھہ اثر نہ ہونے دیا۔ آخر بدمزگی اور درشت کلامی تک

نوبت پہونچ گئی۔کعب نے حضور نبوی اور اصحاب النبی کی شان مین کلمات گستاخی زبان سے نکالے۔سعد بن عبادہ سے نہ رہا گیا مرنے مارنے پر مستعد ہو گئے۔سعد ابن معاذ اونہین ٹھنڈا کر کے وہان سے لے آے۔اور پیغمبر خدا کو آکر کیفیت گذشتہ کی اطلاع کی۔حضور نے فرمایا "حسبنا اللہ ونعم الوکیل"۔

لیکن جب بنی قریظہ کی بغاوت کی خبر زبان زد خاص و عام ہوئی تو اہل اسلام کو دشمنون کی کثرت وجماعت سے خوف پیدا ہوا اور سمجھے کہ اب بلاے مقاتلہ و محاربہ سخت ہو گئی۔خدا حافظ ہے۔اودہر لشکر مشرکین سامنے سے بلاے بے درمان کی طرح نمودار ہوا۔گروہ بنی اسد و غطفان و فزارہ۔اور یہود تو وادی فراز سے جو مدینہ کے مشرق مین ہے ظاہر ہوے۔اونکے پیشوا مالک ابن عوف اور عینیہ ابن حصین فزاری تہے۔اور فوج قریش اور کنانہ وادی کی دوسری طرف سے آئی۔اونکے سردار ابوسفیان بن حرب وغیرہ تہے۔

بعض مسلمان دل کے کچے اور ناتجربہ کار کفار کی کثرت اور ہیبت سے گہبراے۔یہان تک کہ اکثر لوگ ظاہر کے مسلمان اور باطن کے منافق گہبرے گہبرے تنگ آگئے اور چپکے چپکے آپسمین کہنے لگے کہ ہم تو ریوڑی کے پہیر مین آگئے۔سخت تنگ ہین قضاے حاجت کے لئے بہی باہر نہین نکل سکتے ہمنے تو ان خدا اور رسول سے سواے غرور اور فریب کے اور کچہہ نہین دیکہا۔منافقون مین تو مخفی یہ سرگوشیان ہو رہی تہین کہ ادہر وحی نے یہ ارشاد فرمایا "اذ یقول المنافقون والذین فی قلوبہم مرض ما وعدنا اللہ ورسولہ الا غرورا" غرضکہ منافقین کے انکار اور بے ایمانی کا حال لوگون مین مشہور ہونے سے پہلے آنحضرت صلعم پر ہویدا ہو گیا۔

جب مشرکین نے خندق کو دیکہا تو حیرت مین رہگئے اور سواے محاصرہ کے اور کوئی چارہ نظر نہ آیا۔بیس[۲۰] پچیس[۲۵] دن تک مسلمانون کو گہیرے پڑے رہے۔

بنی قریظہ نے قریش سے کہلا بھیجا کہ ہمین مدد دو ہم مدینہ پر شبخون مارینگے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اس امر کی اطلاع ہوئی تو آپ نے سلمہ ابن اسلم کو دو سو آدمی کے ساتھہ اور زید ابن حارث کو تین سو آدمی دیگر مدینہ کے محلون اور حصارون کی خبر گیری کے لئے متعین کیا۔

مدینہ کے منافق اوس ابن قبطی۔ و معتب بن قشیر وغیرہ نے مسلمانون کو بہکانا شروع کیا کہ تم لوگ کیون بیوقوف ہوئے ہو جو ایسی تکلیفین اور مصیبتین اوٹھاتے ہو جاؤ اپنا اپنا کام کرو اور اپنے بال بچون مین بیٹھو یہ کیا خبط تمہارے سر مین سمایا ہے۔ کہان کا خدا اور کیسا رسول۔ بھوکے مرتے ہو جان دیتے ہو۔ نہ کچھہ حاصل نہ حصول۔ مگر سچے مسلمان کب اونکی ان غُسُّون مین آتے تھے۔۔ بعض جو بہت دل کے کچے تھے ڈرتے کانپتے آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمکو مدینہ واپس جانیکی اجازت ہو۔ ہمارا محلہ خالی ہے کوئی ایسا نہین جو وہان کی نگرانی کرے۔ ہمین خوف ہے کہ کہین دشمن ہمارے گھرون کو لوٹ نہ لین۔ لوگون مین تو یہ چہ میگوئیان ہوتی تہین اور محاصرہ کے ایام مین عباد ابن بشر اصحاب کی جماعت کے ساتھہ رات بہر خبرداری اور حراست مین سرگرم و ساعی رہتے تھے۔

یہ غزوہ ایک عجیب و غریب قیامت خیز اور مصیبت انگیز لڑائی تھی۔ کفار دانت پیس پیس کے بڑے بڑے تزک و احتشام سے حملے کرتے اور آنحضرت کے خیمہ مبارک کو تاک تاک کے آتے تھے مگر خدائے تعالے اونہین اتنی ہمت نہین دیتا تھا کہ خندق کو عبور کر سکین۔ بہادران اسلام اور ہزبران ذی احتشام اپنی جانون پر کہیل کے اونکے منہ پہیر دیتے تھے۔ ہمارے حضور پرنور خود بھی راتون کو خندق کے بعض خطرناک مقامات کی حفاظت کیا کرتے تھے۔

جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہے کہ غزوہ خندق مین حضرت سعد ابن ابی وقاص نے بڑی بڑی کوششین کین۔ ایک جگہہ سے خندق جلدی کے باعث بخوبی نہ کہد سکا تھا

اوراودہرسے دشمن کے آجانیکا ہروقت خوف لگارہتا تھا۔حضرت رسالت مآب بنفس نفیس رات بہروہان کا پہرہ دیتے تھے۔جب حفاظت کرتے کرتے اور سردی مین کہڑے کہڑے حضور کے مبارک ہاتھہ ٹھٹھر جاتے تھے تو آپ میرے پاس تشریف لاتے ہین آگ جلاکر ہاتھون اور اونگلیون کو خوب سینکتی جب سردی رفع ہوجاتی تھی توحضور پہر اپنے پہرہ پرجاکے قائم ہوجاتی تھے ایک شب آپ گرم ہونے کے لئے میرے خیمہ مین تاپ رہے تھے کہ باہر سے ہتیارون کے کھڑکھڑانے کی آواز سنائی دی۔آپ فوراً شیرغران کی طرح کڑک کے اوٹھہ کہڑے ہوی اور ڈانٹ کے پوچہاکہ کون۔جواب ملاکہ سعدبن ابی وقاص۔ارشاد ہواکہ خیر اسے سعد آج کی رات خندق کے اوس مقام خطرناک کی حفاظت تمہین کرو۔سعدخوشی خوشی وہان پہونچ کے پہرہ دینے لگے۔اور رسول خدانے آرام فرمایا۔اس تمام غزوے کے اثنامین یہ رات تھی کہ جسمین حضور نے تہوڑی دیر آرام کیا۔ورنہ جاڑے کی وہ پہاڑسی کالی راتین آپکو جاگتے ہی گذرین۔چارون طرف سے سرد ہوائین چلتین۔ٹھرٹرتی۔پالاگرتا تھامگروہ اپنی امت کارکہوالا غازیان اسلام کی حفاظت سے ایکدم بہی بیخبر نہوتا تھا۔یارب صل وسلم دائماً ابداً ٭ علی نبیک خیرالخلق کلھم۔

ایک رات کا ذکر ہے کہ حضورنماز پڑہکے خیمہ سے برآمد ہوے دیکہاکہ دشمنون کے سوار خندق کے اردگردگشت کررہے ہین اور دیکتے پہرتے ہین کہ کوئی جگہہ معقول اوترنے کی نظرآے۔آپ نے فوراً عباد بن بشر کوآواز دی۔وہ اوسی وقت حاضر ہوے۔ارشاد ہواکہ تمہارے ساتھہ کون کون ہے۔حضرت عباد نے عرض کی کہ حضور میرے سب ساتھی میرے ہمراہ کمربستہ مستعد ہین۔حکم ہواکہ سب کولیکر خندق کے گرد پہرو دیکھو کہ دشمن کے سوار اسطرف آنیکی کوشش مین ہین۔ اورچاہتے ہین کہ شبخون مارین۔اسکے بعد آپ نے دعاکی۔اللھم ادفع عنّاشرھم وانصرنا علیھم۔ عباد بن بشر اپنے ہمراہیون سمیت تالب خندق پہونچے۔دیکہا تو حقیقت مین ابوسفیان

معہ مشرکون کی ایک جماعت کے خندق مین اوتر پڑا ہے اور مسلمانون پر تیر اور پتھرون کی بارش مچا دی ہے - غازیان اسلام بھی باوجود اپنی قلت کے اوس ٹیڑی دل کا مقابلہ بڑی ثابت قدمی سے کر رہے ہین - عباد بھی معہ اپنے گروہ کے غازیون مین ملگئے اور جواب ترکی بترکی دیکے اونہین تیر و سنگ سے دفع کیا - جب کفار بہاگے تو عباد نے حضور سے اطلاع کی - آپ نے عباد کے حق مین دعاے خیر فرمائی ''اللھم ارحم عباد ابن بشر''

ایک دفعہ آدہی رات کو بڑا غل شور مچا - اوسے سنکر لشکر اسلام کو بھی حکم ہوا ''یا خیر اللہ سوار ہوجا'' کیونکہ آنحضرت نے اس غزوہ مین مہاجرین کا شعار خیر اللہ مقرر کر دیا تہا - پہر حضور نے حاضرین سے دریافت کیا کہ یہ کیسا شور و غوغا ہے - لوگون نے عرض کی کہ ہمین تو عمرو بن عبدود کی آواز معلوم ہوتی ہے کیونکہ آج کی شب کفار کی فوج مین اوسی کے گشت کی باری ہے - عباد کو حکم نبوی ہوا کہ جا کر دیکھو تو کیا حال ہے - عباد گئے اور آنکے عرض کیا کہ عمرو بن عبدود بہت سے مشرکون کو ساتھہ لئے ہوے مسلمانون سے لڑائی مانگتا ہے اور دونون طرف سے پتھر اور تیرون کی بوچھار ہو رہی ہے - حضرت گھوڑے پر سوار ہو کے وہان تشریف لے گئے اور تہوڑی دیر کے بعد خوش خوش واپس آ کے فرمایا کہ اللہ پاک نے مشرکون کا شر ہم سے دور کر دیا - واقعی مین عمرو بن عبدود ایسا بہادر اور یکتا تہا کہ اوسکا لڑائی سے منہ پہیرنا بڑی تعجب کی بات ہے مگر جسوقت آپ نے فرمایا کہ ''اللہ پاک نے مشرکون کا شر ہمسے دور کر دیا'' اوسی وقت عمرو نے ہمت ہار دی اور معہ اپنے گروہ کے نوکدم بہاگا -

تہوڑی دیر کے بعد پھر گڑبڑ مچی - آپ نے پوچہا کہ اب کیا ہے - لوگ بہاگے ہوے آئے اور اطلاع دی کہ ضرار ابن الخطاب گروہ مشرکین کو ہمراہ لیکر ہم سے لڑنے آیا ہے - اور تیر و پتھر برسا رکہے ہین - آنحضرت صلعم پھر موقع واردات پر تشریف لے گئے اور صبح تک وہین رہے - واپسی کے وقت فرمایا کہ دشمن خوب زخمی ہو کے بہاگے - اللہ تعالی نے ایسا ہی کیا - اور حضور کی دونون

پیشین گوئیان برمحل پوری ہوئین۔

جناب سرور عالم غزوات مریسیع وخیبر وحدیبیہ وفتح مکہ وحنین وغیرہ مین بہی بذات خود موجود تھے مگر کسی غزوے مین حضور نے ایسی تکلیف نہین اوٹہائی جیسی کہ غزوہ خندق مین آپکو ہوئی۔ آپ نے خندق اپنے ہاتہہ سے کہودا۔ پہر اوسکے خطرناک مواضع کی حفاظت بڑی تکلیف اور مشقت کیساتہہ آپ ہی کرتے رہے۔ اس لڑائی مین بہت سے مسلمان زخمی بہی ہوے۔ جاڑا بڑی شدت کے ساتہہ پڑ رہا تہا۔ لوگون کو کہانا تک نصیب نہ تہا۔ پہر ایک طول طویل لڑائی۔ لہذا اسکو سب غزوات سے بڑہکے کہو تو بجا ہے۔ کفار بہی سردی مین پڑے پڑے دق ہوگئے اس لئے اون مین سے بعض قومین صلح پر راضی ہوگئین اور صلحنامہ مین یہ شرط لکہی گئی کہ ہر سال ہمکو مدینہ کے کچہہ خرمے ملا کرین اس کاغذ کو دیکہکر سعد ابن معاذ اور سعد ابن عبادہ نے حضور مین دست بستہ ہوکر التماس کی کہ یاحضرت ایام جاہلیت مین تو ان لوگون کو اتنی بہی ہمت نہ تہی کہ ہمسے مدینہ کا ایک خرما مانگین اب عہد اسلام ہے ہم سے یہ ذلت نہ سہی جائیگی کہ عہدنامہ مین انکو خراج دینا لکہدین۔ آنحضرت نے سعد ابن معاذ سے کہا کہ خیر اگر تمہاری خوشی نہین ہے تو اسے چاک کردو۔ حضرت سعد نے فوراً اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے اور وہ صلح رفت وگذشت ہوگئی۔

کفار نے جب سنا کہ انصار آنحضرت اور اسلام پر بجان ودل قربان ہین اور مسلمان آپسمین مل جلکر شیر وشکر ہوگئے ہین تو اونکے دل ٹوٹ گئے اور غنیم کی فوج مین ایک طرح کا فتور اور تنزلزل پڑگیا۔

M.D

دیکہو اتفاق مین بڑی طاقت ہے اور اس زمانہ کے اسلام کا ضعف مسلمانون کا افتراق اور خودغرضی ہے ورنہ اب بہی کچہہ نہین گیا۔

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد
بیدولتی از نفاق خیزد

اسپر بہی سب جتہا باندہکے شیران اسلام سے لڑنے آئے۔ اور قریش کے نبرد آزما۔ اور

پہلوان لڑتے لڑتے لب خندق تک آپہونچے - عمروابن عبدود - نوفل ابن عبد اللہ - ضرار ابن الخطاب ہبیرہ ابن ابی وہب - عکرمہ بن ابی جہل - اور بنی محارب کا ایک مشہور پہلوان مرداس نامی بہی اونمین شامل تھے - یہ لوگ ایک تنگ راستہ خندق کا ڈہونڈہ ڈہانڈہ کے اور گہوڑون کے تازیانہ مار کر ایک ہی جست مین ادہر آگئے -

ابوسفیان - خالد ابن ولید اور قریش وکنانہ وفزارہ وغطفان کے مشاہیر کی ایک فوج صف بستہ خندق کے اوس پار کہڑی رہی - عمروبن عبدود نے ابوسفیان سے کہا کہ تم لوگ بہی ادہر کیون نہین چلے آتے ہو اوس نے جواب دیا کہ تمہارے ہوتے ہماری کیا ضرورت ہے اگر ہمارا کام پڑیگا تو ہم بہی آجائینگے - یار نے خوب ٹرکایا جیسا کہ کسی اوستاد کا شعر ہے -

سوالِ بوسہ کو ٹالا جوابِ چین ابرو پر	براتِ عاشقان بر شاخ آہو اسکو کہتے ہین

پس عمروابن عبدود جو ناموران عرب کا بڑا بہادر سردار تہا اور لوگ یقین کرتے تہے کہ یہ تنہا ہزار مردان دلاور کا منہ میدان جنگ سے پہیر سکتا ہے - پرے سے نکلکے میدان مین آیا اور اپنی بہادری اور شجاعت کا اظہار کرکے باواز بلند پکارا کہ اے مسلمانو - ہے کوئی تم مین ایسا جو میرے سامنے آے - سب غازیون کے سر نیچے ہوگئے اور بعض ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے کسی کو یہ جرأت نہوئی کہ ابن عبدود کے سامنے آے - حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نے لشکر اسلام کی جو یہ ردی حالت دیکہی تو شیرون کی طرح بپہر کے آنحضرت سے ملتمس ہوے کہ حضور مجہے اجازت ہو مین اس مردک کی تہو تہنی جاکے مسلدونگا - آنحضرت نے جناب شیر خدا کی طرف سے منہ پہیر لیا اور کچہہ جواب نہ دیا - علی مرتضی دوسری طرف جاکے دست بستہ کہڑے ہوے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مجہے حکم ہو - یہ شقی سر پر چڑہا چلا آتا ہے اسے سزا دیدون - آپ نے پہر کچہہ نہ فرمایا - دیر جو ہوئی تو عمروابن عبدود کا دماغ اور بہی چل گیا - کہنے لگا کہ مسلمانو کس برتے پر

رتنا پانی جب تم مین کوئی بہی میرے مقابل کا نہ تہا تو کیا منہ لیکے گھر سے لڑنے نکلے تھے اوڑہنی اوڑہکے گھرون ہی مین بیٹھے رہتے - یہ سنکر تو جناب شاہ ولایت کا چہرہ سرخ ہوگیا اور بولے حضور آپ کس فکر مین ہین یہ سر پر چڑہا آتا ہے - مین ابہی ایکدم مین اسکے دماغ کا تنقیحہ کردونگا - پہر تو جناب ختم المرسلین - حبیب رب العالمین - صاحب طٰہٰ ویٰسین نے اپنے مقدس ہاتھون سے اپنی ذوالفقار شیر کردگار کے زیب کمر کی اور خاص اپنی زرہ اونکے تن مبارک پر پہنا کے اپنی دستار فرق انور پر رکھی اور فرمایا کہ اے علی اس مردود کو تمہارے سپرد اور تمہین خدا کو سونپا - پہر ہاتھہ اوٹہا کے ورگاہ حق جل وعلا مین اونکے فتح و نصرت کی دعا مانگی -

ہزبر نیستان وغا حضرت علی مرتضی نے ابن عبدود سے جاکر فرمایا کہ اے شقی مین نے تیرا یہ قول سنا ہے کہ تو کہتا ہے "مین اپنے حریف کی تین باتون مین سے ایک بات ضرور مانونگا" کیا یہ سچ ہے - عمرو بولا بالکل ٹہیک میرا یہی قول ہے - شیر خدا نے ارشاد کیا کہ آج مین تجہسے تین باتین کہتا ہون اونمین سے جو تجھے بہلی لگے اوسے قبول کر - عمرو نے کہا اچہا کہو کیا کہتے ہو - آپ نے فرمایا - اول تو مین تجہسے یہ کہتا ہون کہ تو خدا کی وحدت اور محمدؐ کی رسالت پر ایمان لا اور سچے دل سے اوس خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کی پرستش اختیار کر جو دونون جہان کا پیدا کرنے والا اور حاکم ہے - عمرو ابن عبدود نے جوابدیا کہ یہ ہرگز نہو سکیگا اسکی مجھسے امید نہ رکھنا جناب علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اوسکی کم عقلی پر مسکرائے اور فرمایا کہ خیر تو نے اپنے طالع کی نحوست سے وہ بات تو نہ مانی جو عقبیٰ مین تیرے کام آتی اب دوسری بات سُنلے یہ دنیا مین تیرے لئے بہتر ہے کہ تو بیک بینی و دو گوش سیدہا اپنے گھر چلدے اور مخمصہ مین ہاتھہ نہ ڈال - عمرو نے جوابدیا یہ بہی مجھسے ممکن نہین لوگ بزدلی کا الزام مجہپر لگائینگے اور زنان قریش ہنس ہنس کے نامردی کا طعنہ دینگی اسے جی کر مین کیسے سنونگا - سُن اے علی جنگ بدر سے جب مین زخمی ہوکر نوکدم بہاگا تو مین نے نادم ہوکر منّت مانی تہی

کہ جب تک اپنے زخم کے بدلے مین محمد کا سر تن سے جدا نکرلونگا بدن پر تیل نہ ملونگا۔ آج مجھے اتنا تو
اختیار حاصل ہے کہ اپنی مراد پوری کرلون۔ پھر بھلا یہان سے ہٹ کر مین کیسے جاسکتا ہون۔ جناب
امیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ دونون باتین تو مین نے تیرے اس جہان اور آیندہ زندگی کے بھلے کو
کہی تہین مگر تیری سمجھ مین نہ آئین اب تیسری بات بھی سُنلے جو دنیا مین بھی تجھے ملعون بنایگی اور وہان
بھی تیرے حق مین تھوڑم تھوڑا ہوگی۔ وہ یہ ہے کہ گھوڑے سے اُتر آ۔ دل کھولکر مجھ سے لڑلے۔ آج
کسی طرح کی رعایت میری نہ کرنا۔ دل کی ساری ہوس نکال لینا کوئی داؤن پیچ نہ رہجائے۔ اپنی ساری
قوت۔ تمام زور مجھپر خرچ کرکے دیکھلے کہ شیران اسلام کیسے ہوتے ہین۔ اپنے دل مین یہ نہ سمجھو کہ
اسلام کے پرے مین سے کوئی میرے سامنے نہ آیا بلکہ بات یہ تھی کہ کسی نے تجھے اپنے مقابل
کا نہ جانا ورنہ اس خدا کے لشکر مین ایسے ایسے لوگ ہین کہ نظر بھر کے تجھے دیکھ لین تو پیشاب خطا ہوجائے
اگر باور نہو تو دیکھ لے کہ مین تیرا کیا حال بناتا ہون۔ تیرے جی مین آوے اوسطرح مجھپر حملہ کر۔ پہلے
تو ابن عبدود یہ باتین سنکر کھلکھلا کے ہنسا اور بولا کہ علی تیری تو یہ تیسری بات بھی مجھے منظور نہین۔
بھلا ایک کم عمر ناتجربہ کار جنگ نادیدہ لڑکے کو مار کے بھی مین کیا ناموری حاصل کرونگا۔ میدان مین
تیرے آنے ہی سے مین سمجھ گیا تہا کہ مجھے دیکھتے ہی سب مسلمانون کے پتّے پانی ہوگئے ہین۔ یہ کہا
اور جناب شیر الہ کی طرف نظر حقارت سے دیکھکے بولا کہ جا کسی اور کو بھیج ابو طالب تیرے باپ سے
میری دانت کاٹی روٹی تھی اور مین اونکی عزت بھی بہت کرتا تہا آج وہی دوستی اور حفظ مراتب مجھے رحم دلاتا
ہے کہ تجھپر ہاتھ نہ اوٹھاؤن۔ جناب امیر نے جب دیکھا کہ یہ تو کسی طرح روبراہ ہوتا ہی نہین تو فرمایا کہ ای
مردود خدا اور رسول کے دشمن اگر تجھے میرا خون گوارا نہین تو مجھے تو تیرے شر سے دنیا کو پاک کردینا ضرور
ہے مین میدان مین آکے کیسے پھر جاؤنگا میری تو معراج یہی ہے کہ تجھے دوزخ کا کُندا بنا کے خدا کا پیارا
اور اوسکے سچے رسول کی آنکھ کا تارا بنون۔ جسوقت علی مرتضی نے یہ بات کہی ابن عبدود کو جوش آگیا

اور غصہ سے لال پیلا ہو کے جھٹ گھوڑے سے کود پڑا - اوسکی کونچین کاٹ کے تلوار نیام سے باہر
نے آپ پر حملہ آور ہوا - اور ہاتھہ کو تول تول کے اس زور سے آپ کے سر پر تلوار لگائی کہ سپر کاٹ کے
سر مبارک تک پہونچ گئی - مگر اپنے نیک بندون کا محافظ خدا ہی ہوا کرتا ہے صرف ایک اوڑتا ہوا زخم
لگا - الحمد للہ - اوسوقت ایسی گرد اوڑی کہ دونون لشکر کے لوگ اگرچہ بہت قریب کھڑے تھے مگر کسی کو
نہ سوجہا کہ کیا ہوا - جناب علی مرتضی نے یہ زخم کہا کے ذوالفقار کا پورا ہاتہہ جو دیا تو ابن عبدود کا سر تن سے
الگ جا پڑا - اوسوقت شیر خدا نے باواز بلند تکبیر کہی اور غازیون کو معلوم ہو گیا کہ وہ مارا -
ادہر تو عمرو ابن عبدود کا سر بہٹا سا اوڑا - اور ادہر لشکر کفار مین تہلکہ پڑ گیا ضرار ابن الخطاب - نوفل
ابن عبداللہ - اور ہبیرہ ابن ابی وہب نے ملکے جناب امیر پر حملہ کیا شیر خدا اون ملعونون کی طرف متوجہ
ہوے - ضرار تو حضرت علی کی صورت دیکہتے ہی فُرَّوا ہو گیا لوگون نے اوس سے پوچہا کہ اے
ضرار یابن مروی و دلیری تو نے یہ کیا کیا کہ اپنی شجاعت و ہمت کی لوٹیا ڈبو دی - ضرار بولا کہ بہائیو
کچھہ نپوچہو جسوقت علی نے میری طرف رخ کیا ہے مجھے ملک الموت کی صورت نظر آگئی اور مین اپنی
جان لیکر سید ہا بہاگا مثل مشہور ہے کہ جان بچی لاکھون پاے - لیکن ہبیرہ نے تہوڑی دیر
آپ کا مقابلہ کیا جب حضور کے ہاتہہ سے زخمی ہوا تو اپنی زرہ آپ پر پہینک کے وہ بہی چلتا پہرتا نظر آیا
واضح ہو کہ جب ضرار و نوفل اور ہبیرہ نے مل ملا کے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب پر
حملہ کیا تہا تو لشکر اسلام مین سے حضرت زبیر ابن العوام اور جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما حضرت
شیر خدا کی مدد کو نکلے ان دونون صاحبون کے پہونچتے پہونچتے حضرت اسد اللہ تینون پر غالب ہو چکے تہے
اور نوفل خود ہی اپنے ساتہیون کی یہ گت دیکہکر کنارہ کش ہو گیا تہا - جناب فاروق اعظم نے ضرار کو
سلامت نکلجاتے ہوے جو دیکہا تو اوسکے پیچہے لپکے - ضرار نے آپکو آتے دیکہکر سمجہا کہ علی نے
تو چہوڑ دیا مگر ان کے غضب سے بچنا امر محال ہے - تو دہوکا دینے کے لئے پناہ مانگنے والونکی سی

صورت بنالی اور جناب عمر فاروق کی طرف متوجہ ہوا۔ پاس آتے ہی ایسا نیزہ مارا کہ حضرت زخمی ہوے اور چاہتے تھے کہ گوشمالی دین مگر وہ بہاگا اور چلتے وقت کہتا گیا کہ عمر تو بڑا شجاع ہی۔ میرا یہ زخم یاد رکہیو۔ نوفل بن عبداللہ کا گھوڑا بہاگتے مین اوندہے منہ خندق مین گر پڑا اور نوفل بہی سر تلے پانون اوپر وہین رہگیا۔ سلمان اوسے سنگسار کرنے لگے تو اوس نے پکار کے کہا کہ اے لوگو مجھے اس ذلت سے نہ مارو۔ جناب علی کو پہر بہی رحم آگیا آپ خندق مین کود پڑے اور اوس سے جاکر فرمایا کہ اچہا تو خدا کی وحدت اور آنحضرتؐ کی رسالت پر ایمان لے آ ہم بڑے تزک واحتشام کے ساتھہ تجھے یہان سے نکالے لیتے ہین۔ مگر اوس مردود نے اب بہی نہ مانا اور خدا ورسول کو گالیان دین۔ تو آپ نے فوراً اوسکا سر اوتار لیا۔ یہ لڑائی چاشت کے وقت سے زوال تک رہی۔

عکرمہ۔ ہبیرہ۔ وَمرداس نے جو ابن عبدود اور نوفل کا قتل ہونا اور ضرار کا بہاگ جانا دیکہا۔ تو ہوش پران ہوگئے۔ اور بہاگے ہوے ابو سفیان کے پاس پہونچے اور اوس سے ساری کیفیت بیان کی۔ اوسکی بہی کمر ٹوٹ گئی۔ کیونکہ عمرو ابن عبدود اوسکا قوت بازو تہا اور ایسا شجاع تہا کہ تنہا ہزار ہزار آدمیون کا مقابلہ کر کے اونہین بہگا دیتا تہا۔ شجاعان عرب اوسکے نام پر کان پکڑتے تھے۔ اس لئے ابو سفیان کو کمال تشویش ہوئی اور سمجہا کہ ضرور دال مین کالا ہے۔ ورنہ کہان ابن عبدود اور کہان علی۔ بیشک خدا مسلمانون کے ساتھہ ہے اور محمد اوسکا سچا رسول ہے ورنہ طاقت بشری سے تو باہر تہا کہ علی ایسے بڑے اشجع کو ایک ہاتھہ مین خاک سیاہ کردے۔ یہ امر بغیر تائید خدا کے ممکن نہین۔ ابو سفیان نے ظاہر مین تو کچھہ نہ کہا مگر دل مین بہت پیچ وتاب کہایا کہ اب بُری اٹکی ان لوگون سے عہدہ برآ ہونا امر محال ہے۔ لیکن کفر وضلالت کی تاریکی اوسکے دل پر ایسی چہائی ہوئی تہی کہ دولت اسلام کو ہاتھہ بڑہا کے نہ لیا۔ نامردی اور کم ہمتی سے مقابلہ کی سکت بہی اپنے مین نہ دیکہی۔ شتر بے مہار کی طرح فرار کر کے معہ اپنے ساتھیون کے منزل عقیق پر پہونچکے دم لیا

بیچ مین کہین مُڑ کے بہی پیچہے نہ دیکہا۔ غطفان کے لوگ بہی اوسی کے ساتہہ رفو چکر ہوے اسوقت ایک بُہنگا بہی سامنا کرنے کو نہ رہا اور عقیق مین پہونچکر آنحضرت کی خدمت مین پیام بہیجا کہ ہم سے قیمت لے کے عمرو ابن عبد ود اور نوفل کی لاشین ہمین دیدو۔ حضور نے فرمایا کہ لاحول ولاقوۃ ہمکو خبیثون کی لاش بیچنے اور اونکی ناپاک قیمت لینے کی کچہہ حاجت نہین وہ اپنے آدمی بہیجین اور اپنے کشتون کی لاشین منگوالین۔

جناب امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن عبد ود کے ہتیار و پوشاک کی طرف کچہہ التفات نہ کی تہی جہان وہ پڑا تہا وہین اوسیطرح معہ ہتیارون و پوشاک کے دہرا ہوا تہا۔ اوسکی بہن لاش لینے آئی جب اوسکی سب چیزین جون کی تون دیکہین تو کہنے لگی "ماقتلہ الاکفو کریم" یعنی ظاہر ہے کہ اسے کسی ہمسر کریم النفس نے مارا ہے۔ لوگ بولے کہ اسکے قاتل کا نام علی ابن ابی طالب ابن عبد المطلب ہے۔ اوس عورت نے آپکا نام سنتے ہی یہ شعر پڑہے ہے۔

	لوکان قاتل عمرو غیر قاتلہ		لکنت ابکی علیہ آخر الابد	
	لکن قاتلہ من لایعاب بہ		من کان یدعی قدیما بیضہ البلد	

یعنی اگر میرے بہائی عمرو کا قاتل کوئی اور ہوتا تو مین اوسکے لئے قیامت تک روتی۔ لیکن کیا کرون کہ اسکا قاتل تو ایسا ہے جسمین کوئی عیب ہی نہین اوسکو تو لوگ رئیس شہر کہتے ہین۔

خدائے لم یزل ولایزال کے فضل وکرم سے اوس دن تو مسلمانون کو بڑی فتح نصیب ہوئی اور اوسکو جناب علی مرتضیٰ ہی کی کارگذاری سمجہنا چاہئے۔ کفار کی کمرین ٹوٹ گیئن۔ چنانچہ ارشاد نبوی بہی یون ہوا۔ "مبارزت علی ابن ابی طالب یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیمۃ" یعنی غزوہ خندق مین علی سے جو شجاعت ظاہر ہوئی وہ میری ساری امت کی مردانگی سے بہتر ہے جو محاربات فی سبیل اللہ مین قیامت تک اون سے ظہور مین آوے۔

دوسرے دن کفار نے پہرکر ہمت چست باندہی اور غول کے غول لڑنے کو آے اور یکایک
خندق کے چارون طرف سے حملہ کی ٹہیرادی۔ الامان ایک دن اور ایک رات برابر لڑائی رہی۔
یہان تک کہ مسلمانون کو نماز ظہر و عصر و مغرب کی بہی مہلت نہ ملی۔ جب آتش جنگ کچہہ ٹہنڈی ہوئی۔
تو بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کی اجازت دی گئی اور سب نے نماز ظہر ادا کی۔ پہر جناب رسول خدا نے
حکم دیا کہ ہر نماز کے لئے الگ الگ تکبیر کہکے ترتیب وار قضا پڑہلو۔
کفار کا سارا لشکر لڑتے لڑتے سمٹ کے آنحضرت کے خیمہ پر ہجوم کر آیا تہا۔ جناب عائشہ صدیقہ
فرماتی ہین کہ مین اوسوقت سعد کی مان کے پاس ایک حصن مین بیٹہی ہوئی تہی آنحضرت زرہ پہنے
ہوے انتظام جنگ مین مصروف تہے اور مسلمانون کی ہمت بندہا کے ترتیب سے لڑا رہے تہے کہ
یکایک سعد ابن معاذ زرہ پہنے ہوے میرے سامنے سے گذرے۔ زرہ ایسی تنگ تہی کہ تمام بدن اونکا
بہچا جاتا تہا۔ مین نے اونکی مان سے کہا کہ اے اُم سعد مجہے تمہارے بیٹے پر رحم آتا ہے اگر یہ
زرہ ذرا ڈہیلی ہوتی تو اچہا تہا۔ اونہون نے جوابدیا کہ بیٹا "ویقضی اللہ ما ہو قاض" اللہ کو جو منظور ہے
وہی کریگا۔ ہم دونون مین تو یہ باتین ہو رہی تہین کہ سعد ابن معاذ خندق کے کنارے پر پہونچ گئے
حبان ابن العرقہ نے اونکو نیزہ مارا جو رگ ہفت اندام پر لگا۔ یہ وہ رگ ہے کہ اوسکے کٹجانے سے آدمی
زندہ نہین رہ سکتا۔ پس حضرت سعد سمجہے کہ اب میرا خاتمہ ہے۔ آپ نے درگاہ الٰہی مین مناجات
شروع کی "اے مالک نہ سہی اگر تیرے حبیب اور قریش مین اسکے بعد کوئی اور لڑائی بہی ہونیوالی ہو
تو مجہے زندہ رکہہ میری دلی آرزو یہ ہے کہ تیری رضا مین کوشش کرون اور تیرے رسول کا ہاتہہ بٹاؤن
یا الٰہ العالمین ان کافرون نے تیرے رسول کی تکذیب کی ہے اوسے دق کرتے ہین مین نہین چاہتا
کہ اس حالت مین اوسکے قدمون سے جدا ہون۔ اور اگر اسی لڑائی پر خاتمہ ہے آگے چلکے اور کوئی
جنگ نہوگی تو اسی زخم سے مجہے شہادت نصیب ہو۔ لیکن اس صورت مین بہی مجہے اتنی مہلت

ضرور ملنا چاہئے کہ مین بنو قریظہ کا وہ حال دیکھہ لون جو دیکھنا چاہتا ہون"۔ نیک بندون کی دعا خالی نہین جاتی خدا کی قدرت دیکھو کہ دریاے اجابت جوش مین آیا اور فوراً حضرت سعد کے ہاتھہ سے خون بہنا بند ہوگیا۔ حالانکہ ہفت اندام کا خون خود بخود بند ہوجانا محال عادی ہے۔

اس عرصہ مین نعیم ابن مسعود اشجعی غطفانی خدمت نبوی مین حاضر ہوکر کہنے لگا کہ یارسول اللہ مین مومن اور مسلمان ہو کے دربار پرانوار مین حاضر ہوا ہون مگر کسی کو میرے اسلام لانے کی مطلق ہی خبر نہین ہے۔ مین چاہتا ہون کہ لشکر کفار مین تفرقہ ڈالون اس امر مین جیسا ارشاد ہوگا ویسا کرون گا آپ نے جوابدیا کہ اگر تیرا یہ مطلب ہے تو تجھے اختیار ہے جو چاہے سو کر۔

خلاصہ یہ ہے کہ پہلے تو نعیم بنی قریظہ کے پاس گیا اور اون سے کہا کہ یارو مجھے تمہارے ساتھہ دلی محبت ہے اس لئے تمکو ایک بات سوجھا نے آیا ہون۔ تمہاری بڑی غلطی ہے کہ قریش اور غطفان کی اشتعالک سے تم محمد کے دشمن بنگئے۔ اگر ان لوگون کو شکست ہوگئی تو یہ لوگ اپنے اپنے گھرون کو لمبے ہونگے اور تم تنہا مسلمانون کے ہاتھہ مین پھنسے رہ جاؤگے اور مسلمانون سے جب عہدہ برآ نہو سکوگے تو جلاوطن کئے جاؤگے۔ پھر کیسی مصیبت پڑیگی اسے تم ہی سمجھہ سکتے ہو مجھے تو تمہاری اوندہی عقل پر نہایت رنج ہوتا ہے۔ بنو قریظہ نے پہلے تو نعیم کی دلسوزی اور ہمدردی کا شکریہ ادا کیا اور کہنے لگے کہ حق دوستی کا متقضا یہی ہے جو ہم نے تجھسے دیکھا مگر اے محب صادق اب کیا کرین خود کردہ را علاجے نیست جو ہونا تھا سو ہو چکا۔ تو ہی کوئی تدبیر بتا۔ نعیم بولا کہ سب سے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ چند عمایدقریش وغطفان کے اپنے پاس بطور ضمانت کے گردین رکھلو۔ اگر یہ دونون قومین تمہاری درخواست نہ مانین تو تم اونکا ساتھہ چھوڑدو۔ اس مین تمہارا یہ فائدہ ہے کہ اگر قریش وغطفان بھاگ گئے اور مسلمانون نے تم سے خصومت کی تو یہ دونون جرگے اپنے عمایدکی خاطر سے تمہاری مدد کرینگے اور تم اکیلے نہ رہوگے بنو قریظہ کو یہ بات بہت پسند آئی۔ نعیم کے نہایت مشکور ہوے اور مصمم قصد کرلیا کہ ضرور ایسا ہی کرینگے۔

پہر نعیم وہان سے رخصت ہوکے قریش مین آیا اور ابوسفیان سے ملا اور کہا کہ یارو مجہے تم سے بڑی محبت ہے۔ مین نے یہود بنی قریظہ کی ایک بات آج سنی ہے اوس سے براہ خیر خواہی تمکو آگاہ کرنے آیا ہون۔ مگر یہ بہید کی بات ہے کسی سے اسکا ذکر نہ کرنا۔ یہود بنی قریظہ نے واقع مین تمہاری خاطر سے محمد سے بگاڑ کر لیا مگر اب وہ اپنے کئے سے پشیمان ہین اور تم سے برگشتہ ہونا چاہتے ہین۔ اونہون نے محمد سے یہ کہلا بہیجا ہے کہ ہم قریش سے ملکر نہایت نادم و خجل ہوے اوسکا بدل ہم یہ کردینگے کہ قریش و غطفان کے اچہے اچہے لوگ ضمانت کے بہانہ سے اپنے پاس بلا لیتے ہین جب وہ ہمارے پاس آجائینگے تو ہم تمہارے سپرد کردینگے تم اونکا جو چاہنا سو کرنا۔ اسلئے مسلمان بہی ایسے اون سے راضی ہوگئے اور بنو قریظہ سے اور اون سے صلح ہوگئی ہے۔ اور وہ اہل اسلام کے مددگار ہوکر تم سے لڑنے کو تیار ہین۔ یہ سب معاملہ اور پیغام سلام میرے سامنے ہوا ہے اس لئے مین پیٹ پکڑے ہوے تمہارے پاس آیا ہون۔ تم اپنی فکر کرو۔ سمجہلو کہ کوئی دم مین تم پر بلا نازل ہونیکو ہے۔ نعیم کی یہ باتین سنکر کفار قریش کے ہاتہون کے طوطے اوڑ گئے۔ نعیم نے وہان سے اوٹہکے غطفانیون کو بہی اسی طرح گڑبڑا ڈالا۔ اونکی بہی سٹی گم ہوگئی۔ یہ جمعہ کا دن اور شوال کا مہینہ تہا۔

ابتو ابوسفیان نے عکرمہ بن ابوجہل کو بلاکر قریش و غطفان کے سرآوردہ لوگون کی مجلس منعقد کی اور نعیم کا بیان سبکو سناکے دریافت کیا کہ بہائیو اب تمہاری کیا صلاح ہے۔ سب کے مشورہ سے بنو قریظہ کے پاس یہ پیغام بہیجا گیا کہ ہمکو یہان پڑے پڑے ایک عرصہ گذر گیا اور کوئی مطلب بر آری نہ ہوئی ہمارے بہت سے مویشی مر گئے اور جو باقی ہین وہ جان بلب ہین اب مر جائینگے۔ ہم سب مین یہ ٹہیری ہے کہ آج راتون رات تیاریان کرین اور کل صبح ہوتے ہی سب متفق ہوکر چڑہائی کرین شاید کچہہ بن پڑے ورنہ یون ہی پڑے پڑے تو اس جاڑے پالے مین برباد ہو جائینگے اس لئے آج رات کو تم بہی ہم سے آن ملو تاکہ کل سنیچر کو حملہ کردیا جاے۔ بنو قریظہ نے اس پیام کا یہ جوابدیا کہ ہم

یہود ہین۔ سنیچر کو کوئی کام نہین کرتے۔ اپنے مذہب کا خلاف ہمسے کیون ہونے لگا تہا۔ علاوہ برین اگر کوئی اور دن بہی ہوگا تو ہم اوسوقت تک تم لوگون کے ساتہہ ہوکر نہ لڑینگے جب تک کہ تم لوگ اپنے چند رئیس بطریق رہن ہمارے پاس نہ بہیجد وگے۔ اس سے ہمارا اطمینان رہیگا کہ اگر تمہاری شکست بہی ہوئی تو تم ہمین اکیلا نہ چھوڑ وگے اور اپنے لوگون کی خاطر سے ہماری مدد اور نگرانی کروگے۔

جب ایلچیون نے بنی قریظہ کا جواب قریش اور غطفان سے آکر کہا تو سب متفق اللفظ ہو کر پکار اوٹہے کہ نعیم سچ کہتا تہا اونکے دل مین دغا ہے ہم تو اپنے آدمی اونکے سپرد نکرینگے اس لئے جواب صاف بنی قریظہ کو بہیجدیا کہ ہم ایک آدمی بہی تمہین نہ دینگے تمہارے جی مین آئے تو ہماری مدد کرو نہ آئے تو اپنے گہر بیٹہے رہو۔

اودہر بنی قریظہ نے جب یہ صاف جواب سنا تو وہ بہی نعیم کی باتون کو پتھر کی لکیر سمجہہ گئے اور قصد کرلیا کہ ہم ان بے ایمان دغابازون کی طرف سے ہرگز نہ لڑینگے۔ یہ ہمکو پہنسا کے اپنے گہرون کو چمپت ہوا چاہتے ہین۔

الغرض نعیم کی خوش تدبیری اور حکمت عملی سے یہود بنی قریظہ اور احزاب قریش و غطفان مین وہ پہوٹ پڑی کہ آیندہ موافقت کی کوئی صورت ہی ظہور مین نہ آئی اور مسلمانون کو کچھہ بہی نہ کرنا پڑا وہی مثل ہوگئی کہ مردے از غیب برون آید وکارے بکند۔

خدا کے بہی عجب کارخانے ہین۔ صدقے جائیے اوسکے جناب کے کہ ادہر تو بنو قریظہ الگ ہوے اور اودہر جو کفار کی جماعتین باقی رہین اون مین باہم وہ نفاق پڑا کہ کسی کا دل کسی سے ملا نہ رہا سب ایک دوسرے سے اُرد کے آٹے کی طرح اینٹھہ گئے۔ افواج دشمنان مین ہل چل پڑی۔ یہانتک کہ باہم جانی دشمنی پیدا ہوگئی۔ مسلمانون کو نہ تحریک کرنی پڑی نہ کچھہ تردد ہوا۔ بنانے والے نے سب کام خود بنا دئے۔ روایات صحیحہ متواترہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم نے

مسجد فتح مین تین دن برابر بیٹھکے دعا کی تھی ـ تیسرے دن دعا قبول ہوئی اور آثار خوشی چہرۂ انور پر نمودار ہوے ـ یکایک ایسی آندہی آئی کہ لشکر کفار مین تہلکہ پڑگیا ـ چولہون پر چڑہی ہوئی ہانڈیان تک اولٹ گیئن ـ لشکر کے سب کارخانے اور سامان درہم برہم ہوگئے ـ خیمون کی طنابین ٹوٹین ـ میخین اوکھڑ گیئن اور کفار کے دل مین وہ خوف سمایا کہ سواے بہاگنے کے اور کچھہ نہ سوجھی ـ جسکی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک مین یون دی ہے ـ

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا (پارہ ـ ۲۱ ـ سورہ احزاب رکوع ـ ۱ ـ)

حذیفہ ابن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جس رات کو کفار احزاب نے بہاگنے کا ارادہ کیا بڑی شدت کا جاڑا پڑ رہا تھا ہوا ایسی سرد اور تیز تھی کہ تیر کی طرح چھاتی پر لگتی تھی اور پیٹھہ سے نکلجاتی تھی ـ چارون طرف سے بادلون کے پہاڑ بلاے ناگہانی کی طرح جھکے چلے آتے تھے ـ اندھیری کا یہ عالم تھا کہ ہاتھہ سے ہاتھہ نہین سوجھتا تھا زمین سے آسمان تک ایک کوٹھری کاجل سے لبالب بھری ہوئی معلوم دیتی تھی ـ جاڑے کے مارے لوگون کے دانت ایسے بج رہے تھے کہ ایک چکی سی چلتی ہوئی سنائی دیتی تھی ـ ہاتھہ پانوٴن برف کی قفلی بنکے ایسے بیکار ہوگئے تھے کہ طاقت نشست وبرخاست باقی نہ تھی ـ بجلی کی چمک رعد کی کڑک سے دل دہلے جاتے تھے اور اوپر سے ہوا ن دہار چھاجون پانی اونڈلنا ثابت کر رہا تھا کہ فرداے قیامت آج ہی ہے ـ آنحضرت نے اسی حالت مین نماز پڑہی اور اصحاب کی طرف مخاطب ہو کے فرمایا کہ اسوقت جو کوئی لشکر کفار مین جاکر انکی حالت کی خبر لادیگا اوسکے لئے مین دعا کرونگا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اوسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مصاحب بناے کسی کی ہمت نہ بندہی جو یہ کہے کہ مین حاضر ہون ـ اور سچ بھی تو ہے کہ کہتا کون ـ جاڑے کے مارے سب بیدست وپا ہو رہے تھے ـ مینہ کی کثرت سے زمین پانوٴن کے تلے سے نکلی جاتی تھی ـ پھر اوسپر

بہوک اور فاقہ اور مستزاد تہا۔ آپ نے فرمایا کہ مین اپنی رفاقت اور مصاحبت کے لئے دعا کرونگا کہ اللہ پاک اوسے قیامت کے دن میری مصاحبت مین رکھے۔ حضرت حذیفہ فرماتے ہین گومین اوسوقت جاڑے سے بید کی طرح تھرتھرا رہا تہا اور تین دن کے فاقہ سے طاقت طاق تھی مگر نہ رہا گیا اور فوراً کہڑے ہوکے التماس کی "لبیک یا رسول اللہ" اگرچہ مجہہ مین جاڑے اور بہوک سے قدم رکہنے کی طاقت نہین مگر دل یہی کہتا ہے کہ قدم عشق پیشتر بہتر۔ حضرت نے مجھے اپنے پاس بلایا اور اپنا دست مبارک میرے سر اور منہ اور سارے جسم پر پہیر دیا اور فرمایا کہ جا سیدہا لشکر کفار مین پہونچ اور دیکہہ آ کہ وہ کیا کرتے ہین۔ مگر خبردار وہان پہونچ کے صرف آنکھون سے کام لیجیو۔ ہاتھہ کسی پر نہ اوٹھانا۔ حضور کے ہاتھہ پہیرنے کا یہ اثر ہوا کہ میری بہوک اور جاڑے کی تکلیف جاتی رہی اور ہمت سی بندہ گئی۔ جانے پر مستعد ہی تو ہوگیا مگر مسکرا کر صرف اتنا کہا کہ حضور اس آفت مین اکیلا جاتا ہون اگر کسی نے مجھے وہان مار ڈالا۔ ارشاد ہوا کہ اس خیال خام کو دل سے دور کر۔ تو صحیح وسلامت یہان آجائیگا۔ تیرا بال بہی بیکا نہین ہونیکا۔ یہ فرماکر آپ نے دعا مانگی "اَللّٰھُمَّ احْفَظْ مِنْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَمِنْ فَوْقِہٖ وَمِنْ تَحْتِہٖ" یون تو مین پہلے ہی چاق ہوگیا تہا اس دعا نے تو بالکل ہرن کردیا اور بہوک پیاس جاڑا اور خوف کا دل مین نشان نہ تہا۔ بڑی چستی چالاکی اور ہمت ودلیری سے ہتیار بدن پر لگا اوسی کالی اندہیاری رات مین ہی تن تنہا خندق کود اوس پار لشکر اعدا مین جا داخل ہوا۔ وہان پہونچ کے مزاج مین ایسی گرمی آئی کہ یہ معلوم ہوتا تہا کہ مین حمام مین ہون۔ حالانکہ لوگ اوسوقت اپنے خیمون اور گہرون مین بیٹھے ٹھٹھرے جاتے تہے۔ باہر نکلنے کے خوف سے لرزہ چڑہتا تہا۔ شال دوشالون اور لحافون سے جاڑا نہ جاتا تہا۔ مگر مین بے لباس وپوشاک جنگل بیابان مین گرما گرم تہا۔ سچ ہے قومی ہمدردی کا اثر بھی ہوتا ہے۔ لشکر کفار مین عجب درہمی دیکہی۔ آندہی کے غضب وغصہ سے خیمے کہین اور خود کہین تہے۔ گہوڑے

وٹٹوا گاڑی پچھاڑی چھوڑا چھوڑا کے چارون طرف بہاگے پہرتے تہے اور اوس اندہیرے مین لوگ اونکی ٹاپون کے تلے کچل رہے تہے۔ اونکے لشکر پر تو مین نے پتھر برسنے کی آواز اپنے کانون سے سنی۔ مگر خدا کے فضل سے مین اونکی ضربون سے محفوظ رہا۔ ہر سمت تیراہ۔ تیراہ اور الامان کے نعرے بلند تہے اور لوگ بلبلائے جاتے تھے۔ یہی تلاطم دیکہتا ہوا مین آگے بڑہا۔ ابو سفیان آگ کے سامنے تاپتا نظر آیا۔ مین نے اپنی کمان مین تیر لگایاہی تہا اور چاہتا تہا کہ چھوڑون مگر آنحضرت کا ارشاد یاد آگیا اس لیئے باز رہا۔ پہر ہمت باندہکے وہین ایک آدمی کے پاس جا بیٹھا۔ میرا بیٹھنا تہا کہ ابو سفیان پکارا کہ اے لشکر کے لوگو اپنے اپنے جلیس سے خبردار رہنا یہ اندہیری ہے کہین کوئی غیر آکے اپنا کام نکر جاے۔ یہ سنکر مین نے ہی پیشقدمی کی اور جہٹ اپنے پاس والے کا ہاتہہ پکڑ لیا کہ بتا تو کون ہے اوس نے ڈر کے مارے اپنا نام بتادیا کہ مین فلان ابن فلان ہون۔ اوسکے نام سے مین سمجھ گیا کہ قبیلہ ہوازن کا آدمی ہے۔ اتنے مین ابو سفیان نے پھر آواز دی کہ اے لشکر والو جلدی جلدی کوچ کی تیاری کرو اب یہان ٹہرنا صلاح کی بات نہین۔ ہمارے چارپاے سب ہلاک و تباہ ہوگئے۔ اسلحہ بیکار اور ناچیز بن گئے۔ یہود نے ہم سے دغا کی۔ اب کوئی کام بنتا نظر نہین آتا۔ پہر یہ جاڑا اور آندہی مینہ نمعلوم کیا کیا آفتین ہم پر ڈہایگا۔ مین تو سوار ہوکے آگے جاتا ہون تم ہی جلدی جلدی تیار ہوکر مجہہ سے آملو۔ لشکر کو تو تیاری کا حکم دیا اور خود ابو سفیان اپنی سواری کے اونٹ کے پاس پہونچا۔ ہڑبڑاہٹ اور مصیبت کا بُرا ہوا تنی بہی سدہ بدہ نہ رہی کہ جانور کی پچھاڑی کہول لون۔ یونہی زانو بند ہے پر چڑہ بیٹھا اور ہانک دیا۔ اونٹ نے چلنے کا قصد کیا تو اوٹہتے اوٹہتے گرا۔ ابو سفیان اوندہے منہ زمین پر نظر آیا مگر جان کا خوف برا ہوتا ہے جلدی سے جہاڑ جہوڑ جانور کا پاؤن کہولا اور پہر سوار ہوکے چلتا بنا۔ پیچہے سے قریش نے بہی مال و اسباب لاد پہاند کے کوچ کر دیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے بہی تمام لشکر کی

بہاگڑا اور مضطرب الحالی کا تماشا دیکہکے مراجعت کی۔ راہ مین مجہے بیس[۲] سوار سفید پوش ملے اور مجہسے کہنے لگے کہ اے حذیفہ جلدی سے اپنے سردار والا تبار و ذوی اقتدار سے جاکے عرض کرو مبارک خداوند کریم نے تمہارے دشمنون کا منہ کالا کیا" مجہے تعجب ہوا کہ اس اندہیرے غپ مین انہون نے مجہے کیسے پہچانا کوئی کسی کی شکل اسوقت نہین شناخت کر سکتا۔ دوسرے مین کوئی مشہور آدمی نہین ہون یہ نام میرا کیسے جان گئے۔ اسی حیرت مین اودہیڑ بُن کرتا ہوا حضور نبوی مین حاضر ہوا۔ آپ نماز مین مصروف تہے۔ جب نماز سے فرصت پائی تو مین نے جو کچہہ دیکہا تہا من وعن کہہ سنایا۔ آپ مسکرائے۔ یہان تک تو مین خوب ہی گرم آیا تہا اب سردی معلوم ہونے لگی۔ آپنے اپنے قریب مجہے لٹاکے ردائے مبارک کا ایک کونا میرے اوپر ڈالدیا اور اپنا پائے مقدس میرے سینہ پر رکہا پانوئن نے کچہہ ایسا آرام دیا کہ صبح تک مین بڑے آرام سے سویا۔ نماز فجر کے وقت خود حضور نے یہ کہکر مجہے جگایا کہ "قم یا نومان" یعنی اے گہوڑے بیچکر سونے والے ابتو اوٹہہ بیٹہہ۔ مین اوٹہہ بیٹہا۔

العرض جب لشکر احزاب بہاگ گیا تو آنحضرت فرمانے لگے کہ اس جنگ مین ان لوگون کی کمرین ایسی ٹوٹی ہین کہ اب کبہی مدینہ پر چڑہائی کرنیکی ہمت نہوگی۔ اب کی دفعہ مسلمان ہی مکہ پر فوج کشی کرینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

کہتے ہین کہ جس پتہر کو حضرت رسول خدا نے تین ضربون مین ریزہ ریزہ کردیا تہا اور اوس مین سے جو آگ پیدا ہوئی تہی اوس سے مداین یعنی دار السلطنت فارس اور شام و یمن کی عمارتین آپکو نظر آئین جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اون عمارتون کے پتے بہی حضور نے بتائے تہے حالانکہ آپ نے اون مقامات کو کبہی دیکہا ہی نہ تہا۔ اون پتون کی تصدیق حضرت سلمان فارسی وغیرہ اصحاب نے اوسی وقت کی اور کہا کہ یہ ایسے نشانات ہین جیسے کہ خوب سیر کرنے والے بیان کرتے۔ ہمنے اپنی آنکہون

سے یہ عمارتین دیکھی ہین -

جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہین کہ غزوہ خندق کے دن مین نے دیکھا کہ تین پتھر حضور کے شکم مبارک سے بندہے ہین اور تین دن سے آپ نے کچھہ تناول نہین فرمایا ہے - مجھے بڑا ملال ہوا مین بہاگا ہوا اپنے گھر پہونچا - ایک بکری کا بچہ میرے گھر تہا اوسے ذبح کیا اور ایک صاع یعنی پونے چارسیر جوٗ تھے اونہین پسوایا اور اپنی گھر والی سے کہا کہ بہوک کی شدت سے حضور نبوی کے شکم مبارک پر تین پتھر بندہے ہین تم انہین جلدی سے پکاؤ مین حضور کو بلاے لاتا ہون - یہ سنکر میری بیوی کے بہی آنسو نکل پڑے اور وہ نیک بخت ہمہ تن پکانے مین مصروف ہوگئی مین نے خدمت بابرکت مصطفوی مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضور آج میرے غریب خانہ پر چلکر کہانا تناول فرمائیے - آپ نے استفسار کیا کہ کہانا کتنا ہے - مین نے حقیقت حال عرض کردی - آپ نے فرمایا کچھہ پرواہ نہین - تم سب صحابہ کی ضیافت کرو خدا برکت دیگا - آپ نے میرے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمایا اور لعاب دہن اپنا آٹے مین ملادیا پہر دس دس آدمیون کو ایک جا بٹھاکر ساتھہ کہلانا شروع کردیا - جب سارا لشکر سیر ہوچکا تو آپ نے خود اوش فرمایا - ہم جو دیکھتے ہین تو کہانا جون کا تون باقی تہا جسے مین نے اور سب گھر والون نے کہایا پہر بہی بچ رہا تو سارے محلہ مین تقسیم کردیا - سچ ہے -

شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے		محمد سرّ وحدت ہے کوئی رمز اوسکی کیا جانے

بنت بشر بن سعد فرماتی ہین کہ ایک دن میری والدہ بنت رواحہ نے مجھکو لپ بہر خرما دئے اور کہا کہ تو جاکر انکو اپنے والد اور مامون کو دے آتا کہ ناشتہ ہی کرلین - مین اونکے پاس جارہی تہی کہ راستہ مین آنحضرتؐ مجھے ملے اور پوچھا کہ تیرے پاس کیا ہے - مین نے بتادیا کہ تہوڑے سے خرما اپنے باپ اور مامون کے ناشتہ کے واسطے لئے جاتی ہون - حکم ہوا کہ لا ہمین دے - مین نے تعمیل ارشاد کی - آپ نے اپنے ہاتھہ مین لیکر فرمایا کہ دامن پہیلا - مین نے پہیلادیا - آپ نے

وہ سب میرے دامن مین لپیٹ دئے اور ایک شخص سے فرمایا کہ جاؤ۔ سب اہل خندق کو بلالاؤ
جب سب جمع ہوگئے تو آپ نے اونہین چھوہارون سے سب کو پیٹ بھر کے کھلادیا۔ پھر بھی اتنے
بچ رہے کہ اوس کپڑے مین سماتے نہ تھے گرتے تھے اور لوگ اوٹھا اوٹھا کے کھاتے تھے۔

روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھوین ذیقعدہ دوشنبہ کے دن تین ہزار
آدمیون کی جمعیت سے باہر نکلے تھے۔ بیس۲ یا چوبیس۲۴ دن مسلمانون کو قریش نے اپنے محاصرے
مین رکھا اور ایک دن ابوسفیان چند سوار اپنے ساتھ لیکر خندق مین کود پڑا تھا مگر مسلمانون نے
بھگا دیا۔ اس غزوہ مین مہاجرین کا شعار خلیل اللہ تھا۔

کتب مستند مین ہے کہ حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصلحت اس مین دیکھی کہ مدینہ
کا تہائی میوہ دیکر غطفان اور فزارہ سے صلح کر لیجاے تاکہ وہ قریش کا ساتھ چھوڑ کر چلے جائین۔
اس لئے آپ نے فزارہ کے سردار عینیہ بن حصین اور غطفان کے پیشوا حارث بن عوف کے پاس
پیغام بھیجا کہ تم مدینہ کا تہائی میوہ لو اور اپنے اپنے گھرون کو واپس ہو جاؤ۔ پہلے اونھون نے
نصف میوے کی درخواست کی مگر آپ کو منظور نہوا تو پھر وہ تہائی میوے ہی پر راضی ہوگئے۔ ایک
روایت مین ہے کہ وہ خود ہی تھوڑے تھوڑے آدمیون کے ساتھ حضور مین حاضر ہوے تھے
اور مصالحت کی بحث کر کے تہائی میوے پر تصفیہ کر گئے تھے۔ آپ نے حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے صلحنامہ تحریر کرایا اور چاہا کہ چند اور صحابہ کی گواہیان بھی اوسپر کرادی جائین
اتنے مین اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ آے۔ اور عینیہ بن حصین کو محفل مبارک مین پیر پھیلاے
بیٹھا ہوا دیکھا تو طیش آگیا اور بولے کہ اے عین الہجرس یعنی لومڑی کے بچہ کی سی آنکھون والے تجھے
بھی یہ حوصلہ پیدا ہو گیا کہ دربار نبوی مین گستاخی کے ساتھ بیٹھے۔ واللہ اگر مجھکو محفل رسول اللہ کی
حرمت کا لحاظ نہوتا تو تجھے مار ڈالتا۔ پھر آنحضرت کی طرف دست بستہ مخاطب ہو کر عرض کی کہ

اے خدا کے حبیب اگر خدا کا حکم اور آپ کی مرضی یون ہی ہو تو ہمین صلحنامہ پر دستخط کرنے مین کوئی عذر نہین لیکن ہمارا دل تو نہین چاہتا اسمین اسلام کی بڑی ہتک ہوگی اور لوگ کہینگے کہ دبکے صلح کرلی اب تو ہمارا اور اونکا فیصلہ تلوار کے ہاتہہ ہے - آپ نے حضرت اسید کی باتون کا کچھہ جواب ندیا اور حضرت سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالے عنہما کو مشورہ کے لئے طلب فرمایا وہ بہی ابن حضیر کے طرفدار ہوکے فرمانے لگے کہ ایام جہالت مین تو ہمنے ایک چھلکا اور آدہی گٹھلی کسی کو دی ہی نہین اب کیسے دینگے - پہر سعد ابن معاذ نے صلحنامہ حضرت عثمان سے لیکر ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا اوس وقت آنحضرت نے فرمایا ''مین نے دیکھا تہا کہ سب قبائل عرب ملکر تم پر ایک کمان سے تیر پہینکتے ہین اس لئے مجھکو مصلحت اسی مین معلوم ہوئی تہی تاکہ اونکی جماعت مین تفرقہ پڑجاوے - چونکہ تم کو منظور نہین اسلئے مجہے بہی اسمین انکار نہین ہوسکتا'' مصرعہ صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شماست -

پس عینیہ اور حارث دونون مایوس ہوکر چلے گئے -

روضۃ الاحباب مین ہے کہ آنحضرت صلعم نے غزوۂ خندق مین لشکر احزاب پر یہ بددعا کی -

اللھم منزل الکتاب سریع الحساب اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم وانصرنا علیھم

ترجمہ - بارخدایا کتاب کے نازل فرمانیوالے جلدی سے حساب کے لینے والے احزاب کو بہگا اے خدائے عزوجل اونکو بہگا اور زلزلہ بہیج اونپر اور اونکے مقابلہ مین ہماری مدد کر - چنانچہ پیر منگل اور بدہ کو پے درپے آپ نے بددعا کی اور بدہ کو ظہر وعصر کے درمیان آپکی درخواست قبول ہوگئی - حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مین نے وہ وقت وساعت اور دن یاد رکہا بعد ازان جب کبھی مجھکو کوئی واقعہ صعب پیش آتا مین بدہ کے دن اوسی وقت درگاہ الٰہی مین دعا کرتا فوراً مستجاب ہوتی - بعض مشائخ طریقت نے بہی یون ہی ارشاد فرمایا ہے کہ بدہ کے دن ظہر وعصر کے درمیان کا وقت محل اجابت

دعا ہے - شاید یہ بات اونہون نے یہین سے لی ہے - ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت نبوی صلعم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کوئی دعا ایسی بہی ہے جسے سخت بلا مین گرفتار ہونے کے وقت ہم مانگین اور وہ فوراً مستجاب ہوجایا کرے - حضور نے فرمایا کہ "اللھم استر عوراتنا وامن روعاتنا" پڑہا کرو - اور ایک روایت مین ہے کہ آنحضرت نے یہ دعا کی تہی یا صریخ المکروبین ویا مجیب المضطرین اکشف ھمی وغمی وکربی تری ما نزل بی وباصحابی یعنی اے غمگینون کے فریادرس اور اے مضطرون کی دعا کے قبول کرنیوالے دور کر گہبراہٹ میری اور غم میرا اور تکلیف میری تو نے دیکہا کہ مجہپر اور میرے اصحاب پر کیا بیت رہی ہے - اوسیوقت باد صبا یعنی پُروا ہوا کو حکم ہوا - اوس نے آکر دشمنون کے لشکر کو تہ و بالا کر دیا - اور فرشتون نے خیمہ اوکہاڑ پہینکے - اللہ جل شانہ اپنی کتاب مستطاب مین اس احسان کو یون جتاتا ہے - یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۝ ترجمہ - اے مسلمانو - خدا کی نعمت کو جو اوس نے تمپر اوسوقت بہیجی یاد کرو جب کہ تمپر لشکر کے لشکر آن گرے تہے پہر ہمنے اونپر ہوا کو اور ایک لشکر کو بہیجا جسے تم نہ دیکہتے تہے اور جو کچہ تم کرتے ہو اللہ اوسے دیکہتا ہے - اور اوسی مقدس کتاب مین دوسری جگہہ یون ارشاد ہوا ہے - وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیْزًا ۝ ترجمہ - منہ پہیر دئے اللہ نے کافرونکے اونکی غصہ کیساتہہ اور اونہون نے کچہہ منفعت نہ پائی اور اوس جدال و قتال مین اللہ مسلمانون کے لئے کافی ہوگیا اور خدا زبردست و غالب ہے -

مدارج النبوۃ مین ہے کہ بعد اس غزوہ کے ابو سفیان نے ایک دن اپنی قوم مین بیٹہکر کہا کہ - ہے تم مین کوئی ایسا جو ہمارا بدلا محمد سے جاکے لے آوے اب تو وہ بازارون مین پہرا کرتا ہے اور تبلیغ رسالت مین ایسا محو ہوگیا ہے کہ دشمن و دوست مین فرق نہین کرتا اس حالت مین اوسکا مارڈالنا

کوئی بڑی بات نہین - یہ سنکر ایک اعرابی اوٹھا اور کہنے لگا کہ اگر تو میری ہمت بندھاے تو مین جاکر ایک لمحہ مین اوسکا کام تمام کرون - میرے پاس ایک بڑا تیز خنجر ہے - ابوسفیان نے اوسکو ایک اونٹ سواری کے لئے اور خرچ راستہ مین کہانے پینے کے واسطے دیا اور کہا کہ اس بہید کو اور کسی سے نہ بیان کرنا - اعرابی مکہ سے روانہ ہوکے مدینہ پہونچا - اوسوقت جناب رسول اللہ کسی قبیلہ کی مسجد مین بیٹھے ہوے وعظ فرما رہے تہے - اعرابی نے مسجد مین داخل ہوتی ہی پوچہا "این ابن عبد المطلب" یعنی عبد المطلب کا بیٹا کہان ہے - آپ نے خود جواب دیا کہ "انا ابن عبد المطلب" مین عبد المطلب کا بیٹا ہون - اعرابی کانپنے لگا - ڈر کے مارے خنجر ہاتہہ سے گر پڑا - مبہوت ہوکے کھڑا کا کھڑا رہگیا اور منہ سے کچہہ نبولا - آپ نے حاضرین کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ مجھے قتل کرنے آیا تہا تم چاہو تو اس سے پوچہلو - اتنا سنتے ہی لوگ اوس کے پیچہے پڑ گئے اور کہا کہ اگر تجہے اپنی جان بخشی منظور ہے تو سچ بتادے ہم تجہے چہوڑ دینگے ورنہ کسی طور سے بچ نہین سکتا - اعرابی بیساختہ بول اوٹہا - کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست - اور پہلے کلمہ شہادت پڑہا "اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ" پہر عرض کی کہ حضور آیا تو اسی ارادہ سے تہا مگر آپ کو دیکھتے ہی ہوش وحواس باختہ ہوگئے اب میرا قصور معاف ہو مین صدق دل سے ایمان لایا - مین نے مدینہ مین کسی سے اپنا مطلب ظاہر نہین کیا اور مکہ سے میری روانگی سے قبل کوئی روانہ ہو نہین سکتا تہا کیونکہ ابوسفیان کی باتین سنتے ہی مین سر پر پیر رکھے چلا آتا ہون اگر آپ سچے نبی خدا کے نہوتے تو آپ کو میرا ارادہ ہرگز نہین معلوم ہوسکتا تہا - اعرابی یہ باتین کر رہا تہا اور ہمارے حضرت مُسکراتے جاتے تہے -

واضح ہو کہ ایک بار اس غزوہ مین جناب رسول خدا علیہ التحیتہ والثنا کی نماز عصر قضا ہوگئی آپ نے فرمایا "مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ" ترجمہ - خداے تعالے کفار کے گہرون اور قبرون کو آگ سے بہردے کیونکہ اونہون نے

ہمکو صلواۃ وسطےٰ اسے کہ نماز عصر ہے باز رکہا ۔ وسطیٰ کے معنی لغت مین بیچ والی اور افضل کے ہین اور آیۂ شریفہ "حافظوا علی الصلواۃ والصلواۃ الوسطیٰ" کی تفسیر مین مفسرین نے دونون معنی لئے ہین مگر اس بات مین اختلاف ہے کہ صلوٰۃ الوسطیٰ کون سی ہے کسی نے کوئی نماز بتلائی ہے اور کسی نے کوئی یہان تک کہ پانچون وقت کی نماز پر اسکا مصداق ہوگیا ہے ۔ حنفیہ کے نزدیک ترجیح اسی قول کو ہے کہ نماز عصر ہی صلوٰۃ الوسطیٰ ہے کیونکہ ایک طرف اسکے دو دن کی نمازین فجر و ظہر ہین اور دوسری طرف دو رات کی مغرب و عشا ہین اس لئے یہ بیچ والی نماز یعنی صلوٰۃ الوسطیٰ ہوگئی ۔ ایک حدیث صحیح سے بہی نماز عصر کی فضیلت ثابت ہوتی ہے جس مین یہ ارشاد ہوا ہے "جسکی عصر کی نماز جاتی رہی گویا اوسکے لڑکے بالے اور گہر بار سب چہن گیا"

ایک روایت مین اس لڑائی کا ۲۷ دن تک قایم رہنا بہی بیان کیا گیا ہے ۔ جب محاصرہ کو عرصہ گذر گیا تو معتب بن قشیر منافق نے گہبرا کے یہ کہا ۔ "کہان محمد یمن و شام و فارس کی حکومت مسلمانون کو عطا فرماتے تہے اور کہان اب ہم دیکہتے ہین کہ مدینہ مین ہی مسلمانون کو چین سے رہنا دشوار ہے"

دولتمآب جناب صبحی پاشا وزیر دولت علیہ عثمانیہ اپنی کتاب حقایق الکلام فی تاریخ الاسلام مین فرماتے ہین کہ اگرچہ کتب سیر مین اس محاربہ کا سنہ پنجم ہجری مین واقع ہونا بیان کیا گیا ہے اور مدینہ کا محاصرہ اس جنگ مین کفار نے تیس دن تک رکہا ۔ لیکن علامہ عبد الرحمن ابن خلدون نے دلائل قطعیہ سے اسکا ہونا سنہ چہارم ہجری مین غزوہ دومۃ الجندل کے قبل ثابت کیا ہے ۔ الامان یہ وہ زمانہ تہا کہ تمام ملک عرب ایک طرف اور مسلمان صرف ایک طرف تہے ۔ اون مین بہی بغلی گہوسون یعنی منافقون اور کچہ تہوڑ جیون کا میل ۔ اگر یہ کارخانہ خدا کا نہوتا تو کسی طرح اسکا آگے چلنا ممکن نہ تہا ۔ ہوش کی نظر ہو تو لوگ دیکہین دل کے اندہے کیا سمجہ سکتے ہین ۔

صاحب تفسیر خازن نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب آنحضرت کی پہوپہی صاحبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور کچہہ عورتین ایک حصن مین محفوظ تہین۔ حسان بن ثابت شاعر اونکے ساتھہ تہے۔ ناگاہ حضرت صفیہ نے دیکہا کہ ایک یہودی قلعہ کے گرد گھوم رہا ہے آپنے حسان سے کہا کہ اترو اور اسے قتل کرو ایسا نہو کہ یہ بچکے چلا جاے اور دوسرون کو ہمارے یہان ہونے کا پتا دیدے۔ مجاہدین تو ادہر اپنے کام مین مشغول اور ہمسے بے خبر ہین اسکے بہائی بند آکے ہمین تباہ کرڈالینگے۔ حسان بولے کہ مین شاعر ہون مرد جنگ نہین۔ تو حضرت صفیہ نے اپنی رداے مبارک سر سے باندہی۔ ایک عمود ہاتہہ مین لیکر قلعہ سے باہر آئین اور ایک ہی ضرب مین اوس یہودی جاسوس کو واصل جہنم کیا اور پہر قلعہ مین واپس آگئین۔

حضرت واقدی رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہین کہ کفار قریش نے جماعتین کثیر جمع کین اور اکثر قبائل عرب کے آدمی اجرت پر اپنے ساتھہ لئے۔ قبائل غطفان واسد وسلیم جو اونکی رعایا تہے اون مین سے بہی ایک جم غفیر مدد کو مجتمع ہوگیا۔ اور سب ملکر مدینہ پر چڑہائی کرنے چلے۔ جب آنحضرت صلعم کو خبر ہوئی تو آپ نے یہ تجویز کی کہ ایک قبیلہ کے لوگ جو ایک ہی باپ کی اولاد ہون الگ الگ ہو جائین اور ہر گروہ کے لئے زمین کی ایک حد مقرر کردی کہ اتنے بیچ مین تم لوگ خندق کہود دو۔ اس لئے حضرت سلمان فارسی کی نسبت نزاع ہوئی تہی جسکا فیصلہ رسول خدا نے یون کردیا کہ

سلمان ہماری اہل بیت مین ہین۔

پہر مشرکین نے بڑی سختی کے ساتھہ مسلمانون کو کئی دن تک محصور رکہا تو منافقین بے ادبی سے آنحضرتؐ کی شان مبارک مین کلمات ناشائستہ کہنے لگے۔ یہان تک کہ انصار مین سے ایک شخص مغیث بن بشیر نے کہا کہ محمد نے ہم سے وعدۂ فتح قصر ہاے فارس وشام ویمن کیا تہا

اور اب یہ حال ہے کہ ہمارا ایک آدمی بہی تقضاے حاجت کے لئے باہر نہین نکل سکتا واللہ یہ سب فریب کی باتین ہین - ایک گروہ بہی منافقونکا ایسی باتون مین مغیث کا ہمزبان ہوگیا حق سبحانہ تعالی نے یہ آیت اون لوگون کے حق مین نازل کی وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا انصار مین سے بنی حارثہ وبنی سلمہ نے اپنے مقامون کو خالی چھوڑ کے چلے جانیکا ارادہ اس عذر سے پیش کیا کہ یا نبی اللہ گہر ہمارے خالی پڑے ہین ہمین لُٹ جانیکا اندیشہ ہے - اونکے باب مین خداے تعالے نے فرمایا یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ترجمہ - وہ کہتے ہین کہ ہمارے مکان کہلے چہت پڑے ہین اور حالانکہ وہ کہلے نہین ہین اس بات سے اونکا ارادہ سواے بہاگجانیکے اور کچہ نہین - اسی کا ذکر دوسری جگہہ یون ہے - اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِیُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ترجمہ - جب دو جماعتون نے تم مین سے قصد کیا کہ بودے ہو جائین اور نامردی کرین حالانکہ خدا اونکا مددگار تہا پس مومنون کو چاہیئے کہ خدا ہی کا بہروسا کرین -

پہر وہی لوگ اس آیت کے نزول کے بعد یون کہنے لگے کہ جب باری تعالے ہمارا والی و مددگار ہے تو ہم بہی اپنے قصد سے باز آتے ہین اور مورچے چہوڑ کر نہین جاتے -

حیی بن اخطب نے جب بنو قریظہ کو جاکر بہکا دیا اور اوس عہد کو توڑ ڈالا جو اون مین اور جناب رسول خدا صلعم مین تہا تو بنو قریظہ نے حیی سے کہا کہ تو مشرکین کے پاس جا اور ہمارے لئے اون سے حلف لے اور ستر سوار اونکے سردارون مین سے ہمارے پاس بہجوادے تاکہ وہ ہمارے حصار مین آگر رہین اور جب مشرکین محمد پر حملہ کرین تو ہم بہی اون سوارون کو آگے کر کے کفار قریش مین آملین پس وہان سے حیی اور ابو البابہ القرظی قریش مکہ کے پاس آے اور اون سے حلف لیا اور یہ ٹہیری کہ ستر سوار اون کے حصار بنی قریظہ مین جاکر رہینگے - دس دن مین بنو قریظہ اپنا ٹہیک ٹہاک کر کے

ہمارے پاس آجائین - اور ایک بازار بہی اونکے لئے بہیجدیا جائیگا۔

اس دس دن کی مہلت مین کفار تین جماعت مین منقسم ہوکر مسلمانون سے خوب ہی جی توڑکر لڑے چنانچہ ابن اعور السلمی جماعت بنی سعد اور بنی وانیال کو اپنے ساتھہ لیکر بالاے وادی سے اہل اسلام پر حملہ آور ہوا - اوسکے ہمراہ حارث بن عوف المزنی بہی تہا عتبہ بن حصین جماعت بنی فزارہ اور اسد کو لیکر آیا - اوسدن بنی اسد کا سردار طلحہ بن خویلد الفقعسی تہا - ابو سفیان نے اونکے لئے خندق کے سامنے خیمہ استادہ کئے تہے - مشرکین اوس روز بالاے وادی اور زیر وادی اور سامنے سے لڑنے آے تہے اور تا غروب آفتاب لڑتے رہے - چنانچہ آنحضرتؐ کی نماز عصر بہی قضا ہوگئی اسی کا ذکر خداوند کریم نے قرآن پاک مین یون کیا ہے اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ترجمہ - جب مشرکین تمپر بالاے وادی اور زیر وادی سے آے تھے اور جسوقت تمہاری آنکھین ڈگمگانے لگی تہین اور تمہاری جانین حلق تک پہونچی تہین اور تم خدا کے ساتہہ طرح طرح کے گمان کرتے تہے - نوفل بن عبداللہ بن المغیرہ اسی دن معہ اپنے گھوڑے کے خندق مین گر کے مرا - ابو سفیان نے اوسکے لاش کے بدلے مین سو اونٹ آنحضرت کو دینا چاہے تہے -

(۲۸) غزوۂ بنو قریظہ

لشکر احزاب جسدن جنگ خندق سے بہاگا - اور خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مراجعت فرماکے رونق افزاے مدینہ ہوے - اوسی روز یہ غزوہ ہوا - حالات اوسکے یہ ہین کہ آنحضرتؐ نے مدینہ مین آکے اسلحہ جسد اطہر سے اوتارے اور غسل فرمانے لگے - اتنے مین ایک آدمی کے سلام کی آواز باہر سے آئی آپ جلدی جلدی غسل کرکے باہر تشریف لے گئے - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہین کہ مین بہی حضور کے پیچھے پیچھے تا بدروازہ چلی گئی اور روزن در سے جھانک کے دیکھا کہ

وحیہ کلبی کے ہمشکل ایک آدمی غبار آلودہ اور گھوڑے پر سوار دروازہ پر کھڑا ہے۔ آنحضرت صلعم نے اپنی رداے مقدسہ سے اوسکا سر اور منہ گرد سے پاک کیا۔ اوسکے چہرہ سے ایک قسم کی اجنبیت ہویدا تھی۔ وہ حضرت سے کچھہ باتین کرکے چلا گیا۔ آپ اندر آئے تو مین نے دریافت کیا کہ حضور یہ اجنبی وحیہ کلبی کی سی صورت کا کون تہا۔ حضرت نے جواب دیا کہ یہ جبریل ہے اسے خدا نے میرے پاس بنو قریظہ کے حالات کی خبر دینے بہیجا تہا۔ وہ لوگ فساد پر آمادہ ہین۔ اور دین اسلام مین رخنہ ڈالنا چاہتے ہین۔ پس جبریل نے خدا کے حکم سے آکے یہ کہا کہ جب تک بنی قریظہ کو اونکے اعمال بد کی سزا نہو لے ہزبران اسلام کمرین نکھولین کیونکہ ملائکہ نے بھی ابتک کمرین نہین کھولی ہین۔ اور مسلمانون کی مدد کیواسطے مستعد و تیار کہڑے ہین۔ جبریل یہ بہی کہگئے ہین کہ مین اونمین جاکر ایک ہڑبڑاہٹ اور تزلزل ڈالتا ہون۔

پس جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات والتحیات نے بلال رضی اللہ تعالے عنہ کو بلوا کر حکم دیا کہ منادی کردو "اے خدا کے پیارو کمرین نہ کہولنا اور جلدی سے سوار ہوکر بنی قریظہ مین چلو وہین پہونچکے نماز پڑہنا کیونکہ حکم خدا یون ہی ہے"۔ جناب علی رضی اللہ عنہ کو بلا کے علم عطا فرمایا۔ اور اونہین ارشاد کیا کہ تم بہت جلدی سب سے پہلے وہان پہونچو۔ پہر عبداللہ ابن مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ کرکے آپ بہی روانہ ہوے۔ شہر کے باہر غازیان اسلام کا شمار کیا گیا تو سب تین ہزار نکلے چھتیس گھوڑے اونکے ہمراہ تہے۔ جب لشکر اسلام ظفر انجام قبیلہ بنی النجار پر پہونچا تو کیا دیکھتے ہین کہ بڑی گڑبڑ مچی ہوئی ہے اور وہ لوگ ایک عجیب انتشار اور اضطراب مین ہین۔ پوچہا گیا کہ کیون۔ تو معلوم ہوا کہ وحیہ ان سے بہی آنکر کہگئے ہین۔ اس لئے یہ بہی سلاح بندی کرکے صف آرائی مین مشغول ہین۔ آنحضرت نے اصحاب رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین سے کہا کہ جبریل ان لوگون مین بہی تہلکہ ڈالنے کو آئے تہے۔

غرضکہ مغرب و عشا کے درمیان بنی قریظہ مین پہونچے۔ بعض اصحاب نے نماز عصر راستہ مین

پڑہ لی تہی - مگر آنحضرت صلعم نے جو یہ حکم دیا تہا کہ ایسی جلدی چلو کہ نماز وہان پہونچکے پڑہین اس لئے بہت سے لوگون نے اثنائے راہ مین کہین نماز نہ ادا کی اور بنو قریظہ مین جا کے قضا پڑہی - لیکن مطلب آنحضرت کا روانگی مین تعجیل و تاکید و مبالغہ تہا - بعض حضرات ظاہر پر محمول کر بیٹھے - مگر آپ نے دونون فریق پر اس باب مین کچھہ اعتراض نہین کیا -

جناب علی مرتضیٰ نے بنی قریظہ کے زیر حصار جاکر علم اسلام گاڑ دیا تہا - یہود حصار کے اوپر سے مسلمانون کو بہوگ ستا رہے تہے - اور رسول خدا صلعم کو برا بہلا کہہ رہے تھے - امیر المومنین حضرت علی ابو قتادہ انصاری کو زیر علم کہڑا کر کے حضور نبوی مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ متصل حصار تشریف نہ لیجائین - یہود بدلگام گالیان دے رہے ہین - آپ نے ارشاد کیا کہ علی تم اسکا خیال نہ کرو میرے منہ پر وہ کچھہ نہ کہہ سکینگے - آنحضرت حصار کے نیچے گئے اور فرمایا کہ اے نافرمان بردارو دور ہو خدائے تعالےٰ نے اپنی رحمت سے تمکو الگ کر دیا ہے - بنی قریظہ آپکو دیکھکر اور تو کچھہ زبان سے نہ نکال سکے صرف اتنا بولے کہ اے ابو القاسم تم تو پہلے کبھی درشت گو اور سخت کلام نہ تہے آج تمہین کیا ہو گیا کہ ہم سے "دور ہو" کا کلمہ کہا - سبحان اللہ ہمارے حضور کی ذات عالی درجات بیشک رحمۃ للعالمین تہی - دیکھو باوجودیکہ وہ آپ کو گالیان دے رہے تھے اور اونکی بدزبانی اور درشت کلامی کے آگے آپکا صرف یہ لفظ کہ "دور ہو" کچھہ حقیقت نہین رکھتا تہا مگر آپ نے اپنی زبان مقدس کو اونہین کے سے بدکلامون سے ملوث نہین کیا اور اس "دور ہو" کہنے کا بہی آپکو اتنا رنج ہوا کہ نیزہ حضور کے ہاتھہ سے اور رداء دوش مبارک سے گر پڑی اور پہر کچھہ منہ سے نہ نکلا - سبحان اللہ کس درجہ کا اخلاق اور حد سے زیادہ حیا تھی - یہ صورت دیکھکے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے کو بڑہے اور یہود سے کہا کہ اے دشمنان خدا تمنے خدا اور رسول سے سرکشی کی اور پہر گالیون پر آن رہے تمہارا حال لومڑی کے بچون کا سا ہے جو آدمیون کے ڈر کے مارے بہٹون مین گُس جاتے ہین -

غرضکہ بنی قریظہ پر کسی کے سمجھانے بوجھانے کا اثر نہوا اور بدستور بغاوت پر قائم رہے مسلمان
زیر حصار پڑے تھے اور وہ اوپر سے پتھرون اور تیرون کی بہرمار اون پر کر رہے تھے پچیس دن تک
یہی حالت رہی۔ غازیان اسلام سے بہی جہانتک ہوسکتا تہا تاک تاک کے نشانہ لگاتے تھے۔
آخر پچیسوین دن خدا نے اونکے دل مین خوف ڈالا اور تیر اور پتھر پھینکنے سے باز رہے۔ بناس ابن
قیس اونکی طرف سے ایلچی مقرر ہوکے دربار نبوی مین حاضر ہوا۔ اور یہ عرض حضور مین گذرانی کہ ہم حصار
سے باہر آنا چاہتے ہین ہمین اجازت ہو کہ اپنے بال بچون کو لیکر جدہر ہمارا دل چاہے چلے جائین
مگر اسلحہ و مویشیون مین سے کچھ بہی اپنے ساتھہ نہ لیجائینگے۔ ہمین صرف صحیح سلامت یہان سے
نکلجانے دو۔ تم نے بنی النضیر کو بہی امان دیدی تھی وہی سلوک ہم چاہتے ہین کہ ہمارے ساتھہ
کیا جاوے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پہلے وہ حصار سے باہر نکلین پہر جیسا مناسب ہوگا کیا جائیگا
بناس نے یہ جواب اونکو جا سنایا۔

کعب بن اسد نے شرفاے بنی قریظہ کو مجتمع کرکے کہا کہ اے لوگو اب تمہاری پوری پوری
کمبختی آگئی ہے جسکا بیان کرنا ضروری نہین تم خود اپنی آنکھون سے دیکھتے ہو کہ قیامت کا سامنا ہے
اس حالت مین تین باتین مجھے سوجھی ہین جسے چاہو قبول کرو۔ اول تو یہ ہے کہ محمدؐ کے پیرو
بنجاؤ بیشک وہ پیغمبر برحق ہے اور وہی رسول ہے جسکی تعریف تمنے توریت مین دیکھی ہے۔
ابن حواس توریت کا ایک بڑا عالم بھی تمکو اسکے مبعوث ہونے کی خبر دے گیا ہے اور کہگیا ہے
کہ تم لوگ اوسپر ایمان لانا اور اگر مین اوس زمانہ مین بقید حیات نہون تو میرا اسلام اوسے پہونچانا۔ تم
وہ سب باتین بہول گئے اور محمدؐ سے عناد بڑہاتے چلے جاتے ہو۔ اب سنبھلو میری بہی بڑی شامت
تہی کہ حیی بن اخطب کے دہوکے مین آگیا۔ اے لوگو اپنے بال بچون پر رحم کرو اور مسلمان ہوجاؤ۔
سبھون نے اسکا جواب یہ دیا کہ اے کعب ہم سے تو یہ نہو سکیگا توریت پر ہم کسی کتاب کو ترجیح نہ دینگے

اور اپنے آبا و اجداد کے دین سے ہرگز منہ نہ موڑینگے - پہر کعب نے کہا اگر تمکو یہی منظور ہے تو آو ہم سب ملکر اپنے زن و فرزند کو تہ تیغ کرین اور پہر باہر نکلکے مسلمانون پر ایک ساتہہ ٹوٹ پڑین اگر مارے جائینگے تو ہمارے بال بچے در بدر خاک بسر نہونگے اور جو ہمنے فتح پائی تو جورو بچے بہت ہو رہینگے یہودی بولے ہم سے یہ بہی نہین ہو سکتا - بہلا غریب اہل و عیال نے ہمارا کیا گناہ کیا ہے جو بیقصور اونہین مار ڈالین کرتوت تو ہمارے اور مارے جائین زن و فرزند وہ دل کہان سے لائین جو اپنے ہاتہہ سے ایسا کرین - اونکے مار ڈالنے کے بعد اگر ہم زندہ بہی رہے تو زوف ہے ہماری زندگی پر - اسکے بعد کعب نے یہ صلاح دی کہ کل سنیچر کا دن ہے مسلمان تو اس دہوکے مین رہینگے کہ یہودی سنیچر کو کچہہ نہین کرتے اور ہم یکایک حصار سے نکلکے اونپر جا گرین شاید غفلت مین اون سے کچہہ نہ بن پڑے اور ہم اونکو مار لین - یہود نے اس بات کو بہی نہ مانا اور کہا کہ ہم اپنے مذہب کی مخالفت بہی ہرگز نہ کرینگے معلوم نہین کیا غضب الٰہی ہمپر نازل ہو -

المختصر جب کوئی تدبیر نہ سوجہی تو یہودیون نے آنحضرتؐ کے پاس یہ پیام بہیجا کہ ابو البابہ ابن عبد المنذر اوسی کو ہمارے پاس روانہ کر دو ہم اون سے کچہہ مشورہ کرینگے - آپ نے اوسی وقت ابو البابہ کو حکم دیا کہ بنی قریظہ کے حصار مین چلے جاؤ - بنو قریظہ با عز از و اکرام اونکا استقبال کر کے اندر لے پہونچے - اور اپنی تمام عورتون اور بچون اور بڈہون کو اونکے سامنے جمع کر دیا اور رو رو کے اپنی مصیبت اور خستہ حالی کا ذکر اون سے بیان کیا اور پوچہا اے ابو البابہ تمہاری کیا صلاح ہے ہم حصار سے باہر نکلین کہین محمد ہم سبکو مروا تو نہ ڈالینگے - ابو البابہ نے زبان سے تو ایک لفظ "ہان" کہا اور ہاتہہ اپنے گلے پر پہیر دیا جس سے یہودی سمجہے کہ انکی غرض یہ ہے کہ اگر تم باہر نکلے تو سب کے گلے کاٹ ڈالے جائینگے -

ابو البابہ کرنے کو تو یہ حرکت کر بیٹہے مگر پہر بہت پشیمان ہوے اور سمجہے کہ مجہسے خدا و رسول کے کام مین ضرور خیانت ہوئی - اس لئے آپ جلدی سے باہر نکلے اور آنحضرتؐ کے پاس بہی نہ آے

سید ہے بخط مستقیم مسجد نبوی مین جا کے ستون سے اپنے ہاتہہ باندہ لئے اور سب سے
کہدیا کہ خبردار کوئی مجھے نہ کہولنا جب تک کہ خدا میری توبہ قبول نہ کرے اور آنحضرت خود اپنے
ہاتہہ سے مجھے نہ کہولین - جناب سرور کائنات نے جب یہ حال سنا تو بہت افسوس کیا اور فرمایا کہ
اگر ابو البابہ میرے پاس آتا تو مین اوسکے لئے خدا سے استغفار کرتا مگر اب مین بہی اوسوقت تک
اوسے نکہولونگا جب تک خدا اوسکی توبہ قبول نہ کرلے -

الغرض پندرہ دن رات ابو البابہ اوسی طرح ستون سے بندہے رہے - اونکی بیٹی روز آتی اور
چند چہوہارے اونکے منہ مین اپنے ہاتہہ سے ڈالجاتی تہی - پندرہوین دن صبح کے وقت حضرت
اُم سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے حضور کو تبسم کرتے دیکہا تو سبب دریافت کیا - حضرت نے فرمایا کہ
اسی وقت جبریل نے مجھے ابو البابہ کے توبہ قبول ہونیکی خبر دی ہے - حضرت اُم سلمہ نے عرض
کی کہ اگر حکم ہو تو مین یہ مژدہ ابو البابہ کو جاکے سنادون - آپ نے فرمایا تمہاری خوشی - اُم سلمہ نے
در مسجد پر جو اونکے حجرہ سے متصل تہا جاکے کہا کہ اے ابو البابہ بشارت ہو تمکو خدا نے تمہارا قصور معاف
کیا - لوگ یہ سنتے ہی اونہین کہولنے دوڑے مگر اونہون نے کہا کہ خبردار مجھے ہرگز نہ کہولنا خدا نے
تو میرا قصور معاف کیا ہے اوسکا حبیب آکے کہولیگا تو کہلونگا - پس حضرت جب نماز صبح کو مسجد
مین آئے تو اپنے ہاتہون سے اونہین کہولا -

القصہ ابو البابہ جب بنو قریظہ کے حصار سے چلے آئے تو یہود نے کہا جو چاہے سو ہو ہم تو اب
حصار سے باہر نہ نکلینگے - اودہر قبیلہ اَوس کے لوگ آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض پرداز
ہوئے کہ یارسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے یہودیان قینقاع کی جان بخشی خزرجیون کے کہنے سے
کی تہی اب بنی قریظہ کو ہماری خاطر سے چہوڑ دیجئے - حضرت نے فرمایا تم اپنے قبیلہ مین سے ایک آدمی
ذی وجاہت اور صاحب الرائے حَکَم بناکے ہمارے پاس لے آؤ جو کچہہ وہ کہدیگا ہم بنو قریظہ کے

حق مین وہی کرینگے - اَوسی بولے ہم اس بات پر دل سے راضی ہین آپ ہی ہم مین سے جسے چاہین
حکم مقرر کرلین - آپنے حکم دیا بلاؤ سعد بن معاذ کو جو وہ تجویز کر دینگے ہمین منظور ہے - پس بنی قریظہ حصار
سے باہر آئے محمد بن مسلمہ کو ارشاد نبوی ہوا کہ تم انکے مردون کو اپنی حراست مین کرلو - اور لڑکون اور
عورتون کو بطور خود قلعہ سے باہر نکلنے دو - مال و متاع جسکے ہاتہہ آئے وہ اوسکی حفاظت کرے -
اوس حصار سے ڈیڑہ ہزار تلوارین - دو ہزار نیزے - تین سو زرہین اور ڈیڑہ ہزار سپرین ہاتہہ لگین اور
اونٹون اور مویشیون کی تو گنتی ہی نہ تھی - حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ مجروح تہے اونکے
بلانے کو مدینہ آدمی بہیجا گیا - وہ دراز گوش پر سوار ہو کے حاضر دربار دُربار ہوئے - آنحضرت نے بسبب
زخمی ہونیکے اونکو مدینہ مین رفیدہ نام ایک عورت کے گہر رکہا تہا اور خود اونکی عیادت کو جایا کرتے تہے
اَوسی اثنائے راہ مین اونکو اطلاع دے چکے تہے کہ صاحب لولاک نے تمہین بنی قریظہ کے باب
مین پنچ کیا ہے تم بھی اونپر احسان کرنا - حضرت سعد نے کہا کہ مین خدا اور رسول کے کام مین کبھی ایسا
نکرونگا کہ لوگ قیامت تک مجہپر لعنت کرین -

ایک روایت مین ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام واسطے ضبط اہل و عیال اور سلاح و مال
بنو قریظہ کے متعین ہوئے تھے -

جسوقت حضرت سعد مجلس نبوی مین پہونچے آپنے حاضرین کی طرف مخاطب ہو کے فرمایا -
"قوموا الی سیدکم" یعنی اے لوگو اپنے سردار کی تعظیم کے لئے اوٹھہ کہڑے ہو - سب حاضرین نے
سروقد کہڑے ہو کر حضرت سعد ابن معاذ کو تعظیم دی اور اونہین سواری سے اوتار کے نہایت تکریم
کے ساتھہ بٹہایا - سب سے پہلے اَوسیون نے کہا کہ اے سعد تم جو بہتر سمجھو یہود بنی قریظہ کے حق مین
حکم دو ہم راضی اور ہمارا خدا راضی - حضرت سعد نے دوبارہ سوال کیا کہ ہے یہی بات کہ تم دل سے میرا
کہنا مانوگے - قبیلہ اَوس یکزبان ہو کر بولا کہ ہم تہ دل سے تمہارا کہنا مانینگے - تو حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ

بولے کہ اے میرے عزیزو یہ لوگ اسی قابل ہین کہ پیسون پر رکھکے ان کی بوٹیان اوڑائی جائین ۔ یہ ہمارے امن کے دنون مین ہمارے دوست تھے جب سارا عرب ہمارے خون کا پیاسا بنکے ہم پر ٹوٹ پڑا تو ہمارے دشمن بنگئے ۔

دوست آن باشد کہ گیرد دوست دوست		در پریشان حالی و درماندگی	

اسے لوگو تم ان کا اعتبار نہ کرنا یہ آستین کے سانپ ہین جب پہر یہ موقع پائینگے ۔ تمہین کاٹ کہائینگے ۔ تم انہین مار ڈالو اور انکے مال ومتاع کو مسلمانون پر تقسیم کردو ۔

ادہر تو حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی یہ تجویز سردربار لوگون کو سنائی اور ادہر جناب روح الامین علیہ السلام رب ذوالجلال والاکرام کا پیغام لیکر آنحضرت کے پاس آئے اور فرمایا کہ حق سبحانہ تعالےٰ سعد ابن معاذ کو ہزارون آفرین اور شاباش دیتا ہے کہ اونہون نے اپنی قوم کا کہنا نہ مانا نہ خزرجیون کی برابری کی حرص اونہین ہوئی بلکہ وہی فیصلہ سنایا جو اسلام کے حق مین بہتر تہا ۔ خدا کو بہی سعد کی راے پسند ہے ۔ قربان اوس نبی کے کہ جسکے اصحاب بہی خدا کی راے تاڑ جاتے تھے ۔ پس یہودیان قریظہ کے حق مین جناب سعد بن معاذ کا فیصلہ ناطق ہوگیا ۔ چھہ سو آدمیون سے زیادہ بنی قریظہ مین سے اوسی وقت قتل کئے گئے ۔ ایک عورت یہودیہ بہی بنانہ نام ماری گئی وہ حضرت خلاد بن سوید کی قاتل تھی ۔ اور اس پر بہی اون مین سے بعض معاف کردئے گئے ۔ اسیوقت وہ زخم جو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے رگ ہفت اندام پر جنگ خندق مین لگا تہا کہل گیا اور آپ درجہ شہادت پر ممتاز ہوے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مقبولیت دعا اسے کہتے ہین ۔

ایک مورخ صاحب تحریر فرماتے ہین کہ حیی بن اخطب کے بہکانے سے بنو قریظہ نے مسلمانون سے مخالفت کی تہی اس لئے وہ بہی اونکے قلعہ مین رہکر اونکے دردوکہہ کا شریک بنا ۔ پندرہ یا کچھہ زیادہ دنون تک قلعہ بنی قریظہ کا محاصرہ رہا پہر اونہون نے قلعہ سے نکلکے خود اپنے کو مسلمانون کے

سپرد کردیا - چونکہ مسلمان بنی النضیر کے ساتھہ رعایت کرنیکا نتیجہ دیکھہ چکے تھے اس لئے بنو قریظہ کے تمام مردون کو قتل کر ڈالا جنکی تعداد چارسو سے نوسو تک معلوم ہوتی ہے اور عورتین سبایا بنائی گیئن - بہت سا مال غنیمت اہل اسلام کے ہاتھہ آیا - اور یہودیون کے مکانات مہاجرین کو رہنے کے لئے انصار نے اپنی خوشی سے دیدئے -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ جسوقت یہودیان بنی قریظہ قتل ہورہے تھے اوسوقت ایک عورت اوسی قبیلہ کی جو قید ہوکر آئی تھی میرے پاس بیٹھی ہنس ہنس کے باتین کرہی تھی - ناگاہ کسی نے اوسے پکارا وہ اوسی طرح قہقہے لگاتی ہوئی چلدی - مین نے اوسے ٹھیرایا اور پوچھا کہ تو کہان چلی - اوس نے جواب دیا کہ میری گردن بہی کاٹی جائیگی - مین نے کہا کہ عورتون کے ساتھہ تو مسلمان اسطرح پیش نہین آتے - وہ بولی مین نے اپنے قتل ہونے کا سامان خود کرلیا ہے مجھے تعجب ہوا اور اوسے اپنا حال مفصل کہنے پر مجبور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ اپنے شوہر کی عاشق زار تھی - محاصرہ کے زمانہ مین شوہر نے اوس سے کہا کہ اب ہجر کے ایام قریب ہین میری گردن ماری جائیگی اور تو کسی مسلمان کے پاس ہوگی یہ سنکر اوس عورت نے ادہر اودہر جو نظر کی تو ایک بڑا ٹول پتھر کا دیکھا اوسے لڑہکا کے ایک مسلمان کو مار ڈالا پہر خاوند سے کہنے لگی کہ لے اب تو مفارقت نہوگی مین بہی تیرے ہی ساتھہ مقتول ہونگی - غرضکہ ایک مسلمان کے قصاص مین وہ یہودیہ بہی ماری گئی - یہ وہی عورت تھی جسنے خلاد بن سوید کو زبیر بن باطا کے قلعہ کے سایہ مین چکّی کا پاٹ گرا کے مار ڈالا تہا -

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ یا سفر سے تشریف لاتے تو پہلے جناب فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس جاتے اور اونکے سر کو بوسہ دیتے چنانچہ جب حضور جنگ خندق سے مدینہ مین تشریف لائے تو بہی حسب معمول جناب بتول کے پاس تہے کہ حضرت جبریل نے آکے کہا اے محمد خدا تمہین معاف کرے تمنے یہ کیا کیا کہ ہتیار کہولڈالے -

فرشتون نے تو ابہی تک کمرین حبیسی کی تیسی بندہی رکہی ہین جلد مسلح ہو کے بنی قریظہ پر چڑہجاؤ مین بہی وہین جاتا ہون۔ آپنے بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کے حکم دیا کہ پکار دو یَا خَیْلَ اللّٰہِ اِرْکَبُوْا پہر آپ فوراً نیزہ ہاتہہ مین لیکر اپنے گہوڑے لحیف پر سوار ہوے۔ دو گہوڑے کوتل اوسکے سوا اور آپکے ہمرکاب تہے۔ آپکے دائین پر حضرت صدیق اکبر اور بائین پر جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما جلوہ افروز تہے۔ جب قبیلہ بنی النجار مین پہونچے ہین تو دیکہا کہ اصحاب نبوی بہی پہلے سے وہان پرے باندہے اور صفین جماے تیار کہڑے ہین آپکو تعجب ہوا اور استفسار فرمایا کہ۔ ہین تم ہم سے پہلے یہان کیسے ہو۔ سب جان نثارون نے التماس کی کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ہمین آپ کا حکم پہونچا گئے تہے۔ آپ مسکراے اور فرمایا کہ وہ دحیہ نہ تہے بلکہ جبریل امین تہے قلعہ بنی قریظہ پر پہونچکر آپنے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو حکم دیا چنانچہ وہ دن بہر تیر مارتے رہے حضرت ابن ابی وقاص کا قول ہے کہ اس محاصرے کے زمانہ مین ہمین چہوہارون کے سوا اور کچہہ کہانے کو نہین ملا ادنہین پر گذر ہوئی۔ جب بنو قریظہ تنگ ہوے تو بناش بن قیس کی معرفت آنحضرت کی خدمت مین یہ پیام بہیجا کہ ہم بنی النضیر کی طرح قلعہ کو خالی کردین اور اپنے عیال واطفال اور سواے ہتیارون کے اتنا مال واسباب جتنا اونٹون پر بار کرسکین اپنے ساتہہ لیجائین۔ مگر یہ درخواست قبول نہوئی۔ پہر یہ کہلا بہیجا کہ ہمنے مال ومتاع اور سب کچہہ چہوڑا جورو بچون کا ہاتہہ پکڑے ہوے تو ہمین نکلجانے دوگے۔ یہ بات بہی نہ مانی گئی۔

آنحضرت کے ارشاد سے مردان بنی قریظہ کو مشکین کس کے مدینہ مین اسامہ بن زید کے گہر قید رکہا تہا اور زن وفرزند اونکے بنو نجار کی ایک ضعیفہ رملہ بنت حارث کے گہر محفوظ رکہے گئے تہے۔ صبح کو آنحضرت نے جناب علی مرتضیٰ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا کہ مردون کو قتل کرڈالو چنانچہ سر بازار تعمیل حکم کردی گئی تاکہ لوگون کو عبرت ہو اور آیندہ خواہش نفسانی کے باعث کوئی بیوفائی نہ کرے

حیی بن اخطب کو بہی ہاتہہ بندہے ہوے اوسی طرح حضور صلعم کے روبرو لاے۔آپ نے فرمایا کہ
اے دشمن خدا آخر اللہ نے تجھکو میرا اسیر کیا اور مجھکو تیرا حاکم بنایا۔اوسنے جوابدیا مین اس امر مین اپنے
اوپر ذرا بہی ملامت نہین کرتا بلکہ اپنے نفس کی عزت کرتا ہون ایسی تو بہت سی بلائین بنی اسرائیل
کے سر پر آئی ہین کچہہ مضائقہ نہین اور اسی طرح کے بہت سے ہزیانات بک گیا آخر کو حضرت
علی نے اوسکا خاتمہ کردیا۔پہر کعب بن اسد کو مشکین باندہے ہوے حضور مین حاضر کیا۔ارشاد ہوا
اے ابن اسد تو نے جواس کی نصیحت کیون نہ مانی اوس نے کہا کہ اے ابا القاسم اگر یہود کی ملامت
کا خوف نہوتا تو مسلمان ہوجاتا اب مین یہود کے دین پر ہون اسلیئے وہ بہی مقتول ہوا۔غرضکہ ایک دن
ایک رات برابر یہودی قتل ہوتے رہے۔بعد قتل مال تقسیم ہوا۔گہوڑے کے سوار کو دو حصے
اور پیادہ کو ایک حصہ ملا۔اور خمس مال الگ کرلیا۔سبایا مین سے ریحانہ بنت عمرو آنحضرت
کے حصہ مین آئین۔آپ نے اونہین آزاد کرکے نکاح مین لانا چاہا۔ریحانہ نے عرض کی کہ آپ مجھے
آزاد نکرین بطور ملک یمین کے اپنے تصرف مین رہنے دین چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ایک گروہ سبایا
کا سعد بن زید انصاری کے ساتہہ بخد بیع کے لیئے بہیجا گیا۔اور کچہہ لوگ شام مین جا کے بکے
اور اونکی قیمت سے مسلمانون کے لیئے گہوڑے اور ہتیار خریدے گئے۔ایک روایت مین ہے
کہ اونمین سے بعض کو حضرت عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف نے بہی خرید لیا۔

جب اہل اسلام قتل یہود سے فارغ ہوے تو زخم سعد بن معاذ کا کہلگیا اور خون جاری ہوا۔
حضرت صلعم اونکا سر زانو پر رکہکے ہو بیٹہے اور اونکے لیئے دعا کی۔ابن معاذ نے آپکی آواز سنکر آنکہہ
کہولدی اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم رسول خدا ہو اور تمنے تبلیغ رسالت
جیسا کہ چاہیئے تہا ویسے ہی کی" پہر آپ کے زانو سے سر اوٹہا کے آپکو گہر رخصت کردیا۔اور بعد کچہہ
دیر کے واصل برحمت الٰہی ہوے۔آپ نے فرمایا کہ مین نے فرشتون کو سعد کا جنازہ اوٹہاتے

دیکھا ہے۔ بعد دفن کے حضرت جبریلؑ آنحضرت کے پاس آئے اور خبر دی کہ خداوند کریم نے سعد
ابن معاذ کے لئے آسمان کے دروازے کہولدئے ہین اور عرش رحمٰن اونکے مرنے سے ہلگیا ہے۔
اتفاقاً ایک آدمی نے اونکی قبر مین سے ایک مٹھی خاک اوٹھالی تھی سونگھا تو اوسمین سے مشک
کی بو آتی تھی۔

حضرت واقدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ آنحضرت توغزوہ خندق سے آکر نہار ہے تھے کہ جناب
روح الامین ننگی تلوار ہاتھ مین لئے ممبر کے پاس آکھڑے ہوے۔ جناب عائشہ نے حضور کو اطلاع کی
کہ دحیہ کلبی آج نمعلوم کیون تلوار نیام سے کہینچے ہوے ممبر کے پاس کھڑے ہین۔ حضرت نے فوراً
باہر آکے اون سے باتین کین اور گہر مین جاکر فرمایا کہ اسیوقت بنی قریظہ پر چڑہائی کرنیکا حکم ہوا ہے۔
حق تعالےٰ اونکو کچل کے اسطرح مارنے والا ہے جیسے انڈے کو زمین یا سخت پتھر پر پٹک دیتے
ہین۔ غرضکہ لشکر اسلام جلدی سے وہان پہونچگیا۔ ایک مرد انصاری وہان شہید ہوا۔ یہود مسلمانون
پر عیب لگا لگا کے اونہین عار دلاتے تہے اور کہتے تہے کہ یہ ساحر اور کاذب ہین اور رسول خدا اور
اونکی ازواج مطہرات کی شان مین گستاخیان کرتے تہے۔ آپنے حصار کے پاس جاکے ابولبابہ
اور حیی اور شعبہ وغیرہ اونکے شرفا کو آواز دی وہ اوپر آکے جہانکے۔ آپنے فرمایا اے بندرون اور
سؤرون کے بہائیو تم یہ کیا بکتے ہو دور ہو۔ اونہون نے جوابدیا اے ابوالقاسم آپ تو فحش گو
نہ تھے۔ اسوقت آپکو کیا ہوا جو ایسا کہتے ہو۔ آنحضرت نے اتنا لفظ صرف اس لیے کہا تہا کہ یہ خاموشی
اختیار کرین آیندہ فحش کلمات زبان پر نہ لائین چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر وہ بند ہوگئے۔ اکیس دن تک
لڑائی رہی اور منافقین یہود سے کہلا کہلا بہیجتے تہے کہ ہرگز محمد کے پاس قلعہ سے نکلکے نہ آنا یہ تمہین
مار ہی توڑ اینگے اور اگر وہ تمہین دیس نکالا بہی دین تو ہرگز اونکی نہ ماننا ہم تمہاری مدد پر ہر طرح سے

مستعد ہین - ہماری جانین تمہارے ساتھہ ہین تم مدینہ مین نرہو گے تو ہم بھی اس جوار کو چھوڑ دینگے - اسی پر یہ فرمایا گیا - اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

ترجمہ - کیا تو نے منافقین کو نہین دیکھا جو اپنے بھائی کافرون سے کہتے ہین جو اہل کتاب مین سے ہین اگر تم نکالیجاوٴگے تو ہم بھی تمہارے ساتھہ نکلینگے اور ہم تمہارے باب مین کسی کی اطاعت نکرینگے اگر تم لڑوگے تو ہم تمہاری مدد کرینگے حالانکہ خدا شاہد ہے کہ وہ جھوٹے ہین یہ اونکے ساتھہ ہرگز نہ نکلینگے اگر وہ لڑینگے تو یہ اونکی مدد نکرینگے اور جو مدد کرینگے تو پیٹھہ پھیر کر بھاگینگے پھر کوئی اونکا مددگار نہوگا -

حضرت ابو البابہ نے جو گلے پر ہاتھہ پھیر کے یہود کو سنکار دیا کہ تم قتل کئے جاوٴگے اوسکے باب مین قرآن یہ کہتا ہے لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ

ترجمہ - رنج نہ کرا ون لوگون پر جو کفر مین بڑی دوڑ کرتے ہین وہ صرف زبان سے کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ایمان اونکے دل مین نہین ہے -

حیی بن اخطب جب حضور مین حاضر ہوا تو اوسنے یہ کہا کہ ہر ذی روح کو موت کا والقہ چکھنے والا ہے اس لئے میرا وقت بھی آگیا اور آج دنیا سے فراق کرنیکے وقت مین گواہی دیتا ہون کہ تم کاذب ہو اور مین تمہارا دشمن جانی - پس وہ مدینہ کے بازار احجار الزیت مین قتل کیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ط ترجمہ - جو لوگ کفار اہل کتاب کے مددگار تھے اونکو خدا نے اونکے قلعون سے نیچے اوتار دیا اور اونکے دلون مین ہیبت ڈالی کہ تم اونمین سے ایک فریق کو قتل کرتی تھے اور دوسری کو تم نے بندی بنایا اور تمکو وارث کیا اونکی زمین اور ملک اور مال کا

اور اوس زمین کا جسپر تمہارا پانوءن نہین پڑا تہا۔ رسولؐ خدا نے اسباب بنی قریظہ مین سے ستر گہوڑے خود لئے اور اونکو اپنے اہلبیت کو دیدیا۔ اور قیدیون مین سے نصف سعد بن عبادہ کیساتہہ شام بہیجے اور باقی انس بن قیظی کے ہمراہ ارض غطفان کو روانہ کئے۔

زبیر ابن باطا ایک یہودی بنی قریظہ مین تہا۔ جنگ بعاث مین اوسنے حضرت ثابت بن قیس بن شماس پر کوئی احسان کیا تہا۔ اب قتل بنو قریظہ کے وقت حضرت ثابتؓ نے اوسکا ذکر حضور نبوی مین اگر کیا۔ آنحضرتؐ نے ابن باطا کو ثابتؓ کے سپرد کر دیا۔ اونہون نے اوسے قتل سے بری رکہا۔ اوسکے زن و فرزند اور مال و متاع بہی اوسی کو دیدئے گئے۔ پہر ابن باطا نے ثابت سے پوچہا کہ حیی بن اخطب اور کعب بن اسید اور فلان فلان شرفاے بنو قریظہ کا کیا حال ہوا۔ ثابت نے جوابدیا کہ وہ سب قتل ہو گئے۔ یہ سنکر ابن باطا کی قساوت قلبی نے جوش مارا اور خدا اور رسول کو برا بہلا کہنے لگا اور ثابت سے بولا کہ اوس احسان کا بدلا جو مین نے تمپر کیا تہا یہی ہے کہ۔ مجہے بہی مار ڈالو ثابت نے اوسکی خواہش کے بموجب اوسے قتل کر دیا اور اوسکے مال و زن و فرزند پر اپنا قبضہ کیا۔ پس۔ یہود بنی قریظہ کی دشمنی صاف ظاہر ہے کہ باوجود اس برے دہاڑے کے بہی اونکے دل کی سختی نہین گئی تہی جسکا مشتے نمونہ از خروارے ابن باطا کا حال ہے۔ اگر ذرا بہی یہود نرم پڑتے، تو خدا و رسول اون پر رحم کرتے اور حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ بہی اون کے حق مین ایسا فیصلہ اصادر نہ فرماتے۔ جب مردان بنو قریظہ قتل ہو چکے تو اون کے زن و فرزند کچہہ تو نجد اور کچہہ شام بہیجدیئے گئے۔ آنحضرتؐ پانچوین یا ساتوین تاریخ ذی الحجہ کو وہان سے مراجعت فرما کے مدینہ مین تشریف لائے۔

غزوۂ غابہ و غزوہ بنی المصطلق

دولتماب صبحی پاشا فرماتے ہین کہ جنگ بنو قریظہ سے چند ہی روز بعد عینیہ شیخ غطفان آنحضرتؐ کے اونٹون کو جو مقام غابہ مین چرتے تہے پکڑ لیگیا اور چرواہے کو مار ڈالا۔ اوسکی جورو کو گرفتار کر کے لیگیا۔

حضرت سلمہ بن عمر ذی شتہ ثنیتہ الوداع سے اس حال کو دیکھا اور وہین سے چلاّئے - اہل مدینہ کو جب اسکی خبر ہوئی تو عینیہ کا پیچھا کیا اور آنحضرت نے بھی اصحاب کے ساتھہ اونکی مدد کرکے اونٹون کو اون لوٹیرون سے چہین لیا حضرت محرز بن نضلہ شہید ہوے - عینیہ معہ اپنے ساتھیون کے بھاگ گیا - غزوۂ غابہ کو غزوۂ ذی قردہ بھی کہتے ہین اور اکثر لوگون نے اسے بعد سریہ محمد ابن مسلمہ کے جو بنی بکر ابن کلاب پر ہوا بیان کیا ہے - غزوۂ ذی قردہ یعنی غزوہ غابہ کی کیفیت بہت تفصیل کے ساتھہ ایک معتبر مورخ نے یون بیان کی ہے کہ عینیہ ابن حصن فزاری چالیس سوارون کے ہمراہ آکر بیس شیردار اونٹنیان رسول خدا کی لیچلا - اور ابوذر غفاری کے بیٹے کو جو چرواہون کے ساتھہ تھے مار گیا - اس حادثہ کی خبر آنحضرت نے ابوذر غفاری کو پہلے سے دیدی تھی کہ غابہ جاکر نہ رہو ہمین غطفانیون کی طرف سے اطمینان نہین ہے وہان تمہارا بیٹا مارا جائیگا مگر ابوذر نہ مانے وہین جا کے رہے آخر وہی ہوا جو حضور نے فرمایا تھا - سلمہ ابن الاکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اور آنحضرت کا غلام رباح اوسوقت مدینہ سے باہر نکلے تھے اور میری سواری مین ابوطلحہ انصاری کا گھوڑا تھا - سورج نکل رہا تھا کہ عبدالرحمن ابن عینیہ ابن حصن نے اونٹون پر ڈاکا ڈالا اور ابوذر کے بیٹے کو قتل کرکے اونٹنیان لیچلا - مین نے گھوڑا تو رباح کو دیا کہ جلد اس پر سوار ہو کے ابوطلحہ اور آنحضرت صلعم کو اس معاملہ کی خبر کردے اور خود ایک ٹیلہ پر چڑھکے کفار کا تعاقب کیا اور اونکے پاس پہونچکر تیر مارنے لگا - میرا کوئی تیر خالی نہ جاتا تھا - مگر جب کفار مجھپر تیر چلاتے تو مین جھاڑی کی اُوٹ مین چھپ جاتا - جب مین تیر مارتے مارتے تھک جاتا تو اونپر پتھر پھینکتا تھا - دیر تک یہی ہوتا رہا یہان تک کہ وہ لوگ مجھہ سے تنگ ہوگئے اور آنحضرت کے اونٹ چھوڑ کے بھاگے - مین نے اونٹ تو مدینہ کی طرف ہانک دئے - اور خود اونکا تعاقب جاری رکھا - تیر و پتھر مارتے مارتے اونکا قافیہ تنگ کردیا وہ یہانتک جان سے عاری ہوے کہ مجھے بہکانیکے لئے اپنی ردائین اور نیزے میری طرف پھینکنے لگے تاکہ مین اونکے

اوٹھانے مین مشغول ہون اور وہ بہاگجائین مگر مین اونکے دم مین نہ آیا۔ جو چیز وہ ڈالتے تہے اوسپر بوجہہ کے لئے ایک پتھر توڑ ڈالدیتا تہا لیکن اونکا پیچہا نہ چہوڑتا تہا یہانتک کہ تیس ۳۰ نیزے اور تیس ۳۰ روائین اونہون نے میری طرف پہینکدین اب دوپہر ہوگئی کہ یکایک عیینہ ابن فدر فزاری معہ ایک جماعت کفار کے اونکی کمک کو آپہونچا اور دریافت کیا کہ اے لوگو تمہارا کیا حال ہے۔ اونہون نے بیان کیا کہ اس ایک آدمی نے ہمارا دم ناک مین کردیا ہے اور ہماری بہت سی چیزین چہین لی ہین ابن عیینہ بولا کہ شاید اس آدمی کو یہ بہروسا ہے کہ مدد میرے لئے آتی ہے اس لئے دل اسکا قوی ہے بہتر ہے کہ ہم سب ملکر اسپر حملہ کردین اور جلدی سے اسے مار کے چلدین۔ یہ صلاح ہوتے ہی سب کے سب مجہپر جہپک پڑے اور مین اونکے نرغہ مین آگیا۔ خدا کی قدرت اوسی وقت مسلمان سوار مجہے نظر پڑے۔ سب کے آگے اخرم اسدی۔ اونکے پیچہے ابو قتادہ اور اونکے پیچہے مقداد بن اسود تہے۔ چور کے پانون کتنے۔ کفار یہ حال دیکہکر بہاگے۔ اخرم نے اونکا پیچہا کیا۔ مین بہی اونکے ساتہ ہولیا اور اونکے گہوڑے کی باگ پکڑ کے کہا کہ ذرا توقف کرو اور آنحضرت کو آلینے دو۔ اخرم نے مجہے قسم دلائی کہ للہ مجہے شہادت سے نہ روکو۔ مین نے اونہین چہوڑ دیا۔ وہ عبد الرحمن بن حصین تک پہونچکے اوس سے بہڑ گئے اور نیزہ سے اوسکو زخمی کیا۔ مگر اوس نے نیزہ مارکر اونہین شہید کر ڈالا اور جہٹ اونکے گہوڑے پر سوار ہوگیا۔ ابو قتادہ نے یہ ماجرا دیکہکے اوسکا تعاقب کیا تو اوس نے ابو قتادہ کو بہی زخمی کیا مگر ابو قتادہ نے جو اوسے نیزہ مارا تو عبد الرحمن مر کے گر پڑا۔ اور ابو قتادہ اوسکے گہوڑے پر سوار ہوگئے۔ غرضکہ عبد الرحمن کو مار کے ابو قتادہ نے کفار کا پیچہا کیا اور بہت دور نکل گئے آگے غار مین ایک چشمہ تہا جسے لوگ ذی قرد کہتے تہے کفار پانی پینے کے لئے اوسمین اترے ہی تہے کہ مجہے دیکہکے پانی بہی نہ پیا ڈر کے مارے پیاسے ہی چلدئے۔ مین بہی اونکے پیچہے لگا چلا ہی گیا غروب آفتاب کے بعد تعاقب چہوڑا اور واپس آکے چشمہ ذی قرد پر پانی پیا آنحضرت بہی معہ پانسو اصحاب کے

وہان مجہہ سے آن ملے - حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اون اونٹون مین سے جو مین نے کفار سے
چہینے تہے ایک اونٹ ذبح کیا - مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضور سو آدمی
میرے ساتھہ کردیجیے تاکہ کفار کو جاکر پہر آڑے ہاتہون لون اور اونمین سے ایک کو بہی زندہ نہ رکہون
حضور نے متبسم ہوکر فرمایا اے ابن اکوع تمنے اونکا بہت ناک مین دم کیا اب رحم کرو اسوقت اونکی مہمانی
قبیلہ غطفان مین ہو رہی ہے - آپ یہ فرمارہے تہے کہ ایک جاسوس نے قبیلہ غطفان سے آکر بالکل
یہی خبر سنائی - کہ وہ لوگ بہاگا بہاگ غطفانیون مین پہونچے وہان ایک آدمی نے اونٹ ذبح
کرکے اونکی ضیافت کردی ہے ورنہ اونکا قصد تو اور آگے چلدینے کا تہا - یہ سنکر آنحضرت نے
مدینہ کو مراجعت فرمائی -

اس غزوہ مین ہمارے حضور گہوڑے سے گر پڑے اور سیدہے پیر کی ساق شریف مجروح
ہوئی کئی روز تک مدینہ مین پہونچکے دردپا کے باعث بیٹھہ کر نماز پڑہی اور مقتدیون کو بہی حکم ہوا کہ تم بہی
بیٹھہ ہی کر میری اقتدا کرو - مگر اپنے مرض موت کے وقت آپنے اس طریقہ کی رعایت نہ کی یعنی اپنے
اخیر وقت مین حضور تو بیٹھکر نماز پڑہتے تہے اور اصحاب نے کہڑے ہوکر اقتدا کی - اس غزوہ کو سریہ
قضایا کے بعد اکثر لوگون نے لکہا ہے جسپر ہمنے نمبر ۲۳۲ ڈالا ہے -

غزوہ بنی المصطلق کو بہی پاشا صاحب غزوۂ غابہ کے بعد سنہ ششم ہجری کے ماہ شوال مین لکہتے
ہین اور ہم ان دونون کا حال اوپر مندرج کرچکے ہین -

حال خسوف - بلال ابن حارث کا ایمان لانا

اسی سال مین چاند گہن پڑا - مدینہ کے یہودی طاس اور باجے بجا بجا کے کہتے تہے کہ مسلمانون
نے چاند پر جادو کردیا ہے - ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاند کے صاف ہونے تک نماز خسوف
مین مصروف رہے -

اسی سال مین بلال بن حارث مزنی قبیلہ مزنیہ کے چار سو آدمیون کے ساتھ سید عالم کی خدمت مین آکر مسلمان ہوگیا۔ بعد تلقین و تعلیم اسلام آنحضرت ﷺ نے اون سبکو اونکے وطن بھیجدیا اور فرمایا کہ جہان چاہو رہو تم مہاجرین مین داخل ہو۔ پس وہ لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے اور عمر بھر طریق اسلام پر ثابت قدم رہے۔

اب وہ لوگ جو جہاد اور آنحضرت ﷺ کے غزوات اور صحابہ کرام کی کوششون کو زبردستی مسلمان بنانے کا آلہ کہتے ہین دیکھین اور انصاف کرین کہ اسلام تلوار کے زور سے ہرگز نہین پھیلا ہے بلکہ آنحضرت مین سچی نبوت کے صفات اور معجزات دیکھکر اور قرآن مین کلام بشر کا اثر نپاکر لوگ ایمان لائے ہین۔ دیکھو قبیلہ مزنیہ کے لوگ کچھ مسلمانون کے دبیل نہ تھے۔ اپنی طیب خاطر سے مسلمان ہوگئے۔ کچھ اون ہی پر منحصر نہین جو کوئی بھی مسلمان ہوا ہے وہ خوشی بخوشی ہوا ہے۔ لیکن وہ قومین جو سخت سرکش اور حاسد تھین اور نہین چاہتی تھین کہ مسلمان زندہ رہین اور اسلام سرسبز ہو اونکی سرکوبی کے لئے جہاد کیا گیا۔ جن قومون نے کان نہ ہلایا اون سے مسلمانون نے کبھی یہ بھی نہ پوچھا کہ تمہارے منہ مین کے دانت ہین۔

(۲۹) غزوہ دومتہ الجندل

آنحضرت کے سمع ہمایون مین یہ بات پہونچی کہ مقام دومتہ الجندل مین بہت سی قومین جمع ہوکر مسافرون کو لوٹتی ہین اور لوگون کو مسلمان ہونے پر مارتی کوٹتی ہین۔ غرضکہ یہ لوگ دین اور دنیا دونون کی راہ کے رہزن بن بیٹھے ہین۔ حضور نے ہزار غازیان جانباز کے ساتھ اس جماعت کی گوشمالی کے لئے مدینہ سے کوچ کیا۔ جب لشکر ظفر پیکر قوم ہائے مذکورہ کی سرزمین پر پہونچا ہے تو ہیبت خداداد اسلامی نے مفسدون کے دلون مین گھر کیا اور اپنے مویشی چھوڑ چھاڑ کے سب کے سب رفوچکر ہوئے کسی کا پتا نہ لگا۔

جب رسول خدا صلعم نے دیکھا کہ اونکا جتھا ٹوٹا۔ تو اونکا تجسس بہی نہین کیا کیونکہ مطلب اصلی تو یہی تہا کہ وہ لوگون کو نہ ستائین اور خدا کی راہ مین دست اندازی نکرین وہ حاصل ہوگیا اور لوگ بھاگ گئے۔ پس آپ نے بھی بے جنگ وپیکار مراجعت فرمائی۔

دومتہ الجندل ایک قلعہ مدینہ ودمشق کے درمیان واقع ہے۔ اکیدر بن عبد الملک سردار قلعہ تہا۔

حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کی وفات

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دومتہ الجندل مین تہے کہ مدینہ مین سعد بن عبادہ کی مان نے قضا فرمائی۔ جب حضور رونق افروز مدینہ ہوے تو سعد نے عرض کی کہ حضرت میری والدہ نے مرگ مفاجات سے وفات پائی۔ آپنے اونکی قبر پر نماز پڑہی۔

سعد نے بیان کیا کہ یارسول اللہ والدہ ماجدہ کو اتنی بہی فرصت نملی کہ وہ اپنے مال مین سے کچھہ فی سبیل اللہ تصدق کرجاتین۔ اب اگر مین اونکی طرف سے کچھہ خدا کی راہ مین دون تو اونہین ثواب پہونچیگا یا نہین۔ آپنے جوابدیا ضرور پہونچیگا۔ سعد نے دریافت کیا کہ کونسا صدقہ افضل ہے۔ ارشاد ہوا کہ پیاسون کے لئے پانی مہیا کردینا بہت بڑی بات ہے۔ پس حضرت سعد ابن عبادہ نے اپنی والدہ کے مال متروکہ مین سے ایک کنوان تعمیر کراکے فی سبیل اللہ وقف کردیا اور وقف کرتے وقت کہا کہ "ہذہ لام سعد" یعنی یہ کنوان سعد کی مان کا ہے۔

واقعات ۶؁ہجری حج کا فرض ہونا

بعض اہل سیر تو فرماتے ہین کہ ۶؁ ہجری مین حج فرض ہوا۔ اور اکثرون کے نزدیک نوین سال ہجرت مین۔ مگر حضرت نے نوین برس مسلمانون کو حج کا حکم دیا۔ اور خود آپ ۱۰؁ ہجری مین حج ادا کیا جو لوگ سال ششم ہجری مین حج کا فرض ہونا تسلیم کرتے ہین اونکی دلیل یہ ہے کہ آیۂ کریمۂ "اتموالحج والعمرة" چھٹے برس نازل ہوئی اوسی وقت حج فرض ہوگیا۔ چونکہ فرضیت حج استطاعت اور راہ کے امن پر

موقوف ہے اور راہ مکہ کفار کی سرکشی سے پرخطر تھی اس لئے حج مین تاخیر ہوئی۔

فریق ثانی یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ مکہ شہ ہجری مین فتح ہوا۔ اگر چھٹے سال فرض ہوگیا ہوتا تو آنحضرت اوسی سال کھول کے یہ حکم سب مسلمانون کو سنا دیتے۔ نوین برس پر حکم دینا کیون موقوف رکھتے۔ اور آیہ مذکورہ فرضیت حج پر دال نہین بلکہ یہ کہتی ہے کہ اتمام حج وعمرہ تو ہوگیا مگر جب اوسکی فرضیت کا حکم ہوجاے تو حج کرنا۔

(۳۰) غزوۂ ذات الرقاع

اس غزوہ کے آنے جانے مین مسلمانون کے پیر زخمی ہوگئے تھے اور اونپر چیتھڑے لپیٹنا پڑے اور جھنڈون مین پیوند لگاے گئے اس لئے اوسکا نام غزوۂ ذات الرقاع رکھا گیا۔ کیفیت اوسکی یہ ہی کہ ایک آدمی نے مدینہ مین آکر اصحاب النبی کو مطلع کیا کہ جماعت انمار و ثعلبہ نے لشکر مجتمع کر کے مدینہ پر چڑھائی کا قصد کیا ہے۔ اصحاب نامدار نے حضور نبوی مین اس امر کی اطلاع کی۔ آپ نے اس خبر کو درجہ تحقیق پر پہونچا کے کفار کے علاج کرنیکا حکم دیا۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ مدینہ مین خلیفہ مقرر ہوے۔ اور چار سو غازیون کا لشکر کفار کی سزادہی کو روانہ ہوا۔ جب مسلمان اونکے دیار مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ اشرار فجار پہلے سے خوف کہاکر چھپت ہوگئے ہین کسی کا نشان بھی وہان نہین۔ تلاش و تجسس سے خبر لگی کہ پہاڑون اور گوپھاؤن مین جاکر پناہ لی ہے۔ وہان صرف چند عورتین البتہ نظر آئین۔ جب وہان پہونچے ہین تو نماز کا وقت تھا خیال ہوا کہ ہمارے نماز پڑہنے مین دشمن حملہ نہ کرین اس لئے آنحضرت صلعم نے نماز خوف ادا کی۔ پہلی بار اسی غزوہ مین نماز خوف پڑہی گئی۔ پھر مدینہ واپس ہوے۔ رات کیوقت آنحضرت نے جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک ناتوان وضعیف سے اونٹ پر جاتے ہوے ملاحظہ فرمایا۔ مگر اس کمزوری پر بھی اونٹ شوخیان کرتا ہوا بڑی تیزی سے سفر طے کر رہا تھا۔ آپ نے ایک کوڑا اپنے دست مبارک سے

اونٹ کو مارا۔ اوسکی ساری پہرتی اور شرارت جاتی رہی۔ سیدہا چلنے لگا۔ حضور نے جابر سے دریافت فرمایا کہ تمکو جانے مین اتنی تعجیل کیون ہے اونہون نے التماس کی کہ حضور میری نئی شادی ہوئی ہے۔ بیوی ٹہیری نئی اوسے گہر کے دہندون سے بڑی وحشت ہوتی ہوگی اوسکی مدد کرنا ضرور ہے مین روانگی کی جلدی مین کوئی سامان کرکے نہین آیا۔ میرے والد بزرگوار جنگ بدر مین شہید ہوے اور اپنے بعد نو کم عمر لڑکیان چہوڑین لہذا مین نے ایسی عورت سے نکاح کرلیا ہے جو ان لڑکیون کی خدمت کرسکے۔ ہمارے حضور کو نو کم عمر لڑکیون کی پرورش جابر کے ذمہ سنکر بہت رحم آیا۔ فرمایا کہ اچہا اپنا اونٹ بیچو ہم چالیس درہم دینگے۔ جابر نے کہا مگر مدینہ تک اسپر مین ہی چڑہا چلونگا وہان پہونچکے آپکا اونٹ آپکے سپرد کردونگا۔ حضرت نبوی نے یہ شرط منظور فرماکے چالیس درہم جابر کے حوالے کیئے اور مدینہ پہونچکے اونٹ بہی اون سے نہ لیا اور استفسار فرمایا کہ اچہا بتاؤ تمہارے والد مرحوم نے کتنا قرضہ تمہارے ذمہ چہوڑا ہے جابر نے تعداد قرضہ بتادی جواب ملا کہ مابدولت تمہارے قرضہ کی ادا مین بہی تمہاری دستگیری فرمائینگے۔ چنانچہ اونکا قرضہ بہی حضور نے جیب خاص سے ادا کردیا۔

روایات صحیحہ متصلہ سے ثابت ہے کہ اس غزوہ مین حضور ایک درخت کے نیچے سو رہے تہے بیخبری مین ایک اعرابی آپ کی تلوار لیکے سرہانے کہڑا ہوگیا۔ آپ یکایک بیدار ہوے۔ اعرابی نے کہا ''ومن یمنعک منی'' یعنی اب تمہین بچانیوالا کون ہے۔ آپ نے فرمایا خدا ے ذوالجلال والاکرام۔ یہ کہکے آپ تو کہڑے ہوگئے۔ اور اعرابی تہرا کے گر پڑا۔ سوچنے کا مقام ہے کہ دشمن دست بہ تیغ ہو اور آپ نہتے پہر بال بیکا نہوسکے۔ یہ بات بغیر تائید الٓہی نہین ہوسکتی۔ اکثر لوگون کی رائے ہے کہ یہ غزوہ بعد جنگ خیبر کے ہوا تہا۔

(۱۳۱) غزوۂ بنی لحیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عاصم ابن ثابت اور خبیب ابن عدی وغیرہ اصحاب رضی اللہ تعالےٰ

عنہم اجمعین کے بنی ہذیل مین شہید ہوجانے سے نہایت رنج رہتا تہا۔ اس زمانے مین اونکے
قاتلون نے پہر سر اوٹہایا۔ اس لئے عبد اللہ ابن مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ کیا۔ اور دو سو آدمی اپنے ہمرکاب
لیکر روانہ ہوے۔ چلتے چلتے اوس مقام پر پہونچے جہان عاصم وغیرہ شہید ہوے تھے۔ اون
سب کے لئے آپ نے دعاے مغفرت کی۔ بنو لحیان مسلمانون کی آمد آمد سن کے خوف کے
مارے بہاگ گئے۔ غازیان اسلام دو ایک دن تو وہان رہے پہر منزل عسفان کی طرف کوچ کیا۔
وہان سے دس آدمی حضرت ابوبکر صدیق یا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہمراہ کر کے کراع الغمیم
کی طرف بہیجے تاکہ مجمع قریش کی خبر لائین۔ جناب صدیق اکبر نے ہرچند تفحص کیا مگر قریش کا ایک
چوہا بہی نظر نہ آیا۔ وہ پہلے سے ورود نصرت آمود کی اطلاع پاکر ہیبت کے مارے ففرو اہوگئے
تہے۔ جناب صدیق رضی اللہ عنہ مراجعت کر کے شرف اندوز حضوری ہوے۔ پہر سب نے مدینہ
کی طرف قصد کیا۔

ایک روایت یون ہے کہ حجاز کے کنارے پر ایک مقام رجیع ہے وہان کے چند لوگ
مدینہ مین آکر بظاہر مسلمان ہوگئے۔ چہہ مسلمان ارکان دین سکہانے کے لئے اونکے ساتہہ کر دئے گئے
اونہون نے گہر پہونچکر اونمین سے چند کو مار ڈالا۔ پس قصاص کے لئے بنو لحیان پر چڑہائی کی گئی تہی۔

(۳۲) سریہ قضایا بامارت محمد بن مسلمہ

اسی سال مین حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ تیس سوارون کے ساتہہ بنی بکر ابن کلاب
کی ایک جماعت پر بہیجے گئے۔ اون لوگون نے موضع ضریہ پر ایک مفسدہ برپا کر کے مسلمانون کو
تنگ کر رکہا تہا۔ محمد بن مسلمہ دن بہر چلتے اور رات کو تہوڑی دیر آرام کر لیتے تہے۔ آخر ش موضع
ضریہ مین دونون کا مقابلہ ہوا۔ چند کفار مارے گئے باقی بہاگ گئے۔ جو اسباب وہ چہوڑ گئے اوسمین
سے خمس نکالکے باقی اہل سریہ پر تقسیم کر دیا گیا۔ غزوہ بنی لحیان اور اس سریہ مین اونیس ۱۹ دن صرف ہو

ایک روایت مین ہے کہ محمد بن مسلمہ کو بنی بکر ابن کلاب کی سرکوبی کے لیئے قصد کیا بہیجا تہا۔

(۳۳) سریہ عکاشہ ابن محصن اسدی

بنی اسد کی ایک قوم نے موضع عمرہ مین جمع ہوکر فساد کر رکہا تہا اس لیئے چالیس آدمی حضرت عکاشہ ابن محصن اسدی رضی اللہ تعالٰے عنہ کے ساتہہ موضع مذکور کی طرف روانہ کیئے گیئے۔ جب یہ لوگ قریب پہونچے تو وہان کے لوگ بہی مثل اپنے ابناے جنس کے خبر پاکر بہاگ گیئے اور گہر دن کو خالی چہوڑا۔ شجاع ابن وہب گرد و نواح مین تحقیقات کے لیئے بہیجے گیئے۔ وہ کہین سے ڈہونڈہ ڈہانڈ کے ایک آدمی اوس قوم کا پکڑ لاے اوسے حضرت عکاشہ نے جان کی امان دی تو اوسنے بتادیا کہ فلان گانون مین مفسدین کے مویشی موجود ہین۔ آپ کو وہان جاکر دو سو اونٹ دستیاب ہوے تو اونہین مدینہ لے آے۔

(۳۴) سریہ ذی القصہ

اسی سال مین بنی ثعلبہ نے اپنے دیار مین فتنہ پردازی سے ایک غدر کردیا۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ دس آدمیون کے ہمراہ وہان بہیجے گیئے۔ جسوقت یہ وہان پہونچے ہین رات ہو گئی تہی دیکہا کہ ہم تو صرف دس ہین اور مشرکون کی جماعت سو سے بہی زیادہ ہے اور رات کا سمان ہے آخر دونون طرف سے تیر چلنے لگے اور کفار جو مسلمانون سے بہت زیادہ تہے اکبارگی ہمارے غازیون پر ٹوٹ پڑے۔ چونکہ وقت نازک تہا اس لیئے سب شہید ہو گیئے۔ حضرت محمد بن مسلمہ بہی زخمی ہوکر اونکے بیچ مین پڑے تہے چونکہ پنڈلی کا زخم تہا اس لیئے ہل نہ سکتے تہے۔ ناگاہ ایک مسلمان چلتا پہرتا اودہر آنکلا۔ وہ محمد بن مسلمہ کو زندہ دیکہکر اپنی پیٹہہ پر چڑہا مدینہ لے آیا۔

حضرت رسول خدا نے جناب ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ تعالٰے عنہ کے ساتہہ چالیس آدمی مقتل اصحاب پر بہیجے تاکہ قاتلان بدکردار سے انتقام لین۔ ان لوگون کو بہی وہان پہونچتے پہونچتے

شام ہوگئی تھی رات کو جاکر دیکہا تو وہان کسی کا پتا نہ تہا۔ یہ لوگ وہان سے واپس آے۔

(۳۵) سریہ زید ابن حارثؓ

اسی سال موضع جموم پر بنی سلیم نے مسلمانون کو دق کرنا شروع کیا تہا۔ حضرت زید معہ اپنے ہمراہیون کے موضع جموم کے قریب بطن نخلہ پر پہونچے اون مین سے چند لوگون کو قید کیا اور کچھہ مویشی بہی ہاتہہ آے۔

دوسری بار حضرت زید کو موضع عیص پر قریش کے ایک قافلہ سے مقابلہ کرنا پڑا جو شام سے آتا تہا۔ حضرت زید نے اونمین سے کچھہ لوگ اسیر کئے اور اسلحہ و مال و اسباب اونکا ضبط کر کے مدینہ آگئے۔ اسیرون مین سے ابو العاص ابن الربیع کو آنحضرت صلعم نے امان دی اور اونکا مال بہی واپس کردیا گیا۔ ابو العاص کی بیوی حضرت زینبؓ نے جو آنحضرت کی صاحبزادی تہین اپنے شوہر کو چہوڑوا لیا۔

(۳۶) سریہ حضرت عبد الرحمٰنؓ بن عوف

اسی سال مین حضرت عبد الرحمٰن ابن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ دومتہ الجندل قبیلہ بنی کلب کی بغاوت فرو کرنے تشریف لے گئے۔ آپ نے عبد الرحمٰن کی روانگی کے وقت دستار اپنے دست مبارک سے اونکے فرق انور پر باندہی اور فرمایا۔

اغز کذا بسم اللہ و فی سبیل اللہ فقاتل من کفر باللہ لا تغل و لا تغدر و لا تقتل ولیدا۔

ترجمہ۔ خدا کے نام اور اوسکی راہ مین جہاد کر۔ کافرون اور خدا کے منکرون سے مقاتلہ کر۔ غنیمت مین کمی اور عذر نکر اور لڑکون کو قتل نکرنا۔ یہ نصیحت فرما کے اونہین بنی کلب کی طرف روانہ کردیا۔ رخصت کے وقت بتاکید تمام ہدایت کی کہ پہلے اونہین دعوت اسلام کرنا جب نمانین تو لڑنا۔

حضرت عبد الرحمٰن دومتہ الجندل پہونچے اور تین دن وعظ و نصیحت کر کے دعوت اسلام کی